UNIVERSAL
LIBRARY

OU_224950

UNIVERSAL
LIBRARY

TIGHT BINDING BOOK

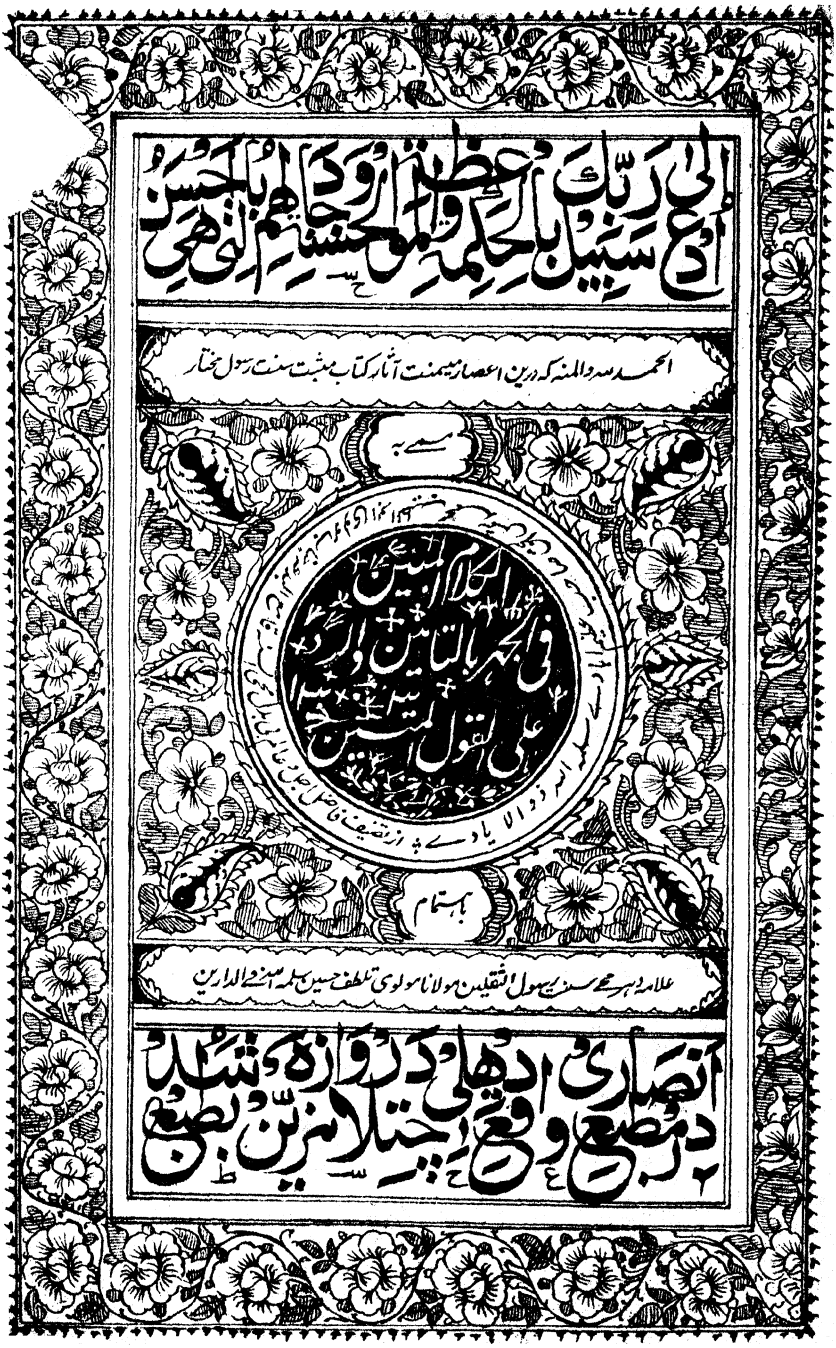
ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن
الحمد للہ والمنہ کہ درین اعصار میمنت آثار کتاب مبہجت سنت رسول مختار
مسمے بہ
الکلام المبین
فی الجہر بالتامین والرد
علی القول المتین
از تصنیف فاضل اجل عالم اکمل
باہتمام
علامہ دہر محمے سند یے سول الثقلین مولانا مولوی تلطف حسین سلمہ امینے الدارین
انصاری دہلی دروازہ شاہدرہ
در مطبع وقع اہتلامزین بطبع

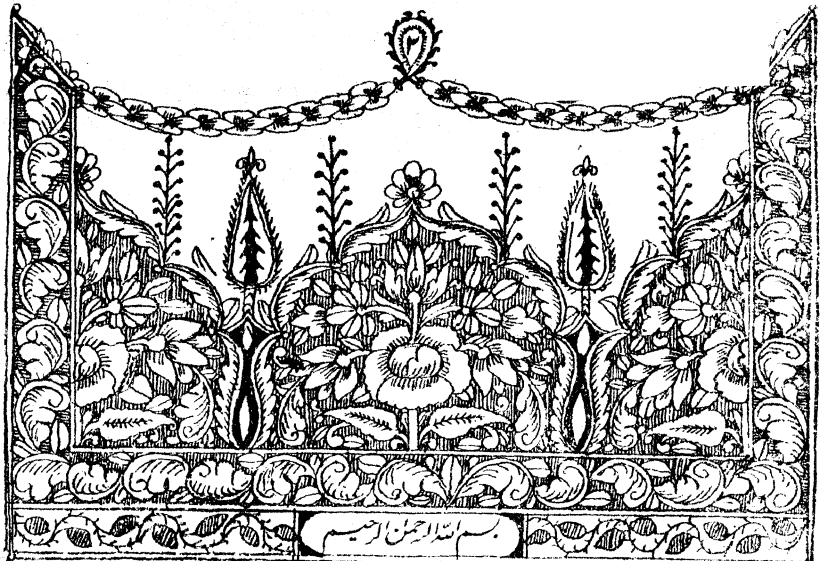

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ہدانا الی سواء الطریق والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الذی ارسل الی الناس کافۃ بشیرا ونذیرا وعلی آلہ وصحابہ المتمسکین بحبلہ یہ الہادین المہتدین الذین صرفوا سعیہم فی اقامۃ المشروعات واشاعۃ الدین المتین حتی لم یبق فیہا قلادۃ لاحد ولا علی احد من المومنین وعلی طائفۃ من العلماء العاملین الذین جاؤا من بعدہم لیسلکون مسلک المہتدین ویجدون الدین ویؤیدون الشرع المتین وینفون عنہ تحریف الغالین وانتحال المبطلین وتاویل الجاہلین ولا یزالون الی یوم القیامۃ فی حجتہم ظاہرین اما بعد عاجز ابوالطیب محمد شمس الحق عظیم آبادی عفا اللہ عنہ ربانی خیر کے خدمت مین عرض کرتا ہے کہ بعد خلقت انسانی سے شیطان دشمن بندگان خدا کا رہا اور بڑی بڑی حکما اور عقلمند ونکو فریب مین آپنے لاکر جادۂ اعتدال سی ڈگایا اور طریقہ فریب کا یہ کیا کہ جب کوئی نبی علیہ السلام مبعوث ہوئی تو نہایت مخبوط ہوا اور تدابیر فریب مین غلطان اور پیچان رہا لیکن زمانہ نبوت تک کوئی تدبیر اوسکے بکار آمد نہ ہوئی اور اوسان نبی علیہ السلام کے بعد اونکی اصحاب اور حواری کا دور دورہ ہوا چونکہ اونہون نے تمسک سنت اپنی نبی علیہ السلام کا کیا اور اسلئے راہی کو دخل نہ دیا اس سبب سے طریقہ نبی مین کسیطرح کا نقصان نہ ہوا اور شیطان اپنی چال مین شش وپنج رہا بعد اوسکے شیطان مردود نی یہ خیال کیا کہ جبتک کلام رب العزت اور سنت نبی علیہ السلام پر عمل ہیگا میرا کوئی مکر بکار آمد نہو گا تب یہ فرقہ گانٹھا کہ علماء کی دلونسی ان دونون کے تمسک کو ترک کرائیے تو سب کام پورا ہوگا پس اس امر کی جانب متوجہ ہوا لیکن حیران رہا کہ یہہ کام کیونکر ہوسکتا ہے علماء کیونکر ان دو تمسکات کو چھوڑین گے پس خیال کیا کہ کسی ترکیب سی کلام معصوم سی کلام غیر معصوم مین انکو ڈالا چاہیئے کیونکہ جب کلام غیر معصوم ہوگا تو اختلاف اور تعارض ہوہی گا ساتھہی اسکے یہ سوجا کہ ترک اعلی کا مقابلہ مین ادنی کے دشوار ہے تو پہلے اونکو منبع حسن رای کا پیرایہ تدبین مین دکھاؤ تو یہ وسوسہ علما کی دلون مین ڈالا کہ تم ایسے اور ویسے اور تم مورد وحل کو خوب

جانتے ہو اگر تمہاری علم کا اتنا ہی نتیجہ نہ ہوا کہ تشقیقات شتی پیدا کرو تو علم کا کیا فائدہ اور جسوقت کوئی شخص
تمسے کوئی مسئلہ دریافت کرتا ہے تو تم کیون کہتے ہو کہ مین نہین جانتا کیونکہ اقرار جہل سے ذلت تمہاری ہوتی ہے اور تمہاری
تذلیل عین دین کی ذلت ہے کیونکہ تم دین کی ستون ہو پس چاہیئے کہ ہر مسئلہ کا جواب کچھ نہ کچھ اگرچہ کلام معصوم مین معلوم
نہ ہو اپنے رای وعقل کے زور سی دیا کرو اور نیز جسوقت تمہاری پاس کسیطرح کا سوال آتا ہے کہ جایز ہی یا ناجایز تو کہتے ہو
کہ ناجایز ہے بدعت ہے یا کہو کہتی ہو کہ کلام معصوم مین اسکا ذکر نہین ہے کیون ایسا کرتے ہو کیون نہین کوشش
صورت جواز کی نکالتے ہو اگر جواز کی صورت نہ پیدا کروگی تو لوگ تمکو حقیر جانینگے اور تنگ ہو کر کتی مسئلہ پوچھنا چھوڑ دینگے
اور جہلا اپنی رای پر عمل کرنی لگینگی پس دین کا بڑا نقصان ہوگا پس نقصان تمہاری نامہ اعمال مین مرقوم ہوگا اور
دین مین آسانی کا حکم ہے نہ سختی کا پس ایسی وقت مین جہان کلام معصوم مین نہی آئی ہے اوسکو مورد خاص پر محمول
کرو اور جہان سکوت آیا ہے وہان اگر تم بھی سکوت کروگی تو نہایت تنگی ہوگی پس قیاس لگاؤ غرضکہ یہ ایسا دین مین
شیطان نی علماؤنکی دلون مین انواع اقسام کا وسوسہ راسخ کیا بعد اوسکے عوام امت کی طرف متوجہ ہوا اونکو اس
فریب مین ڈالا کہ تم جاہل ہو تمکو کلام معصوم کی سمجھ بوجھ کہان ہی اور تم عام خاص اور مورد محل کو کیا جانو جو علما کہین
اوسپر عمل کرو علماء تو موافق اوسکی کہتے ہین جو کلام معصوم مین ہے اوپر عمل کرنا عین اوپر عمل کرنا ہے جب یہ کام شیطان نے
کرلیا تو مطمئن ہوگیا بعد مرور ایام کی تمسک کلام معصوم چھوٹ گیا اور لوگ کلام غیر معصوم کی تمسک ہوئی پس جسوقت اختلاف آپس کا
ہوا اور اسکا ہونا تو ضرور ہی تہا کیونکہ طبایع انسان کی مختلف ہین اور نیز معصوم نہین اوسوقت شیطان نی یہ وسوسہ جمایا کہ
تم جس مولوی یا درویش کی معتقد ہو اوسکے کلام کو پکڑو غیر دوسری تمکو کیا غرض کیا جسکے تم معتقد ہو وہ علم نہین رکھتا ہے
اگر اوسکے کلام کو ترک کروگی تو تحقیر ایک دینی مولوی معتقد کی لازم آویگی کیونکہ ترک شعر ہوگا اوسکی مبطل ہونیکو اور تحقیر مولوی
دین کی بدنامی ہے عوام اس جال مین آکر مقلد اپنے اپنے مولوی کے ہوگئی اور تقلید کا گھر آباد ہوگیا اور ایک نبی علیہ السلام کے
دین مین سیکڑون مذاہب پیدا ہوئی اور آپس مین جنگ جدال شروع ہوگیا اور شیطان کا مقصد بر آیا اسیطرح دنیا مین
عمل درآمد رہا آخر نبی آخر الزمان رسول آصلی اللہ علیہ وسلم اسے فریب شیطان کی قلع قمع کو مبعوث ہوئی اور کلام رب
جلیل نازل ہونا شروع ہوا چنانچہ فرمایا اللہ تعالی فی اتخذوا احبارہم ورہبانہم ارباباً من دون اللہ اور فرمایا یا ایھا
الذین آمنوا ان کثیرا من الاحبار والرہبان لیاکلون اموال الناس بالباطل ویصدون عن سبیل اللہ اور فرمایا ان الذین
فرقوا دینہم وکانوا شیعا لست منہم فی شئی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ما من نبی بعثہ اللہ تعالی فی امۃ قبلی
الا کان لہ من امتہ حواریون واصحاب یاخذون بسنتہ ویقتدون بامرہ ثم انہا تخلف من بعدہم خلوف یقولون مالا یفعلون
ویفعلون مالا یومرون الخ رواہ مسلم پس بعد مولد نبی آخر الزمان علیہ السلام سے قرون ثلثہ تک شیطان کا خوب قلع قمع
ہوا آخر شیطان تو بڑا کیا وہی پہرہ وہی چال قدیم جسمین کامیاب ہوا تہا چلا اور اکثر نفوس مین راسخ کیا اور اس کید کو اپنے

آپ تو وکیل ہے طرفانے کے ٹہری کیسے سچی گواہ ہونگی آپ تو جرح وقدح کرینگے تاکہ موکل راضی رہے باقی اوس جرح کا مقبول ومردود ہونا آگے معلوم ہوگا ابھی سی یہ حکم آپکا کہ (توڑدیا) مصداق (بچہ درشکم دناشش مظفر) کا بنتا ہے ؎ ابتدای عشق ہی روتا ہے کیا۔ آگی آگی دیکھیے ہوتا ہے کیا۔ **قولہ** اسلئے مین مشرق سی لیکر مغرب تک کی تمام غیر مقلدون کو خبردار دیکر مطلع کرتا ہون **اقول** آپکو تو فقط ایک ضلع ماتحت کے وکالت کا پاس ہے اور ہائی کوٹ کی امتحان مین آپ فعل ہین پس تمام عدالتون مین جانیکے کہان مجاز آہی جناب مت ہوی کہ خبردار جاری ہوئی آخر فیصلہ ہوگیا آپ فقط خاص ایک ضلع ماتحت کی وکیل ہین آپکو نہین معلوم ہوا ہوگا آپ عدالت مافوق سے دریافت فرمائی معلوم ہوجاویگا مین سابق مین تحریر کرچکا ہون کہ فیصلہ ہوچکا اب اجرائی ڈگری کی نوبت ہے اب عذرداری سی کام نہین چلتا **قولہ** آن حضرت صلعم ہمیشہ دم آخر تک نماز مین آمین کو پکار کر کہتے تھی الخ **اقول** ایجناب مقدمہ آمین بالجہر مین تو باقرار بڑی بڑی علماء حنفیہ کے اہل حدیث فی ڈگری حاصل کرچکے ہے جیسا کہ مین گذارش کرچکا اب طرفانی کا ثبوت طلب کرنا بی فایدہ ہی فرض کیجیے کہ جسم آپکا ثبوت نہ لاسکتا تھا لیکن جب دعوی کا اقرار ہوگیا تو اب چون وچرا فضول ہے آپ کسی مداری اور سلاری کی اغوای مین آگئی خود تدبر فرمائے اور آپکو معلوم نہین کہ عدالت کا حکم جب ایکدفعہ کسی امر مین صادر ہوگیا تو ناسخ ہمیشہ اوسی حکم کی پابند کرنی پڑیگی بار بار صادر ہونے کی ضرورت نہین ہی اور اہل حدیث سنت موکدہ اور دوام کی مدعی نہین تہی آپھر کرسنت موکدہ کی ہی ڈگری اپنے موکلونپر کرائی گا آپ وکیل ہوکر ایسے بات فرماتی ہین تعجب ہے خیر انشاء اللہ یہ بہی کر دیا جائیگا کہ ایسا عمل ہاہے دیا نہین لیکن آپ تو فرمائی کہ اس دوام کی ساتھہ سنیت کسی سنت مذہبی کی ثابت کرسکتے ہین ذرا شرح وقایہ ہدایہ وغیرہ کو ملاحظہ فرمائی کہ سنت کسکو کہتے ہین اگر اس دوام کے ساتھہ نہ ثابت کیا تو ورود غ کا الزام آئیگا **قولہ** فے حدیث بیس ۲۰ دی **اقول** اجے جناب بیس ۲۰ پچیس ۲۵ دینی سے چھٹکارا نہین ہوگا ابتو پوری ڈگری جاری ہوگئے یہ حق سرکار ہے معافی کے بہے گنجایش نہین **قولہ** انعام پاویگا **اقول** ای حضور اصل دام دام بیباق تو ہوتا ہی نہین انعام کی کیا امید ہے **قولہ** حدیث صحیح قطعی الدلالۃ **اقول** حضور والا ویسی ہے تو لیجئے مع مہر دستخط حاکم مافوق کی فاہم ولاکن من المترین مگر جناب بی ادبی معاف نہین آپ جہوٹ بڑی مین اور خواہ مخواہ مین محل کا العاقل تکفیہ الاشارۃ **قولہ** غیر منسوخ **اقول** ایجناب ازراہ عنایت ایک اور بات یاد کرلیجے کہ جب آپ کسی حدیث کے منسوخ ہونیکی مقر ہوئی تو اوس حدیث کے ثبوت کا تو اقرار ہوہی چکا اب نسخ کا ثابت کرنا آپکو ذمہ لازم ہوا جسطرح کوئی ناسخ ایسے ہی سہی لائی ہوتی جیسے جب کوئی مقروض اداہی قرض کا دعوی کری تو وہ قرض کا مقر تو ہو ہے چکا اور قرض اوسپر ثابت ہوگیا اب ادای قرض کی وجہ ثبوت اوسی مدلل طلب کیجاویگے آپ تو ماشاء اللہ وکیل ہین شاید وقت اس تحریر کی ہجوم تخاصمین کا ہوگا اسلیے اسطرف ذہن عالی نہ گیا

ہوگا جلدی مین ایسا ہی ہوتا ہے **قولہ** کسی اہل حدیث کو کلام نہ ہو **اقول** جب آپ مقر ہوئی تو اور کسی کا اقرار یا انکار کیا فایدہ اور نقصان دیگا اور خصم سی آپ ایسی حدیث طلب کرتی ہین کہ آپنے ہے خبر ہے تہذیب مانع ہے کیا عرض کرون فافہم ولاتکن من القاصرین **قولہ** گیارہ حدیث مسمی عبدالغفور الخ **اقول** اوس بیچارہ کی پاس سوائی حدیث کی کون گواہ عادل تہا جو پیش کرتا منیہ قنیہ کو تو وہ گواہ عادل نہین جانتا تہا خیر جناب ابکی انشاء اللہ تعالی ایسی گواہ جنسی آپکی تسکین ہو پیش کیجا دینگی یعنی کلام محقق حنفیہ شیخ ابن الہمام اور علامہ ابن امیر حاج اور شیخ عبدالحق دہلوی اور مولانا عبدالعلی لکہنوی کا اب آپکو اختیار ہے کہ ان سب پر بہی جرح کیجئے **قولہ** اور کسے حدیث کی سلسلہ سند کو بیان نہین کیا صرف اخیر راوی کا نام لیا **اقول** ایجناب یہ کوئی نئی بات نہین ہے آپ ذرا مشکوۃ کو ملاحظہ فرمائی اوسمین ایسا ہے صاحب مشکوۃ نی کیا ہے اس پیچا پر کیا الزام ہے خدا کیواسطے ذرا ہی تو انصاف فرمائی **قولہ** اسپر طرہ یہ کہ بخاری مسلم کی اسمین سے کوئی حدیث نہین **اقول** کسی ذی علم نی یہ دعوی نہین کیا ہے کہ انحصار احادیث صحیحہ کا صحیح بخاری و صحیح مسلم مین ہے بلکہ دعوی یہ کیا گیا ہے کہ صحیحین مین جتنی احادیث ہین وہ بے شک و شبہ صحیح ہین پس اگر حدیث مذکور صحیحین کی صحیحین مین نہین ہے تو یہ اوسکی موجب قدح کا نہین ہے دیکہئی امام بخاری نی خود اوسکی تصحیح کی ہے جیسا کہ اسکا بیان آگی آویگا اور بالفرض اگر وہ حدیث صحیحین مین بہی ہوتی تو کیا آپ اوسپر عمل کرتے ہر گز نہین رفع الیدین جو صحیحین کے اور تمامی کتب حدیث کی روایت ہے کیا اوسپر عمل کرتے ہین ؟ ؟ ؟ ؟ ؟ ؟ ؟

قولہ حدیث اول ابوداود حدثنا مخلد بن خالد الشعیری ثنا علی بن صالح عن سلمۃ بن کہیل عن حجر ابن العنبس عن وائل بن حجر انہ صلی خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجہر بآمین وسلم عن یمینہ وعن شمالہ حتی رئیت بیاض خدہ انتہی اس حدیث کا ایک راوی علی بن صالح ہی اسکی نسبت میزان الاعتدال کی صفحہ ۲۰۴ مین لکہا ہے کہا محمد بن مثنی نی کہ نہین سنا عبدالرحمن بن مہدی نی علی سے حدیث بیان کرتی ہوئی کبہی اور حکم وعبدالرحمن دونو علمار ثقات صاحب جرح وتعدیل مقبولہ محدثین مین لہذا اس حدیث پر احتمال ضعف بموجب کلیہ مسلمہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال ہو گیا صحیح بلاجرح باقی نرہی استدلال نہین ہو سکتا ہی۔ **اقول** علی بن صالح جو راوی اس حدیث کا ہی وہ ثقہ ہی توثیق کی اسکی امام احمد بن حنبل اور یحیی بن معین نی نے نی فرمایا حافظ شمس الدین ذہبی نی میزان الاعتدال فی نقد الرجال مین علی بن صالح بن حی اخو الحسن وثقہ یحیی بن معین والنسائی انتہی اور کہا حافظ ابوالفضل ابن حجر عسقلانی نی تقریب مین علی بن صالح بن صالح بن حی الہمدانی ابو محمد الکوفی اخو الحسن ثقہ عابد انتہی اور کہا علامہ صفی الدین احمد بن عبداللہ الخزرجی الانصاری نی خلاصہ تذہیب تہذیب الکمال فی اسماء الرجال مین علی بن صالح بن صالح بن حی الہمدانی ابو محمد الکوفی عن سلمۃ بن کہیل وعنہ

جواب اہل حدیث کی

وثقه عنه ابن نمیر و وکیع و ابو نعیم وثقه احمد و ابن معین قال ابن المدینی لم نجد ثمانین حدیثا انتہی اور معترض نے جو حوالہ میزان الاعتدال کا دیکر اوسکا ترجمہ کیا ہے اوسمین اوسنی اپنی خیانت اور لیاقت علمی ظاہر کیا ہے دیکھو اصل عبارت میزان الاعتدال کی یہ ہے وقال محمد بن مثنی ما سمعت عبد الرحمن بن مہدی یحدث عن علی بشئی قلت لا یدل ہذا علی قدح انتہی اس عبارت کا مطلب یہ ہی کہ محمد بن مثنی جو شاگرد عبد الرحمن بن مہدی کے ہین وہ بیان کرتی ہین کہ مین نے عبد الرحمن کو علی سی روایت کرتی ہوئی نہین سنا پس اس سے ضعف علی بن صالح کا کہان ثابت ہوا کیونکہ محمد بن مثنی اپنی علم کی نفی کرتی ہین کہ مینی عبد الرحمن کو بروایت علی حدیث بیان کرتی ہوئی نہین سنا اور محمد بن مثنی نے یہ نہین کہا ہے کہ عبد الرحمن بن مہدی نے علی بن صالح کے حدیثون کو ساقط الاحتجاج سمجھا ہی اسلئی روایت اونسی نہین کی اور معترض نے اس عبارت کا ترجمہ یون کیا کہ کہا محمد بن مثنی نے کہ نہین سنا عبد الرحمن نے علی سی حدیث بیان کرتی ہوئی کوئی شی حالانکہ محمد بن مثنی یہ نہین کہتی ہین کہ عبد الرحمن نے علی سی حدیث نہین سنا بلکہ یہ کہتی ہین کہ مینی اونکو بروایت حدیث بیان کرتی نہین سنا پس اسمین محمد بن مثنی نے نفی سماعت اپنی کی بیان کے نہ کہ نفی سماعت عبد الرحمن کے علی بن صالح سی ہدایۃ النحو کا پڑہنی والا ہی سمجھی گا کہ اس عبارت یعنی قال محمد بن مثنی ما سمعت عبد الرحمن بن مہدی یحدث عن علی بشئی مین محمد بن مثنی کی قول کا مقولہ کیا ہے اور لفظ ما سمعت مین جو ضمیر متکلم کے ہے اوسکا متکلم کون ہے بہلا جو شخص اسقدر بہی نہین سمجھ سکتا ہے وہ تنقید حدیث کیا کر سکتا ہے یہ بیان معترض صاحب کی استعداد علمی کا ہوا اب اوسکی جالاکی و بہادری کو دیکہی کہ میزان الاعتدال کی اوپر کے عبارت یعنی قال (محمد) سی (عن علی بشئی) تک نقل کیا اور اوسکی اجتہادی کی عبارت جو یہ ہی (قلت لا یدل ہذا علی قدح) اوسکو چہوڑ دیا اور یہ نہین سمجہا کہ جو میزان الاعتدال کی طرف مرجعت کریگا وہ اس عبارت کو دیکہی گا اور معلوم کریگا کہ محمد بن مثنی کی نفی سماعت علی بن صالح کی قدح پر دلالت نہین کرتی ہے پس جب کہ عبد الرحمن بن مہدی سی انکی تضعیف ثابت نہین ہوئی بلکہ ابن معین و احمد بن حنبل و نسائی سی انکی توثیق ثابت ہوئی تو اب حدیث بہت صحیح و قوی ٹہری اور مجرد انکی خیالات کاسدہ سی تو سب حدیثین صحیح بہی ضعیف ہو جاوینگی کیونکہ ہر حدیث صحیح پر احتمال ضعف جاری ہو سکتا ہے اور اس صورت مین دین مین بڑی بڑی خرابیان واقع ہونگی اعوذ باللہ من ہذا الصنیع السوء ومن وسوس الشیطان الرجیم الحمد للہ کہ نقاہت علی بن صالح کی ثابت ہوئی اب باقی رواۃ جو اس حدیث مین ہین اونکی احوال کو بہی بیان کر دیتا ہون تاکہ جس کو اس حدیث کی صحت پر پوری طور پر وثوق حاصل ہو جاوی تو معلوم کرنا چاہیئے کہ اول راوی اسکا مخلد بن خالد الشعیری ہے کہا خلاصہ مین مخلد بن خالد الشعیری ابو محمد العسقلانی ثم الطرسوسی عن ابن عیینۃ و ابی معاویۃ وعنہ مسلم و ابو داؤد وثقہ انتہی اور کہا حافظ ابن حجر نے تقریب مین مخلد بن خالد بن یزید الشعیری نزیل طرسوس ویعرف بالشعیر من التاسعۃ من العاشرۃ انتہی اور کہا امام ذہبی نے میزان مین صدوق فاضل نزیل طرسوس ویعرف بالشعیر انتہی

دوسرا راوی اسکا علی بن صالح کما قدمر ترجمتہ **تیسرا** راوی اسکا سلمہ بن کہیل ہے کہا ابن حجر فی تقریب مین سلمۃ ابن کہیل الحضرمی ابو یحیی الکوفی ثقۃ من الرابعۃ انتہی اور کہا ذہبی فی کاشف مین سلمۃ بن کہیل ابو یحیی الحضرمی ثقۃ امام روی لہ الاربعۃ وخمسون حدیثا انتہی **چوتھا** حجر بن عنبس ہی کہا تقریب مین حجر بن العنبس الحضرمی الکوفی صدوق مخضرم من الثانیۃ اور کہا حافظ فی تلخیص الحبیر مین ہو تفرد بقولہ صحبۃ وفقہ یحیی بن معین وغیرہ انتہی اور کہا خلاصہ مین حجر بن العنبس عن وائل بن حجر وعنہ سلمۃ بن کہیل وعلقمۃ بن مرثد وثقہ ابن معین انتہی **پانچوان** راوی اسکا وائل بن حجر اور وہ صحابی جلیل القدر ہین کہا حافظ امام ابن اثیر فی جامع الاصول مین وائل بن حجر بن ربیعۃ بن وائل الحضرمی لشبہ بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم اصحابہ قبل قدومہ وقال یاتیکم وائل بن حجر من ارض بعیدۃ من حضرموت طائعا راغبا فی اللہ عزوجل وفی رسولہ ہو بقیۃ ابناء الملوک فلما دخل علیہ رحب وادناہ من نفسہ وبسط لہ ردائہ فاجلسہ علیہ وقال اللھم بارک فی وائل وولدہ وولد ولدہ انتہی مختصرا اور کہا ابن حجر فی تقریب مین صحابی جلیل وکان من ملوک الیمن انتہی پس ثابت ہوا کہ یہ حدیث بہت صحیح وقوی از روی سند ومتن کی ہے کوئی راوی اسکا ضعیف نہین اور یہ حدیث حجت قاطعہ ہے اوپر منکرین آمین بالجہر کے وباللہ التوفیق **قولہ حدیث** دوم ابو داؤد حدثنا نصر بن علی ناصفوان بن عیسی عن بشر بن رافع عن ابی عبداللہ بن عم ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا تلی غیر المغضوب علیہم ولا الضالین قال آمین حتی یسمع من یلیہ من الصف الاول اس حدیث کا راوی بشر بن رافع تقریب کی صفحہ ۵۱ مین ضعیف الحدیث لکہا گیا ہے اور ابی عبداللہ ابن عم ابی ہریرۃ کو میزان الاعتدال کے صفحہ ۲۵۶ مین لکہا ہے کہ سوائے بشر بن رافع کی ابی عبداللہ سے حدیث روایت کرتی ہوئی کسی دوسرے راوی کو نہین سنا اس حدیث کی ضعیف ہونی مین کچہ شک نہ رہا **اقول** بشر بن رافع کی اگرچہ بعض محدثین فی تضعیف کی ہی مگر بعض محدثین فی اونکی توثیق بہی کی ہے فرمایا امام حافظ عبدالعظیم منذری فی کتاب الترغیب والترہیب مین بشر بن رافع ابوالاسباط النجرانی ضعفہ احمد وغیرہ وقواہ ابن معین وغیرہ وقال ابن عدی لاباس باخبارہ لم ارلہ حدیثا منکرا انتہی اور کہا خلاصہ مین بشر بن رافع الحرثی ابوالاسباط امام مسجد نجران عن یحیی بن ابی کثیر وعنہ حاتم بن اسمٰعیل وعبدالرزاق وثقہ ابن معین وابن عدی وقال البخاری لایتابع انتہی اب مین یہ کہتا ہون کہ علاوہ اس امر کی کہ ضعف بشر بن رافع کا متفق علیہ نہین مختلف فیہ ہی غایۃ مافی الباب یہ ہے کہ یہ حدیث بانفرادہ قابل حجت نہ ہوگی لیکن بانضمام حدیث اول جسکی صحت کامل طور پر اوپر ثابت ہو چکے وباجتماع دوسری احادیث صحیحہ کے جنکا بیان آگی آویگا ضعف اور کا مرتفع ہو جاوی گا اور یہ حدیث ہم حدیث کے شاہد ومتابع قوی سمجہی جاوی گے کیونکہ جب مجموعہ چند احادیث ضعیفہ کا بسبب اتحاد طرق نزدیک بعض علما کے درجہ حسن کو پہنچ جاتا ہے تو اب اس حدیث کو بدرجہ اولی تقویت حاصل ہوگی اسلئے کہ اس باب آمین بالجہر مین

جواب دوسری حدیث کا

جو احادیث کہ مروی ہین اگرچہ بعض اونمین ضعیف از روی سند کی ہین مگر اکثر اونمین صحیح وقوی ہین پھر اب اسکے
تقویت مین کیا کلام رہا دیکھو کہا شیخ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ اصول حدیث مین الاحتجاج فی الاحکام بالخبر الصحیح
مجمع علیہ وکذلک بالحسن لذاتہ عند عامۃ العلماء وہو ملحق بالصحیح فی باب الاحتجاج وان کان دونہ فی المرتبۃ والحدیث
الضعیف الذی بلغ بتعدد الطرق مرتبۃ الحسن لغیرہ ایضا محتج وماشتہر ان الحدیث الضعیف معتبر فی فضائل الاعمال
لا فی غیرہا المراد مفرداتہ لا مجموعہا لانہ داخل فی الحسن لا فی الضعیف صرح بہ الائمۃ وقال بعضہم ان کان الضعیف من
جہۃ سوء حفظ او اختلاط او تدلیس مع وجود الصدق والدیانۃ یجبر بتعدد الطرق وان کان من جہۃ اتہام الکذب او
الشذوذ او فحش الخطاء لا یجبر بتعدد الطرق والحدیث محکوم علیہ بالضعف ومعمول بہ فی فضائل الاعمال وعلی مثل
ہذا ینبغی ان یحمل ما قیل ان یحوق الضعیف بالضعیف لا یفید قوۃ والا فہذا القول ظاہر الفساد انتہی اور یہی کہا شیخ
عبد الحق نے اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ مین احتجاج باحکام بخبر صحیح لذاتہ مجمع علیہ انتہی وچنین حسن لذاتہ ودعا عملا بآن ملحق بصحیح است در احتجاج
اگرچہ در رتبہ کمتر است وچون حدیث ضعیف بتعدد طرق بمرتبہ حسن رسد آن نیز محتج بہ است وآنکہ مشہور است کہ حدیث ضعیف در فضائل اعمال
معتبر است نہ در غیر آن مفہوم آنست کہ بتعدد طرق داخل حسن است نہ ضعیف صرح بہ الائمۃ وبعض گفتہ اند اگر ضعف
بجہت سوء حفظ بعض رواۃ یا اختلاط یا تدلیس بود باوجود صدق ودیانت منجبر میگردد بتعدد طرق واگر از
جہت اتہام کذب راوی یا شذوذ ومفحش خطا بود اگرچہ بتعدد طرق دہشتہ باشد منجبر نگردد وحدیث محکوم بضعف
باشد ودر فضائل اعمال معمول میشاید کہ برین صورت محمول خواہد بود انچہ بعض گفتہ اند کہ یحوق ضعیف بضعیف
افادہ نمی کند قوت را والا این سخن ظاہر الفساد است انتہی اور ایسا ہی کہا شیخ سراج احمد سرہندی
نے شرح جامع ترمذی مین وچون حدیث ضعیف بتعدد طرق بمرتبہ حسن رسد آن نیز محتج بہ است وآنکہ مشہور است
کہ حدیث ضعیف در فضائل اعمال معتبر است بجہت ترغیب نہ در غیر آن مفہوم آنست نہ مجموع کہ آن
بتعدد طرق در محل حسن است نہ ضعیف انتہی اور کہا علامہ قسطلانی نے مقدمہ ارشاد الساری شرح صحیح بخاری
مین قد یکون کل من المتابع والمتابع لا اعتماد علیہما فاجتماعہما تحصل القوۃ انتہی اور کہا امام نووی نے شرح
مہذب مین الضعیف اذا تعددت طرقہ صار حسنا لغیرہ انتہی مختصرا اور کہا امام نووی نے شرح مسلم کتاب الادب
مین قولہ عن عبید اللہ بن عمر واخیہ عبد اللہ الخ ہذا صحیح لان عبید اللہ ثقۃ حافظ ضابط مجمع علی الاحتجاج بہ واما
اخوہ عبد اللہ فضعیف لا یجوز الاحتجاج بہ فاذا جمع بینہما الراوی جاز وجب العمل بالحدیث اعتمادا علی عبید اللہ انتہی
حاصل کلام کا یہ ہوا کہ جب کوئی حدیث چند طرق سے مروی ہو اونمین بعض طرق کی رواۃ ضابط عادل ثقہ ہون
اور بعض طرق کے ضعفاء تو اب اعتماد اوسی حدیث صحیح پر ہوگا اور اوس حدیث ضعیف کو اس حدیث صحیح کی
سبب سے قوت حاصل ہوجاوی گے اور مسئلہ مجوثہ عنہا مین یہی صورت واقع ہے کیونکہ آمین بالجہر مین چند حدیث

بسند صحیح مروی ہی چنانچہ ایک کا بیان گذرا اور باقی کا آتا ہی تو اب ماورای انکی جو احادیث کہ ضعیف ہین اونکا ضعف کچھ مضر طلب و مدعا کی نہوگا کیونکہ اصالۃً اعتماد اونہین احادیث صحیحہ پر ہے اور احادیث ضعیفہ اوسیکی متابعات شمار کیجاتی ہین اور جس جماعت کی رای پر حدیث ضعیف تعدد طرق سی درجہ حسن کو پہونچ جاتی ہے اوسکی نزدیک تو ضعف باقی ہی نہ رہا **قولہ حدیث سوم** ابوداؤد حدثنا محمد بن کثیر انا سفیان عن سلمۃ عن حجر ابی العنبس الحضرمی عن وائل بن حجر قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا قرء ولا الضالین قال آمین ورفع بہا صوتہ انتہی حدیث ہذا کی راوی محمد بن کثیر کی نسبت تقریب مین کثیر الغلط لکہا ہے اور میزان الاعتدال مین محمد بن کثیر کو ثقہ نہین ہی لکہا ہے لہذا یہ حدیث بہی ضعیف ثابت ہوئی **اقول** سبحان اللہ معترض کیا غافل اور ناآشنا ہے فن رجال سے اوسکو تمیز نہوئی کہ یہ محمد بن کثیر کونسا ہے آیا محمد بن کثیر بن ابی عطاء الثقفی الصنعانی یا محمد بن کثیر العبدی البصری آوسنی جس محمد بن کثیر کو تقریب مین ضعیف پایا اوسکو راوی اس حدیث کا قرار دیکر ضعیف لکہدیا ؎ بہر رنگی کہ خواہی جامہ می پوش + من انداز قدت را می شناسم + مین اب تحقیق اسکی بیان کرتا ہون سنو کہ محمد بن کثیر جو راوی سفیان ثوری سے اس حدیث مین ہی وہ محمد بن کثیر العبدی البصری ہے اور اونکے تو ثیق کی ہے اور صدوق کہا ہے امام احمد بن حنبل و ابوحاتم و ابن حبان نے اور روایت کیا محمد بن کثیر سے امام بخاری نی اپنے صحیح کے کتاب الایمان مین حدثنا محمد بن کثیر قال اخبرنی سفیان عن ابن ابی خالد کہا حافظ ابن حجر نی فتح الباری مین حدثنا محمد بن کثیر ہو العبدی اخبرنا سفین ہو الثوری انتہی اور کہا قسطلانی نے ارشاد الساری شرح بخاری مین محمد بن کثیر بفتح الکاف و بالمثلثۃ العبدی بسکون الموحدۃ البصری الموثق من ابی حاتم المتوفی سنۃ ثلاث وعشرین و مائتین قال اخبرنا سفیان الثوری انتہی اگر معترض کو شروح بخاری نصیب نہوئی تہی تو ہمارا بخاری شریف کی حاشیہ کو دیکہہ لیا ہوتا کہ جناب مولوی احمد علی علیہ الرحمۃ والغفران نے کیا لکہا ہی دیکہو عبارت اونکی حاشیہ کی یہ ہے محمد بن کثیر بفتح کاف وکسر المثلثۃ العبدی البصری ثقہ ثبت ۲۲۳ سفیان ہو ابن سعید الثوری انتہی اور وہ جو محمد بن کثیر الثقفی الصنعانی ہے اوسکی شان مین حافظ نی کثیر الغلط لکہا ہے اور بخاری و ابوداؤد نی اوسکی تضعیف کی ہے پہر بخاری باوجود ضعیف کہنے کے کیونکر اپنی صحیح مین لاسکتا ہی اور ابوداؤد باوجود ضعیف کہنے کے کیونکر اس حدیث پر سکوت کرسکتا ہے اور حال یہ ہے کہ ابوداؤد نی اوس حدیث پر سکوت کیا ہے اور ابوداؤد اپنی سنن مین جس حدیث پر سکوت کرتا ہے وہ حدیث اوسکی نزدیک بلا ضعف ہے پس اب قطعا معلوم ہوگیا کہ محمد بن کثیر العبدی البصری ہی نہ الثقفی الصنعانی دیکہو خلاصہ مین کہا ہے محمد بن کثیر بن ابی عطاء الثقفی مولاہم ابو یوسف الصنعانی ثم البصری وثقہ ابن معین وضعفہ ابوداؤد وقال البخاری لین جدہ و محمد بن کثیر العبدی ابو عبداللہ البصری عن اخیہ سلیمان وشعبۃ والثوری وعنہ البخاری وابوداؤد

جواب تضعیف حدیث ۵

والذہبی قال ابن حبان کان ثقۃ فاضلا اور حافظ ذہبی نے میزان الاعتدال مین لکہا ہی محمد بن کثیر العبدی البصری
عن اخیہ سلیمان وثقہ الثوری وعنہ البخاری وابو داؤد ویوسف القاضی وخلق قال ابو حاتم صدوق وروی احمد بن
ابی خیثمۃ قال لنا ابن معین لاتکتبوا عنہ لم یکن بالثقۃ وقال ابن حبان کان ثقیا فاضلا انتہی اور کہا حافظ ابن حجر نے
ہدی الساری مقدمہ فتح الباری مین محمد بن کثیر العبدی البصری من شیوخ البخاری قال ابن معین لم یکن بالثقۃ وقال
ابو حاتم سدوق وثقہ احمد بن حنبل انتہی اب ان سب باتون سی ظاہر ہوا کہ مراد محمد بن کثیر سی العبدی البصری ہے
نہ الثقفی الصنعانی اور جو ابن معین نی لم یکن بالثقہ کہا ہے اوسکو محدثین نی رد کر دیا ہی کہا حافظ ابن حجر نی تقریب
التہذیب مین محمد بن کثیر العبدی البصری ثقہ لم یصب من ضعفہ انتہی اور امام بخاری کا محمد بن کثیر سی روایت کرنا اور امام
احمد بن حنبل وابو حاتم وابن حبان کا ثقہ وصدوق کہنا حجۃ قاطعہ ہی اوپر توثیق اوسکی اور مقابلہ مین انہی معدلین کی فقط قول
یحیی بن معین کا مقبول نہوگا کیونکہ باب جرح رواۃ مین انکی شدت ظاہر ہوا جیسا کہ علامہ جلال الدین سیوطی نی زہر الربی
علی سنن المجتبی مین لکہا ہے ان کل طبقۃ من نقاد الرجال لایخلو من متشدد ومتوسط فمن الاولی شعبۃ وسفیان الثوری
وشعبۃ اشد منہ ومن الثانیۃ یحیی القطان وعبد الرحمن بن مہدی ویحیی اشد من عبد الرحمن ومن الثالثۃ یحیی بن
معین واحمد بن حنبل ویحیی اشد من احمد ومن الرابعۃ ابو حاتم والبخاری وابو حاتم اشد من البخاری انتہی پس یہ
حدیث بہی صحیح ٹہری کیونکہ اس حدیث کی کل راوی ثقہ ہین اول محمد بن کثیر العبدی جنکی ثقاہت اور عدالت
ابہی ثابت ہو چکی ہے دوسری سفیان ثوری جنکی حق مین حافظ امام ابن الاثیر جزری نی جامع الاصول من احادیث
الرسول مین لکہا ہے سفیان بن سعید بن مسروق الثوری الکوفی امام المسلمین وحجۃ اللہ علی خلقہ جمع زمنہ بین الفقہ
والاجتہاد والحدیث والزہد والعبادۃ والورع والثقۃ والیہ انتہی فی علم الحدیث وغیرہ من العلوم اجمع الناس علی دینہ
وزہدہ وورعہ وثقتہ ولم یختلفوا فی ذلک وہو احد الائمۃ المجتہدین واحد اقطاب الاسلام وارکان الدین انتہی ملخصا اور
کہا حافظ ابن حجر نی تقریب مین سفیان بن سعید بن مسروق الثوری ابو عبد اللہ الکوفی ثقہ حافظ فقیہ عابد امام
حجۃ من رؤس الطبقۃ السابعۃ وکان ربما دلس انتہی اور کہا خلاصہ مین سفیان بن سعید بن مسروق بن حبیب
ابن رافع الثوری ابو عبد اللہ الکوفی احد الائمۃ الاعلام عن زیاد بن علاقۃ وزید بن اسلم وخلائق وعنہ الاعمش
وابن عجلان ومن شیوخہ وشعبۃ ومالک من اقرانہ وابن المبارک ویحیی القطان وابن مہدی وخلق قیل روی
عنہ عشرون الفا قال ابن المبارک ماکتبت عن افضل من سفیان قال العجلی کان لایسمع شیئا الا حفظہ قال
الخطیب کان الثوری اماما من ائمۃ المسلمین وعلما من اعلام الدین مجمعا علی امامتہ مع الاتقان والضبط والحفظ والمعرفۃ
والزہد والورع انتہی مختصرا تیسری سلمۃ بن کہیل جو تہی حجر بن العنبس پانچوین وائل بن حجر صحابی اور ترجمہ
ان تینونکا بیان حدیث اول مین گذرا اور ترمذی نی سفیان کی حدیث کو حسن کہا ہے علامت اونکی یہ ہے

قال ابو عیسی حدیث وائل بن حجر حدیث حسن اور تصحیح کے حدیث سفیان کی امام بخاری اور ابو زرعہ نے کہا ترمذی
فی جامع میں قال ابو عیسی سمعت محمدا یقول حدیث سفیان اصح من حدیث شعبۃ وسالت ابا زرعۃ عن ہذا الحدیث
فقال حدیث سفیان فی ہذا اصح انتہی اور علامہ امام ابن سید الناس نے بھی اوسکی تصحیح کی ہے جیسا کہ ہے نیل الاوطار
میں وقد رجحت روایۃ سفیان بمتابعۃ اثنین لخلاف شعبۃ فلذلک جزم النقاد بان روایۃ اصح کما روی ذلک عن البخاری
وقد حسن الحدیث الترمذی قال ابن سید الناس ینبغی ان یکون صحیحا انتہی اور امام دارقطنی نے بھی حدیث سفین کو
صحیح کہا ہی اور بیان اسکا بجواب اعتراض حدیث پنجم آویگا اور حافظ ابن حجر نے تلخیص الحبیر میں لکھا ہے وفی روایۃ
ابی داؤد ورقم صوبہ وسندہ صحیح وصححہ الدارقطنی انتہی اور امام ابن القیم نے اعلام الموقعین میں کہا ہے رواہ الترمذی
وغیرہ واسنادہ صحیح انتہی اگر معترض تقلیداً لمحمد شاہ پنجابی یہ شبہ پیش کری کہ سفیان ثوری مدلس ہیں حدیث
انکی بغیر تصریح سماع مقبول نہوگی تو جواب اسکا بچند وجوہ ہے اول یہ کہ عنعنہ مدلسین بلا تصریح سماع
کے مقبول نہیں غیر مسلم ہے امام حافظ مبارک بن محمد بن محمد بن عبد الکریم الشہیر بابن الاثیر الجزری نے مقدمہ جامع
الاصول من احادیث الرسول میں تدلیس کے چھ قسمیں لکھے ہیں النوع السابع وہو الثانی من المختلف فیہ روایۃ
المدلسین اذا لم یذکروا سماعہم فی الروایۃ فیقولون فلان عن فلان ممن ہو معاصرہم رواہ اولہ یرہ ولا یکون لہم عنہم سماع
ولا اجازۃ ولا طریق من طرق الروایۃ فیوہمون بقولہم قال فلان انہم قد سمعوا منہ او اجازہ لہم او غیر ذلک فیکونون
فی قولہم قال فلان سادقین لانہم یکونون قد سمعوہ من واحد او اکثر منہ عنہ وہذا یسمونہ بینہم تدلیسا لا ہاما
حصل فیہ وقد جعلہ قوم صحیحا محتجا بہ منہم ابو حنیفۃ وابراہیم وحماد بن ابی سلیمان وابو یوسف ومحمد بن الحسن ومن تابعہم
من ائمۃ الکوفۃ وجعلہ قوم غیر صحیح ولا محتج بہ منہم الشافعی وابن المسیب والزہری والاوزاعی واحمد بن حنبل ومن تابعہم
من ائمۃ الحجاز واہل الحدیث لا یعدونہ صحیحا ولا محتجا بہ وہو علی ستۃ اصناف انتہی اس سے معلوم ہوا کہ امام ہمام
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اور صاحبین اور ایک جماعت ائمہ کوفہ کی نزدیک عنعنہ مدلس کا مقبول ہے تو اب معترض
اس سے سرتابی نہیں کرسکتا ہے دوم یہ کہ ائمہ محققین نے اس امر کو تسلیم کرلیا ہے کہ عنعنہ مدلس جو صحیحین
میں واقع ہے وہ حمل کیا جاوی گا اوپر ثبوت سماع کی اگرچہ ہمکو اوسکا علم نہو دیکھو فرمایا حافظ امام ابو عمرو عثمان
بن عبد الرحمن المعروف بابن الصلاح فی مقدمہ میں انہ محمول علی ثبوت السماع من جہۃ اخری ولو لم نطلع علیہ یحسنا
للظن لصاحب الصحیح انتہی مختصرا اور کہا امام محی الدین ابو زکریا نووی فی منہاج شرح مسلم بن الحجاج میں واعلم
ان ما فی الصحیحین عن المدلس بعن ونحوہا محمول علی ثبوت السماع من جہۃ اخری انتہی اسی طور پر میر حیدر امیر المومنین
فی الحدیث امام الجرح والتعدیل محمد بن اسمعیل البخاری اور ابو زرعہ وترمذی وداد قطنی رضی اللہ عنہم فی حدیث سفین
کے تصحیح وتحسین کی تو یہ عنعنہ اب حمل کیا جاوی گا اس بات پر کہ ان ائمہ نقاد دین کی نزدیک سماع ثابت ہوگیا ہے

سیوم یہ کہ سفیان ثوری اس روایت مین سلمۃ بن کہیل سے متفرد نہین بلکہ متابعت کے ہے انکی علی بن صالح الہمدانی اور علاء بن صالح التیمی الاسدی الکوفی اور محمد بن سلمۃ بن کہیل نی روایت علی بن صالح کی بیان حدیث اول مین گذری اور روایت علاء بن صالح کی ترمذی مین ہی تنا ابوبکر محمد بن ابان نا عبداللہ بن نمیر عن العلاء بن الصالح الاسدی عن سلمۃ بن کہیل نحو روایۃ سفیان انتہی اور دارقطنی نی سنن مین لکہا ہے قال شعبۃ اخفاہا صوتہ ویقال انہ وہم فیہ لان سفین الثوری ومحمد بن سلمۃ بن کہیل وغیرہما رووہ عن سلمۃ فقالوا ورفع صوتہ بآمین وہو الصواب انتہی اور کہا علامہ شوکانی نے نیل الاوطار مین وقد رجحت روایۃ سفیان بمتابعۃ اثنین انتہی **علاوہ** اسکی شعبہ سی بہی حدیث جہر کی روایت کی گئے ہی فرمایا حافظ جمال الدین زیلعی نے نصب الرایہ فی تخریج احادیث الہدایہ مین اخرج البیہقی فی سننہ عن ابی الولید الطیالسی نا شعبۃ عن سلمۃ بن کہیل سمعت حجرا ابا عنبس یحدث عن وائل الحضرمی انہ صلی خلف النبی صلے اللہ علیہ وسلم فلما قال ولا الضالین قال آمین رافعا بہا صوتہ قال فہذہ الزیادۃ توافق روایۃ سفیان وقال البیہقی فی المعرفۃ اسناد ہذہ الروایۃ صحیح انتہی **پس جب** اتنی لوگون نی سفیان ثوری کے متابعت کی تو احادیث انکی روایت سے کم نہوگی کہا حافظ ابن حجر نی شرح نخبۃ الفکر مین ومتی توبع السئی الحفظ بمعتبر کان یکون فوقہ او مثلہ لا دونہ وکذا المختلط الذی لا یتمیز والمستور والارسال وکذا المدلس اذا لم یعرف المحذوف منہ صار صحیحہم حسنا لا لذاتہ بل وصفہ بذلک باعتبار المجموع من المتابع والمتابع انتہی اور ایسا ہے شرح الفیہ عراقی اور مقدمہ شیخ عبدالحق دہلوی وغیرہ مین **حاصل** یہ کہ حدیث سفین کے اور دیگر متن کی بہت صحیح ہے اور کسی متقدمین یا متاخرین نے جرح حدیث سفین مین نظر سی نہین گذری بلکہ بڑی بڑی نقادین جو رکن علم حدیث کی ہین جیسی بخاری وابوزرعہ وترمذی ودارقطنی وغیرہ انکا اتفاق اسکی صحت پر ثابت ہوا اور امام ابن القیم وعلامہ ابن سید الناس وحافظ ابن حجر وقاضی شوکانی نے اسکی صحت کو تسلیم کیا **قولہ حدیث چہارم نسائی** اخبرنا محمد بن عبداللہ بن الحکم عن شعیب حدثنا اللیث حدثنا خالد عن ابی ہلال عن نعیم قال صلیت وراء ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ فقرأ بسم اللہ الرحمن الرحیم ثم قرأ بام القرآن حتی اذا بلغ ولا الضالین قال آمین فقال الناس آمین ویقول کلما سجد اللہ اکبر واذا قام من الجلوس فی الاثنتین قال اللہ اکبر ثم اذا سلم قال والذی نفسی بیدہ انی لاشبہکم صلوۃ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتہی روایت کیا نسائی نی قرأۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم مین یہ باب جہر آمین مین نہین ہے اول تو اس حدیث مین جہر وعدم جہر کا کچہ ذکر نہین ہی صرف قال آمین ہی اور قول سی جہر ثابت نہین ہوتا ہے ورنہ قولوا التحیات سے التحیات کو بہی پکار کر پڑہنا چاہیئے دوم اسکی سلسلہ مین ابو ہلال ہے جسکو تقریب وغیرہ مین لین الحدیث لکہا ہی یعنی ضعیف سوم اس حدیث مین جو بسم اللہ کا ذکر ہے جسکو اتفاق کر کے بہت سے محدثین

جواب نقلی حدیث کا

نی رد کیا ہے حدیث صحیح ہوا سکی لیئے شاہد عدل ہین اقول نا سمجھے جو اس حدیث کو باب قراۃ بسم اللہ مین لایا تو کیا اب یہ مختص ہوگئی قراۃ بسم اللہ مین اور کسی مسئلہ کا حکم اس سی مستخرج نہین ہوسکتا ہے یہ ایک امر عجیب وغریب قابل ضحکہ کی ہے اجی معترض صاحب خواب غفلت سی بیدار ہو جبی آنکھین کھولیئے آپکو ابھی اسکی بھی خبر نہین کہ ایک ایک حدیث سی کتنے کتنے مسائل مستخرج ہوتی ہین اور یہ کہنا کہ اسمین جہر و عدم جہر کا ذکر نہین صرف قال آمین ہے اول دلیل ہے اوپر غباوت وسوء فہمی آپکی کیونکہ نعیم کہتا ہے کہ مین نی ابوہریرہ کی پیچھی نماز پڑہی پس پڑہا ابوہریرہ نی بسم اللہ الرحمن الرحیم پہر پڑہا سورہ فاتحہ یہانتک کہ جب یہونچی ولا الضالین تک کہا ابوہریرہ نی آمین پس کہا مقتدیون نی آمین اس سی صاف ظاہر ہوتا ہے کہ کہ حضرت ابوہریرہ اور مقتدیون نی آمین کو باواز بلند کہا ورنہ نعیم نی ابوہریرہ کی آمین کو اور پہر مقتدیونکے آمین کو کیونکر سُنا اگر یہ بات خیال شریف مین نہ آوی تو اپنی عقل و دانش پر روئی اور نعیم مجہول ابوہلال روایت نہین کرتا ہی بلکہ سعید بن ابی ہلال روایت کرتا ہے اور جو بعض نسخ نسائی مین ابو ہلال لکہا ہے وہ سہو کاتب ہے مگر معترض ان تحقیقات سی بی بہرہ ہے دیکہو حافظ جمال الدین زیلعی نی نصب الرایہ مین لکہا ہے رواہ النسائی فی سننہ قال اخبرنا محمد بن عبداللہ بن الحکم ثنا شعیب ثنا اللیث بن سعد عن خالد بن یزید عن سعید بن ابی ہلال عن نعیم المجمر انتہی اور سنن دارقطنی مین ہے حدثنا ابوبکر النیابوری ثنا محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم قال حدثنا ابی وشعیب بن اللیث قالا اخبرنا اللیث بن سعد عن خالد بن یزید عن سعید بن ابی ہلال عن نعیم المجمر انہ قال صلیت وراء ابی ہریرۃ الحدیث اور ایک نسخہ صحیحہ عتیقہ سنن نسائی کا جو ہماری الشیخ الاجل محدث الہند قدوۃ العارفین امام الہدی والیقین مولانا السید محمد نذیر حسین الدہلوی کی پاس ہے اوسکی طرف مین نی مراجعت کے اوس مین بہی یہی عبارت پائی یعنی حدثنا خالد بن ابی ہلال پس معلوم ہوا کہ لفظ ابن کا کاتب نسخہ مطبوعہ سے سہوا رہگیا ہے واللہ اعلم بالصواب اور یہ سعید بن ابی ہلال جو راوی نعیم مجمر سے ہے اوسکی محدثین نی توثیق کی ہی فرمایا حافظ شمس الدین ذہبی نی میزان الاعتدال مین سعید بن ابی ہلال ثقہ معروف فی الکتب الستۃ یروی عن نافع ونعیم المجمر وعنہ سعید المقبری احد شیوخہ قال ابن حزم وحدہ لیس بالقوی انتہی اور کہا علامہ صفی الدین نی خلاصہ مین سعید بن ابی ہلال اللیثی مولاہم ابوالعلاء المصری احد المکثرین عن جابر مرسلا وعن نافع ونعیم المجمر وزید بن اسلم وعنہ سعید المقبری

ویحیی بن ایوب والیث موثق انتہی اور کہا حافظ امام ابن حجر فی ہدی الساری مقدمہ فتح الباری مین
سعید بن ابی ہلال اللیثی ابو العلاء المصری اصلہ من المدینۃ وثق یحیی بہ ہاتم سکن مصر وثقہ ابن سعد والعجلی
وابو حاتم وابن خزیمۃ والدارقطنی وابن حبان وآخرون وشذ الساجی فذکرہ فی الضعفاء ونقل عن احمد
ابن حنبل انہ قال مالادری ای شئی حدیثہ یخلط فی الاحادیث وتبع ابو محمد حزم الساجی فضعف سعید بن ابی ہلال
مطلقا ولم یصب فی ذلک واللہ اعلم احتج بہ الجماعۃ انتہی پس ثابت ہوا کہ راوی نعیم سی سعید بن ابی
ہلال ہے اور جمہور محدثین نی مثل ابن سعد وعجلی وابو حاتم وابن خزیمہ ودارقطنی وابن حبان وبیہقی و
غیرہم کی اسکی توثیق کی ہے اور بڑی اول دلیل اسکی ثقاہت پر یہ ہے کہ بخاری فی اپنی صحیح مین کتاب
الوضوء مین روایت کیا ہے حدثنا یحیی بن بکیر قال ثنا اللیث عن خالد عن سعید بن ابی ہلال عن نعیم المجمر
الحدیث اور زیلعی نی بعد نقل روایت نسائی کی لکہا ہے ورواہ ابن خزیمۃ فی صحیحہ والحاکم فی مستدرکہ
وقال انہ علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ والدارقطنی فی سننہ قال حدیث صحیح ورواتہ کلہم ثقات والبیہقی
فی سننہ وقال بہذا اسنادہ صحیح ولہ شواہد وقال فی الخلافیات رواتہ کلہم ثقات مجمع علی عدالتہم محتج بہم فی الصحیح
انتہی اور ابو ہلال جسکے حق مین حافظ ابن حجر فی تقریب مین صدوق فیہ لین کہا ہے وہ محمد بن سلیم ابو ہلال
الراسبی البصری ہی وہ ہی متفق علی ضعفہ نہین ابو داؤد نی ثقہ کہا اور ابن معین وغیرہ نی صدوق کہا جیسا
کہ میزان مین مذکور ہی اور حافظ نی ہی فقط لفظ لین الحدیث جیسا کہ معترض نی نقل کیا ہے نہین کہا ہے
بلکہ لفظ صدوق فیہ لین لکہا ہے **اور** بسم اللہ الرحمن الرحیم کی جہر سے مطلقا انکار نہین ہوسکتا ہے کیونکہ جہر
بسم اللہ مین احادیث بہت وارد ہین اگرچہ اکثر اون مین ضعیف ہین مگر تین چار حدیثین اون مین صحیح و
قوی ہین اور منجملہ اونکی ایک حدیث یہی ہے اور اسمین شک نہین کہ اکثر معمول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا
یہی تہا کہ بسم اللہ کو سراً پڑہتے تہے مگر بعض اوقات اوسکا ساتہہ جہر بہی کرتی تہے اور یہی مذہب ہی علماء
محققین کا **قولہ حدیث نعیم** دارقطنی اس حدیث کی نسبت ہم تصریح عنوان مین لکہہ چکی ہین فالنظر اور
یہ کہنا حسنہ الحاکم وصححہ کافی نہین حاکم کے تصحیح معلوم ہے **اقول** آپ نی عنوان مین یہ تحریر کیا ہے کہ
کتاب دارقطنی باوجود تالاش کی اس شہر مین ہم نہ پہونچی اگر مستدل صاحب کتاب دارقطنی دکہلاوین گے حدیث
کے راویون کا نام بتاوینگے تو اونکی بہی کیفیت حال سنکر اپنی دعوی سے باز آوین گی واہ حضرت واہ کیون
نہین شاباش یون ہی چاہیے ابہی تک آپکو سنن دارقطنی دیکہنے کے لوبت توای نہین اور اپنی رجحانات
اوسپر حکم ضعف کا بہی لگا دیا خیر اگر آپ اوسکی مطالعہ سی محروم ہین اور تحسین حاکم پر آپ اکتفا نہین کرتے
ہین تو مین پوری سند اوسکی پیش کرتا ہون اور اقوال علماء ثقات صحت پر اس حدیث کے ہدیہ گذارتا ہون

وجہ بالجہر حدیث نعیم

دیکھئے روایت کیا امام حافظ ابوالحسن علی بن عمر الدار قطنے فی سنن مین ثنا محمد بن اسمعیل الفارسی ثنا
یحیی بن صالح ثنا اسحق بن ابراہیم حدثنی عمرو بن الحارث حدثنی عبداللہ بن سالم عن الزبیدی حدثنی الزہری
عن ابی سلمۃ وسعید عن ابی ہریرۃ قال کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذا فرغ من قراءۃ ام القرآن رفع صوتہ
وقال آمین ہذا اسناد حسن انتہی اور کہا حافظ ابن حجر نے درایہ فی تخریج احادیث الہدایہ مین واخرجہ ابن حبان
بلفظ اذا فرغ من قراءۃ ام القرآن رفع صوتہ وقال آمین وصححہ الحاکم وحسنہ الدار قطنی انتہی اور یہی کہا حافظ نے
تلخیص الحبیر فی تخریج احادیث رافعی الکبیر مین کما نہ یشیر الی ما رواہ الدار قطنے والحاکم من طریق الزبیدی
عن الزہری عن سعید وابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا فرغ من
قراءۃ ام القرآن رفع صوتہ وقال آمین قال الدار قطنے اسنادہ حسن وقال الحاکم صحیح علی شرطہما والبیہقی
حسن صحیح انتہی دیکھو بتصحیح کی اس حدیث کی دار قطنی وبیہقی وحاکم سبہون نی اور اقرار کیا اور صحت اسکے
حافظ ابن حجر اور یہی علامہ شوکانی نی نیل الاوطار مین **اور دوسری** روایت دار قطنے کے
یہ ہے حدثنا عبداللہ بن ابی داود السجستانی نے حدثنا عبداللہ بن سعید الکندی ثنا وکیع والمحاربی
قالا ثنا سفیان عن سلمۃ بن کہیل عن حجر ابی العنبس وہو ابن عنبس عن وائل بن حجر قال سمعت النبی
صلے اللہ علیہ وسلم اذا قال غیر المغضوب علیہم ولا الضالین قال آمین یمد بہا صوتہ رواہ الدار قطنے وقال
ہذا صحیح اور کہا حافظ ابن حجر نی تلخیص مین وفی روایۃ ابی داود ورفع بہا صوتہ وسندہ صحیح وصححہ الدار قطنے
اور ایسا ہے ہی نیل الاوطار مین **اور تیسری روایت** یہ ہی حدثنی یحیی بن محمد بن صاعد حدثنا ابن
زنجویہ حدثنا الفریابی ثنا سفین عن سلمۃ بن کہیل عن حجر عن وائل بن حجر سمع النبی صلے اللہ علیہ وسلم یرفع
صوتہ بآمین اذا قال غیر المغضوب علیہم ولا الضالین اور اس حدیث کی یہی سب رواۃ ثقات ہین اور
سوائی ان تین طرق کے اور چند طرق سے دار قطنی نے روایت کیا ہے جسکو شوق ہو اوسکے مطالعہ
مشرف ہو **قولہ حدیث ششم** ابن ماجہ حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ ثنا حمید بن عبدالرحمن ثنا ابن
ابی لیلے عن سلمۃ بن کہیل عن حجیۃ بن عدی عن علی رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم اذا قال ولا الضالین قال آمین انتہی حمید بن عبدالرحمن کو میزان الاعتدال مین مجہول اور
حجیۃ بن عدی کو یہی کتاب مذکور مین مجہول لکہا ہے لہذا بوجہ مجروح ہونی راویان کے حدیث ضعیف
ثابت ہوئی ہرگز قابل استدلال نہین ہے **اقول** حمید بن عبدالرحمن جو شیخ ہے عثمان بن ابی شیبہ
کا وہ حمید بن عبدالرحمن بن حمید الرؤاسی الکوفی ہی اور وہ راوی ہے صحاح ستہ کا اسکی ثقاہت
مین کچھ شک نہین کہا خلاصہ مین حمید بن عبدالرحمن بن حمید الرؤاسی بضم الراء وفتح الہمزۃ ابو علی

جواب چھٹی حدیث کا

الکوفی عن الاعمش وہشام بن عروۃ وطائفۃ وعنہ احمد وقتیبۃ وابوبکر وعثمان ابنا ابی شیبۃ وثقہ ابن
معین انتہی اور تقریب مین ہے حمید بن عبد الرحمن بن حمید بن عبد الرحمن الرواسی الکوفی
ثقۃ انتہی اور وہ حمید جسکو معترض نے میزان الاعتدال سے نقل کیا ہے وہ حمید دوسرا ہے کہ
جسکو مجہول لکہا ہے دیکہو عبارت میزان الاعتدال کے یہ ہے حمید بن عبد الرحمن عن ابیہ عن جدہ
قال ابو بکر الحمیدی مجہول انتہی معترض بالکل ناآشنا ہے علم حدیث سی اوسکو اتنی بہی تمیز نہوئی کہ
یہان پر کون حمید بن عبد الرحمن ہے اوسنی اپنی نصرت کے لئی جس حمید کو ضعیف پایا اوسکو
راوی ابن ابی لیلے قرار دیا نعوذ باللہ من ہذا الجہل باقی رہا حجیۃ بن عدی الکندی عن علی قال ابوحاتم شیخ مجہول
لا یحتج بہ قلت روی عنہ الحکم وسلمۃ بن کہیل وابو اسحق وہو صدوق ان شاء اللہ تعالی قد قال
فیہ العجلی ثقۃ انتہی معترض کی چالاکی دیکہو کہ فقط لفظ مجہول کو اوسنی نقل کردیا اور ذہبی نے جو اسکا
جواب دیا ہے اوس سے بالکل سکوت کرگیا پس ثابت ہوا کہ حجیۃ بن عدی ثقہ ہے اور جہالت
بہی اوسکی مرتفع ہوگئے کیونکہ تین شخصون نے یعنے حکم اور سلمہ اور ابو اسحق نی اوس سے روایت
کیا ہے اور جس سی دو یا تین ثقہ روایت کرین اوسکی جہالت مرتفع ہوجاتی ہے فرمایا امام حافظ
ابو عمر ابن عبد البر نے الاستذکار لمذہب علماء الامصار فیما تضمنہ الموطا من معانی الرای والآثار
مین ممن روی عنہ ثلثۃ وقیل اثنان لیس بمجہول انتہی اور فرمایا امام زیلعی نی نصب الرایہ کے
باب الربا مین قال المنذری فی مختصرہ وقد حکی عن بعضہم انہ قال زید ابو عیاش مجہول وکیف
یکون مجہولا وقد روی عنہ اثنان ثقتان عبد اللہ بن یزید مولی الاسود ابن سفیان وعمران بن
ابی انس انتہی اور کہا حافظ ابن حجر نی ہدی الساری مقدمہ فتح الباری مین الحکم بن عبد اللہ ابو النعمان
البصری قال ابن ابی حاتم عن ابیہ مجہول قلت لیس بمجہول من روی عنہ اربعۃ ثقات وثقہ الذہلی انتہی
ملخصا اور کہا علامہ شمس الدین سخاوی نی شرح الفیہ عراقی مین قال الدارقطنی من روی عنہ ثقتان فقد
ارتفعت جہالتہ وثبتت عدالتہ انتہی باقی رہے اسمین تین راوی اول عثمان بن محمد بن ابی شیبہ دوم
محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلی سوم سلمۃ بن کہیل پس عثمان بن ابی شیبہ رجال سے بخاری ومسلم
وابو داؤد ونسائی وابن ماجہ کی ہین اور اخراج شیخین کا اوسکی ثقاہت کے لئے کافی ہے اور
کہا ابن معین نی ثقہ امین اور کہا ابو حاتم نے صدوق کہا خلاصہ مین عثمان بن محمد بن ابی شیبۃ ابراہیم
ابن عثمان العبسی ابو الحسن الکوفی الحافظ عن شریک وابن المبارک وابن عیینۃ وعنہ خ م د س ق

وابوزرعۃ وذکریا بن یحیی وخلق قال ابن معین لقۃ امین وقال ابوحاتم صدوق وانکر علیہ احمد احادیث
انتہی مختصرا اور کہا تقریب میں عثمان بن محمد ابوالحسن بن ابی شیبۃ ثقۃ حافظ شہیر وہ اوہام وقیل کان
لایحفظ القرآن انتہی مختصرا اور محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلے بھی صدوق ہی اگرچہ ضعف اسمیں من
قبل حفظہ ہے کہا امام ابوعیسی ترمذی فی آخر سنن میں ہکذا من تکلم فی ابن ابی لیلے انما تکلم فیہ من
قبل حفظہ قال علے قال یحیی بن سعید رددی شعبۃ عن ابن ابی لیلی عن اخیہ عیسی عن عبدالرحمن بن
ابی لیلی عن ابی ایوب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یحیی ثم لقیت ابن ابی لیلے فحدثنا عن اخیہ عیسی
عن عبدالرحمن بن ابی لیلے عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابوعیسے وردی عن ابن ابی
لیلی نحو ہذا غیر مرۃ کان یردی الشی مرۃ ہکذا ومرۃ ہکذا بغیر الاسناد وانما جاء ہذا من قبل حفظہ لان کثیر من
من مضے من اہل العلم کانوا لایکتبون ومن کتب منہم انما کان یکتب لہم بعد السماع سمعت احمد بن الحسن یقول
سمعت احمد بن حنبل یقول ابن ابی لیلے لایحتج بہ وکذلک من تکلم من اہل العلم فی مجالد بن سعید وعبداللہ بن
لہیعۃ وغیرہما انما تکلموا فیہم من قبل حفظہم وکثرۃ خطائہم وقد روی عنہم غیر واحد من الائمۃ فاذا تفرد احدہم
ہؤلاء بحدیث ولم یتابع علیہ لم یحتج بہ کما قال احمد بن حنبل ابن ابی لیلی لایحتج بہ انما عنی اذا تفرد بشی
انتہی اور کہا تقریب میں محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلی الانصاری الکوفی القاضی ابوعبدالرحمن
صدوق سیئ الحفظ جدا انتہی اور کہا خلاصہ میں محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلے الانصاری
قاضی الکوفۃ واحد الاعلام عن اخیہ عیسی والشعبی وعطاء ونافع وعنہ شعبۃ وسفیانان وو کیع
وابونعیم قال ابوحاتم محلہ صدق شغل بالقضاء فساء حفظہ وقال النسائی لیس بالقوی قال
البجلی کان فقیہا صاحب سنۃ جائز الحدیث انتہی پس معلوم ہوا کہ ضعف ابن ابی لیلے کا من
قبل حفظہ ہے اور ظاہر ہے کہ ابن ابی لیلے سلمۃ بن کہیل سے روایت کرنے میں متفرد نہیں ہی
بلکہ علاء بن صالح اسدی وعلی بن صالح الہمدانی ومحمد بن سلمۃ بن کہیل وسفیان ثوری فی وشعبہ فی
مطابق روایت سنن بیہقی کی اوسکے متابعت کی ہے اب یہ حدیث حسن لغیرہ ہوگئے اور قابل
حجت کی ٹھہری اور بیان اسکا بوجہ اتم بجواب اعتراض حدیث دوسرے کے ہوچکا ہے آور دیکھو
کہا امام نووی فی شرح مسلم میں فصل فی معرفۃ الاعتبار والمتابعۃ والشاہد والافراد فاذا روی حماد
مثلا عن ایوب عن ابن سیرین عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالے عنہ عن النبی صلے اللہ علیہ
وسلم ونظر ہل رواہ ثقۃ غیر حماد عن ایوب او عن ابن سیرین غیر ایوب او عن ابی ہریرۃ غیر ابن
سیرین او عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم غیر ابی ہریرۃ فان ذلک وجد علم ان لہ اصلا یرجع الیہ

فهذا النظر والتفتيش ليس اعتبارا واما المتابعة فان يروية عن ايوب غير حماد او عن ابن سيرين
غير ايوب او عن ابى هريرة غير ابن سيرين او عن النبى صلے الله عليه وسلم غير ابى هريرة فكل
واحد من هذه الاقسام يسمى متابعة واعلاها الاولى وهى متابعة حماد فى الرواية عن ايوب ثم ما بعدها
على الترتيب واما الشاهد فان يروى حديث آخر بمعناه ويسمى المتابعة شاهدا ولا يسمى الشاهد متابعة
فاذا قالوا فى حديث تفرد به ابو هريرة او ابن سيرين او ايوب او حماد كان مستعملا باعتقاد وجود المتابعات
كلها انتهى **قوله حديث هفتم** ترمذى وابو داؤد حدثنا بندار نا يحيى بن سعيد وعبد الرحمن بن مهدى
قالا نا سفيان عن سلمة بن كهيل عن حجر بن العنبس عن وائل بن حجر قال سمعت النبى صلے الله عليه
وسلم يقرأ غير المغضوب عليهم ولا الضالين قال آمين ومد بها صوته انتهى صفحه ۲۴۱ ميزان الاعتدال
ميں بندار كو كوفى كہا ہے يہ حديث غلط وضعيف ثابت ہوئى **اقول** يہ ہے كہ تا مرد سخن نگفته
باشد عيب و ہنرش نهفته باشد ۱۲ سبحان الله آپكى قابليت ظاہر ہوئى اور بسلغ علم معلوم ہوا
كيونكہ آپ اسكے سوا اور نہيں كہ بندار كسكا لقب ہے اور اسكا اصل نام كيا ہے ديكھى وہ بندار جسكو
آپ نے ميزان سے نقل كيا ہے وہ بندار بن عمر والرويانى شيخ الفقيہ المقدسى ہے جسكے حق ميں ذہبى
نے كہا ہے قال الخطيب كذاب اور يہ بندار بن عمر والرويانى راوى صحاح ستہ كا نہيں ہے صحيح
ہے كہ ابن ماجہ نے اس سے روايت نہيں بلكہ وہ بندار جو راوى صحاح ستہ كا ہے وہ محمد بن بشار بندار ہے
اسكو ستہ نے اور ترمذى نے روايت كيا ہے اوسكى ثقاہت وعدالت مجمع عليہا ہے اور بعض محدثين
نے جو اوسپر بلا سبب جرح كيا ہے اوسكو نقاد ين نے تسليم نہيں كيا ديكھو حافظ شمس الدين
ذہبى ميزان ميں محمد بن بشار البصرى الحافظ بندار ثقة صدوق كذبه الفلاس فما اصغى احد الى
تكذيبه لتيقنهم ان بندارا صادق امين وقال عبد الله بن الدورقى كنا عند يحيى بن معين فجرى
ذكر بندار فى حديث يحيى لا يعبأ به ولا يستضعفه وقال ابن سيار وہو ثقة وقال ابو داؤد كتبت عن
بندار نحوا من ستين الف حديث ولولا سلامة فيه لتركت حديثه وقال ابو حاتم وغيره صدوق قلت
كان من ارعية العلم روى عنه الائمة الستة وابن خزيمة وابن صاعد والناس قال العجلى ثقة
كثير الحديث وقال ابن خزيمة فى كتاب التوحيد حدثنا امام اہل زمانه فى العلم والاخبار محمد بن
بشار بندار انتہى مختصرا اور كہا حافظ ابن حجر فى مقدمہ فتح البارى بن محمد بن بشار البصرى
المعروف بندار احد الثقات المشہورين روى عنه الائمة الستة وثقه العجلى والنسائى وابن خزيمة
وسماه امام اہل زمانه والذہبى والذہلى وسلمة وابو حاتم الرازى وآخرون وضعفه عمرو بن على

جواب ششم

الفلاس ولم یذکر سبب ذلک فما عرجوا علی تجریحہ وقال القواریری کان یحیی بن معین یستضعفہ انتہی اور کہا
حافظ نی تقریب مین محمد بن بشار بن عثمان العبدی البصری ابوبکر بندار ثقہ انتہی اور کہا علامہ
صفی الدین نی خلاصہ مین محمد بن بشار بن عثمان العبدی ابوبکر البصری الحافظ بندار احد ائمۃ السنۃ
قال الخطیب کان یحفظ حدیثہ وقال ابن خزیمہ حدثنا الامام محمد بن بشار وقال العجلی بندار ثقہ کثیر
الحدیث وقال ابوحاتم صدوق وقال النسائی لا باس بہ وقال الذہبی انعقد الاجماع بعد ذلک علی
الاحتجاج بندار انتہی اور امام ترمذی نی اس حدیث کو حسن کہا ہے قال ابوعیسی حدیث وائل
بن حجر حدیث حسن انتہی اور یہی ترمذی نی بہت جگہون مین اوسکی حدیث کو صحیح وحسن کہا ہے چنانچہ
کہا باب ما جاء فی کراہیۃ ان یبادر الامام فی الرکوع والسجود حدثنا بندار ثنا عبدالرحمن بن مہدی ثنا سفیان
عن ابی اسحق عن عبداللہ بن یزید قال ثنا البراء الی آخر الحدیث اور پھر کہا وقال ابوعیسی حدیث البراء
حسن صحیح انتہی پس ثابت ہوا کہ محمد بن بشار بندار ثقہ وصدوق بلاشک وشبہ ہے ابن خزیمہ وابن
سیار فرھیانی وترمذی وابوداؤد وابوحاتم ونسائی وعجلی وذہلی وسلمہ وخطیب اور ایک جماعت
محدثین نے اسکی توثیق کی ہے اور شیخین نے اپنے صحیحین مین اس سی روایت کی ہے یہان تک
کہ کہا ذہبی نی کہ اجماع منعقد ہوگیا ہے اوپر احتجاج حدیث محمد بن بشار کے اور یہی حق صریح ہے
فماذا بعد الحق الا الضلال واگر مطلق جرح معتبر ہوا ور جارح اوسکا کیسا ہے ہو تو اس صورت مین
سب راوی مجروح ہوجاوین گے کوئی جرح سی خالی نہین رہیگا اور بھلا کوئی ذی عقل وشعور اسکو
پسند کریگا فرمایا علامہ زیلعی نی نصب الرایہ مین بیچ بیان جہر بالبسم اللہ کے وبحر الکلام فی الہجل
لایستطاب ولو اعتبرنا ذلک لذہب معظم السنۃ اذ لم یسلم من کلام الناس الا من عصمہ اللہ انتہی اب
باقی رہگئی اس حدیث مین چھ راوی **اول** یحیی بن سعید پس سنو کہ کہا حافظ ابن حجر نی تقریب
مین یحیی بن سعید بن فروخ التمیمی ابوسعید القطان البصری ثقہ متقن حافظ امام قدوہ من کبار التاسعۃ
انتہی مختصرا اور کہا خلاصہ مین یحیی بن سعید بن فروخ التمیمی ابوسعید الاحول القطان البصری احد ائمۃ
الحجۃ احد ائمۃ الجرح والتعدیل عن اسمعیل بن ابی خالد وہشام بن عروۃ وہشیم بن حکیم وخلق وعنہ
شعبۃ وابن مہدی واحمد واسحق وابن المدینی وابن بشار وخلق قال احمد ما رات عیناک مثلہ وقال ابن
معین یحیی اثبت من ابن مہدی وقال محمد بن بشار حدثنا یحیی بن سعید امام اہل زمانہ انتہی دوم
عبدالرحمن بن مہدی پس کہا حافظ نی تقریب مین عبدالرحمن بن مہدی بن حسان العنبری ابوسعید البصری
ثقہ ثبت حافظ عارف بالرجال والحدیث قال ابن المدینی ما رایت اعلم منہ اور کہا خلاصہ مین عبدالرحمن بن مہدی بن حسان الازدی الامام

ابو سعید البصری اللؤلؤی الحافظ الامام اعلم عن عمر بن ذر وعکرمۃ بن عمار وشعبۃ والثوری ومالک وعلق وعنہ ابن المبارک وابن وہب واحمد وابن معین وعمرو بن علی قال ابن المدینی اعلم الناس بالحدیث ابن مہدی وقال ابو حاتم امام ثقۃ اثبت من القطان واحفظ من وکیع وقال احمد اذا حدث ابن مہدی عن رجل فہو حجۃ وقال الفواریری ہلی علینا ابن مہدی عشرین الفا من حفظہ انتہی مختصرا **باقی** ترجمہ چار راویون کا پس اوپر گذرا **قولہ حدیث ہشتم** ابو داؤد حدثنا اسحق بن ابراہیم بن راہویہ نا وکیع عن سفیان عن عاصم عن ابی عثمان عن بلال رضی اللہ عنہ قال یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا اسبقنی بآمین انتہی اسحاق راوی کو صفحہ ۲۷ کتاب تقریب مین تغیر قبل موت اور میزان الاعتدال کے صفحہ ۳۷ مین اختلط فی آخر عمرہ لکہا ہے پس اس حدیث کا راوی مجروح یہ بہی ضعیف ہوئی اور کوئی لفظ جہر وغیرہ بہی نہین ہے اور قیاس مفید نہین **اقول** معترض نی تو قیامت برپا کر دیا انا للہ وانا الیہ راجعون پہلا اگر اسحق بن ابراہیم بن راہویہ کی حدیث ضعیف ٹہری گی تو پہر کس کے حدیث قابل حجت کے ٹہری گے ابن راہویہ وہ شخص ہے جسکی شان مین نقادین نی احد الائمۃ الاعلام مجتہد حافظ ثقۃ حجۃ مامون امام من ائمۃ المسلمین کہا ہے اور یہ سب اعلے درجی کے تعدیل ہے کہا حافظ ذہبی نی مقدمہ میزان الاعتدال مین فاعلی العبارات فی الرواۃ المقبولین ثبت حجۃ ثبت حافظ وثقۃ ثقۃ ثم ثقۃ ثم صدوق انتہی ہان البتہ پانچ مہینے قبل از وفات انکی حافظہ مین کچہ تغیر ہو گیا تہا مگر یہ مفید مطلب معترض نہین اسواسطے کہ ائمہ خمسہ یعنے بخاری ومسلم وابو داؤد وترمذی ونسائی کے کتابون مین جتنے احادیث انسے ہین وہ سب قبل اختلاط کے ہین دیکہو ابو داؤد نے خود کہا ہے کہ اسحق بن ابراہیم سے جو روایت ہمنے حالت اختلاط مین کیا ہے اوسکو بہیک دیا ہے جیساکہ میزان الاعتدال مین ہے قال ابو عبید الآجری سمعت ابا داؤد یقول اسحق بن راہویہ یغیر قبل ان یموت بجمعۃ اشہر او سمعت منہ فی تلک الایام فرمیت یہ انتہی اس سے صاف ظاہر ہوا کہ سنن ابی داؤد مین جتنی روایتین اسحق بن راہویہ سے ہین وہ سب قبل اختلاط کے ہین کیونکہ اسحق کے حالت اختلاط کے جو روایتین ابو داؤد کی پاس تہین اوسکو انہون نے بہیک دیا **اب سنئے** ترجمہ اسحق بن ابراہیم کا فرمایا حافظ ذہبی نے میزان الاعتدال مین اسحق بن ابراہیم بن مخلد الحافظ ابو یعقوب الحنظلی ابن راہویہ احد الائمۃ الاعلام ثقۃ حجۃ عن معتمر بن سلیمان وعبد العزیز بن عبد الماجشون وطبقتہما وعنہ ابن ماجۃ قال سمعت ابا عبد اللہ یقول وسئل عن اسحاق فقال مثل اسحق یسئل عنہ اسحق عندنا امام من ائمۃ المسلمین وقال النسائی ثقۃ مامون قال احمد بن سلمۃ سمعت ابا حاتم یقول ذکرت لابی زرعۃ اسحق بن راہویہ

وحفظ للاسانید والمتون فقال ابو زرعۃ ما رای احفظ من اسحاق انتہی اور کہا حافظ نی تقریب مین
اسحق بن ابراہیم بن راہویہ ثقہ حافظ مجتہد قرین احمد بن حنبل ذکر ابو داود انہ تغیر قبل موتہ بسیر انتہے
مختصرا اور خلاصہ مین ہے اسحق بن ابراہیم بن مخلد الحنظلی ابن راہویہ الامام الفقیہ الحافظ
العلم عن معتمر بن سلیمان وابن عیینۃ وطبقۃ وعنہ البخاری ومسلم وابو داود والترمذی والنسائی
وقال ثقۃ مامون احد الائمۃ قال احمد لا اعلم لاسحق نظیرا اسحق عندنا من ائمۃ المسلمین واذا
حدثک ابو یعقوب امیر المؤمنین فتمسک بہ وقال الخفاف املی علینا اسحق احد عشر الف
حدیث من حفظہ ثم قرأہا یعنی فی کتابہ فما زاد ولا نقص وقال ابراہیم بن ابی طالب
املی اسحق المسند کلہ من حفظہ انتہی مختصرا اور معنی لاستبقنی بآمین کے یہ ہین کہ کہا بلال رضؓ نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے ای رسول اللہ کے آپ سبقت نہ کیجئی مجھہ پر آمین کہنے مین یعنے مثلا اگر ایسا
واقعہ ہو کہ مین کسی کام مین جیسے تسویہ صفوف وغیرہ مین مشغول رہون اور یہانتک مجکو توقف
ہو جاوی کہ آپ سورہ فاتحہ پڑہکر آمین کہہ لیوین ایسا نکیجئے کیونکہ اس صورت مین میرے آمین
امام کی آمین کی ساتہ فوت ہوجاوی گے اور اونہون نے اس امر کے استدعا سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سی اسواسطے کی کہ ابو ہریرہ رضؓ سی مروی ہی ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا امن الامام
فامنوا فانہ من وافق تامینہ تامین الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ رواہ مالک وغیرہ یعنی فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نی جب امام آمین کہے تم بہی آمین کہو کیونکہ جسکی آمین ملجا ویگے فرشتون کی آمین
سے بخشی جاوین گے اگلے گناہ اوسکی تو بلال رضؓ نے اپنی آمین کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی
آمین کی ساتہ فوت ہو جانیکو نچاہا کیونکہ اس مین محرومی خیر کثیر سے ہی پس لفظ لاستبقنی بآمین
سے ظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آمین کو پکار کر کہتے تہی ورنہ آہستہ آمین
کہنا بلال رضؓ کو کیونکر معلوم ہوا کہ اونہون نے استدعا عدم سبقت کی کی وباللہ التوفیق باقی
رہگئی اس حدیث مین پانچ راوی اول وکیع بن الجراح پسر کہا حافظ نی تقریب مین وکیع بن الجراح
ابو سفیان الکوفی ثقہ حافظ عابد من کبار التاسعۃ انتہی اور کہا خلاصہ مین وکیع بن الجراح بن
ملیح الرواسی ابو سفیان الکوفی الحافظ احد الائمۃ الاعلام قال احمد ما رایت اوعی منہ ولا احفظ وکان
احفظ من ابن مہدی کثیر الکثیر ما رایت مثلہ فی العلم والحفظ والاتقان مع خشوع وورع ما رات عیناہ
مثلہ قط یحفظ الحدیث ویذاکر بالفقہ مع ورع واجتہاد وکان امام المسلمین فی وقتہ انتہی دوسرے
سفیان ثوری اور ترجمہ اونکا اوپر گذرا تیسرے) عاصم بن سلیمان التمیمی ابو عبد الرحمن البصری

اس سی ائمہ ستہ نی روایت کیا ہے اور یہی امر اسکی ثقاہت کے لئی کافی ہے اور کہا سفین ثوری
واحمد بن حنبل نے ثقہ حافظ اور ثقہ کہا انکو ابن معین وعجلی وعلی بن المدینی وابن عمار وبزار نی کہا
حافظ ابن حجر نی مقدمہ فتح الباری مین عاصم بن سلیمان الاحول ابوعبد الرحمن البصری من صغار
التابعین قدمہ ستہ فی ابی عثمان النہدی علی قتادۃ وعدہ سفیان الثوری رابع اربعۃ من الحفاظ ادرکہم
وصفہ بالثقۃ والحفظ احمد بن حنبل فضیل رات یحیی القطان یتکلم فیہ فیعیب وثقہ ابن معین والعجلی وابن
المدینی وابن عمار والبزار انتہی اور کہا خلاصہ مین عاصم بن سلیمان التمیمی مولاہم ابوعبد الرحمن البصری
الاحول عن انس وعبد اللہ بن سرجس والتمیمی وابی عثمان النہدی وعنہ وعنہ قتادۃ وحماد بن زید و
زائدۃ وشریک قال ابن المدینی لہ نحو ماتہ وخمسین حدیثا وثقہ ابن معین وابوزرعۃ قال احمد ثقۃ
من الحفاظ انتہی **چوتھی** عبد الرحمن بن مل ابو عثمان النہدی الکوفی کہا حافظ فی تقریب مین
عبد الرحمن بن مل ابو عثمان النہدی بفتح النون وسکون الہاء بشہورہ بکنیتہ مخضرم من کبار الثانیۃ ثقۃ
ثبت عابد انتہی اور کہا خلاصہ مین عبد الرحمن بن مل بضم اولہ وکسر اللام ابن عمرو بن عدی النہدی
ابو عثمان الکوفی اسلم وصدق ولہ یر النبی صلے اللہ علیہ وسلم عن عمر وعلی وابی ذر وعنہ قتادۃ وایوب
وابو التیاح والجریری وخلق وثقہ ابن المدینی والوحاتم والنسائی انتہی اور ائمہ ستہ نی انسے روایت
کیا ہے **پانچوین** بلال بن رباح موذن صحابی رضی اللہ عنہ **پس اس** حدیث کی صحت مین اب
کسے طرح کا کلام باقی نہ رہا **قولہ حدیث نہم** ابن ماجہ حدثنا اسحق بن منصور اخبرنا عبد الصمد بن
عبد الوارث ثنا حماد بن سلمۃ ثنا سہیل بن ابی صالح عن ابیہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا عن النبی
صلے اللہ علیہ وسلم قال ما حسدتکم الیہود علے شیٔ ما حسدتکم علے السلام والتامین
حدیث دہم ابن ماجہ حدثنا عباس بن الولید الخلال الدمشقی ثنا مروان بن محمد وابو مسہر ثنا
خالد بن یزید بن صبیح ثنا طلحۃ بن عمرو عن عطاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال سول اسمعیل صلے اللہ
علیہ وسلم ما حسدتکم الیہود علی شیٔ ما حسدتکم علی آمین فاکثروا من قول آمین اس حدیث کے راوی
طلحہ بن عمرو کو تقریب مین بلفظ متروک لکھا ہے لہذا ضعیف ثابت ہوئی علاوہ بریں حدیث ہم
و دہم مین کوئی لفظ جہر ورفع صوت نہین جس سے مخالف کا مدعا ثابت ہو اس حدیث اور اگلی حدیث
کو دعوی سے کچھ ہی لگاؤ نہین ایسی احادیث کو پیش کرنا غیر مقلد ذکی کی کج فہمی کی دلیل صریح ہے اور لفظ
باب الجہر بالتامین جزو حدیث نہین بلکہ از طرف ابن ماجہ ہے **اقول** حدیث حضرت عائشہ رضہ
کے صحیح ہی فرمایا حافظ عبد العظیم منذری نی کتاب الترغیب والترہیب مین عن عائشہ عن النبی

جواب اول حدیث کا

صلے اللہ علیہ وسلم قال احسدتکم الیہود علی شئ احسدتکم علی السلام والتامین رواہ ابن ماجۃ باسناد
صحیح وابن خزیمۃ فی صحیحہ واحمد اور یہ کہنا کہ حدیث نہم و دہم مین کوئی لفظ جہر و رفع صوت نہین
ہے جہل مرکب و عنادت ہی یہ ظاہر اور مطابق عقل سلیم کے ہی کہ جب مسلمان لوگ آپس مین
ایک دوسری کو سلام کرتی ہے تو یہود لوگ اس سلام اور اتحاد و محبت پر اونکی حسد کرتی ہی
آیا کوئی عاقل یہ کہہ سکتا ہے کہ وہ لوگ سلام آہستہ کہتی ہے اسی طرح جب لوگ نماز مین آمین پکار کر
کہتے ہے تو یہود اس آمین کی آواز پر جو جماعت کثیرہ کی زبان سے نکلتے ہی حسد کرتی ہی اور یہ آواز
اونکی کان مین مثل کانٹے کی چبھتے ہی اور کوئی عاقل یہ نہین سمجھے گا کہ اونکی آہستہ آمین کہنے
پر یہود حسد کرتے ہے کیونکہ اونکو کیا خبر کہ مسلمانون نی آمین کہی یا نہ کہی اور علاوہ اسکی
بہت چیزین نماز مین آہستہ پڑہی جاتی ہین پہر اوس پر کیون نہین حسد کرتی ہے تو اس سی صاف
معلوم ہوا کہ اشخاص متعددہ کی زبان سی جب آواز آمین کی سنتے ہی تو یہ آواز اونکو بری معلوم ہوتی
ہے اور وہ غصہ مین آجاتی اور حسد کرتی وہذا ظاہر علی من لہ ادنی فطانۃ اسی واسطے ابن ماجہ نی
اس حدیث کو باب الجہر بالتامین مین استدلالاً ذکر کیا ہے اگر آپکی فہم ناقص مین یہ بات نہ آوے
تو اپنی فہم پر روی ؎ وکم من عائب قولا صحیحا ✽ وآفتہ من الفہم السقیم ✽ اور اس حدیث کو حضرت
عائشہ کے سوای ابن ماجہ کی اور محدثین نی بہی روایت کیا ہے فرمایا حافظ عبد العظیم نی کتاب الترغیب
مین رواہ ابن ماجۃ باسناد صحیح وابن خزیمۃ فی صحیحہ واحمد ولفظہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
ذکرت عندہ الیہود فقال انہم لم یحسدونا علی شئ کما حسدونا علی الجمعۃ التی ہدانا اللہ وضلوا عنہا وعلی
القبلۃ التی ہدانا اللہ لہا وضلوا عنہا وعلی قولنا خلف الامام آمین رواہ الطبرانی فی الاوسط باسناد حسن
ولفظہ قال ان الیہود قد حسدوا دینہم وہم قوم حسد لم یحسدوا المسلمین علی افضل من ثلاث رد السلام والتجاہ
الصفوف وقولہم خلف امامہم آمین انتہی اور حدیث حضرت ابن عباس بروایت طلحہ بن عمر اگرچہ ضعیف ہے مگر
یہ آپکی مفید مدعا نہین کیونکہ حدیث عائشہ غیر صحیح ہی اوس سے اسکو تقویت حاصل ہوجاوی گے قولہ
حدیث یازدہم ابن ماجہ عن بشر بن رافع عن ابی عبد اللہ بن عم ابی ہریرۃ قال ترک الناس
التامین وکان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا قال غیر المغضوب علیہم ولا الضالین قال آمین حتی
یسمعہا اہل الصف الاول فیرتج بہا المسجد اس حدیث کا راوی بشر بن رافع ضعیف الحدیث ہے تقریب
کے صفحہ ۵۱ مین اور ابی عبد اللہ بن ابی ہریرۃ میزان الاعتدال کے صفحہ ۲۵۶ مین کہ سوا سے
بشر بن رافع کے ابی عبد اللہ سی حدیث بیان کرتی ہوئی کسی دوسری نی نہین سنا لہذا یہ حدیث

ضعیف ثابت ہوتی ہرگز قابل استدلال نہ رہی **اقول** عبارت جطرح کی خط ہی ظاہر ہے خیر بہرحال
ترجیح راجح اگرچہ بعض محدثین نی تضعیف کی ہے مگر بعضون نی توثیق بہی کی ہے جیسا کہ بیان اسکا
دوسری حدیث کی بحث مین گذرا **باقی رہا** ابوعبداللہ بن عم ابی ہریرۃ اسکی حق مین بعضون
نی لفظ لایعرف کا لکہا ہے مگر ابن حبان نی اسکی توثیق کی ہی کہا حافظ ابن حجر نی تلخیص الحبیر مین
وابن عم ابی ہریرۃ قیل لایعرف وقد وثقہ ابن حبان اور کہا حافظ نی تقریب التہذیب مین
ابوعبداللہ الدوسی ابن عم ابی ہریرۃ مقبول من الثالثۃ انتہے اور کہا خلاصہ مین عبدالرحمن بن الصامت
عن ابن عمہ ابی ہریرۃ وعنہ ابوالزبیر وثقہ ابن حبان انتہی **قولہ** علاوہ اسکی حضرت کی مسجد کی
چہت کہجور کی پتون سے پٹی تہی اوسکا ارتجاج یعنے گونجنا چہ معنے وارد ابوعبداللہ یا البشر راوی
کی گہڑت ہے **اقول** الفاظ بیہودہ زبان پر نہ لای سے زکس گر نترسی بترس از خدا +
بشر بن رافع کو کسی محدث نی وضاعین یا کذابین مین سے شمار نہین کیا ہے بلکہ ابن معین و
ابن عدی نی اوسکی توثیق کی ہے اور امام احمد و امام بخاری نی بہی کاذب و واضع الحدیث
نہین کہا ہے بلکہ صرف لفظ ضعیف کا اور ابوعبداللہ کی ابن حبان نی توثیق کے ہے اور حافظ
نی مقبول کہا ہے اور کسی نی آج تک اسکو وضاعین مین شمار نہین کیا ہے اسقدر قلت حیا
وادب معترض کو سزاوار نہین **اور ارتجاج** کے معنی معترض نی جو گونجنی کے سمجہا ہے وہ
اوسکی جہالت وسوء فہمی ہے لغت مین کہین گونجنے کے معنے نہین لکہا ہے بلکہ اصل معنے ارتجاج
کی اضطراب و تحرک کی ہین یعنی مسجد ہلجاتی تہی بسبب آواز آمین کی اور یہ حقیقت پر محمول نہین
بلکہ بطور مبالغہ کی کہا گیا ہے اور مراد اس سی اجتماع رفع اصوات ہے اور اسطرح کا محاورہ
عرب مین بہت شایع ہے دیکہو صحیح بخاری کتاب العیدین مین باب التکبیر ایام منی واذا غدا
الی عرفۃ وکان عمر یکبر فی قبتہ بمنی فیسمعہ اہل المسجد فیکبرون ویکبر اہل الاسواق حتی ترتج منی
تکبیرا انتہی اور کہا حافظ ابن حجر نی فتح الباری شرح بخاری مین وصلہ سعید بن منصور من روایۃ
عبید بن عمیر قال کان عمر یکبر فی قبتہ بمنی فیکبر اہل المسجد فیکبر اہل السوق حتی ترتج منی تکبیرا انتہی یعنی حضرت
عمر تکبیر کہتے تہے خیمہ کی اندر منی مین کہیں سنتی تہے اوس تکبیر کو مسجد کے لوگ پس وہ لوگ تکبیر کہتے
تہے اوتکبیر کہتے تہے ساری بازاری لوگ یہان تک کہ منی تکبیر کہنے سے ہلجاتا تہا اور مراد ہلجانی
یہ نہین کہ منی حقیقتاً ہلجاتا تہا بلکہ مراد اوس سی اجتماع رفع اصوات ہی کہا حافظ ابن حجر نی فتح الباری
مین قولہ ترتج بتثقیل الجیم ای تضطرب وتتحرک وہی مبالغۃ فی اجتماع رفع الصوت انتہی اور کہا

علامہ قسطلانی نے شرح صحیح بخاری مین دیکھو اہل الاسواق بتکبیرہ حتی ترتج منی تبشدید الجیم
ای تضطرب وتتحرک مبالغۃ فی اجتماع رفع الاصوات انتہی اور ایسا ہے کہا جلال الدین
سیوطی فی توشیح حاشیہ بخاری مین اور کہا علامہ محمد طاہر فتنی فی مجمع بحار الانوار مین ارتجاء ای
اضطرب افتعل من الرج وہو الحرکۃ الشدیدۃ ومنہ لفخ الصور فترتج الارض بارضہا ای تضطرب
انتہی اور کہا منتہی الارب فی لغات العرب مین ارتجاج لرزیدن وموج زدن دریا ومنہ الحدیث
من رکب البحر حین یرتج فلا ذمۃ لہ ای اذا اضطربت امواجہ انتہی **پس جبکہ** منی جو ایک میدان
تہا اور اوسمین جہت وغیرہ کچہ نہ تہی اوسمین ارتجاج ممکن ہوا تو ارتجاج مسجد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
جسمین جہت کنجور کی پتے کی تہی کیا مستبعد ہے **قولہ** اور واضح رہی کہ ترمذی مین ایک حدیث
وائل بن حجر کے ہی اوسکی اصل عبارت لکہی جاتی ہے اخرج عن شعبۃ عن سلمۃ بن کہیل عن
حجر ابی العنبس عن علقمۃ بن وائل عن ابیہ وائل بن حجر انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما بلغ
غیر المغضوب علیہم ولا الضالین قال آمین واخفی بہا صوتہ اور اعتراض عدم سماع علقمہ کو خود ترمذی
نے کتاب الحدود مین مابین عبارت علقمۃ بن وائل بن حجر سمع من ابیہ وہو اکبر من عبد الجبار بن وائل
وعبد الجبار لم یسمع عن ابیہ رفع کر دیا ہے **اقول** علقمہ کی سماعت وائل بن حجر سے مختلف
فیہا ہے بعض ائمہ حدیث کہتے ہین کہ سماعت ثابت ہی اور بعض کہتے ہین کہ سماعت ثابت
نہین اور امام ترمذی کی کلام مین تعارض واقع ہے کیونکہ سنن ترمذی کے کتاب الحدود مین
لکہا ہے وعلقمۃ بن وائل بن حجر سمع ابیہ وہو اکبر من عبد الجبار بن وائل وعبد الجبار لم یسمع من
ابیہ انتہی وعلل کبیر مین اسکی خلاف لکہا ہے جیسا کہ امام جمال الدین زیلعی فی نصب الرایہ مین کہا
واعلم ان فی الحدیث علۃ اخری ذکرہا الترمذی فی علۃ الکبیر فقال سالت محمد بن اسمٰعیل
ہل سمع علقمۃ من ابیہ فقال انہ ولد بعد موت ابیہ بستۃ اشہر انتہی اور حافظ ابن حجر تقریب التہذیب
مین لکہتے ہین علقمۃ بن وائل بن حجر بضم المہملۃ وسکون الجیم الحضرمی الکوفی صدوق الا انہ لم یسمع من
ابیہ انتہی اور کہا شیخ کمال الدین ابن الہمام فی فتح القدیر شرح ہدایہ مین وفیہ علۃ اخری ذکرہا
الترمذی فی علۃ الکبیر انہ سال البخاری ہل سمع علقمۃ عن ابیہ فقال انہ ولد بعد موت ابیہ بستۃ اشہر
انتہی **خیر قطع نظر** اسکی کہ علقمہ کو سماع ثابت ہو یا نہو یہہ حدیث شعبہ کی قابل حجت کی نہین
ہے کیونکہ اتفاق کیا ہے حفاظ حدیث نے مثل بخاری وغیرہ کے کہ شعبہ ہی اس حدیث مین چند وہم
ہو گئے ہین اول یہ کہ کہا شعبہ نے حجر ابو العنبس وحال یہ کہ وہ حجر بن العنبس ہے اور کنیت اوسکے

ابو السکن دوم یہ کہ زیادہ کیا شعبہ نی سند مین علقمہ بن وائل کو وحال یہ کہ اس سند مین علقمہ واقع نہین ہے بلکہ حجر ابن العنبس روایت کرتا ہے وائل بن حجر سے شعبہ ہی یہ کہ بجای لفظ مد بہا صوتہ کی خفض بہا صوتہ کہدیا اور خود شعبہ نی سفیان کو احفظ کہا ہے اور کہا یحیی بن سعید القطان اور یحیی بن معین نی کہ جسوقت اختلاف واقع ہو درمیان شعبہ وسفیان کے تو قول سفیان کا مرجح ہوگا اور پر قول شعبہ کی خصوص ایسی حالات مین کہ علی بن صالح اور علاء بن صالح اور محمد بن سلمہ بن کہیل یہ سب سلمہ بن کہیل سے مثل سفیان ثوری کی روایت کرتے ہین تو اب اس وقت مین روایت شعبہ کے مخالف پڑی روایت اتنی حفاظ کے **اور علاوہ** اسکی ابو الولید الطیالسی نی شعبہ سے بہی مثل حدیث سفین کی روایت کی ہے پس اب یہی روایت انکی قابل قبول ہوگے کیونکہ یہ روایت مطابق پڑتی ہی روایت اور حفاظ کی اور وہ روایت خفض بہا صوتہ کے مخالف ہے روایت جمیع حفاظ کے کہا امام ترمذی نی سنن مین قال ابو عیسے سمعت محمدا یقول حدیث سفیان اصح من حدیث شعبۃ فی ہذا واخطا شعبۃ فی مواضع من ہذا الحدیث فقال عن حجر ابی العنبس وانما ہو حجر ابن العنبس وکنیتی ابا السکن وزاد فیہ عن علقمۃ بن وائل ولیس فیہ عن علقمۃ وانما ہو حجر بن عنبس عن وائل بن حجر وقال وخفض بہا صوتہ وانما ہو مد بہا صوتہ قال ابو عیسے وسالت ابا زرعۃ عن ہذا الحدیث فقال حدیث سفین فی ہذا اصح قال روی العلاء بن صالح الاسدی عن سلمۃ بن کہیل نحو روایۃ سفیان انتہی اور کہا امام دار قطنی نے سنن مین ثنا یحیی بن محمد بن صاعد ثنا ابو الاشعث ثنا یزید بن زریع ثنا شعبۃ عن سلمۃ بن کہیل عن حجر ابی العنبس عن علقمۃ ثنا وائل او عن وائل بن حجر قال صلیت مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فسمعتہ حین قال غیر المغضوب علیہم ولا الضالین قال آمین واخفی بہا صوتہ ووضع یدہ الیمنی علی الیسری وسلم عن یمینہ وعن شمالہ کذا قال شعبۃ واخفا بہا صوتہ ویقال انہ وہم فیہ لان سفین الثوری ومحمد بن سلمۃ بن کہیل وغیر ہمار وہ عن سلمۃ فقالوا ورفع صوتہ بآمین وہو الصواب انتہی اور کہا امام جمال الدین زیلعی نی نصب الرایہ مین قال الدار قطنی ہکذا قال شعبۃ واخفی بہا صوتہ ویقال انہ وہم فیہ لان سفیان الثوری و ومحمد بن سلمۃ بن کہیل وغیر ہمار وہ عن سلمۃ فقالوا ورفع بہا صوتہ وہو الصواب انتہی ولعن صاحب التنقیح فی حدیث شعبۃ ہذا بانہ قد روی عنہ خلافہ کما اخرجہ البیہقی فی سننہ عن ابی الولید الطیالسی ثنا شعبۃ عن سلمۃ بن کہیل سمعت حجرا ابا عنبس یحدث عن وائل الحضرمی انہ صلے خلف النبی صلے اللہ علیہ وسلم فلما قال ولا الضالین قال آمین رافعا بہا صوتہ قال فہذہ الروایۃ توافق روایۃ

سفیان وقال البیہقی فی المعرفۃ اسنادہ الروایۃ صحیح وکان شعبۃ یقول سفیان احفظ وقال یحیی
القطان ویحیی بن معین اذا خالف شعبۃ سفیان فالقول قول سفیان قال وقد اجمع الحفاظ البخاری
وغیرہ علی ان شعبۃ اخطأ فقد روی من اوجہ فجہر بہا انتہی اور امام ابن القیم فی حدیث سفیان
کو حدیث شعبہ پر چھہ وجہون سی ترجیح دیا ہے جیسا کہ کہا اعلام الموقعین عن رب العالمین مین المثال
التاسع والخمسون ترک السنۃ المحکمۃ الصحیحۃ فی الجہر بامین فی الصلوۃ کقولہ فی الصحیحین اذا امن الامام
فامنوا فانہ من وافق تامینہ تامین الملائکۃ غفر لہ ولا جہر بالتامین لما امکن الماموم ان یومن معہ و
یواصلہ فی التامین واصرح من ہذا حدیث سفیان الثوری عن سلمۃ بن کہیل عن حجر بن عنبس
عن وائل بن حجر قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا قال ولا الضالین قال آمین
ورفع بہا صوتہ وفی لفظ وطول بہا رواہ الترمذی وغیرہ واسنادہ صحیح وقد خالف شعبۃ سفیان فی ہذا
الحدیث فقال وخفض بہا صوتہ وحکم ائمۃ الحدیث وحفاظہ فی ہذا لسفیان فقال الترمذی سمعت محمد بن
اسمٰعیل یقول حدیث سفیان الثوری عن سلمۃ بن کہیل فی ہذا الباب اصح من حدیث شعبۃ واخطأ
شعبۃ فی ہذا الحدیث فی مواضع فقال عن حجر ابی العنبس وانما کنیتہ ابو السکن وزاد فیہ علقمۃ بن وائل
وانما ہو حجر عن عنبس عن وائل بن حجر لیس فیہ علقمۃ وقال وخفض بہا صوتہ والصحیح انہ جہر بہا
صوتہ قال الترمذی سالت ابا زرعۃ عن حدیث سفیان وشعبۃ ہذا فقال حدیث سفیان اصح من
حدیث شعبۃ وقد روی العلاء بن صالح عن سلمۃ بن کہیل نحو روایۃ سفیان وقال الدار قطنی کذا
قال شعبۃ واخفی بہا صوتہ ویقال انہ وہم فیہ لان سفیان الثوری ومحمد بن سلمۃ بن کہیل وغیرہما
رووہ عن سلمۃ فقالوا ورفع صوتہ بآمین وہو الصواب وقال البیہقی لا اعلم اختلافا بین اہل العلم
بالحدیث ان سفیان وشعبۃ اذا اختلفا فالقول قول سفیان وقال یحیی بن سعید لیس احد احب الی
من شعبۃ ولا یعدلہ عندی احد واذا خالفہ سفیان اخذت بقول سفیان وقال شعبۃ سفیان احفظ منی
فہذا ترجیح لروایۃ سفیان وترجیح ثان وہو متابعۃ العلاء بن صالح ومحمد بن سلمۃ بن کہیل لہ وترجیح
ثالث وہو ان ابا الولید الطیالسی وحسبک بہ رواہ عن شعبۃ بوفاق الثوری فی متنہ فقد اختلف علی
شعبۃ کما تری قال البیہقی فمحتمل ان یکون شبہ لذلک فعاد الی الصواب فی متنہ وترک ذکر علقمۃ
فی اسنادہ وترجیح رابع وہو ان الروایتین لو تقاومتا لکانت روایۃ الرافع متضمنۃ لزیادۃ وہی
اولی بالقبول وترجیح خامس وہو ما تضمنہا وتفسیرہا الحدیث ابی ہریرۃ اذا امن الامام فامنوا فان
الامام یقول آمین والملائکۃ تقول آمین فمن وافقت تامینہ تامین الملائکۃ غفر لہ وترجیح سادس

وھو ما رواہ الحاکم باسناد صحیح عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا فرغ من
قراءۃ ام القرآن رفع صوتہ بآمین ولابی داؤد بمعناہ وزاد بیانا فقال قال آمین حتی یسمع من یلیہ
من الصف الاول وفی روایۃ عنہ کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذا قال غیر المغضوب علیہم ولا الضالین
قال آمین یرفع بہا صوتہ رواہ ابن ماجۃ وذکر البیہقی عن علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول آمین اذا قرأ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین وعندہ ایضا عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اذا قرأ ولا الضالین رفع صوتہ بآمین وعند ابی داؤد عن بلال قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبقنی
بآمین قال الربیع سئل الشافعی عن الامام ہل یرفع صوتہ بآمین قال نعم ویرفع بہا من خلفہ اصواتہم
فقلت وما الحجۃ قال انا مالک وذکر حدیث ابی ہریرۃ المتفق علی صحتہ ثم قال فمضی قول رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم اذا امن الامام فامنوا دلالۃ علی انہ امر الامام ان یجہر بآمین لان من خلفہ لا یعرفون وقت
تامینہ الا بان یسمع تامینہ ثم بینہ ابن شہاب فقال وکان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول آمین فقلت
للشافعی فانکرہ للامام ان یرفع صوتہ بآمین فقال ہذا خلاف ما روی صاحبنا وصاحبکم عن رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم ولو لم یکن عندنا وعندہم علم الا ہذا الحدیث الذی ذکرناہ عن مالک فینبغی ان
یستدل ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان یجہر بآمین وانہ امر الامام ان یجہر بہا فکیف ولم یزل اہل العلم
علیہ ورزۃ وائل بن حجر ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان یقول آمین یرفع بہا صوتہ ویحکیہ عن النبی صلے اللہ
ابو ہریرۃ یقول للامام لا تسبقنی بآمین وکان یؤذن لہ انا مسلم بن خالد عن ابن جریج عن عطاء کنت اسمع
الائمۃ ابن الزبیر ومن بعدہ یقولون آمین ومن خلفہم آمین حتی ان للمسجد للجۃ وقولہ کان ابو ہریرۃ یقول
للامام لا تسبقنی بآمین یرید ما ذکرہ البیہقی باسنادہ عن ابی رافع ان ابا ہریرۃ کان یؤذن لمروان بن
الحکم فاشترط ان لا یسبقہ بالضالین حتی یعلم ان قد وصل الصف فکان مروان اذا قال ولا الضالین
قال ابو ہریرۃ آمین یمد بہا صوتہ وقال اذا وافق تامین اہل الارض تامین اہل السماء غفر لہم وقال عطاء ادرکت
مائتین من اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی ہذا المسجد اذا قال الامام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین
سمعت لہم رجۃ تامین اورد کہا حافظ ابن حجر فی درایہ فی تخریج احادیث الہدایہ ہین وفی الباب عن
علقمۃ بن وائل عن ابیہ انہ صلے مع النبی صلعم فلما بلغ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین قال آمین
واخفی بہا صوتہ اخرجہ احمد والدارقطنی والحاکم وابو یعلے والبزار والطیالسی قال الدارقطنی یقال ان
شعبۃ وہم فیہ فان الثوری رواہ عن شیخ شعبۃ فیہ فقال ورفع بہا صوتہ وقد روی ابو داود الطیالسی
عن شعبۃ مثل روایۃ الثوری فعلی ہذا فقد اختلف فیہ علی شعبۃ وروایۃ ابی الولید عند البیہقی وروایۃ

الثوری عند ابی داود والترمذی ونقل عن البخاری وابی زرعۃ ان روایۃ الثوری اصح من روایۃ
شعبۃ ثم اخرجہ من وجہ آخر موافق لروایۃ الثوری بلفظ انہ صلی فجہر بآمین انتہی **حاصل کلام یہہ**
ہوا کہ روایت شعبہ کی جسمین خفض بہا صوتہ ہی وہ مرجوح اور شاذ ہی اور وہ روایت شعبہ کی جسمین
رفع بہا صوتہ ہی وہ راجح ہے کیونکہ اس روایت مین شعبہ نی اور حفاظون کے موافقت کے ہی پس
یہہ روایت اخری بالقبول ہوگی **قولہ** حاصل کلام یہ ہی کہ اس حدیث وائل بن حجر سے حدیث نمبر
اول و سوم و نمبر ہفتم کا معارضہ ہوا پس بحکم قاعدہ مسلمہ اذا تعارضا تساقطا۔ بوجہ تعارض حدیث
نمبر اول و نمبر سوم و نمبر ہفتم ساقط الاعتبار ہوگئین اونسی استدلال کرنا درست نہین رہا **اقول**
حدیث وائل بن حجر کی جسکو شعبہ نے بلفظ اخفی بہا صوتہ روایت کیا ہے اوسکو صلاحیت معارضہ
کے ساتہ اون احادیث صحیحہ کے جنمین لفظ رفع بہا صوتہ کا آیا ہے نہین ہے کیونکہ معارضہ
کے لئے مساوات شرط ہے اور اوپر ثابت ہوچکا کہ حدیث شعبہ بلفظ اخفی بہا صوتہ مرجوح اور شاذ
ہے پس حدیث مرجوح اور شاذ حدیث راجح کی کیونکر معارض پڑیگی اسلئے کہ مخالفت حدیث ضعیف
حدیث صحیح مین موثر نہین ہوتے اور بر تقدیر تسلیم صحت حدیث اسرار آمین کے توفیق بین الاحادیث
اس طور پر دیجاوی گے کہ بسا اوقات آہستہ جہر کیا اور بسا اوقات اسرار کیا اور یہ بر تقدیر ثبوت
احادیث سریہ کی ہے اور حال یہ ہے کہ مرفوعا بسند صحیح ثابت نہین پس وہی جہر متعین رہا
اور قاعدہ مسلمہ اذا تعارضا تساقطا کو اپنے گہر مین رکہہ چھوڑتی اول شرعیہ مین یہ قاعدہ جاری
نہین ہوسکتا بلکہ اطلاق تساقط کا ادلہ شرعیہ پر دریدہ دہنی اور بیہودہ گوئے ہے کیونکہ اس
صورت مین کارخانہ دین کا درہم وبرہم ہوجاویگا اسیواسطے ائمہ محدثین رضوان اللہ علیہم
اجمعین نے اسکی لئی قواعد واصول مقرر کردئی ہین خلاصہ اونکی قواعد مقررہ کا یہ ہے
کہ حدیث مقبول جو ایک قسم ہے حدیث کی اگر سالم ہے معارضہ سی یعنے کوئی حدیث اوسکی
مخالف نہو تو اوسکو محکم کہتے ہین اور اگر کوئی اوسکا معارض ہو تو اتنی صورت تو لسی خالی نہین یا
معارض اوسکا مقبول ہوگا مثل اوسکے یا معارض اوسکا مردود ہوگا بر تقدیر ثانی مخالفت حدیث
ضعیف کے اثر نہ کرے گے حدیث صحیح مین اور بر تقدیر اول یعنے معارض اوسکا مثل اوسکی مقبول
ہو پس اگر توفیق وتطبیق درمیان اونکی ممکن ہو بغیر تکلف وتعسف کے تو اوسکو مختلف الحدیث کہتے
ہین اور اگر توفیق ممکن نہو پس دو حالتون سی خالی نہین اول یہ کہ تاریخ معلوم ہو یعنے ثابت
ہوجاوی کہ حدیث متاخر کون سی ہے اور حدیث متقدم کون پس حدیث متاخر کو ناسخ اور متقدم

کو منسوخ کہتی ہین دوم یہ کہ تاریخ معلوم نہو پس اس صورت مین اگر کسے وجہ سے سے منجملہ وجوہات ترجیح
جو متعلق ساتھ متن و اسناد کی ہین ترجیح ثابت ہو تو وہ مرجح ٹھہری گے اور اگر یہ صورت بھی ممکن نہو
تو وہان پر احد الحدیثین کی عمل سے توقف کرنا ہوگا تا وقت ترجیح کے جیسا کہ کہا حافظ ابن حجر نی
شرح نخبۃ الفکر مین ثم المقبول ان سلم من المعارضۃ ای لم یات خبر یضادہ فھو المحکم واشتملت کثیرۃ
وان عورض فلا یخلوا اما ان یکون معارضہ مقبولا مثلہ او یکون مردودا والثانی لا اثر لہ لان القوی لا یؤثر
فیہ مخالفۃ الضعیف وان کانت المعارضۃ مثلہ فلا یخلوا اما ان یمکن الجمع بین مدلولیہما بغیر تعسف ولا فان امکن الجمع وھو المسمی
بمختلف الحدیث ان لم یمکن الجمع فلا یخلوا اما ان یعرف التاریخ ولا فان عرف وثبت المتاخر ناسخا والمتقدم منسوخا
والآخر المنسوخ وان لم یعرف التاریخ فلا یخلوا اما ان یکون ترجیح احدہما علی الآخر بوجہ من وجوہ الترجیح المتعلقۃ بالمتن
او بالاسناد ولا فان امکن الترجیح لتعین المصیر الیہ والا فلا فالترجیح ان تعین ثم التوقف
عن العمل باحد الحدیثین والتعبیر بالتوقف اولی من التعبیر بالتساقط لان فیہ فساد ترجیح احدہما علی
الآخر انما ھو بالنسبۃ للمقدر مع احتمال ان یظہر لغیرہ ما خفی علیہ انتہی ملخصا اور کہا علامہ علی قاری
فی شرح الشرح مین والثانی المردود لا اثر لہ ای لا تاثیر لہ فی ان یکون معقابلا فضلا ان یکون معارضا
ومناقضا لان القوی لا یتاثر من ان یکون صحیحا او حسنا لا یوثر فیہ مخالفۃ الضعیف لعدم العمل
بہ انتہی اور یہی کہا ملا علی قاری فی شرح شرح نخبۃ الفکر مین آی علی ما استقر علی الالسنۃ
من ان الدلیلین اذا تعارضا تساقطا ای تساقط حکمہما وھو یوہم الاستمرار مع ان الامر لیس
کذلک لان سقوط حکمہما انما ھو لعدم ظہور ترجیح احدہما حینئذ ولا یلزم منہ استمرار التساقط مع ان اطلاق
التساقط علی الاول اشعر بخلاف عبر بہ الآداب الشیخیۃ اور بایں ہا فظ امام زین الدین عراقی فی الفیہ کے بیان
مختلف الحدیث مین - والمتن ان نافاہ متن آخر ولم یمکن الجمع فلا تاخر فیہا ولا فان نسخ بدا فاعمل بہ
اولا فرجح واعمل بالاشبہ یعنی اور کہا فتح الباقی شرح الفیۃ العراقی مین وان امکن الجمع بینہما بما یرفع المنافاۃ
فلا تناقض ای منافات بینہما بل یصار الیہ ویعمل بہما نہو اولی من اہمال احدہما فان الاصل فی الدلائل
الاعمال لا الاہمال فاذا امکن الجمع بینہما انتہی اور لا ای وان لم یمکن الجمع بینہما فان نسخ بدا ای ظہر فاعمل
بہ ای بمقتضاہ اولا ای اولم یعلم نسخ فرجح احد المتن بوجہ من وجوہ الترجیحات المتعلقۃ بالمتن
او باسنادہ ککون احدہما سماعا او عرضا والآخر کتابۃ او وجادۃ او مناولۃ وکثرۃ الرواۃ و
صفاتہم الی غیر ذلک مما یرجع الی ضبطہم وبہا جمعہا الامام ابوبکر الحازمی فی کتاب الناسخ و
المنسوخ فاعمل بالاشبہ ای بالارجح منہما فان لم تجد مرجحا توقف عن العمل بشیء منہما حتی یظہر الارجح

انتہی مختصرا اور یہی ہے منتہی الباقی شرح الفیۃ العراقی مین بیچ بیان احادیث معلل کے دہندہ
الجمع بسقطت دعوی ان ہذا اضطراب لانقوم معہ حجۃ لان شرط ہذا الاضطراب عدم امکان الجمع
واما دعوی الطرق قوۃ وضعفا فہذا لیس کذلک لانہ قد امکن الجمع ولم تتساوی الطرق انتہی پس یہان
پر کمی زیادتی مرجح ہونا حدیث کا نسبہ کی ثابت ہوچکا پھر تعارض واقع ہونی کے کیا معنے قولہ
اب کچھ اس امر کو ضرور یہ تحریر کرنا ضرور ہے کہ اگر خود آپ دیکھہ سکتے ہین تو کتاب اسماء الرجال
کا مقابلہ کر لیجیے ورنہ اپنی امام المحدثین کی تصدیق کرا لیجیے دوسری کسی شاگرد اور نومسلم کی
قول قال قابل سماعت نہوگی اقول یعنی اسنے اپنی ساری احادیث بالجہر کی رواۃ کی بیان مین ایسی
ایسی تعریفین کی اور خلاف ثابت کی باتین لکھین کہ اگر دنیا بھر کی الفاظ مذمومہ آپکی شان مین
استعمال کی جاوین تو بجا ہے اب سب کید ایکا کھولدیا گیا از راہ انصاف آپ ہی کتب اسماء
الرجال کو ملاحظہ فرمائی اور مقابلہ کر لیجیے کہ آپ اپنی دعوی مین سچی ٹھہری یا ہم اور آپ اپنی اس
جھوٹی دعوی پر اسقدر نازان ہین کہ اوسکی تصدیق کر لینے کو ارشاد فرماتے ہین اجی حضرت
اگر تلامذہ حضرت شیخ امام المحدثین ادام اللہ فیوضہ علی رؤس الطالبین کی آپکو ہمکلام و مخاطب
اپنا کرین تو لطف آجاوے اور ایک ایک تلامذہ حضرت شیخ کی ایسے ایسے نقاد ہین کہ کہری کو کہونٹی سے
فورا پہچان لیتی ہین وہ ایسی ایسی خفیف امور مین محاجت استفسار کی اپنے شیخ علامہ سی نہین
سمجھتے ہین قولہ تکملہ ہم وہ باقی دلائل حدیثین کہ جو محی الدین نومسلم نی جہر آمین کی ثبوت مین ذکر
کیے ہین بیان کرکے انکی استدلال پکڑنا نادرست ثابت کرتی ہین تاکہ محی الدین کے مریدون
کی دلون مین ارمان نہ رہجائی اور اونکی زنبیل مین جو کچھ ہے وہ اگل پڑی اقول آپکی اور
ہم مشربون کی زنبیل مین جو شی کہ تہی وہ اگل ہی پڑی اب اوجہلی کو دنی سے کیا ہوتا ہے اور
ابطال استدلال آپ تو کیا کرسکین گی اگر آپکے ساری ہم مشرب اکٹھا ہوجاوین جب ہی نہین
ہوسکتا ہے قولہ حدیث نمبر ۱ عن عطاء رض قال ادرکت مائتین من الصحابۃ اذا قال الامام
ولا الضالین رفعوا اصواتہم بآمین رواہ البیہقی وابن حبان فی صحیحہ اسکا جواب چند وجہ سی ہے
(اول) تو یہ اوسی عطاء کا قول ہے کہ جسکو خود محی الدین نی آمین کی علہونی مین رد کر دیا قولہ اور
اور آمین کا دعاء ہونا نہ قرآن سی ثابت اور نہ حدیث سی صرف عطاء تابعی کی قول سے ثابت ہو
اور وہ لائق اعتبار اور قابل حجت پکڑنی کے نہین کیونکہ یہی دلیل بات ہی انتہی پس ہماری
طرف سے بھی یہی جواب ہے (دوم) احادیث صحیحہ و آیات قرانیہ کی مقابلہ مین عطاء کا قول کیا

وقعت رکھتا ہے (سوم) عطاء نی باوجودیکہ بی شمار صحابہ کو دیکھا اون مین بجز چند شخصونکے آمین
پکار کر کہتے دیکھنا صریح دلیل ہے اسبات پر کہ اور صحابہ آمین پکار کر نہین کہتے تھی اقول
جواب وجہ اول کا یہ ہے کہ عطاء کا یہ جملہ کہ ادرکت مائتین من الصحابۃ یہ تو صحابہ کی حال کی حکایت
ہے یعنی عطاء نی خصوصا یہ کو آمین کہتے سنا اوسکی حکایت کی اور اجتہاد کو اس مین دخل
نہین بخلاف اوس قول عطاء کی کہ آمین دعا ہی اسمین اجتہاد کو دخل ہی کیونکہ عطاء کی اجتہاد
مین آمین کا دعا ہونا مرجح ٹھہرا ہے پس حکایت احوال کو امر اجتہاد پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق
ہے پس آپکا خصم آپکو کہہ سکتا ہے کہ ہم اس اجتہاد کو عطاء کی بغیر دلیل نہین مان سکتے
ہین بخلاف امر حکایت واخبار کی کہ اسکی قبول کرنے سی نہ مجکو چارہ ہی نہ آپکو کیونکہ
اس حکایت وخبر کے قبول نکرنے کی یہ معنی ہین کہ مخبر اور حاکی اسکا کاذب ہی اور جبکہ اوس
مخبر کی صداقت تسلیم کیجا چکے ہی تو اوسکی خبر کی صداقت ضرور تسلیم کرنا پڑیگے بخلاف اجتہاد
کسے صادق ثقہ کی کہ بغیر برہان حجت نہین اسمین کیا آپکو اسقدر بھی فرق نہین معلوم ہوا
ہ یہ ہین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا اور یہ عطاء وہ شخص ہے کہ جسکی شان مین امام
ابو حنیفہ رحمہ اللہ نی کہا ہے کہ مین نی نہین ملاقات کیا کسسے سی کہ وہ افضل ہو عطاء سی
اور روایت کی ہے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نی عطاء سی بہت سے حدیثین منجملہ اونکی پچیس ۲۵
حدیثین مسند امام اعظم مین جو بروایت حصکفی ہے موجود ہین عبارت اوسکی یہ ہی ذکر اسنادہ
عن عطاء بن ابی رباح اور بعد اسکی عطاء کی پچیس حدیثین ہین کہ جو امام رضہ نی اونسی روایت
کین نقل اوسکی موجب طوالت ہی اور کہا حافظ ذہبی نی میزان مین عطاء بن ابی رباح سید التابعین
علما وعملا واتقانا فی زمانہ بمکۃ روی عن عائشۃ وابی ہریرۃ وکان حجۃ اما کثیرا ان اخذ عنہ
ابو حنیفۃ وقال ما رایت مثلہ انتہی اور کہا ملا علی قاری نی شرح مسند امام اعظم مین وعطاء
ہذا ابن ابی رباح وہو من تابع الامام فقد روی الترمذی فی کتاب العلل من الجامع
الکبیر حدثنا محمد بن عیلان عن جریر عن یحیی الحمانی قال سمعت ابا حنیفۃ یقول ما رایت اکذب من
جابر الجعفی ولا افضل من عطاء بن ابی رباح انتہی اور کہا خلاصہ مین عطاء بن ابی رباح
القرشی نزیل مکۃ واحد الفقہاء والائمۃ کان ثقۃ عالما کثیر الحدیث انتہت الیہ الفتوی بمکۃ و
وقال ابو حنیفۃ ما لقیت افضل من عطاء وقال ابن عباس وقد سئل عن شئ یا اہل مکۃ
تجتمعون علی وعندکم عطاء انتہی مختصرا باقی رہا یہ کہ لفظ آمین دعا ہی یا نہین اسکی تحقیق کما حقہ

مین نی اپنے رسالہ فتح المعین فی الرد علی البلاغ المبین فی اخفاء التامین مین کر دہ
صفوات محمد شاہ پنجابی مین بی لکھا ہی جسکو شوق ہو اوسکی سیر کرے اور جواب
وجہ دوم کا یہ ہی کہ **اول** یہ تو عطا کا قول نہین ہے بلکہ عطاء حکایت کرتی ہین فعل
صحابہ کی تو آپکا گستاخے کرنا اس فعل پر دو سو صحابہ کی نہایت امر مذموم ہے اور بالفرض
اگر یہ صرف عطاء کا قول ہوتا یعنے عطاء یہ عبارت کہتے کہ (انا مین بالجہر سنۃ) اور کسی حدیث
مین آمین بالجہر کا ثبوت یا نہین جاتا بلکہ خلاف اسکا ثابت ہوتا تو بستہ تسلیم کرنا قول عطاء
کا محل تردد تھا اور اس صورت مین عطاء پر کیا موقوف ہے کسی اہل علم کا قول جو مخالف
حدیث صحیح ہو مقبول نہین مردود ہی اور حال یہ ہی کہ یہ قول عطاء مخالف قول رسول اللہ
صلعم نہین بلکہ موافق احادیث صحیحہ کی ہی جیسا کہ بیان اسکا گذرا اور مطابق آیات کی
ہے فرمایا اللہ تعالی نے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ اور فرمایا ما اتاکم الرسول فخذوہ
وما نہاکم عنہ فانتہوا اور فرمایا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول وجواب **وجہ سوم** کا یہ ہی کہ عطاء
نے چند شخصونکو نہین دیکھا بلکہ دو سو صحابہ کو دیکھا کہ آمین کو بالجہر کہتے تھی پس اطلاق چند
شخصونکا دو سو آدمی پر سوائے تعصب اور نفسانیت کی کس پیمانہ پر حمل کیا جاوی اجی حضرت
آمین بالسر کو آپ بسبب صحابہ کی ہی نہین ثابت کر سکین گے پچیس اور پچاس اور ستر
تو در کنار رہے اگر روایات آپکے پاس ہون تو لائی برتقدیر صحت علی الراس والعین
ہی ورنہ شرما ہی اور بہر ایسا نام نہ لیجے **قولہ نمبر ۱** قال عطاء آمین دعاء رواہ
ابن الزبیر ومن وراءہ حتی ان للمسجد لجۃ کلجۃ البحر رواہ بنادی الامام لا تفتنی بآمین رواہ
نافع کان ابن عمر لا یدع ان یعلمہم وسمعت فی ذلک خبرا رواہ البخاری حدیث **نمبر ۲** عن عطاء
ادرکت مائتین من الصحابۃ فی ہذا المسجد اذا قال الامام ولا الضالین سمعت لہم رجۃ بآمین
رواہ البیہقی ان دونون کا بھی وہی جواب ہی جو پہلی قول کا تھا یعنی یہ صرف عطاء کا
قول ہے نہ قرآن ہی نہ حدیث علاوہ اسکی بیہقی کی کتاب حدیث کی کتابون مین گھٹیل ہے
اقول بعونہ تعالی مفصل مین جواب عبارت تعلیقات بخاری کی نقل کر کے سبکو قول عطاء قرار
دیا ہے وہ اوسکی جہالت ہی کیونکہ وہ عبارت بخاری چار اثرونپر مشتمل ہے **اثر اول** قول
عطاء یعنے قال عطاء آمین دعاء **اثر دوم** عبد اللہ بن الزبیر کی جسکو عطاء نی ابن
زبیر سے روایت کیا **اثر سیوم** ابوہریرہ کی **اثر چہارم** عبد اللہ بن عمر کے اب مین پورے

روایات ان چار اثر دنکی نقل کرتا ہون تاکہ لوگ فلیس ابلیس سی بچین سنو کہ اثر
اول و دوم و سوم کو عبد الرزاق نی مصنف مین روایت کیا ہی جیسا کہ کہا حافظ ابن حجر نے
فتح الباری شرح بخاری مین وصلہ عبد الرزاق عن ابن جریج عن عطاء قال قلت لہ اکان
ابن الزبیر یؤمن علی اثر ام القرآن قال نعم ویؤمن من وراءہ حتی ان للمسجد للجۃ ثم قال انما
آمین دعاء قال وکان ابو ہریرۃ یدخل المسجد وقد قام الامام فینادیہ فیقول لا تسبقنی بآمین
انتہی اور یہی اثر سوم ابو ہریرہ کو بیہقی نی روایت کیا ہے جیسا کہ فتح الباری مین ہے وقد جاء عن
ابی ہریرۃ من وجہ آخر اخرجہ البیہقی من طریق حماد عن ثابت عن ابی رافع قال کان ابو ہریرۃ
یؤذن لمروان فاشترط ان لا یسبقہ بالضالین حتی یعلم انہ دخل فی الصف انتہی اور اثر چہارم
ابن عمر کو عبد الرزاق نی مصنف مین نافع سے روایت کیا ہی جیسا کہ کہا حافظ نی فتح الباری
مین وصلہ عبد الرزاق عن ابن جریج اخبرنا نافع ان ابن عمر کان اذا ختم ام القرآن قال آمین
لا یدع ان یؤمن اذا ختمہا ویحضہم علی قولہا قال وسمعت منہ فی ذلک خیرا وقولہ خیرا لکون
التحتانیۃ ای فضلا وتوابا وہی روایۃ البیہقی ونیز ہ خبر الفتح الموحدۃ ای حدیث مرفوعا ویشہد
لہ ما اخرجہ البیہقی کان ابن عمر اذا امن الناس امن معہم ویری ذلک من السنۃ انتہی پس
ثابت ہوا کہ ان اثرون مین سی یہ قول یعنے (آمین دعاء) یہ تو البتہ قول عطاء تابعی کا ہی
باقی رہا وہ جو عطائی ابو ہریرہ و عبد اللہ بن زبیر اور سارے مقتدیون کی آمین کہنے کے
حکایت کی وہ ظاہر ہی کہ عطاء کا قول نہین ہے بلکہ عطاء مخبر اور حاکی ہین عبد اللہ بن الزبیر
اور ابو ہریرہ کی فعل کی اور فرق درمیان قول و حکایت کی اوپر معلوم ہو چکا اب آیکا یہ جملہ
(کہ یہ صرف عطاء کا قول ہی نہ قرآن ہی نہ حدیث) آپ ہی پر عائد ہوا کیونکہ عطاء کا قول ہمارے حق مین حجت
ہی ہے (آمین دعاء) اب آپ اسکو تسلیم کرین یا خلاف قرآن و حدیث کی تبلاوین یا
جو الفاظ چاہین کہین یا آپ کو اختیار ہی کہ فعل ابو ہریرہ و عبد اللہ بن الزبیر و ابن عمر کو
بھی خلاف قرآن و حدیث کی قرار دیوین مین تو ایسی الفاظ کو زبان پر نہین لاسکتا ہون
آپ جو گستاخی چاہین کر لیوین اور نمبر ۳ کی حدیث کو روایت کیا بیہقی نی جیسا کہ کہا
حافظ ابن حجر نی فتح الباری مین وروی البیہقی من وجہ آخر عن عطاء قال ادرکت مائتین
من اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی ہذا المسجد اذا قال الامام ولا الضالین
سمعت لہم رجۃ بآمین اور یہ کہنا آپکا (کہ علاوہ اسکے بیہقی کی کتاب حدیث کی کتابون مین گہیں ہے

یہ دریدہ دہنی ہے اور دعوی بلا دلیل واگر بیہقی کی کتابون مین بعض احادیث ضعیف و منکر ہون تو اوس سی ساری کتاب کا گھٹیل ہونا لازم نہین آتا چہ جائیکہ بیہقی کی تصنیف مین یہ خوبی ہے کہ اکثر حدیث کی صحت وسقم پر متنبہ کر دیتی ہین اس اعتبار کر کی انکی کتابین مرجع ٹھہرین گی اون کتابونپر جو کتابین اس خوبی کی ساتہ موصوف نہون یا جنکی مصنف نی التزام اوسکی صحت کا نکیا ہو اور اگر مطلق ایراد بعض احادیث ضعیفہ سی کسی محدث کے کتاب گھٹیل شمار کیجاوی تو پہر شرح معانی الآثار اور مشکل الآثار اور جو سوای اسکے تصانیف امام ابوجعفر طحاوی رضی اللہ عنہ اور دوسری ائمہ محدثین کی ہین جن مین احادیث ہر قسم کی صحیح وضعیف ومنکر ہین وہ سب کتابین قابل عمل وقبول کے نہ رہین گی اور بہلا کونسی عاقل بہی اسکو پسند کریگا اور بیہقی کے فضائل اور اونکے کتابون کی مدح محدثین نی بہت ساری لکہین ہین یہان مختصر طور پر لکہا جاتا ہے فرمایا حضرت شیخ عبدالعزیز دہلوی رحمہ اللہ تعالی نے بستان المحدثین مین احوال مین تصانیف بیہقی کے وجہ ندر تصنیف کتاب معرفۃ السنن والآثار شروع کردیکی از راستان وصلحا بخواب دید کہ امام شافعی در جای ہستند ودر دست ایشان چند جزو ازین کتاب ہست ومیفرمایند کہ امروز از کتاب فقیہ احمد ہفت جزو پشتم ویا خواندیم وفقیہی دیگر نیز امام شافعی را بخواب دید کہ در مسجد جامع بر تختی نشستہ اند ومیفرمایند کہ امروز از کتاب فقیہ احمد یعنے بیہقی فلان فلان حدیث استفادہ کردیم محمد بن عبدالعزیز گفتہ کہ روزی بخواب میبینم کہ یک صندوق از زمین بآسمان پرہ میرود وگرداگرد آن صندوق نوری است نہایت درخشندہ کہ چشم را خیرہ میکند می پرسم کہ این چہ چیز ہست فرشتگان میگویند کہ این صندوق تصانیف بیہقی ہست کہ در بارگاہ کبریا مقبول شدند انتہی مختصرا واس حدیث عطار کو صرف بیہقی ہی نی روایت نہین کیا ہے بلکہ ابن حبان نی بہی کتاب الثقات مین روایت کیا ہے عن خالد بن ابی نوف عن عطار بن ابی رباح قال ادرکت مائتین من اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی ہذا المسجد یعنے المسجد الحرام اذا قال الامام ولا الضالین رفعوا اصواتہم بآمین انتہی

قولہ حدیث نمبر ۴ عن عبدالجبار بن وائل عن ابیہ قال صلیت مع النبی صلے اللہ علیہ وسلم فلما قال ولا الضالین قال آمین ومدبہا صوتہ رواہ ابن ماجۃ اسکی چند جواب ہین اول تو وائل کے مرنے کے بعد اونکی بیٹے عبدالجبار پیدا ہوی ہین جیسا کہ ائمہ حدیث کا قول ہے پہر مانکی

پہنچتے ہین عبدالجبار نہی کیونکر سنا (۲) اسی وائل بن حجر نی خفیہ آمین کی بہی حدیث روایت کیے ہی اور اوسکی راوی معتبر ہین (۳) اس سی یہ نہین ثابت ہوتا کہ آنحضرت ہمیشہ ایسا کیا کرتے تہے اور بتاز عہ فیہ بہی ہے ورنہ احیانا تو ظہر کی نماز مین بعض آیات کا آنحضرت سی پکار کر پڑہنا بخاری نی روایت کیا ہے پہر کیا ظہر کی نماز مین قرأت پکار کر تجویز ہو سکتی ہے۔

اقول جواب وجہ اول کا یہ ہے کہ اپنی موند مین الگام دیجی الفاظ بیہودہ زبان سے نہ نکالئے عبدالجبار بن وائل راوی ثقہ ہی اوسکی شان مین ایسی الفاظ ناملائم کہنا کمال بی ادبی ہے غایۃ مافی الباب یہ حدیث اس سند خاص سی منقطع ہوئی مگر یہ کچہ مضر معلوم نہین اسلئے کہ حدیث وائل بن حجر کی متعدد طرق سے بسند صحیح متصل مروی ہے چنانچہ بیان بعض اسانید کا علی وجہ التفصیل اوپر گذرا فلا نعید الکلام بذکرہا اور جواب وجہ دوم کا یہ ہے کہ وائل بن حجر سے خفیہ آمین کی جو حدیث ہے وہ ضعیف ہی قابل حجت نہین اور تحقیق حقیق اس امر کے اوپر گذری وہان ملاحظہ کیجئے اب حاجت تکرار نہین اور جواب وجہ سوم کا یہ ہے کہ بموجب اس قاعدہ آپکی یہ بات لازم آتی ہے کہ جن جن جگہون مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی جہر ثابت ہی وہ سب احیانا اور اتفاقات پر حمل کیا جاوی گا جب تک کہ اون احادیث مین صیغے لفظ ندا و مت کی نہون پس اس بنا پر ان احادیث اربعہ مندرجہ ذیل کو کہ جو جہر قرارت فجر و عشاء و مغرب مین وارد ہین انکو بہی اوسی اتفاقات اور احیانا پر حمل کیجئے **حدیث** اول عن جبیر بن مطعم قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقرأ فی المغرب بالطور متفق علیہ **حدیث** دوم عن ام الفضل قالت سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقرأ فی المغرب بالمرسلات عرفا متفق علیہ **حدیث** سوم عن البراء قال سمعت النبی صلعم یقرأ فی العشاء والتین والزیتون متفق علیہ **حدیث** چہارم عن عقبۃ بن عامر ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم امہم بالمعوذتین فی صلوۃ الصبح رواہ ابن حبان فی صحیحہ واحمد فی مسندہ وابن ابی شیبۃ فی مصنفہ والطبرانی فی معجمہ والحاکم فی المستدرک کیونکہ ان احادیث مین صرف یہ مضمون ہی کہ مین نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑہتے سنا پس بنا بر قاعدہ آپکے یہ لازم نہین آتا کہ ہمیشہ ایسا کیا کرتے تہے بلکہ احیانا ان اوقات مین قرأت بجہر کرتے تہے اور حال یہ کہ کوئی ذرہ بشر امت محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلوۃ والتحیہ سی اسکا قائل نہین پس آپ یا اسکو تسلیم کیجئے یا اس باطل مردود دعوی سے اپنی باز آئی اور ظہر کی قراءت مین جہر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

نی احیانا بعض آیت کی ساتھ جہر کیا ہے اوس جہر پر اس آمین کی جہر کو قیاس کرنا دلیل غباوت کے ہے کیونکہ حدیث ابو قتادہ کی صاف و آشکارا اس امر پر دلالت کرتے ہی کہ امر مقرر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا صلوٰۃ ظہر مین صرف اسرار ہے تھا فقط احیانا بعض آیت کی ساتھ جہر فرماتی تاکہ معلوم ہو جاوی مقتدیونکو قرات فرمانا آپکا دیکھو پوری حدیث ابو قتادہ کی یہ ہی

عن ابی قتادۃ قال کان النبی صلعم یقرأ فی الظہر فی الاولیین بام الکتاب وسورتین و فی الرکعتین الاخریین بام الکتاب ویسمعنا الآیۃ احیانا متفق علیہ بخلاف حدیث آمین بالجہر کے اوسمین کسی راوی نی یہ نہین کہا ہے کہ امر مقرر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہی اسرار تھا صرف احیانا آہنی جہر کیا ہے اگر ایسے بات ہوتی تو کوئی راوی یہی تصریح اس امر کے ضرور کرتی کیونکہ ایسے جگہون مین تصریح کی حاجت ہے پس معلوم ہوا کہ امر مقرر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا آمین مین جہر تھا نہ اسرار اور **بعض** نافہمیدہ لوگ یہ اعتراض کرتی ہین کہ حکم آمین جہری کا اوائل اسلام مین تھا پھر حکم جہر کا منسوخ ہو گیا تو یہ فہم اونکا غلط ہے کیونکہ وائل بن حجر صحابی متاخر الاسلام ہین اور اونکا اس حدیث کو روایت کرنا دلیل قاطع ہے اس امر پر کہ حکم منسوخ نہین ہوا کہا حافظ ابن حجر نی فتح الباری مین وفیہ رد علی من اوما الی النسخ فقال انما کان صلی اللہ علیہ وسلم یجہر بالتامین فی ابتداء الاسلام لیعلمہم فان وائل بن حجر اسلم فی اواخر الامر انتہی **قولہ** حدیث نمبرہ۔ جس کا خلاصہ یہ ہی کہ یہود کو تمہاری آمین کہنے پر حسد ہے اسکا جواب یہ ہی (۱) تو اس سی جہر ثابت نہین ہوتا اور حسد کی لئے علم شرط ہے نہ جہر (۲) یہ روایات ضعیفہ ہین انکی راوی اکثر ضعیف لوگ ہین **اقول** جواب دونو وجہونکا مفصلاً و مشروحاً جواب حدیث نہم و دہم ابن ماجہ کی گذرا وہان پر آپ ملاحظہ کیجئے تشفی خاطر ہو جاویگی اور بیشک حسد کی لئی علم حاسد چاہیی مگر یہ تو فرمائی کہ امر محسود یہانپر کیا ہی جہر یا سر اور خدا کی واسطے ذرا لفظ اکثر (ہن قول آمین) کو غور فرمائی کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نی کسلیئے فرمایا ہی اور اکثار سر کا حکم حاسد کے علم کو کیا فائدہ دیگا **قولہ** حدیث نمبر ۶۔ اور نمبر ۷۔ اور نمبر ۸۔ بخاری اور مسلم اور نسائی کی تین حدیث ہین کہ جن مین اول مین آنحضرت نی فرمایا کہ جب امام ولا الضالین کہی تو تم آمین کہو اذا قال الامام ولا الضالین فقولوا آمین اور دوسری مین ہی کہ جب تم مین سی کوئی آمین کہتا ہی اور فرشتی بہی اُسیوقت کہتے ہین تو اوسکے موافق ہے گناہ بخشی جاتی ہین اور تیسرے مین بہی یہ ہی کہ جب امام آمین کہے تم بہی کہو یہ تینون احادیث حضرت امام ابو حنیفہ کی دلیل ہین کیونکہ النسخ بات پائی جاتی ہی کہ امام آہستہ آمین کہتا ہے ورنہ اس کہنی کی کیا ضرورت تھی کہ جب امام ولا الضالین کہی تب آمین

جواب حدیث نمبر ۹ تک

جواب حدیث نمبر ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵

کہو خدا جانی مخالف نی آنکھین بند کی یہ احادیث کیون نقل کین مگر اتنی لیاقت کہان کہ مفید مدعا اور مفید غیر مدعا کو سمجھین **اقول** وہ تین حدیثین جنکو آپنے نمبر ۶ - ۷ و ۸ مین قرار دیا ہے وہ یہ ہین **حدیث** اول عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا قال الامام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا آمین فانہ من وافق قولہ قول الملئکۃ غفرلہ ما تقدم من ذنبہ رواہ البخاری **وحدیث** دوم عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال احدکم آمین وقالت الملئکۃ فی السماء آمین فوافقت احدہما الاخری غفرلہ ما تقدم من ذنبہ متفق علیہ **وحدیث** سوم عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا قال الامام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا آمین فان الملئکۃ تقول آمین وان الامام یقول آمین فمن وافق تامینہ تامین الملئکۃ غفرلہ ما تقدم من ذنبہ رواہ النسائی پس یہ کہنا آپکا (کہ یہہ تینون احادیث تو امام ابو حنیفہ کی دلیل ہین کیونکہ انسی یہ بات پائی جاتی ہے کہ امام آہستہ آمین کہے) غلط صریح ہے کیونکہ خاص امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا مذہب اس باب مین یہ ہے کہ امام اصلا آمین نہ کہی نہ پکار کی اور نہ چپکے جیسا کہ فرمایا امام محمد رح فی موطا مین قال محمد وبہذا ناخذ ینبغی اذا فرغ الامام من ام الکتاب ان یؤمن الامام ویؤمن من خلفہ ولا یجہرون بذلک فاما ابو حنیفۃ فقال یؤمن من خلف الامام ولا یؤمن الامام پس اس عبارت سی موطا کے صاف ظاہر ہے کہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک امام مطلقا آمین نہ کہی اور یہی مذہب ہے امام مالک رح کا جیسا کہ فتح الباری مین ہی وخالف مالک فی احدی الروایتین عنہ وہی روایۃ ابن القاسم فقال لا یؤمن الامام فی الجہریۃ وفی روایۃ عنہ لا یؤمن مطلقا انتہی اور نیل الاوطار مین ہے وقد ذہب مالک الی ان الامام لا یؤمن فی الجہریۃ وفی روایۃ عنہ مطلقا وکذا روی عن ابی حنیفۃ والکوفیین انتہی اور دلیل ان دونون امامونکی یہی حدیث اول ابی ہریرہ کے ہے یعنے اذا قال الامام ولا الضالین فقولوا آمین یعنے جب امام ولا الضالین کہے تب تم لوگ آمین کہو اس سی یہ دونون امام استنباط کرتے ہین کہ امام آمین نہ کہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام کی صرف ولا الضالین کہنے کو ارشاد فرمایا اور یہ نہین فرمایا کہ جب امام ولا الضالین کہہ کر آمین کہے تب تم لوگ آمین کہو معترض ایسا بی استعداد و بی لیاقت وقاصر النظر ہے کہ اس مغز سخن کو نہ پہنچا اور اوسپر یہ بات آشکارا ہوئی خیر فلیبک علی نفسہ لیکن امر محقق وصحیح یہ ہی کہ امام بہی آمین کہے اور ماموم

بہی کیونکہ خود ابوہریرہ سی مرفوعاً مروی ہے اذا امن الامام فامنوا اور ایک روایت
مین یون ہی اذا امن القاری فامنوا بلکہ تیسری حدیث بروایت نسائی جس مین
(اذا قال الامام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا آمین) ہے اوسمین یہہ
جملہ بہی موجود ہی یعنے (وان الامام یقول آمین) پس یہ سب روایات منادی
ہین اس امر پر کہ امام بہی آمین کہے اور وہ حدیث یعنے حدیث اول ابی ہریرہ رضہ
اسی معنے پر حمل کیجاویگی تاکہ مطابقت درمیان سب روایتون کے ہوجاوی اور
بیان اس امر کا کہ ان احادیث سے جہر ثابت ہوتا ہے یا اسرار قریب آتا ہے فانتظر

قولہ حدیث نمبر ۹- اور نمبر ۱۰- بہی بالکل مفید مدعا نہین کیلئے کہ نمبر ۹- مین یہ
ہے کہ جب قاری آمین کہے تم بہی کہو اور نمبر ۱۰- مین یہ ہے کہ جب امام آمین کہی تب
تم بہی کہو یہان سی پکار کر کہنا ثابت ہوتا ہے نہ آہستہ **اقول** وہ دو حدیث یہ ہین **حدیث**
اول- عن ابی ہریرۃ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا امن القاری فامنوا فان
الملائکۃ تومن فمن وافق تامینہ تامین الملئکۃ غفرلہ ما تقدم من ذنبہ رواہ النسائی-
حدیث دوم عن ابی ہریرۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا امن الامام فامنوا
فانہ من وافق تامینہ تامین الملئکۃ غفرلہ ما تقدم من ذنبہ قال ابن شہاب وکان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول آمین رواہ مالک والبخاری ومسلم وابو داؤد والترمذی
والنسائی یعنی حدیث اول کے یہ ہین کہ جب قاری آمین کہے تو تم بہی آمین کہو اور
دوسری حدیث کی یہ معنے کہ جب امام آمین کہے تو تم بہی آمین کہو **پس** ابوہریرہ
کے ان دونو حدیث اور وہ تینون حدیث ماسبق سی حکم آمین کہنے کا امام اور ماموم
کی نکلا مگر کیفیت آمین کہنے کی مجہول رہی کہ پکار کر کہنا چاہیئے یا آہستہ پس کیفیت اسکے
خود ابوہریرہ کی دوسری حدیث اور دیگر صحابہ مثل وائل بن حجر وعلی بن ابی طالب
وبلال وعائشہ وابن عباس رضی اللہ عنہم کی حدیثون سے جو جہر پر دال ہین معلوم
ہوئی کیونکہ الاحادیث یفسر بعضہا بعضاً اور یہی احادیث ماسبق ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
کے یعنے حدیث (قولوا آمین) و حدیث (اذا امن القاری فامنوا) وحدیث (اذا امن
الامام فامنوا) وحدیث (واذا قال احدکم آمین) مطلق ہین اور یہ احادیث جنمین جہر کا ذکر
ہے وہ مقید ہین اور مطلق کو مقید پر حمل کرنا چاہیئے پس بنا بر اس قاعدہ کی اون

جواب حدیث نمبر ۹ و ۱۰ کا

احادیث کو جو مطلق عن التقید ہین جہر پر حمل کر کے اوپر بہی حکم جہر کا دیا گیا - اور یہ مطلق اسرار پر حمل نہین کیا گیا اسلیئے کہ اسرار مین کوئی حدیث صحت کو نہین پہونچے بخلاف احادیث جہر کے کہ متعدد طرق سی مروی ہین اور صحت کو پہونچے ہین اگرچہ بعض طرق مین اوسکی ضعف ہے و باللہ التوفیق شکر ہے حق سبحانہ تعالے کا کہ اوسنی یہ رسالہ اوائل ربیع الاول ۱۳۰۳ھ مین انجام کو پہنچایا اب اوسکی بارگاہ مین یہ التجا ہے کہ اسکو قبول فرمائے اور ہمکو اور ساری بہائے مسلمانونکو استقامت دین پر نصیب کری اور اور شرک و کفر و محرمات و بدعات سی محفوظ رکہی اور آپسمین اتفاق و اتحاد عطا کرے اور یہہ اختلاف و تحاسد و تباغض و تدابر کو ہم بہائیون مسلمانون سے دور کری اور خالص سنی محمدی متبع سنت بنا وی آمین یارب العالمین - فقط

قطع تاریخ طبع رسالہ الکلام المبین فی الجہر بالتامین والرد علی القول المتین از مولوی محمد ضمیر الحق صاحب اردو

رقم زد چو این نامہ را شمس حق	فطین و لبیب و ذکی و ادیب ؛
شد از زیور طبع آراستہ	بتصحیح و تنقیح و حسن عجیب ؛
ندا داد ہاتف بگو ای ضمیر	پی سال طبعش عجیب و غریب

۱۳۰۳ھ

ایضاً اردو

چہپ گیا جب یہ نسخہ زیبا	غم سے دل منکر دنکا چور ہوا
کہدے تاریخ طبع مین فی الضمیر	حق و باطل کا اب ظہور ہوا

۱۳۰۳ھ

اطلاع

واضح ہو کہ مبنی حق تالیف اس کتاب کا مولوی لطف حسین صاحب کو ہبہ کر دیا ہے لہذا یہ کتاب بموجب قانون ہی رجسٹری گورنمنٹ داخل کر کے ارباب مطابع وغیرہ کی خدمت مین التماس ہے کہ کوئی صاحب بلا اجازت مولوی صاحب موصوف قصد طبع نفرمائین

العبد
محمد شمس الحق عفی عنہ ؛

در مطبع انصاری

نفع دہی طبع شد

يا أيها الرسول بلغ ما أنزل إليك من ربك فإن لم تفعل فما بلغت رسالته

الحمد لله الذي من وفقنا لطبع هذه المجموعة المباركة المشتملة على ست رسائل

وهي هدية

مع شرح مختصر على المقدمة الأكلاء لابن المقرب

المكتوب اللطيف المحدث الشريف

للعلامة أبي الطيب شمس الحق
سلمه الله تعالى

١٣١٤

قال الفاضل اللطيف عبد الشيخ

سئل ملا أبو الهيجا صنا الحجي محمد بن اسمعيل

مناسك الحج لشيخ الإسلام تقي الدين ابن تيمية

الحنبلي قدس سره

بالمسمى بالصندي بخادم السنة المطهرة مولانا المولوي لطف حسين سلمه

في المطبعة الأنصارية الواقعة في دار العلم بلدة دهلي

خذوا ما آتيناكم بقوة واذكروا ما فيه لعلكم تتقون

المكتوب اللطيف ١٣١٤

إلى

المحدث الشريف

دام مجده

في المطبع الانصاري الواقع في دار العلم دهلي

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى خص هذه الامة المحمدية بحفظ سلسلة الاسانيد وجعلها اشرف بها وعلو مكانها وارفع شانها كالمقاليد فلا يسهل دخول الابواب المغلقة المقفلة الابها ولا يرتقى الى المنازل الرفيعة والدرجات العالية بدونها والصلوة والسلم على خاتم المرسلين والانبياء امام الابرار والاتقياء شفيعنا ونبينا ومولانا محمد قدوة النجباء وعلى آله الكرام البررة الامناء واصحابه العظام الخيرة الرحماء **وبعد** من العبد الضعيف ابى الطيب محمد بن امير المشتهر **بشمس الحق** العظيم آبادى تجاوز الله عنه وعن ابائه ومشائخه سياتهم الى حضرة مقدمة الكرام الاماجد قدوة ذوى الفضل والمحامد علامة النبيل والفهامة الجليل نبراس العلماء الاعلام سامى المجد الاثيل والمقام ذى القدر المحمود والفخر المشهود حسن الاسم والصفات نزيه الفضائل والمكرمات المحدث المفسر الفقيه المتقى الورع الزاهد النبيه الشيخ الاكمل الاسعد السيد الاجل الاجمل تاج المحققين زبدة المدققين رحلة الآفاق شيخ العرب والعجم بالاتفاق صاحب كمالات الباطن والظاهر **المحق** الاصاغر بالاكابر شيخنا وبركتنا **السيد نذير حسين** جعله الله تعالى ممن يؤتى اجره مرتين ولا زالت انوار معارفه مدى الايام لامعة وشموس عوارفه فى فلك المعالى ساطعة وضاحة الله من حوادث الازمان ونكباتها واعز محله فى الجنان باعلى درجاتها **السلام عليكم** ورحمة الله وبركاته ورضوانه ☜ عليك منى سلام لا يماثله ؛ زهر الرياض اذا فاحت روائحه ؛ **يقول** بعد اهداء السلام ان من اعظم منن الله تعالى على بعد ان رزقنى حلاوة التوحيد واتباع السنة ان جعلنى فى زمرة تلامذ تكم فهذا من اجل غنم عندى اشكر الله تعالى واتحدث بنعمته لان اسنادكم سلسلة الذهب فان مشائخكم يروى عن الشيخ المحدث محمد اسحاق الدهلوى عن جده الشيخ المحدث عبد العزيز الدهلوى

عن ابيه الشيخ الامام الاجل ولى الله المحدث الدهلوى وهولاء كلهم علماء كلاء فقهاء صلحاء من كبار المحدثين الناقدين يروون بالسماعة والقراءة والاجازة بالاسانيد العوالى **ومع هذا** لم يقنع اكثر من لا معرفة له فى الصناعة الحديثية واطالوا لسان الاعتراض وخرجوا عن حد الادب قائلين بان العلامة الدهلوى وان اشتهر فى الانام لكن هو موصوف بقلة المشائخ فانه ما روى عن غير مولانا محمد اسحاق الدهلوى رح وان اسناده محصور فى شيخه المحدث محمد اسحاق رح **فاجبت** لهم بان هذا مع كونه غلطا لا عيب فيه ولا يحقر به شانه العالى لكونه غلطا فلان شيخنا العلامة الدهلوى متعنا الله تعالى به قد اخذ العلوم وروى عن جماعة من العلماء غير شيخه المذكور ايضا **منها** مولانا شير محمد القندهارى عن الشيخ العلامة عبد القادر الدهلوى **ومنها** مولانا جلال الدين الهرانى وكان من اكابر العلماء **ومنها** مولانا كرامة الله الاسرائيلى مؤلف السيرة الاحمدية **ومنها** الشيخ محمد بخش كلاهما عن الشيخ العلامة رفيع الدين الدهلوى **ومنها** مولانا عبد القادر الرامفورى **ومنها** مولانا السيد عبد الخالق عن الشيخ المحدث محمد اسحاق الدهلوى كما وضحت الكلام فيه فى مقدمة غاية المقصود شرح سنن ابى داؤد ولله الحمد **وايضا** دخل شيخنا العلامة الدهلوى ادام الله بركاته فى عموم الاجازة لانه اجاز له اربعة من الكملاء المحدثين لكل من ادرك عصرهم وحياتهم وكان شيخنا العلامة الدهلوى فى عصرهم وزمانهم قد فرغ من قراءة العلوم كلها وبلغ من العمر قريبا من الثلاثين سنة والكملاء الاربعة المذكورة الذين اجازوا الاكل عصرهم ولمن ادرك حياتهم **اولهم** واقدمهم الامام الجليل مسندا ليمن السيد العلامة عبد الرحمن ابن سليمان بن يحيى بن عمر بن مقبول الاهدل مولف كتاب النفس اليمانى والروح الريحانى فى اجازة القضاة بنى الشوكانى **وثانيهم** مسند الدمشق الشيخ العلامة عبد الرحمن الكزبرى بن الشيخ محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن زين العابدين الكزبرى الدمشقى الشامى **وثالثهم** الشيخ العلامة محمد عابد ابن احمد على بن محمد مراد السندى ثم المدنى **ورابعهم** الشيخ العلامة عبد اللطيف بن الشيخ على فتح الله البيرونى الشامى **فلما** سمعوا منى هذا الكلام اطرقوا رؤسهم ولم يقدروا على الدفع ولله الحمد **قلت** ومن انواع الاجازة ان يجيز الشيخ لغير معين بوصف العموم مثل ان يقول اجزت بمروياتى كلها لكل من ادرك عصرى او ادرك حياتى او ادرك زمانى لكن **اختلفوا** فى صحة هذه الاجازة فمال جماعة من الائمة المحدثين الى عدم صحة هذه الاجازة وذهب جماعة من الائمة المتقدمين والمتاخرين الى صحة هذه الاجازة المطلقة ووجوب العمل بمروياتها وهذا هو الحق

الصحيح المعتمد وعلى صحتها استقر عمل العلماء شرقا وغربا الى يومنا هذا **واستدل** لهذه الطائفة المجوزة بقوله صلى الله عليه وسلم بلغوا عني ولو آية اخرجه الائمة في الصحاح وقد قوى الاستدلال به الامام البلقيني وقال بعض الائمة ان اصل الاجازة العامة ماذكره ابن سعد في الطبقات حدثنا عفان ثنا حماد ثنا علي بن زيد عن ابي رافع ان عمر بن الخطاب لما احتضر قال من ادرك وفاتي من سبي العرب فهو حر من مال الله وقال الامام السلفي رح قد يموت الرواة وتفقد الحفاظ الوعاة فيحتاج الى بقاء الاسناد ولا طريق الا الاجازة فالاجازة فيها نفع عظيم وورد جسيم اذ المقصود احكام السنن المروية في الاحكام الشرعية واخبار الآثار وسواء كان بالسماع او القراءة او المناولة او الاجازة قال وسوح بالاجازة لقوله تعالى وما جعل عليكم في الدين من حرج وقوله صلى الله عليه وسلم بعثت بالحنيفية السمحة قال ومن منافعها انه ليس كل طالب يقدر على رحلة وسفر لعلة توجب علم الرحلة او بعد الشيخ الذي يقصده فالكتابة حينئذ ارفق وفي حقه اوفق فيكتب من باقصى الغرب الى من باقصى الشرق ويأذن له في رواية مايصح عنه انتهى **وتمسك** الامام الخطيب البغدادي على صحتها باحد القولين للشافعية في الوقف على المجهول ومن لا يحصر كبني تميم وقريش الذي جنح الى كونه اظهر القولين عنده وهو الاصح قياسا على الفقراء والمساكين اذ كل من اجاز عليها الوقف اذا احصر وجب ان يجوز عليه وان لم يحص كما قرر ذلك في مصنفه في الاجازة للمجهول والمعدوم وممن صحح الوقف كذلك المالكية وابو يوسف ومحمد بن الحسن كذا في فتح المغيث شرح الفية الحديث وقال الامام ابن الصلاح في مقدمته النوع الثالث من انواع الاجازة ان يجيز لغير معين بوصف العموم مثل ان يقول اجزت للمسلمين او اجزت لكل احد او اجزت لمن ادرك زماني وما اشبه ذلك فهذا النوع تكلم فيه المتاخرون ممن جوز اصل الاجازة واختلفوا في جوازه فان كان ذلك مقيدا بوصف خاص ونحوه فهو الى الجواز اقرب وممن جوز ذلك كله ابو بكر الخطيب الحافظ وروينا عن ابي عبد الله بن مندة الحافظ انه قال اجزت لمن قال لا اله الا الله وجوز القاضي ابو الطيب الطبري احد الفقهاء المحققين فيما حكاه عنه الخطيب الاجازة لجميع المسلمين من كان منهم موجودا عند الاجازة واجاز ابو محمد بن سعيد احد الاجلة من شيوخ الاندلس لكل من دخل على قرطبة من طلبة العلم ووافقه على جواز ذلك جماعة منهم ابو عبد الله بن عتاب رض وانبأني من سمع الحاز مي بابكر عن الاجازة العامة هذه فكان من جوابه ان من ادركه من الحفاظ نحو ابي العلاء الحافظ وغيره كانوا يميلون الى الجواز قلت ولم نر ولم نسمع عن احد ممن يقتدى به انه استعمل هذه الاجازة

فروى بها انتهى كلام ابن الصلاح **وقال** الشيخ العلامة زكريا الانصارى فى فتح الباقى شرح الفية العراقى اجازها جماعات من الائمة المقتدى بهم ممن تقدم ابن الصلاح وممن تاخر عنه ورجحه ابن الحاجب والنووى وغيرهما **وقال** الشيخ جلال الدين السيوطى فى تدريب الراوى شرح تقريب النووى الثالث يجيز غير معين بوصف العموم كاجزت جميع المسلمين او كل واحد او اهل زمانى وفيه خلاف للمتاخرين فان قيد الاجازة العامة بوصف حاصر كاجزت طلبة العلم بلد كذا او من قرأ على قبل هذا فاقرب الى الجواز من غير المقيد بذلك وممن المجوزين للعامة المطلقة القاضى ابو الطيب الطبرى والخطيب البغدادى وابو عبد الله بن مندة وابو عبد الله بن عتاب والحافظ ابو العلاء الحسن بن احمد العطار الهمدانى وآخرون كابى الفضل بن خيرون وابى الوليد بن رشد والسلفى وخلائق جمعهم بعضهم فى مجلد ورتبهم على حروف المعجم لكثرتهم تم انتهى **وقال** الامام السخاوى فى فتح المغيث شرح الفية الحديث النوع الثالث من انواع الاجازة التعميم فى المجاز له سواء عين المجاز به او اطلق كان يقول اجزت لمن يلفظ او يخطه ولفظها او باحدهما اجزت للمسلمين او لكل احد او لمن ادرك زمانى او نحو ذلك الكتاب لفلانى او مرويا تى وقد تكلم فى هذا النوع المتاخرون ممن جوز اصل الاجازة واختلفوا فيه فمال الى الجواز مطلقا سواء الموجود حين الاجازة او بعدها الحافظ ابو بكر الخطيب فانه اختار فيما اذا اجاز لجماعة المسلمين الصحة وقال اليه الحافظ ابو عبد الله بن منده فانه اجاز لمن قال لا اله الا الله ثم الحافظ الثقة ابو العلاء الحسن بن احمد بن الحسن بن احمد بن محمد ابن سهل الهمدانى العطار جوزه ايضا وقال الحافظ ابو بكر الخازمى ذاكرا له ابو عبد الله محمد بن سعيد عن الرواية بهما رأى فى اصطلاح المتقدمين من ذلك شيئا غير ان نفرا من المتاخرين استعملوا هذه الالفاظ ولم يروا بها باسا ورأوا ان التخصيص والتعميم فى هذا سواء وقالوا صحة عدم السماع الذى هو مقتضاه للشهادة فلا معنى للتعيين قال ومن ادركت من الحفاظ نحو ابى العلاء العطار وغيره كانوا يميلون الى الجواز وفيما كتب الينا الحافظ ابو طاهر السلفى من الاسكندرية فى بعض مكاتباته انه اجاز لاهل بلدان عدة منها بغداد وواسط وهمذان واصبهان وزنجان انتهى واجاز ابو محمد عبد الله بن سعيد احد الاجلة من شيوخ الاندلس لكل من دخل قرطبة من طلبة العلم ووافقه على ذلك جماعة منهم صاحبه ابو عبد الله بن عتاب حكاه عنهما عياض وقال غيره ان اولهما اجاز صحيح مسلم لكل من اراد حمله عنه من جميع المسلمين وكان سمعه من السجزى بمكة ثم قال عياض والى صحة الاجازة العامة للمسلمين من وجد منهم ومن لم يوجد ذهب

غير واحد من مشايخ الحديث انتهى وكذا جاز للموجود حين الاجازة خاصة عند القاضي ابي الطيب طاهر الطبري فيما نقله عنه صاحبه الخطيب في تصنيفه فانه قال وسألته عن هذه المسألة فقال لي يجوز ان يجيز لمن كان موجودا حين اجازته من غير ان يعلق ذلك بشرط او جهالة سواء كانت الاجازة بلفظ خاص كاجزت لفلان وفلان او عام كاجزت لبني هاشم وبني تميم ومثله اذا قال اجزت لجماعة المسلمين فان الحكم عند القاضي ابي الطيب في ذلك سواء اذا كانت الاجازة للموجود انتهى قال السخاوي وقد انضاف ابن الصلاح في قصره النفي على رؤيته وسماعه لانه قد استعملها جماعات ممن تقدمه من الائمة المقتدى بهم كالحافظ ابي الفتح نصر بن ابراهيم المقدسي الفقيه فقد قال ابو القاسم هبة الله بن الحسن المقدسي الفقيه فيما سمعه منه السلفي كما في معجمه له انه سأله الاجازة فقال قد اجزت لك ولكل من وقع بيده جزء من رواياتي فاختار الرواية عني وكالحافظ ابي محمد الكتاني فان صاحبه ابا محمد بن الاكفاني دخل عليه في مرضه فقال له انا اشهدكم اني قد اجزت لكل من هو مولود الآن في الاسلام يشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله وروى عنه بهذه الاجازة محفوظ بن صصرى التغلبي وكالحافظ السلفي حيث حدث بها عن ابن خيرون وعزى تجويزها والرواية بها لغير واحد من الحفاظ الحافظ عبد الغني بن سعيد وحدث بها ايضا الحافظ ابو بكر محمد بن خير الاشبيلي المالكي في برنامجه وابن ابي المعمر في كتابه علوم الحديث عن السلفي وكذا ابو العلاء العطار المذكور عن ابي بكر الشيرزي فيما افاده الرافعي بل حدث بها الرافعي نفسه في تاريخ قزوين عن السلفي وقال انه اجاز لمن ادرك حياته في سنة سبع وستين وخمسمائة واستعمله خلق بعد ابن الصلاح كابي الحسن الشيباني القفطي حدث في تاريخ النحاة بها عن السلفي وابي القاسم ابن الطيلسان حدث بها عن ابي جعفر احمد بن عبد الرحمن بن محمد بن مضا والحافظ الدمياطي حدث بها عن المؤيد الطوسي وغيره وعبد الباري الصعيدي حدث بها عن الصفراوي بمشيخته وابي جعفر بن الزبير وتقي بن دقيق العيد وعماد بن كثير حيث حدث بها عن الدمياطي عن المؤيد عامة عن عامة والحافظ زين الدين العراقي حدث في الاربعين العشاريات له عن ابي محمد عبد الرحمن بن مكي الزهري الضرير عن سبط السلفي اذنا عاما وولده ولي الدين العراقي حدث عن اثنين من شيوخه ممن دخل في عموم اجازة النووي وهو عن النووي رحمه ممن صحح جوازها في زيادات الروضة وقال ان من صورها ان يقول اجزت لكل احد ان يروي به قطع القاضي ابو الطيب الطبري وصاحبه الخطيب البغدادي وغيرهما من اصحابنا وغيرهم من الحفاظ

ونقل الحافظ ابو بكر الخازمي يعني كما تقدم ان الذين ادركهم من الحفاظ كانوا يميلون الى جوازها وصحح النووي
ايضا في غير الروضة من تصانيفه وكذا رجح جوازها ابو عمرو بن الحاجب والعز بن جماعة وقال انه
اي جواز الرواية ووجوب العمل بالمروي بها الحق وعمل بها النووي فانه قال كما قرأته بخطه في آخر
بعض تصانيفه واجزت رواية لجميع المسلمين وأجازها ابو الفضل احمد بن الحسن بن خيرون
الباقلاني البغدادي وأبو الوليد بن رشد المالكي وغيرهما وأجاز لمن ادرك حيوته ابو جعفر احمد
ابن عبد الرحمن بن مضاء الماضي وأبو الحسين عبيد الله بن ابي الربيع القرشي والقطب محمد بن احمد
ابن علي القسطلاني وأبو الحجاج المزي الحافظ والفخر بن البخاري وخلق من المستندين كالحجار وزينب
ابنة الكمال حتى انه لكثرة من جوزها افردهم الحافظ ابو جعفر محمد بن الحسين بن ابي البدر البغدادي
الكاتب في تصنيف رتبهم فيه على حروف المعجم وكذا جمعهم ابو رشيد بن الغزالي الحافظ في كتاب سماه
الجمع المبارك وذكر منهم حيدر بن ابي بكر بن حيدر القزويني واستجاز بها خلق لا يحصون كثرة
منهم ابو الخطاب بن دحية فانه سال ابا جعفر بن مضاء الاجازة العامة لجميع من اراد الرواية عنه
من طلبة العلم الموجودين حينئذ فاسعفهم بها وأبو الحسن محمد بن ابي الحسن الوراق فانه سال
ابا الوليد بن رشد الاجازة لكل من احب الحمل عنه من المسلمين حيث كانوا احياء في عام الاجازة
فاجابه لذلك ودعا الحافظ الزكي المنذري الناس لاخذ البخاري عن ابي العباس بالاجازة العامة
فاخذه عنه خلق كثيرون وسمع بها الحفاظ المزي والذهبي وغيرهم على الركن الطاووسي باجازته
العامة من ابي جعفر الصيدلاني وغيره وكذا اقدم ابراهيم بن محمد بن الموءيد الحموي اجتمع عليه
الحفاظ والمحدثون وسمعوا منه باجازته العامة من الصيدلاني ايضا وقرأ الصلاح ابو سعيد العلائي
الحافظ على الحجار باجازته العامة من داود والبن هان الحلبي على بعض رفقائه باجازته العامة من الحجار
والحارث الرحال ابو جعفر المدني على النقاد محمد بن صالح بن اسماعيل الكناني باجازته العامة من
الدمياطي الحافظ انتهى كلام السخاوي ملخصا محررا وفي النفس ليماني وقد استعمل هذه الاجازة
جمع من علماء الحديث من المتقدمين والمتاخرين لمن ادركوه حياته واستعمل ذلك من مشايخنا
سيدي الوالد وسيدي العلامة عبد الله بن سليمان الجرهزي فانهما في سنة اربع وتسعين ومائة والف
اجازا من ادركا حياتهما وذلك بحضرة جمع من العلماء والاعيان استدعى ذلك منهما المولى العلامة
قاسم بن سليمان الهجام وكانت وفاة سيدي الوالد رابع شوال سنة ١٢٩٤ ووفات سيدي عبد الله
في ربيع الآخر سنة ١٢٩٥ انتهى كلامه **قلت** وكذا اجاز جماعة من الائمة غير ما ذكر واسماؤهم

مذكورة فى فتح المغيث وانما تركناها للاختصار وكذا مذكورة فى النفس اليمانى وايضا فى عقود اللآلى
فى الاسانيد العوالى **وكذا** اجاز اجازة عامة لاهل عصره الشيخ الامام مسند اليمن السيد
عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى بن عمر بن مقبول الاهدل رح فانه قال فى كتابه النفس اليمانى والروح
الريحانى فى اجازة القضاة بنى الشوكانى هذا وانى قد اجزت اجازة معين لمعين من وضعت
هذه الوريقات من اجله وهو لقاضى العلاقة والخريا المدقق جمال الاسلام على بن شيخ الاسلام
امام العلوم وفارس منطوقها والمفهوم عز الاسلام محمد بن على الشوكانى بلغه الله لجميع فى الدارين
غاية الامانى واجزت اخويه العلامة صفى الاسلام احمد وعماد الاسلام يحيى عافاهم الله تعالى اجازة
عامة شاملة فى كل مايجوز روايته وتصح درايته كما اجازنى من مر ذكرهم من المشايخ الاعلام
واجزت كافة من ادرك حياتى وسيما من وقعت بينى وبينه المعرفة وخصوصا من وقعت
بينى وبينه الاستفادات العلمية رجيا بذلك ان شاء الله تعالى من الرب الكريم الخير الشامل
الكثير فانه القادر على ذلك انتهى كلامه بقدر الحاجة **وروى** ايضا الشيخ عبد الرحمن بن سليمان
المذكور بالاجازة العامة عن الشيخ محمد بن سنة كما قال فى النفس اليمانى وهذا الشيخ المعمر الحافظ
الشهير سيدى محمد بن سنة العمرى هو شيخ بطريقة الاجازة العامة وقد ذكرت فى حاشيتى على
المنهل الروى المسمى بالمنهج السوى فى بحث المسلسلات فى اثناء كلام ناضه وارى بالاجازة
العامة عن الشيخ العارف المسند الحافظ المعمر ابن سنة المغربى عن الشيخ ابى الوفاء احمد بن محمد العجل
عن البدر محمد المغربى والامام يحيى بن مكرم الطبرى ولهما عن الجلال السيوطى وثانيهما عن شيخ
الاسلام زكريا الانصارى والحافظ السخاوى عن الحافظ ابن حجر حصلت لى اجازة من ابن سنة
المذكور بالعموم لانه اجازه لاهل عصره الموجودين وكانت وفاته فى عشر التسعين بتقديم
التاء بعد مائة والف كما افادنى بذلك جمع من علماء الحرمين الشريفين رووا عن تلميذه العلامة
صالح الفلانى المغربى عنه انتهى كلامه **قلت** توفى الشيخ محمد بن سنة المذكور عام ست وثمانين
ومائة والف **وهذا السيد العلامة** عبد الرحمن بن سليمان كان من كبار العلماء عديم
النظير فى عصره داعيا الى كتاب الله وسنة رسوله عاملا بالحديث والقرآن طارحا للتقليد والآراء
وقد ترجم الشيخ العلامة الفقيه سعد بن عبد الله سهيل ترجمة حافلة فى مجلد لطيف فى سنة ١٣٦٣ من الهجرة
سماها فتح الرحمن فى مناقب سيدى عبد الرحمن ذكر فيه كان الشيخ رضى الله عنه من صدور العلماء
المقربين صاحب العلوم الجمة والفنون الكثيرة والكرامات الباهرة والمقامات الفاخرة تصانيفه دالة

على سعة علمه وغزارة اطلاعه منها فتح الولي في معرفة سلب الولي والمنهج السوي حاشية المنهل الروي وفيه دلالة على كماله في علم الحديث وانه من اجل ائمته وله فرائد الفوائد وقلائد الخرائد مجلدان جمع فيه فاوعى والروض اللريف في استخدام الشريف وتلقيح الافهام في وصايا خير الانام وشرح بلوغ المرام بلغ الى التيمم في نحو عشرين كراسة ولم يساعده القدرة على اتمامه ورسالة في البندقة ورسالة في شرب التبناك وشرح الزرقاني وغير ذلك وله تلامذة لا تحصى كثرة منهم السيد العلامة محمد بن طاهر الانباري والشيخ محمد بن احمد المشرع والشيخ عمر بن عبد الكريم ابن عبد الرسول المكي والسيد محمد عثمان المرغني وكان في غاية من العبادة سيما قيام الليل وتلاوة الكتاب العزيز وكان حسن الخلق لين الجانب وكانت ولادته سنة ١٢٥٠ ومرض مرض الموت قريبا من عشرة ايام واتاه اليقين في ليلة الثلثاء الاخيرة في الحادي والعشرين من شهر رمضان احد شهور سنة ١٢٥٥ هـ وله من العمر احد وسبعون سنة وله من الاولاد محمد وعبد الباقي وسليمان وقد اجازهم واولادهم وكافة من ادرك حياته سيما من وقعت بينه وبينه المعرفة او الاستفادة العلمية راجيا بذلك الخير الشامل الكثير ان شاء الله تعالى انتهى كلامه وكذا ترجم له بعض الافاضل رحمه الله في التاج المكلل بترجمة طويلة **وكذا اجازها** لاهل عصره الشيخ العلامة الفقيه المحدث محمد عابد ابن احمد على الحنفي السندي ثم المدني قال الشيخ محمد عابد في كتابه حصر الشارد في اسانيد محمد عابد فقد اجزت كافة من ادرك حياتي من المسلمين ان يروي عني جميع ما اشتمل عليه هذا السفر بالاسانيد التي ذكرتها وكانت تمامه في بندر المخا في شهر رجب سنة ١٢٤٠ هـ انتهى كلامه **وهذا الشيخ** محمد عابد كان شيخا علامة فقيها محدثا سكن المدينة وولي رياسة علمائها من قبل والي مصر محمد علي باشا اخذ العلم عن الشيخ المعمر الحسن الاصاغر بالاكابر الامام المحقق صالح الفلاني المغربي المالكي ثم المدني والشيخ مسند الوقت السيد عبد الرحمن بن سليمان الاهدل اليماني والشيخ يوسف المزجاجي والمفتي عبد الملك القلعي والشيخ محمد طاهر سنبل وغيرهم وتوفي الشيخ محمد عابد يوم الاثنين من شهر ربيع الاول سنة ١٢٥٦ هـ ودفن بالبقيع كذا ذكره جمع من العلماء وقال الشيخ محمد عابد السندي ونقل من خطه على ظهر حصر الشارد في اسانيد محمد عابد مشايخ الذين اروي عنهم في هذا الثبت عموما نا الشيخ محمد حسين بن محمد مراد الانصاري وسيدي السيد عبد الرحمن بن سليمان فسح الله في مدته والشيخ يوسف المزجاجي والسيد احمد بن سليمان هجام واخوه السيد ابو القاسم بن سليمان والسيد عبد الرزاق البكري صاحب القطيع والشيخ صالح الفلاني والشيخ حسين المغربي مفتي المالكية والشيخ صديق بن علي المزجاجي وهو اخو الشيخ عبد الخالق

ابن علي والشيخ محمد طاهر سنبل بمكة المشرفة انتهى وقال الشيخ محمد عابد ايضا شيخنا الامام الذكي الابي الحر
والفهامة الذي لا يماري فلحق الاصاغر بالاكابر الشيخ صالح بن محمد العمري المسوّي في بنشديد الميملة الشهير
بالفلاني برواية عن المعمر محمد بن محمد بن سنة بتشديد النون بعد الميملة المكسورة العمري الفلاني
بقراءة علي الشريف المعراجي عبد الله محمد بن عبد الله الووراتي عن محمد بن محمد بن خليل عرف بابن
اركماش الحنفي عن الحافظ ابن حجر العسقلاني مؤلف فتح الباري شرح البخاري وهذا اسند عال
جدا لا يوجد مثله انتهى كلامه **وقد اجازها** الشيخ المحدث العلامة عبد الرحمن الكزبري بن الشيخ
محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن زين العابدين الكزبري الشافعي الدمشقي استجازه عنه الشيخ العلامة
السيد شهاب الدين محمود افندي المفتي ببغداد الآلوسي صاحب تفسير روح المعاني فاجازه
بهذه العبارة وقد اجزت جناب المستدعي السيد محمود الآلوسي الافندي المذكور بكل
ما يجوز لي روايته وصحت لي درايته من كل العلوم العقلية والنقلية التي اخذتها عن شيوخي
بطريق من طرق الاخذ المعلومة عند اهل الاثر والاثبات وبكل ما فيها اجازة عامة مطلقة
واجزت بذلك كله كل من وقف على هذه الاجازة بشرط ذلك المعتبر عند اهل الحديث والاثر
وارجوه ان لا ينساني من صالح دعوانه وقد حرر ذلك في اليوم الخامس عشر من شهر
ربيع الاول سنة ١٢٤٥ من الهجرة النبوية وانا الفقير محب العلماء العاملين عبد الرحمن الكزبري
ابن محمد بن عبد الرحمن الشافعي الدمشقي المشرفي بخدمة الحديث عفا الله عنه وختم له بالحسنى
انتهى كلامه **قلت** اخبرني بهذه الاجازة العامة بعض فضلاء مكة المشرفة وايضا رأيتها
في بعض رسائل الاسانيد الذي الفه بعض فضلاء مكة المكرمة ولما سألت عنها ولده العلامة
شيخنا السيد نعمان خير الدين بن السيد محمود افندي موءلف جلاء العينين وغيره لم يعرفها
والله اعلم **وهذا الشيخ** عبد الرحمن الكزبري احد ائمة الشام وعمدة ساداتها الكرام انتهت
اليه رياسة الحديث في الشام وكان موصوفا بالعلم والدرس والزهد والورع وكثرة التلاميذ
قال بعض المورخين من اهل مكة ان الشيخ عبد الرحمن المذكور ولد بدمشق الشام سنة ١١٨٤ هـ
وتوفي بمكة تاسع عشر ذي الحجة سنة ١٢٦٢ هـ انتهى قال الشيخ عبد الرحمن الكزبري في ثبته اني اروي
ثبت الحافظ ابن حجر العسقلاني عن والدي وعن الشيخ خليل الكاملي عن والدي فعن والده
الشهير الشيخ عبد الرحمن الكزبري عن الشيخ عبد الغني النابلسي عن البقر محمد الغزي عن والده
محمد البدر عن شيخ الاسلام زكريا الانصاري عن موءلفه الحافظ ابن حجر واما الكاملي فعن ابيه

عبد السلام الكاملي عن والده الشمس محمد الكاملي عن والده النور علي الكاملي عن الشمس محمد الميدومي عن الشمس محمد الرملي عن زكريا الانصاري عن مؤلفه ابن حجر انتهى **وكن الجاها** لاهل عصره الشيخ العلامة المفتي عبد اللطيف الحنفي البيروتي الشافعي بن الشيخ علي فتح الله البيروتي استجاز عنه ايضا الشيخ محمود افندي المذكور فاجازه بهذه العبارة **اقول** قد دخل جناب المستدعي المذكور السيد محمود الآلوسي الحرر في اجازتي العامة لاهل عصري وغيرهم الصادرة مني قبل الآن واني قد اجزته الآن وكل من وقف على هذه الاجازة في كل وقت كان بكل ما يجوز لي روايته وصح لي دراية واخذته من العلوم العقلية والنقلية عن مشائخي الكرام بطريق من طرق التحمل والاخذ المعلوم عند اهل الاثر وبالاثبات المذكورة بعده وبكل ما فيها اجازة عامة مطلقة بشرط ذلك المعتبر عند اهل الحديث والاثر وقد حررت ذلك في اليوم الثالث عشر من شهر ربيع الاول سنة ١٢٤٥ من الهجرة النبوية قال ذلك بفمه ورقمه بيده وقاله العبد الفقير الجاهل الذليل الحقير المحتاج الى عفو ربه سيده ومولاه عبد اللطيف بن الشيخ علي فتح الله المفتي غفر الله لهما انتهى **قلت** اخبرني بهذه الاجازة العامة بعض الفضلاء من مكة المكرمة ولما سألت عنها ولده العلامة شيخنا نعمان بن السيد محمود البغدادي لم يعرفها والله اعلم **وهذا الشيخ** عبد اللطيف كان علامة فهامة محدثا مفتيا بيروت تولاها سنة ١٠٠٩ الف ومائتين وتسع سنين واستمر فيها الى سنة ١٠٣١ ثم رحل الى دمشق الشام وافتى بها ودرس وتخرج جملة من العلماء على يديه وكان من مشايخه ابو الشيخ علي فتح الله مفتي مدينة بيروت وله مؤلفات نفيسة في بلد مشق الشام سنة نيف وخمسين ومائتين والف وتوفي ابو العلامة سنة ١٠٢٠ هكذا ذكره بعض افاضل عصرنا من اهل مكة في تاريخه قال الشيخ عبد اللطيف في بعض تحريراته قد اخذت العلم ولله الحمد والشكر عن مشايخ كرام وعلماء اعلام وعارفين عظام وصلحاء فخام من كل ستاذ محقق وامام مدقق فممن اخذت عنه العلم قراءة وسماعا واجازة واجازة وكتابة وغير ذلك من طرق الاخذ وهم رحمهم الله تعالى ثلاثون فمنهم من هو دمشقي ومصري وحجازي وحلبي وقدسي وبيروتي وطرابلسي وصيداوي وغيرهم واني مقتصر على البعض منهم فمن اجل اساتذة دمشق العلماء الاعلام محدثا ومسندا في دمشق الشام الشيخ محمد شمس الدين بن العلامة الشيخ عبد الرحمن الكزبري والشيخ احمد شهاب الدين بن الشيخ عبيد العطار والشيخ خليل بن العلامة الشيخ عبد السلام الكاملي والشيخ علي تاج الدين بن الشيخ محمد شمعه والشيخ جمال الدين يوسف ومن

البيروتيين العالمان الفاضلان والدى الشيخ علي نور الدين فتح الله المفتي والسيد الشيخ احمد
شهاب الدين البربير ومن المصريين العلماء الاجلاء اهل التحقيق والتدقيق الشيخ احمد شهاب الدين
العرسي والشيخ عليش الشرقاوي والشمس محمد الشناوي وكل هؤلاء صار شيخ الازهر والشيخ
ثعيلب والسيد محمد مرتضى اليمني الزبيدي نزيل القاهرة ومحدثها ومسندها ومن الحجازيين
مفتي مكة المكرمة الشيخ عبد الملك والشيخ شهاب الدين احمد جمل الليل المدني والشيخ مصطفى الرحمتي
نزيل المدينة المنورة ومن القدسيين العلامة الشيخ محمد بن بدير ومن الحلبيين الشيخ العلامة
منصور الحلبي الرميني والشيخ ابراهيم الداغراني والشيخ يحيى المصالحي والشيخ اسمعيل المواهبي
ومن الطرابلسيين الشيخ شمس الدين محمد بن حسن ابي نصر والشيخ السيد عبد القادر الرافقي
وغيرهم رحمهم الله تعالى انتهى كلامه **فالسوال منكم** ايها الشيخ الرحلة لحق الاحفاد بالاجداد
عن ثلاثة امور **الاول** ما تقولون في الاجازة العامة لاهل العصر تذهبون الى جوازها وصحتها
ووجوب العمل بها وبرواياتها او تميلون الى عدم صحتها وابطالها **والثاني** على تقدير صحتها وجوازها
عندكم هل تجيزون لتلاميذكم عموما والعبد الحقير خصوصا ان يرووا عنكم عن هؤلاء الاربعة
المذكورة باجازتهم العامة بجميع الطرق التي حصلت لهم وان يسندوا بواسطتكم عنهم مثلا هكذا
اخبرنا واجازنا الشيخ العلامة الرحلة السيد نذير حسين المحدث الدهلوي عن الامام العلامة
السيد عبد الرحمن بن سليمان الاهدل باجازته العامة عن السيد العلامة المعمر محمد بن سنة الفاسي
المغربي باجازته العامة عن الشريف ابي عبد الله محمد بن عبد الله الوزاني عن الشيخ المعمر محمد بن
محمد بن خليل المعروف بابن كماش الحنفي عن الحافظ الامام ابن حجر العسقلاني عن ابي اسحق ابراهيم
ابن احمد بن عبد الواحد التنوخي البعلي الاصل الدمشقي المنشأ نزيل القاهرة المعروف بالبرهان
الشامي عن المسند المعمر ابي العباد احمد بن طالب الصالحي الحجار عن الشيخ الصالح سراج الدين
ابي عبد الله الحسين بن مبارك بن محمد بن يحيى الربعي الزبيدي الاصل البغدادي الدار والوفاة
عن الشيخ ابي الوقت عبد الاول بن عيسى السجزي الهروي الصوفي عن الشيخ ابي الحسن عبد الرحمن
الداوودي عن ابي محمد عبد الله بن احمد بن حموية الجموي السرخسي عن ابي عبد الله بن يوسف
ابن مطر الفربري عن الامام المجتهد عماد الاسلام امير المؤمنين في الحديث ابي عبد الله محمد
ابن اسمعيل البخاري رضي الله تعالى عنهم **ففي هذا** السند بيني وبين الامام البخاري ثلاثة
عشر رجلا واعلى اسانيد البخاري الثلاثيات قال البخاري في صحيحه حدثنا مكي بن ابراهيم

قال حدثنا يزيد بن ابي عبيد عن سلمة بن الاكوع قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من تقول علي ما لم اقل فليتبوأ مقعده من النار فبيني وبين النبي صلى الله عليه وسلم في هذا السند سبعة عشر رجلا ✱ واخبرنا الشيخ نذير حسين عن الشيخ عبد الرحمن بن سليمان باجازته العامة عن محمد بن سنة باجازته العامة عن الشيخ ابي الوفاء احمد بن محمد العجلي عن الامام يحيى بن مكرم الطبري عن شيخ الاسلام زكريا والحافظ السخاوي كلاهما عن الحافظ ابن حجر نحو ما تقدم **وفيه** بيني وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم ثمانية عشر رجلا ✱ واخبرنا الشيخ نذير حسين عن الشيخ عبد الرحمن بن سليمان باجازته العامة عن الشيخ محمد بن سنة باجازته العامة عن احمد بن محمد العجلي عن الشيخ قطب الدين محمد بن احمد النهروالي عن الحافظ نور الدين ابي الفتوح احمد ابن عبد الله بن ابي الفتوح الطاوسي عن ابا يوسف الهروي عن محمد بن شاذبخت الفارسي الفرغاني بسماعه جميعه على الشيخ احمد المتوري عن بسمرقند ابي لقمان يحيى بن عمار بن مقبل بن شاهان الختلاني وقد سمع جميعه عن محمد بن يوسف الفربري بسماعه عن ابي عبد الله محمد بن اسمعيل البخاري رضي الله تعالى عنهم **وفيه** بيني وبين الامام البخاري عشر وسائط والى النبي صلى الله عليه وسلم اربعة عشر رجلا والحمد لله **قال** الشيخ العلامة صالح بن محمد الفلاني المغربي في بعض تحريراته وقد ذكر بعض اهل الفهارس وهو الشيخ عبد الخالق بن علي المزجاجي انه صح ان الشيخ قطب الدين محمد النهروالي روى صحيح البخاري عن الحافظ نور الدين ابي الفتوح الطاوسي بلا واسطة والده فيكون بيني وبين البخاري ثمانية فتقع على ثلاثيات باثني عشر فيكون شيخنا محمد بن سنة كانه سمعه من الحافظ ابن حجر بطريق الاجازة لان اعلى ما عند الحافظ ابن حجر باعتبار الاجازة ان يكون بينه وبين البخاري ستة انفس ولا اعلم في الدنيا سندا اعلى من هذا السند الآن قال شيخ مشائخنا عبد الخالق المزجاجي في نزهة رياض الاجازة وهذه الطريقة لم تبلغ الحافظ ابن حجر ولا السيوطي لانهما كانا بمصر والحافظ ابو الفتح من رجال الثمانمائة وكان بابرقوه مدينة بجزاسان العجم وكان موصوفا بالصلاح سمع صحيح البخاري من محمد بن شاذبخت الفرغاني وهذه الطريقة لم تصل الى الحرمين الا مع اشياخ اشياخ مشايخنا كالشيخ المعمر عبد الله بن سعد اللاهوري نزيل المدينة هذا آخر ما ذكره الفلاني رحمه الله تعالى ✱ ويروي الشيخ محمد بن سنة باجازته من الشيخ احمد العجلي عن الامام يحيى ابن مكرم الطبري عن جده محب الدين محمد بن محمد الطبري عن البرهان ابراهيم بن محمد بن صديق الدمشقي عن الشيخ عبد الرحيم بن عبد الله الاوكالي عن ابي عبد الرحمن محمد بن شاذبخت الفارسي الفرغاني

ع اي في حين تاليف الشرح وتقدم عنه صاحب البرائع رحمه الله اعلم منه ١٢

عن الشيخ ابی لقمان یحیی بن شاهان الختلانی عن الفربری عن الامام البخاری کذا ذکره الشیخ صلح الفلانی فی بعض مؤلفاته المذکور **وقال** فتقع لی ثلاثیاة بثلاثة عشر فکانی باعتبار العدد سمعته من ابراهیم الکورانی وبین وفاته وولادتی اکثر من ستین سنة وکان شیخنا محمد بن سنة سمعه من الحافظ ابن حجر العسقلانی وبین وفاتیهما ثلاث مائة واربع وثلاثون سنة لان الحافظ ابن حجر توفی عام اثنین وخمسین وثمان مائة وشیخنا محمد بن سنة توفی عام ستة وثمانین ومائة والف انتهی کلامه **قلت** وفی هذا السند من طریق الشیخ عبد الرحمن بن سلیمان الاهدل بینی وبین الامام البخاری احد عشر وسائط ولله الحمد فتقع لی ثلاثیاة بخمسة عشر ح ویروی الشیخ محمد بن سنة عن الشریف ابی عبد الله محمد الوولانی عن محمد بن ارکماش الحنفی عن الحافظ ابن حجر عن الحافظ ابی الخیر احمد بن الصلاح ابی سعید خلیل الکیکلدی اجازة مکاتبة باجازة العامة من داؤد بن یعقوب عبد الواحد الاصبهانی بسماعه عن ابی الوقت عبد الاول بن عیسی السجزی الهروی بسماعه عن الشیخ ابی الحسن عبد الرحمن بن محمد ابن المظفر الداؤدی بسماعه عن ابی محمد عبد الله بن احمد بن حموية الحموی السرخسی سماعا عنه عن محمد ابن یوسف الفربری عن الامام البخاری **قال** صلح الفلانی ففی هذا بین الحافظ والبخاری ستة لکن بالاجازة لا بالسماع وعلی هذا یحمل قول من قال ان اعلی ما للحافظ ابن حجر ان یکون بینه وبین البخاری سبعة علی السماع دون الاجازة انتهی کلامه **قلت** وفیه بینی وبین البخاری اثنا عشر رجلا ح ویروی الشیخ محمد بن سنة اجازة عن احمد بن علی الشناوی العباسی عن العلامة الولی السید غضنفر عن العلامة تاج الدین عبد الرحمن بن شهاب الدین مسعود بن شمس الدین الخازرونی عن احمد بن عبد الله بن ابی الفتوح عن المعمر ابا یوسف الهروی المشهور بسته صد ساله ای المعمر ثلاثمائة سنة عن محمد بن شاذبخت الفرغانی عن المعمر یحیی الختلانی عن محمد بن مطر الفربری عن الامام البخاری **قلت** وفیه بینی وبین الامام البخاری احد عشر رجلا ح **واخبرنا** السید نذیر حسین بالاجازة العامة عن الشیخ محمد عابد السندی ثم المدنی عن العلامة المحقق صلح بن محمد الفلانی المغربی عن الشیخ المعمر محمد بن سنة المغربی بمثل ما تقدم وبالاسانید التی ساق الشیخ محمد عابد فی ثبته المسمی بحصر الشارد فی اسانید محمد عابد ولا نطیل الکلام بذکرها ح واخبرنا السید نذیر حسین بالاجازة العامة عن الشیخ العلامة عبد الرحمن بن محمد بن عبد الرحمن المکی بری الدمشقی عن والده الشیخ محمد بن عبد الرحمن عن والده الشیخ عبد الرحمن بن محمد بن زین العابدین عن الشیخ عبد الغنی النابلسی عن النجم محمد الغزی عن والده محمد البدر عن الشیخ زکریا الانصاری عن الحافظ ابن حجر بالاسانید

الق هي مذكورة في ثبت الحافظ ابن حجر رحمه الله تعالى واخبرنا السيد نذير حسين الدهلوي بالاجازة العامة عن الشيخ عبد اللطيف البيرولي الشافعي عن الشيخ العلامة محمد مرتضى الحسيني شارح القاموس والاحياء عن الشيخ سابق بن رمضان بن علام الزعبلي الشافعي عن محمد بن علاء الدين البابلي عن ابي النجا سالم السنهوري عن ابي النجم محمد بن احمد الغيطي عن شيخ الاسلام زكريا الانصاري عن الحافظ ابن حجر كما تقدم **والثالث** ان تجيزوا كافة من ادرك عصركم وحياتكم بكل ما يجوز لكم روايته اجازة عامة وتمنوا علينا وعليهم المنة العظيمة جزاكم الله خيرا والسوال عن هذا الامر الثالث لاجل مودتي مع اهل العلم وشفقتي على اهل الفضل والان كثيرا من العلماء العاملين لما انتشر فنا بزيارتهم غير مرة في موسم الحج وجدتهم حراصا راغبين الى اسنادكم ويحبون ان يدخلوا في سلسلتكم وكم من الفضلاء الكرام على بان اطلب لهم منكم رقعة الاجازة بل اصراكثر منهم من كان هو افضل مني واكمل واعلم لاخذ الاجازة مني واراد هؤلاء الفضلاء الدخول في سندكم وان كان الواسطة فاجبت بعضهم ولم اجب بعضا كراهة ان اجيز وانتم حي موجود وحياء منهم ان اجيز من هو اعلى مني علما وارفع شانا واقدم سنا فرايت الكراهة في وجههم والله يعلم اني ما فعلت ذلك الا لاجل حقارة نفسي قدام هؤلاء الكملة فايها الشيخ العلامة الرحلة ملحق الاصاغر بالاكابر اجيز واعلى الشروح كافة من ادرك حياتكم وزمانكم وعصركم ولو كان صبيا لا يتميز في اي بلد كان من العرب والعجم خصوصا من اهل الهند والحجاز والشرق واليمن ان يروي عنكم جميع مسموعاتكم ومرويا تكم ومجازاتكم وجميع الاثبات المؤلفة في الاسانيد بارك الله لكم وفيكم ومتعنا الله تعالى بكم والسلام مع الوف اكرام وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد وآله واصحابه اجمعين وشرفونا سريعا بجواب هذه الرقيمة المسماة بالمكتوب اللطيف الى المحدث العلامة الشريف وكان تسويد هذه الرقيمة في مكة المكرمة شرفها الله تعالى سنة اثنتي عشر بعد الالف وثلاثمائة

ثبت الجواب

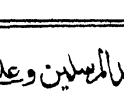

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على محمد سيد المرسلين وعلى آله الطاهرين واصحابه المكرمين **اما بعد** فيقول العبد الضعيف طالب الحسنيين محمد نذير حسين نزيل الدهلي الى العالم جامع الشتات حاوي الحسنات والكمالات محمد شمس الحق خصه الله باشاعة الحق السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

ورضوانه رأيت تحريركم الشريف ومكتوبكم المنيف جزاكم الله خيرا وايدكم بروح القدس واما الرواية فعندكم بحمد الله تعالى من طريق المحدث الاجل الامام الاكمل زبدة الناسكين عمدة المتورعين شيخنا محمد اسحق الدهلوي رحمه الله تعالى من المسموع والاجازة الخاصة مايغنى من التوسع بذلك ولكن مع ذلك انى من القائلين بجواز الاجازة العامة كما شرحتم وانى قد دخلت فى الاجازة العامة من العلماء الاربعة رحمهم الله تعالى فاجزت لكم ولمن تولى نور احمد خاصة ولكل من اخذ تعلم ولكل من شاء ان يروى عنى بهذه الاجازة عن العلماء الاربعة بالشروط المقررة عندهم وانى اقول ايضا قد اجزت كافة من ادرك حياتى وزمانى وعصرى ولو كان صبيا لا يميز فى اى بلد كان من العرب والعجم خصوصا من اهل الهند والحجاز والشرق واليمن ان يروى جميع مسموعاتى ومروياتى ومجازاتى وجميع الاثبات المؤلفة فى الاسانيد كالامم لايقاظ الهمم عن شيخنا العلامة محمد اسحاق المحدث الدهلوي عن جده العلامة عبد العزيز المحدث الدهلوي عن ابيه الشيخ القرم ولى الله المحدث الدهلوي عن شيخه الشيخ ابى طاهر محمد المدنى عن مؤلفه وابيه الشيخ ابراهيم بن حسن الكردى الكورانى ثم المدنى وكالارشاد الى مهمات علم الاسناد عن شيخنا محمد اسحق المحدث عن الشيخ عبد العزيز عن مؤلفه وابيه الشيخ القرم ولى الله المحدث الدهلوي وكالحجالة النافعة عن شيخنا محمد اسحق المحدث عن مؤلفه العلامة عبد العزيز بن ولى الله المحدث الدهلوى وكقطف الثمر فى رفع اسانيد المصنفات فى الفنون والاثر عن الشيخ العلامة محمد عابد السندى بالاجازة العامة عن مؤلفه وشيخه الامام الاجل صالح بن محمد الفلانى المغربى ثم المدنى ح وعن شيخنا مولانا محمد اسحق عن الشيخ عمر بن عبد الكريم المكى عن مؤلفه صالح الفلانى وكالنفس اليمانى والروح الريحانى فى اجازة القضاة بنى الشوكانى عن مؤلفه الشيخ الامام السيد عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى الاهدل بالاجازة العامة وكالحصر الشارد فى اسانيد محمد عابد عن مؤلفه الشيخ محمد عابد بالاجازة العامة وكاوائل كتب المحدث عن شيخنا محمد اسحق المحدث عن الشيخ عمر بن عبد الكريم المكى عن شيخه محمد طاهر سنبل عن مؤلفه وابيه محمد سعيد سنبل وغير ذلك من الاثبات بالشروط المقررة عند اهل الحديث ولازلتم فى حفظ الله تعالى وعونه قاله بفمه وكتبه بقلمه السيد محمد نذير حسين عفى عنه فى شهر جمادى الاخرى سنة ثلثمائة والف وثلثة عشر سنة ١٣٠٣ الهجرية

هذه قصيدة فريدة للعلامة الاديب القاضي طالمحمد خان رح انشدها في مدح شيخه في علم الحديث وشيخ الكل امام الهدى واليقين امير المؤمنين في الحديث في عصره قرة العينين جامع السيادتين نور الخافقين السيد محمد نذير حسين ادام الله بركاته ورفع في الابرار درجاته

قفا بريا ض لشعب خير المنازل ... لبل مع عزير في الصبابات سائل
وانثرها بالقطر تسكاب وابل ... منازل حسن لاعحا الله رسمها
الما على اثار ليلى وربعها ... ودار حوها بالرمل الذوابل
وخالص اموالي وسربي ونائلي ... اياسمرات الحي من ارض حاجر
عهدت بكن الحي في خير منزل ... فيا طيبه اكرم به من منازل
يدافع عني في الغرام بلابلي ... الا يا نسيم الصبح روحي لارضها
رسائل شوق من كئيب متيم ... الى شطبة هيفاء ذات خلاخل
سلام كارواح الحيا في الاصائل ... يحاكي بطيب النشر اخلاق سيد
كريم جميل الخلق والخلق مكرم ... من النجباء الصالحين الاماثل
فهيم وسيم كامل اي كامل ... مطاع مطيع ماله من مساهم
احين قمين للمناقب والثنا ... نظير حسين في كرام الخصائل
شريف حنيف فاضل اي فاضل ... ملاذ ملاث صادق القول بارع
تقي نقي ماجد اي ماجد ... وفي سخي طائل اي طائل
واجدهم اكرم به من حلاحل ... فقيه نبيه اريحي مهذب
ولي حفي صابر متورع ... عزيز منيع القول جم الفضائل
مناقب لاتخفى على كل عاقل ... اذا اختلفوا في معرض الحق والخطا
موئيد دين الله عودا وبدءة ... من العلماء الراسخين الكوامل
وطهر ارض الله عن كل باطل ... له شرف فوق الثريا رفعة
احاط فنون العلم والزهد والتقى ... وفاق بعون الله كل الافاضل
وشرفه بين القروم الفواضل ... عليه سلام الله ماحن طائش

وهذه قصيدة اخرى للعلامة القاضي المذكور انشدها ايضا في مدحه

لنبك ربوعا شنشت البين اهلها ... سقتكن وسمي الحيا بالهواطل
وعمرها عوذ ابتلك القبائل ... اعذ ذكر ليلى يا سميي وذكرها
فداء لها نفسي وقلبي ومهجتي ... وقولي سلامي ثم ادي رسائلي
سلام كعرف الزهر في الروض بكرة ... عليهم باخبار النبوة حامل
عفيف لطيف راحم متعطف ... جليل جميل ماله من مماثل
حبيب لبيب زاهدي زاهد ... كريم نجيب العرق حلو الشمائل
اعن الورى علما وحلما وعزة ... كريم السجايا عالم شيم عامل
لقد حاز في الدين القويم بعلمه ... تراه مصيبا فاصلا اي فاصل
اماط عن الدين المتين مفاسد ... يقصر عنه كل عال وسافل
تبارك من اعطاه علما وسودد ... وجاوب قمري تشيد البلابل

شيخنا وشيخ الكل السيد محمد نذير حسين المحدث الدهلوي مد ظله العالي

يا صاحبيّ دمعي اليوم في هَمَسٍ ... على الخدود وذكر الصوب العارضَ الخَضِلِ

ومهجتي من لهيب الوجد في سُعُرٍ ... على انطماس رسوم الدين كالشُّعَلِ

مراسم البدعات اليوم بادية ... والدين امسى بلا عون ولا وزر

من هاطلات وطيشات ذوي حَدَثٍ ... قواعد الدين والاسلام خاوية

معذنٍ رِهاطل مغدودقٍ رَجِلٍ ... اجشّ مهروبق بالسُّحّ معتدل

والماء منجمس والسُّحْبُ في خلدٍ ... يا ويح سوء زمان عمّ فتنته

هذا الزمان الذي عم الفسوق به ... والنكر بادٍ به والعرف منه بري

منه تحذّرنا في سالف العُصُرِ ... والشر فيه جلي لاخفاء له

هذا الزمان الذي لادين فيه ولا ... عرف سوى عاثري من انكل النُّكُرِ

في ذمه فلتكن منه على حَذَرٍ ... هيهات هذا كتاب الله عزّ وجل

يا ويح قومٍ بليد الفهم قد نَبَذُوا ... كليهما من وراء الظهر في صعرٍ

من غير خُلْفٍ كما قد جاء في الخبر ... من البدائع ما من قبل حدّثنا

مقاعد الامن بادت والمحت وفت ... طُرًّا فبانت كقفر فاقدِ الأَشِرِ

مؤيّدون بعون الله ذي القدر ... لله رهطٌ اطاعوا الله خالصةً

ائمةٌ ايّد الله الكريم بهم ... دينَ النبي نبي الجنّ والبشر

وما اصبنا الهدى صفوًا بلا كدر ... فرحمة الله والرضوان يتبعها

قوم هم ايدوا الاسلام واتبعوا ... وحيَ السماء عن الجبّار فاذكر

في الخلد وانكأوا فيه على السرر ... هم في رياض التقى كالغيث في هطلٍ

لولا تلبّثهم في الكون جاء لنا ... الفرقان في وصفهم في عدة السور

وقرّ عيناً بلا حقد ولا وَغَرٍ ... على طريقة خير المسلمين مشوا

ان رمت فوزا فخذ وارو حديثهم ... عن معدن الرشد لا تترك ولا تذر

هو السمام امام العصر ذا القدر ... محدث العصر أماء العلوم ومهـ

المبعوث شافع يوم البؤس والضرر ... العلامة المرتضى من سادة الغرر

اعني نذير حسين السيد السند ... عون المغيث وشيخي في الحديث به

وفي فؤادي نار لا انطفاء لها ... فراختلاف جموع الناس والزُّمَرِ

ظلّت معالم دين الحق دارسة ... بكل مشعنجرٍ داني ومعتكرِ

فالرعد مرتجس والبرق مختلس ... يا نفس فارتقبي لله واصطبري

هذا الزمان الذي كانت ائمتنا ... والخير فيه بلا عين ولا اثر

هذا الزمان الذي فيه النصوص انتـ ... وذيك سنة طه سيد البشر

هذا الزمان الذي خفنا بوادقه ... عن كلها سيّد المختار من مُضَرِ

لله در اصيحاب الحديث فهم ... ولاحظوا دارة الاكوان بالعبر

لولاهم ما عرفنا الدين من سَفَهٍ ... عليهم ما بكى ورق على سَمُرِ

فازوا من الله بالغفران وارتفعوا ... هم في سماء العلا كالانجم الزهر

فهم مودتهم نافٍ وطِبٌ وآنِسٌ ... بالحق والصدق في عسر وفي يسر

فمعدن الرشد في هذا الزمان الى ... الخلائق في بدو وفي حضر

وكيف لا وهو من اولاد سيدنا ... تغيّبت منكرات البدع في العصر

ومستقيم على درس الكتاب كتاب
له الهيام هيام الواله الضبي
فاعلم بانك لا تسعد الى ابد
خير الخلائق من بادٍ ومستتر
كذا الاحدس وحكم راشد وهدى
بعد النبيين والاصحاب في بشر
فالزهد في هذه الدنيا الدنية اصل
من ذا يساهمه في القدر والخطر
جزاه رب العلى من عالم ثقةٍ
فكم له من يد تعلا ومن سرى
اكرم به من فقيه بارع نسبت
والله شاهدنا في الصفو والكدر
مبرّء عن سمات السوء عنصره
بحر من العلم ذاجاش وذا زخر
فاقت وتيرته طابت سريرته
وطاهر الذيل عن سوء وعن نكر
كان اوفاته بالبر عامرة
تحيى القفار بمنهل ومنهمر
مهذب الامر بالاتقان مهتدياً
بنفسه وبمال وافر وشرى
عاقلة فيه يا اهل الضلال فذا
يلين قٍ بنفسه ولا يلتاط في صفر
ستعلمون غلاما الله صانعكم
ذي نجدة شمري الذيل منتشر
افكاره في قوام الدين صائبة
الله جل عن الاوهام والفكر
وافى الرشاد سديد الرأي صائبه
ولا تشجّ من النيران والسقر
علم وحلم واحسان ومرحمة
ونجدة وعفاف غير ذي وعر
الاله فهو في الابرار واثقهم
الفوز فاز وبه في الورد والصدر
له خلائق لا تحصى واسرها
بحر العطاء كريم غير منتظر
فالعزم الصلت وافى الفضل وافره
بالعدل محتكم في الخير مشتهر
اعظم به من جليل القدر محتبط
حاشاه عن معرة الاخلاق والزعر
وصادق القول في سر وفي علن
فالعدل سيرته من اكرم السير
كان من منهل العرش العظيم لنا
زرع وسيع ببذل الصالحات ذكي
طوبى له من عليم بارع ثقة
تهذيب منتصر للحق معتبر
لقد لقي فيه ذات الاطولين من
منكم عليه افتراء وهو عنه برى
كانما الكيد في الاحوال قاطبة
وما مضى في قضاء الله والقدر
طابت خلائقه روحا ورائحة
ورايه في المعالي ثاقب شمري
وبعده بالحاديث النبيّ بها
فخر الكرام كريم الاصل والعصر
بدون ان تقتفي اثار سيدنا
وحسن خلق جميل غير ذي ستر
شمائل طيبات لم تكن جمعت
بدءاً وعوداً بلا بخض ولا غمر
من ذا يشاركه فضلا ومنقبة
ازكى لنا من نسيم فاح في السحر
اسمع وابصر به من قد وفّهم
معاضد الحق عند الامن والخطر
فيه موارد نا فيه مقاصدنا
وفي العباد ة سهران ومنتشي
اذا تكلم في التذكير تحسبه
ومظهر الحق في سهل وفي وعر
وساهر الليل بالقران مذ كرا
لسانه لن لال العلم كان قرى
اوانه لس باضل الدين غادية
بسيرة المصطفى المختار مستنّ
ومتّقٍ في سبيل الحق مجتهد
العنا وجوّاد كليل مظلم حذر
فقولكم فيه محض الافتراء ولم
على جبلتكم قد خيط ثوب لابر
اكرم به من قويم الرأي مؤتمن
كخالص المسك بالاوراد مختمر
الله كرّمه الله عظّمه

الله علّمه تعليمَ مقتدر ... الله هدّاه به الله ادّبه ... الله قرّبه بالعزّ والامر
الله نوّره الله اظهره ... الله صيّره ذا الجاه والقدر ... الله عرّفه الله ازلفه
الله شرّفه بالفوز والظفر ... الله اكرمه الله فخّمه ... الله قدّمه في الورد والصدر
الله جمّله الله كمّله ... الله فضّله بالعلم والخبر ... الله زيّنه الله حسّنه
الله بيّنه في كل مُزدجر ... الله سدّده الله ارشده ... الله ايّده في العُسر واليُسر
يارب ياسيدي يا منتهى أملي ... مالي سواك لكشف الضر والضرّ ... يارب ارحم على فقري ومسكنتي
هب لي ذنوبي وباعدني عن السقر ... يارب اكرم على عبد سهى وأسى ... في الذنب منغمس في الاثم منغمر
فكم سهى في مشيب العمر واجبه ... وكم اسى في شباب غير مُعتكر ... انت الغنى فلا يخشى احتياجك في
شيء وانت الغنى عني وعن وزري ... لا تُكِلنّ بنا الدنيا بعونك يا ... مُنجي الغريق عن الدارين والخطر
نهى النبي عن الدنيا وخضرتها ... كما روى مسلم رفعا عن الخدري ... فذيك جنة اهل الاعتساف فللكريم
سجن مقام الذل والدنف ... واستر على عبدك المعيوب ذي النقم ... بالذنب معترف بالجرم معتذر
يارب لم استطع دفع البلاء وقد ... حرّمت عن كل منفوس وكل ذري ... خصومنا غلبت فينا مكيدتهم
جئناك يا ربّ مغلوبين فانتصر ... فريحق من شيوع البدعة الذرّت ... وايبست كهشيم النبت محتظر
فالبدع سمّ هلوك لا انتفاع به ... امرّ في الفم من عصارة المقر ... يارب نصرك عام لا تضنّ به
بكل مرتقب فيك ومعتصر ... ياخالق الخلق مالي من الوذ به ... بغير فضلك عند الحادث الغير
ياسيدي يا اله العرش يا صمد ... ويا غياثي ويا كهفي وملّجئي ... سبحان ربّك رب العزّ عزّ وجل
عما يقول اولوا الاهواء والنكر ... انت المعاذ لصون العبد عن نقم ... انت الملاذ لعون الهائم الدثر
يارب فاغفر طلا وارحم عليه فكم ... عفوت عن مذنب في الغي مُشتهر ... ولا تكلني الى نفسي معاملتي
اذا المساء لا تغفر عن القدر ... ثم الصلوة على ختم النبوة و ... الآل الكرام ذوي الافضال والسور
خير النبيين نور الكون نخبته ... كفاه معجزة ان شقّ في القمر ... فذينه درة الاديان ذات سنا
وهدية غرّة في جبهة العصر ... لليات آياته فوق الجنان علت ... ورأية الكفر والاشراك في السقر
للقلع بنيان اهل الشرك قاطبة ... امدّه الله بالتأييد والظفر ... هو الشفيع الرضى عند الكريم اذا
صار الخلائق في هول وفي خطر ... فعلمه مثل بحر لا نفاد له ... بالجود منهم بالفيض معتذر
فشانه في العطايا مثل غادية ... بل كفه في لندى اندى من الخدر ... صلى عليه مليك العرش خالقنا
مع السلام بلا عدّ ولا حصر ... ثم الرضى عن جميع الصحب دائمة ... اهل الرشاد ذوي الاحسان والشبر

ماطاف طائفة بالبيت ناسكة مع الملبين من حاج ومعتمر

هذه قصيدة بديعة فى مدح اهل الحديث لامام البلغاء رئيس الفصحاء عديم النظير فى عصره العلامة الفهامة القاضى طلا محمد خان الفشاورى المتوفى سنة ١٣٠٨ هـ فى مكة المعظمة رحمه الله تعالى رحمة واسعة

اصلى القصيدة بسم الله ذى القدر واحمد الله حمد الاعادل له
ولانفاد مدى الازمان والعصر وهديه لفلاح المؤمنين جرى
ثم الصلوة على طه الامين له واله الطهر والاصحاب قاطبة
اهل التقى والنقى والجود والبشر اورثت الورق فى ايدى من الخضر
يكفى السعيد كتاب الله موعظة خير الحديث كتاب الله عز وجل
وهدى احمد خير الهدى فى العفر عن جابر عن شفيع الحشر والنشر
صلى وسلم رب الكبرياء عليه اهل الحديث هداة للانام الى
اهدى السبيل سبيل الرشد منتهج الاخبار جاءت لنا عن سيد المضر
اهل الحديث غزاة الدين اذ برزوا اهل الحديث نهاة فى الاتباع وهم
يجانبون عن الابداع بالحذر حكم النبى بلا بخل ولا مرض
اهل الحديث ولاة الدين ساحتهم اهل الحديث حماة الحق حين بدوا
وسيف نجدتهم فى الخافقين عرى اعوان دين النبى فى العسر واليسر
اهل الحديث دعاة الحق كلهم اهل الحديث سراة الشرع قادتهم
والقائمون بعون الهائم الدعر بعدة الدين من صفو بلا كدر
اهل الحديث رماة فى صدور رؤى اهل الحديث كفاة المؤمنين بهم
من اقتدى فاهتدى بالعز والظفر فى نصرة الله فى الاصال والبكر
اهل الحديث سعاة الصالحين هدى اهل الحديث ذووا الاتقان عمدتهم
اهل الحديث اولوا التحقيق والنظر فى مقعد الصدق فى الجنات ملتمس
فيها الاطائب والانهار جارية اهل الحديث اطاعوا الله خالصة
ولاحظوا ادارة الاكوان بالعبر والمهلكات موارد الضر والضرر
اهل الحديث علمنا الصالحين بهم اهل الحديث اعانوا الحق وانتصروا

المرتجى فى حلول الحادث العنيف واحمد الله حمد الاعادل له
قضاؤه لطلاة المشركين جرى وهديه لفلاح المؤمنين جرى
عند المهيمن جاه جل عن فكر واله الطهر والاصحاب قاطبة
ما وميض لبرق فى الافاق لامعة اورثت الورق فى ايدى من الخضر
وسنة المصطفى فوز بلا خطر خير الحديث كتاب الله عز وجل
هذا حديث رواه مسلم ثبتا عن جابر عن شفيع الحشر والنشر
فاجاء ريح الصبا بالفرح العطر اهل الحديث هداة للانام الى
اهل الحديث نقاة النقع عن غرر الاخبار جاءت لنا عن سيد المضر
الى العلى من ذوى الاهواء والكدر اهل الحديث نهاة فى الاتباع وهم
اهل الحديث رواة صادقين روى حكم النبى بلا بخل ولا مرض
عند الحوادث فى ورد وفى صدر اهل الحديث حماة الحق حين بدوا
اهل الحديث حماة الدين قاطبة اعوان دين النبى فى العسر واليسر
الى النهى والهدى من غير ما زجر اهل الحديث سراة الشرع قادتهم
اهل الحديث ثقاة بارعون اتوا بعدة الدين من صفو بلا كدر
البدع الذميم بلا زيغ ولا بطر اهل الحديث كفاة المؤمنين بهم
اهل الحديث رعاة الصدق هامتهم فى نصرة الله فى الاصال والبكر
اهل الحديث عداة البدع والكدر اهل الحديث ذووا الاتقان عمدتهم
اهل الحديث بفضل الله موعدهم فى مقعد الصدق فى الجنات ملتمس
ودوحها ذات انواع من الثمر اهل الحديث اطاعوا الله خالصة
اهل الحديث عرفنا المجتبى بهم والمهلكات موارد الضر والضرر
وقد علمنا بلا بؤس ولا خطر اهل الحديث اعانوا الحق وانتصروا

دينًا متينًا مبينًا غير ذي عسر
فراية الحق في الفردوس خافقة
اهل المنهى والدهى في الامن والأمر
اهل الحديث نجوم الاهتدا وولد
فهم بهم لنجاة الموء منين جرى
اهل الحديث لبيت الدين اعمدة
وغيرهم لم يزل في مزلق الخطر
اهل الحديث دعاة الخلق نحوهدى
الاخبار جاءت لنا عن افضل البشر
صدورهم لعلوم الدين اوعية
ساعون لله لا للجاه والفخر
لقول دواهي لا تحصى وقد حرموا
وكل من كان ذا الفهم الزكي وفي
مجاهدين بصدق العزم قاطبة
يراعهم لزلال العلم كان قرى
الفاظ حدثنا منهم مس صفحة
في طاعة الله في الاصال والبكر
من مسهم على الاسلام مجترئ
في نصرة السنة الشهباء مقتتل
كم منهم من اخي جهد وشيعته
وقلبه جاهد في قسوة الحجر
يارب فاغفر طرا واعط الاله
لشارع الشيب مع وهن ومع كبر
ياخالق عبدك الخاطي الحزين فقد
بعفوك الجم يارحمن لا تذر

اهل الحديث بحر منهم اخترقت
وراية البدع والاشراك في السفر
اهل الحديث نهين في مراصدهم
للمقتدين بهم فخر بلا مثل
اهل الحديث كغيث عم نافعه
اهل الحديث لحكم العلم كالاصر
فمارووا قرة في اعين العلما
صدورهم قد خلت عن وصمة الشقر
اهل الحديث لديهم من علوم النبي
فيها اطايب علم جاء في الخبر
داعون واعون اجبا السما لهدى
في الله عن كل منفوس وكل بري
هم شمر وافي اقتدا لدين خاضعة
في طاعة الحق في بدو وفي حضر
لهم تصانيف ما زالت مدبجة
من اليواقيت والمرجان والدرر
والتابعين لقول المصطفى علنا
ومشفقين لامر الله مشتجر
تبالى مرة اهل البدع انهم
في البدع منهمك في الفسوق مشتهر
ولو تلى عنده الاشعار صفقة
في معرض الحشر يوم البوس والهتر
مالي صوالح اعمال فتنقدني
اتاك منكسرا فاجبر لمنكسر
فلا تدعني فليس العرش مطرحي

رايات ملتنا عن سبعة الاكر
اهل الحديث قمين ان يطاوعهم
لا يعملون سوى ما صح في الخبر
اهل الحديث قوم زاد مجدهم
اهل الحديث كليث في الكرايجر
اهل الحديث لقد فازوا وانعموا منهم
وما در واغرة في جبهة العصر
وكم لهم من كرامات تبين في
كنز من العلم او خبن من الخبر
اهل الحديث دعاة العالمين وهم
راعون آداب دين الله ذي القدر
اهل الهدى سلم الاكياس دعوتهم
ولم يكونوا اولى الانكار والصعر
كان من منهل العرش المطهر لنا
بالدارمين منظوم ومنتثر
مشمرين بذيل الجهد نهمتهم
من كل من قد قضى نحبا ومنتظر
بجهدهم في قوام الدين مجتهد
لاقى الاحاديث بالانكار والبوغر
يتلى عليه كلام الله جملته
النسوان مال لكن من مصبا السحر
مضى الشباب وولى الطيبان وقد
من الجحيم وهذا غاية الخسر
مستغفرا من ذنوب لا عداد لها
بين النوائب والاسدام والغير

حسبي لدى الموبقات الصم انت فلا
في كل خطب الى بالضير والضرر
لكنه تائب ماجناه فقد
فانت اهل به يارب فاغتفر
ثم الصلوة على خير الخليقة من
وصحبه المكرمين السادة الغرر
ياخالق الخلق مالي من الوذبه

نرجو سواك لنيل السؤل والوطر
فاغفر واكرم عبيدا ماله عمل
انك مستغفر يختشى من السقر
وان تعذب فاني اهل ذاك وذا
كفاه معجزة ان شق في القمر
ماهبت الريح واهتز النبات بها
سواك عندنا ولي ليؤس والضرر
عما يقول اولوا الاهواء والكبر

عليك ياذا العطا يارجى معتمدي
من الصوالح يارحمن في العمر
فان رحمت على من جاء مفتقرا
عدل قويم بلا لوم ولا نكر
واله الطيبين الطهر قاطبة
وما تغنت حمام الايك في السحر
سبحان ربك رب العزة عز وجل

وهذه قصيدة للفاضل الجليل الكامل النبيل محمد بن هاشم السماوي

الحمد لله العظيم الشان
ذي الكبرياء المجد الحنان
بشرفة ونبوة ورسالة
من سائر الارجاس والادران
حتى انقضى اجالهم فلاجل ذا
وكتاب مولى الكل بالاحسان
السيد العلامة السند التقي
تقليده الاسناد في الحسبان
لما نزلتم في القفول بمنبعي
قبل ابانى بدء ذا البنيان
وسكنتم اسنى عقابالة منهد
من بين اطباق له في الثاني
فاجن ثمولى بالعموم بقولكم
وصلت اليكم من هداة زمان
فاذا هما اجتمعا يؤكدا مرسها
يعموم ها المقرون بالتبيان

مولى الموالي المنعم المنان
ثم الصلاة مع السلام على الذي
وختامة من معدن العدنان
وعلى من اصطحبوه في احواله
فازوا بما حازوا من الرضوان
ثم ليصل مكتوب عبد غاشم
شيخ المشايخ مقتدى الاعيان
اعني نذير حسين متبع الهدى
عن حج بيت الله ذي الاركان
اذ روضة تأبين منبرها الى
يمم لواب عساه الباني
صاحبتكم وقد استجزت اجازة
فكذاك ارجوها بفعل بنان
لاقيتموهم في بلاد الهند او
تحريرها تقريرها بلسان
يروى بها كتب الحديث باسرها

الواحد المتوحد الفرد العلي
قد خصه للجن والانسان
وعلى الاولى والاليه فطهروا
فرضوا على المولى مع الايمان
وعلى من اتبعوا طريق المصطفى
نظما الى ذي الفضل والاتقان
من الحق الاحفاد بالاجداد من
يتتبع يكفيه الثقلان
وزيارة للمسجد النبوي مع
قبر له ذا من رياض جنان
في الجانب الشرقي منه بمنزل
منكم لقرب وسائط الاقران
مكتوبة طرق الاسانيد التي
في غيرها من سائر البلدان
فتفضلوا باجازة مكتوبة
والفقه والتفسير للقرآن

لیس المراد بذا العموم حقیقة
وسعه بتکلف الاتیان
فاریدبا ستکتابها من عندکم
بحثت یدای مشت له الرجلان
او قال قدبی نحوه متقلبا
ولسائر الاخوات والاخوان

لکن بنسبة مالکم فی الان
ولقد حصلت اجازة مکتوبة
رفع الفلان الواسط الربانی
او کلمت شفتای او ان انست
اوجن جن جنون ذالاجنان
حسن الختام علی اتباع نبیه

اذ لا یکلف واحد ما لیس فی
بطریقکم لکن بوسط فلان
فالله یغفر ما جنته جوارحی
عیناى او صغت له الاذنان
ارجو من الله الکریم لکم ولی
وصفیه وکتابه الفرقان

قصیده در مدح مولانا نذیر حسین صاحب دهلوی اطال الله تعالی عمره رقمزده قاضی طلا محمد خان پشاوری

ما اهل حدیثیم ودغا را نشناسیم
باب الحیل این فقها را نشناسیم
بریاد مئ ناب ننوشیم نبیذی

وزبهر ریا بیم وفا را نشناسیم
داریم باخلاص سر بر خط تسلیم
باقول نبی چون وچرا را نشناسیم

درمنع زکوة این هبهٔ مال بیانی
ایوای گر این رسم خطا را نشناسیم
درتر لک حدیث نبوی بادل پرجوش

حیلت نسگالیم ومرا را نشناسیم
از بوی نبی ناقهٔ بو یاست دلما
مشک ختن وعنبر سارا نشناسیم

جائیکه رسد عنعنه تاسید مرسل
ما شقشقهٔ این جهلا را نشناسیم
سرگشته بما نیم به بیراههٔ تقلید

گر بدرقهٔ عمل شتارا نشناسیم
داریم نشاط باحادیث پیمبر
نین نک قیاس فقها را نشناسیم

عافرقهٔ اسلام بتوفیق الهی
جز هدی نبی راه هدی را نشناسیم
صد شکر خداهست که باقول نبی ما

ازجودت ایمان لم ولا را نشناسیم
جائیکه حدیث نبوی پرده کشاید
تلفیق بیان علما را نشناسیم

درجنب احادیث زر آرا نپسندیم
در پرتو خورشید سها را نشناسیم
چون خاک ذلیلیم بدان بدی گر

ما آن شه معراج لوا را نشناسیم
ابلیس بما تا زنماید بغوایت
گر خواجهٔ این هر دوسرا را نشناسیم

محبوب تر ازوی چو بدانند کسی را
دانند که ما جل علا را نشناسیم
صاحب برکاتیکه بغیر صلواتش

ممنون اثر هیچ دعا را نشناسیم
ابن وی نبی قبلهٔ دل بلکه ازان به
محراب دعا اهل صفا را نشناسیم

اعمال من اذره کم افتد بخدا گر
آن سید خوبان رشید لقا را نشناسیم
ایمان بخدا وبه نبی هست یکی کس

وین نشناسیم خدا را نشناسیم
سلطان دنی والی اقلیم تدلی
جز وی دیگری راهنما را نشناسیم

ارجب نبی طینت ما غالیه آساست
غم نیست اگر مشک ختا را نشناسیم
هستیم هواخواه وی از نار نترسیم

جز خاک درش آب بقا را نشناسیم
دارد اثر حب نبی در حریش
ما بهتان ازین مهر گیا را نشناسیم

باطلعت او پس توخورشید نجوئیم
بارفعت او اوج سما را نشناسیم
انفاس نبی نکهت جان پرور ماشد

عیسیٰ و دم روح فزا را نه شناسیم
ما نیم بتاریکی جهل ار بعقیدت
بی هدی نبی نشنوی نما را نه شناسیم
در وادی تقلید سر اسیمه بمیریم
جز مقتبس از پرتو آن مطلع نوا
در تیه عمل راه تقی را نه شناسیم
معدور نباشیم گر از هادی قرآن
از عین و فاصلتی و صفا را نه شناسیم
بی لامعهٔ سنت آن مشرق تحقیق
در گلشن خود باد صبا را نه شناسیم
جز نور و ضیای مه تابان نبوت
در هیچ زمان مجد و بها را نه شناسیم
جز عشق و ولای شه اقلیم شفاعت
ما ملتمس سجود و عطا را نه شناسیم
جز نور و ضیای گهر کان عبادت
ما دلشدگان حسن و بها را نه شناسیم
این فهم و ذکا صرف مدیحش نشود گر
این قلقلهای حکما را نه شناسیم
ما از اثر فلاطون و ارسطو نپسندیم
این داروی جانبخش گوارا نه شناسیم
از مبحث اعراض ملولیم چو فیضی
ما یکقلم این هرزه درا را نه شناسیم
ما خدمت اشباح نجوئیم ز مرسل
این مغلطهٔ عبس سرو پا را نه شناسیم

باشیم بظلمات غوایت متحیر
ان شمع هدی نور خدا را نه شناسیم
نور نبوی شمع شبستان دل ماست
گر طلعت والشمس وضحی را نه شناسیم
آئین هدی شیوهٔ طبع نبود گر
در عالم جان نور و بها را نه شناسیم
ای وای بما گر بنسائی نگذائیم
از راه خدا راه خطا را نه شناسیم
جز اخذ هدی از سنن ترمذی امروز
در کشور دل نور و ضیا را نه شناسیم
جز غرو علای شه گیهان رسالت
در کون و مکان نور و ضیا را نه شناسیم
جز مدح و ثنای گل بستان کرامت
ما باد گران عشق و ولا را نه شناسیم
چون در سفر عشق برائیم بصد شوق
ما مقتبس انوار و ضیا را نه شناسیم
گر عقل رساد رصفتش دم نزنیم پس
ما فائدهٔ فهم و ذکا را نه شناسیم
ای در طلب فلسفه گشته و حیران
اشراق بجوئیم و مشا را نه شناسیم
قرآن و حدیث است شفا دل بجوئید
این کیف و کم و این و متی را نه شناسیم
ما منفعت منفصل و مسهل نپذیریم
ما فطرت ابدان و قوی را نه شناسیم
ابعاد نجوئیم و دراجرام نپوئیم

گر مطلع ان بدر دجی را نه شناسیم
از بهر نهال عمل نیک بلا ریب
موسی و کف معجزه آرا نه شناسیم
جان هدیهٔ دیدار جمالش کنم آری
این آئینهٔ صنع خدا را نه شناسیم
مردار نمیریم گر از قول صحیحین
یا قدر موطای دل را نه شناسیم
میریم بغفلت گر از پیر سجستان
ما طور و طریق صلحا را نه شناسیم
از شرع نبی تازه نهال امل ماست
ما در دو جهان عز و علا را نه شناسیم
جز مجد و بهای درمان حقیقت
در نطق و بیان مدح و ثنا را نه شناسیم
جز جود و عطای یم ملان سخاوت
از فرط طرب جنبش پا را نه شناسیم
جز حسن و بهای مه کنعان ملاحت
ما حاصل این عقل رسا را نه شناسیم
داریم بدامان نبی دست توسل
ما سفسطهٔ این حمقا را نه شناسیم
در حکمت یونان نبود صرفه چو باخویش
قانون و اشارات و شفا را نه شناسیم
این معرکه شیخ رئیس افت دین است
ما مطلب تفصید و طلا را نه شناسیم
گاهی صفت صولت و گه بحث هیولی
ما خانهٔ ارض و سما را نه شناسیم

ما خانهٔ ارض و سما را نه شناسیم

ما ربع مجیب پنستائیم وسطر لاب
ما موئ تفکرات عقلارانه شناسیم
درسین قمر شرح منازل نتویسیم
عیوق وسماکین سمارانه شناسیم
دردور وتسلسل سخن لغو نگوئیم
درمهر بتان عهد صبارانه شناسیم
دلدادهٔ انیم که باخلق کریماست
زلف سیه غالیه سارانه شناسیم
درکلفت ادبار بمانیم مدی الدهر
اجال ندانیم وفارانه شناسیم
تامسجد ومحراب بماخنده نوریست
ماوجد وسماع فقرارانه شناسیم
درکسوت سالوس نجوئیم زروسیم
درروی شما نور وصفارانه شناسیم
باحلق شوارب که بود تالی مثله
تارک عملهای خطارانه شناسیم
باآنکه درین دور بجز شرکت اسمی
سر برخط تسلیم ابارانه شناسیم
درهجرت ووصل ست شعارم انا لله
درغیب ولقاروی وقفارانه شناسیم
انعام علامه که درمجتهدا تنش
درعلم یکی ازعمارانه شناسیم
صد شکر که ماوقف نذیریم وحسینیم
درگاه جلال مرارانه شناسیم
بی نور بمانیم بدیجور خطا گر

وزبهر جدی قطب نمارانه شناسیم
کیفیت ارکان وموالید ندانیم
ماشولهٔ واکلیل وسمارانه شناسیم
ازطلعت غفراوش یاوزبانا
خرق فلک ومنخ خلارانه شناسیم
سیمین زقن وزلف معنبر نشناسیم
ماموکمر تنگ قبارانه شناسیم
جرحضرت حق دردوجهان ازسر تحقیق
تاضابطهٔ عهد ووفارانه شناسیم
جزذکر خدا ازپی مرات دل نزاد
بر منبر تزویر بکارانه شناسیم
بفروخته جانیم بدادار خردبخش
عمامهٔ وتسبیح وعصارانه شناسیم
ماازپی تسخیر ایران قباپوش
این ریش فسق وسبز ردارانه شناسیم
اینجمله بلاشبه علمهای ریائ است
ازفقر وعنا زرد وطلارانه شناسیم
درمخمع صبریم بامید شفاعت
ماعزده رسان بین صبارانه شناسیم
صد شکر که درمدحت نعمان قدم
ازراه خطرای خطارانه شناسیم
برجبههٔ ماقاش بود داغ شقاوت
درحضرت اوروی وریارانه شناسیم
کی دیدهٔ ماکسب کند نور بصیرت
ان شمع شبستان تقیرانه شناسیم

درباره گوئی خرد کارندارد
ماآتش وخاک اب وهوارانه شناسیم
ازنرمهٔ وازطرفه نگیریم حسابی
اسرار سموات علیرانه شناسیم
دلبستگیم نیست باین صورت ظاهر
نازکبدن عشوه نمارانه شناسیم
خال وخط خوبان ترندان ده خیالم
ماکام ده وکام مرارانه شناسیم
ماعین بقائیم باخلاص ومحبت
ماصقلهٔ زنگ زدارانه شناسیم
مادست فشان برغم لعشق نگریم
مابهتر ازین بیع وشرارانه شناسیم
ای اهل ریا چیست که باوصف تصنع
ان خرقهٔ صدرنگ وعبارانه شناسیم
این دلق چه کارآید ونیرنگ ومرقع
صد شکر که ماریو ریارانه شناسیم
درعین بلیات خموشیم وشکیبا
ماکشمکش روزجزارانه شناسیم
برمجتهدان غیر شاهیچ نگوئیم
ثبت است ودران زلت پارانه شناسیم
ازنرمهٔ ابرارچوا وعادل ومنصف
گران مدرخنده لقارانه شناسیم
محتاج وفقیریم ولی بس گدائی
گرصورت ایزد خلارانه شناسیم
کی قبلهٔ مقصود بود پیش نمازم

گر گوهر این قبله نمارانه شناسیم
اعمال مزن دره کم ایدل بخدا کن
ان مشرق خورشید ضمارانه شناسیم

در ظلمت اشراک بمانیم گرازوی
ما ضابطهٔ دین و دلی رانه شناسیم
لب تشنه بمانیم بصحرای قیامت

گر وسعت ان بحر بسینجارانه شناسیم
روز و شب ماهر دو زیر پوشه یکتا
در مجلس و صبر و مسارانه شناسیم

از تحت ثری تا احد ما فوق ثریا
جز ظلمتهٔ ال عبارانه شناسیم
در علم و عمل عقدهٔ دشوار گشائند

جزوی بخدا عقده کشارانه شناسیم
کی صورت اخلاص شود جلوه نما تا
این ائمهٔ صدق و صفارانه شناسیم

القصه جز این سید ذی مرتبه دیگر
ما قدوهٔ ارباب تهی رانه شناسیم
نوازلی در نظر ما است نزد ویش

زان هست که ما این من و مارانه شناسیم
از بهر نثارش بود این گوهر منظوم
در خور بجز او در نثارانه شناسیم

ای برخ کار حسان ایدم ای دوست
تا آن مطهر ابر صفارانه شناسیم
تا منقبتش صیقل ائینهٔ دلهاست

برشیشهٔ دل زنگ شقارانه شناسیم
ای پیکر رنجور چو جویای شفائی
جز عتبهٔ او دار شفارانه شناسیم

از توشهٔ عقبی بر ما هیچ نماند
در بوسه اگر ان کف پارانه شناسیم
ماشد مه نقی نشود مرور فزون گر

در طاعت او پشت دوتارانه شناسیم
در بادیهٔ حشر سیه روی بپوئیم
گران خضر راه صفارانه شناسیم

در مجلس ابرار کجا راه بیابیم
گر قاعدهٔ فقر و فنارانه شناسیم
در محفل اخیار نباشیم مکرم

تا ضابطهٔ خوف و رجارانه شناسیم
با اینکه بلا کیفد در این ظلمت نا سوتی
بی هیچ خفا نور خدارانه شناسیم

سر گرم شهودیم در این ساحت لاهوت
مرغ ملکوتیم و هوارانه شناسیم
از ناوکهٔ عشق دل ما است فروزان

در قلب شتا قلب شتارانه شناسیم
لب تشنهٔ راهیم و نجوئیم زلالی
از درد بجانیم و دوارانه شناسیم

یمنع ره ماست بخلوت کدهٔ قدس
ما حاجب این پرده سرارانه شناسیم
ما عین گناهیم و ره توبه ندانیم

مستغرق بحریم و شنارانه شناسیم
ثابت قدمی در رهٔ دین خاصه شوی
ما اهل وفائیم و جفارانه شناسیم

طبعم چه بلاجاذبه دارد که فزون
ما از پی آن گه کاهر بارانه شناسیم
با دولت اخلاص بخاکیم برابر

صد شکر که ما حرص و هوارانه شناسیم
در باغ دل ما مدد از عالم غیب است
ایجا نفس باد صبارانه شناسیم

از زمین تحدث بجان ساخته ما وی
جز صدق و صفا مکر و دغارانه شناسیم
ملحامه بر اهنگ غزل چال نسازیم

ما وجد ندانیم و غنارانه شناسیم
این مبتدعان را ندهٔ و نشناخته ایم
این طائفهٔ دیده درارانه شناسیم

این بدعتیان در همه جا عین هجائند
مادر خور شان هیچ هجارانه شناسیم
این ملحمه در زمرهٔ احناف و شوافع

جز قصهٔ اسکندر و دارانه شناسیم
ای زمرهٔ قدسیهٔ اصحاب حدیث
حیف ست اگر قدر شمارانه شناسیم

با مذهب داؤد ندانیم سر لیک
عانا هر یانیم و خفارانه شناسیم
از بسکه بجان خو گر صبریم و قناعت

در بزم عمل بزله و نوارانه شناسیم
هر طالب دنیا بود از جهل زبونی
وین لاف زنان خویش ستارانه شناسیم

این قطعه در نسخهٔ عواس تا در بخشش او گرفتار است

اسوده بمقصود قسیم بلا ریب
نحس زغرو سعد همارانه شناسیم

بالاله و ریحان نرسد سبز خود رو
باطغرل و شهباز حبای نه شناسیم

باخلق جهان صلح نمودیم برحمت
کز شور بلی ارض و سمارانه شناسیم

بهر دل شوریده خود جاسلاست
از اهل سخا بانك صلارانه شناسیم

لاریب بود محتبر و پاداش عملها
ماجر ش نائبه زارانه شناسیم

درمعرض حسبان عمل سخت هراسان
صوت نعم و صوت بلارانه شناسیم

هر شعر طرازیکه مدیحی مرا گفت
ماجز در فردوس رضارانه شناسیم

درظلمت الحاد بمیریم اگر ما
ماطائفهٔ اهل هوارانه شناسیم

تاویل نپرسیم در اخبار نبوت
ماغیب نبی را نمارانه شناسیم

درعهد الست از سر تصدیق بلا بود
ماهل حدیثیم ودغارانه شناسیم

برکن فکان چون در قم ارخامهٔ قضا
دریخ کوه صوت تندروان خنده زنت

برق گهر فشان بدم رین شرحیا
دم از بیان شکر و مدیحش همی زند

ماهر بحر و وحش ببر طین در هوا
وین طایفهٔ قصر و بنارانه شناسیم

ماطائر قدسیم ولی در قفس تن
برقول نبی سبقت ارانه شناسیم

بیهوده مجو شیم در اظهار مصائب
مامعترف اهل وغارانه شناسیم

مائی و منی رانده زاطوار طبیعت
این مصطبهٔ تنك فضارانه شناسیم

درحین عطاموی بموسجدهٔ شکر
صد حیف اگر رنج جزارانه شناسیم

ایوای که از قسمت باطن بستوهیم
در پیرده تزویر یارانه شناسیم

ازظلم یزید انچه بما رفت نالیم
مابد ترازو هیچ گدارانه شناسیم

باخویش دراین عالم بی یار نیستیم
ان ختم رسل شمع هدارانه شناسیم

درتیره دلی طالب خاکستر فقریم
ماد ندهٔ این جهلارانه شناسیم

این قصه دراز است ولی رقم ودست
ما متبعان غیب بلارانه شناسیم

ولیضا

اول رقم چوزد بشگرفی وطرفکی
برشاخ بید نغمهٔ مرغان خوشنوا

مشغوف ذکر او بنواهای دلفریب
رعدان خلال لامعهٔ برق در عما

تسبیح وحمد نعت ثنایش همی کنند
ازاد زهر نیك و بد هر روا نیم

چون نسر فلك بانك و نوارانه شناسیم

کی چیره شود قول کسان بر سخن ما
باکوه غم خویش صدارانه شناسیم

ازساغر تحقیق چنان مست الستیم
دربارقهٔ دل من و مارانه شناسیم

برخوان کرامت زده ضدان قناعت
دروقت بلاحرف ابارانه شناسیم

درپهلوی عقبی چه بود رتبهٔ دنیا
باسخت دل سیمهٔ خارانه شناسیم

درشدت و رخوت نه ملولیم و نه خندان
درراه خدا کرب و بلارانه شناسیم

ازدوزخ کفران نعم فارغ و ایمن
ماجز قلم نادره زارانه شناسیم

چون قول نبی پرده کشاید بعنایت
چون در دل آئینه جلارانه شناسیم

راهی است ازین غمکده تا روضهٔ رضوان
همیات دگر قوت و یارانه شناسیم

پرسند گر از کیش **طلاقاش** بگوئید
عنوان نویسنامهٔ لاریب کبریا

حمد خدا است مطلع دیوان ابتدا
باد عبیر سای بهنگام صبحدم

مصروف شکر او بثناهای جانفزا
تکرار و صف وصل تش کرده ورد جان

درکوه سنگ ریزهٔ و برشاخ گل صبا

مخصوص ذات اوست خلود علی الدوام
سبحان من تنزه عن وصمة الفنا
عقل خرد بذروه ادراکش کجا رسد
سبحان من تحیر فی وصفه الوری
فطرت ببارگاه تجلی نبرده پی
این کی شود بوجه کرامات آشنا
فی معترفی بطلعت تابان او فول
حیرت فزای دیدهٔ بینای اذکیا
فرش مهد یکه تو مینا میش زمین
بالا چگونه برشده بر وضع خی شنما
ای فکر زیردست تو بر عتبهٔ نیاز
ذات تو برمعالی تقدیس بی خفا
مثل و مثیل و شبیه و نظیر و شریک کا
دد بلغ خط ستاده قلم نخل سان بپا
بوئی ازان کند غم دوران زدل بدر
داده شهادت این همه بر قدرت خدا
کی پرشدی سپهر ز اجرام روشنا
ورامر کردگار نمیکردی اقتضا
قبل از ظهور عالم خلق و جهان امر
ما فی قه الهواء و ما تحته هوا
انجانه از صعاملهٔ کن فکان خبر
نشنوده در رواق رضا غلغل بلی
فی نون و فی قلم نه زمایبسطر و من یخ
فی کرسی و نه عرش برون و نه استوا
عقل خرد پژوه که صراف معانیست

سبحان من تفرد بالبقا والبقا
داد ار است وجان و نگهدار کون و مکان
سبحان من علا و علی عرشه استوی
والله ملجائی و ادعوه انه
فکرت به پیشگاه تقدس نماند پا
خوبی ز نون صنعت او پر تو حقیر
فی صنعتی بساحت سلطان او فنا
جزدا و رعلیم که افشانده این درر
کاخ مقرنسی که تو مینی نیش سما
ذو القوتی است آنکه بچرخ اور داثیر
وی عقل برآلست تو در سجدهٔ علی
تکوین کائنات نمانع بکاف و نون
برذات کبریات محال ست و ناروا
انرا بود شمیم دل فروز قوت روح
برگی ازین دهد دل رنجور را شفا
کی خط بنامه بمد خامه در ظهور
کی مه شدی بهمی بدریون عصا
قیوم این جهان وجهانیکه پیشرو
حق بوده کردگار برا و رنگ کبریا
نظاره حسن حویش بلا شتراک غیر
انجانه از ملائکهٔ اسمان نیا
فی ظلمت و نه نور و نه از خافقین اش
فی ماه و افتاب و نه ازاصر و ابع سبع
فی آدم صفی و نه تخمیر ماوطین
نشنیده از جواهر و اعراض ماجرا

خار فنا بدامن قدرش کجا خلد
دیان بی تکلف و منان بیس یا
فکر و نظر بساحت کهنش کجا تنند
یعطی کما یرید و یقضی کما یشا
ان کی کشد باوج عنایات رخت فکر
طوبی ز باغ حکمت او دسته گیا
برچرخ ثاقبات وتق فی بوستان نبات
جز حضرت کریم که رویانده این گیا
گسترده شد چگونه باین طرز دلپسند
مانند اب ناوه که گردانند اسیا
وصف تو بر مجالی تنزیه بیهمال
برتست اتخاذ ولد کذب و افترا
بشگفته در حدیقهٔ تن سوسن زبان
این لب دژ هم مضمون و مدعا
کرده دلالت این همه بر صنعت قدیر
کی خامه بی ارادت کاتب قدم کشا
گر کاف کن نه زانچه بند قضا شدی
جبار اسمان و زمین واسع العطا
در مخدع جلال که انزاع است نام
ملاح علم خود متفرد ز ماسوا
فی خوانده در حریم قضا خطبهٔ الست
فی نادم و نه سجدهٔ و فی صبر و فی مسی
فی انفس و عقول و نه تقدیر کائنا
فی از بهشت عدن نسیمی فرح فزا
فی جوهریکه فلسفیش خوانده هیولی

لی نه عرض نه چار عناصر بلا خفا
لی این ولی اضافت و لی فلک و نیز وضع
لی از فلک مناقشهٔ لیسفک الدما
ای نو بهار حسن چه خوش عین رحمتی
نعت نبی است مورد والشمس والضحی
تمثیل این کرام بقول نبی پاک
من صار اهلها فمن الغرق قد نجی
صادق دلان بلغت ایشان زخاص و عام
اهل حدیث را بشمارند بی مرا
جمع چه جمع هیچو فلک مطلع نجوم
جمع چه جمع شمع شبستان اتقا
جمع چه جمع ماندهٔ نه از حرص جانگداز
لیکن فراخته بسما پرچم لوا
لی ساخته بگریهٔ سالوس دیده تر
لی چشم شان زجهل و غوایات در عمی
لاسیما جناب نظیر حسین که است
چون ابر از تر شحی و چون بر قرا سنا
شیخ اجل چراغ اصل صادق العمل
حبل المتین و موءتمن شرع مصطفی
قسطاس عدل و نور هدی قائد امم
در علم و حلم و رافت و احسان و اصطفا
فهرست آفرینش و پیرایهٔ وجود
دانای هر خفی و جلی معدن سخا
شمع هدی و نور خدا نیز شرف
عالی همم دلیل عجم تاج اصفیا

لی صورة و نه ذکر هیولا در ان میان
لی فعل و انفعال و نه کیف و کم و متی
تا بنده لی زمطلع تقدیر هیچ نور
یا حبذا جمال ازل نشر حبذا
زان پس ثنا و منقبت اهل بیت او
هیچون سفینهٔ که بدش نوح ناخدا
وانگه مدیح زمرهٔ اصحاب فیض یاب
یعنی اصلان بکینهٔ ایشان زاشقیا
جمع چه جمع پیشروان طریق حق
جمع چه جمع هیچو ملک اسمانگرا
جمع چه جمع جامع اخبار عرش و فرش
برخوان منعمان جهان گوش بر صلا
جمع چه جمع حامل علم پیمبری
لی کرده بر بدن زرها پیرهن قبا
لی در خلاب تلوسه مغمور و خود پرست
امروز در علوم سنن شیخ مقتدا
وقت صلوة و گاه عبادت هم خلوص
غوث زمین غیاث زمان پیر باصفا
حرفش همه درایت و طبعش همه سلیم
بینای فضل و روح کرم مرکز وفا
قطب نجات و عین حیات و ذخیرت تقی
شیرازهٔ مکارم و سرمایهٔ دها
عالی صفات و عین حیات و ذخیرت تقی
بحر عطا و بدر دجی قطب اولیا
عالی سریر و ابر مطیر و مه منیر

لی عقل خرده دان و نه این نفس بیهوده
لی در فلک مقولهٔ فی الارض جاعل
بر اسمان قدس بجز نور مصطفی
حرف دگر که تا لی ان زد رقم بصنع
منشور افتخار بطغرای انما
من لم یطع و اعرض عنها فقد هلک
حرفی است خوش مقولهٔ و قول است خوشتر
پیستر زفرقهٔ علما تا لیان شان
جمع چه جمع راهبران ره تقی
جمع چه جمع زیب دبستان شرع و دین
جانها فدا نموده براثار مصطفی
جمع چه جمع خاکدر سید البشر
لی اقتضای سمعت و بیوصلت ربا
لی رای شان زحرص سبب کار در ظلام
لی از شراب سفسطه سرگرم و تشنا
علامهٔ که لازم رایش بود صواب
ذکرش نه بهر شهرت و بکایش نه از ریا
نور مبین و شیخ مهین رهنمای دین
نطقش همه هدایت و فکرش همه رسا
ابر عطا سپهر علا اوستاد عصر
والاسمات و مظهر ایات در ذکا
بدر جلی صفی و ولی عترة علی
مفتاح دین و ملت و مصباح اهتدا
والاحسب گزیده نسب مفخر عرب
روشن ضمیر و حبر کبیر و ستوده را

چون او نه کس بوحی خدا واقف رموز
اندر نسب سلالهٔ سلطان انبیا
هم مجمع عوائد و هم مرجع کرام
دیباچهٔ فقاهت و سرلوح اجتبا
با فطنت عطارد و با مکنت زحل
آل حسین و قرهٔ عینین مصطفی
ان حیدر مقدم میدان کارزار
در هر دو کون عامله الله بالرضا
حبل المتین امام مبین شیخ راستین
فخر امم حمیده شیم کاشف الدجی
در هر حرج و مرج نائبه ملجای مؤمنان
علت البیان و واسطة العقد تقیا
ان آفتاب فضل که تحت الشعاع اوست
شیرازهٔ صحائف اسرار کبریا
ذکرش پی رصانت دین مسطر قویم
گر نخل در حدیقهٔ فضلش کند نما
از نورا و ست عالم اسلام را فروغ
شامل بخاص و عام مرا و را بود دعا
عنوان شاهنامهٔ عز و علا بعلم
پور علی مبارز مضمار را رتضا
خامه گرفت و بزم جهان گشت مشکبو
بالعدل والکرامة والفهم والذکا
چون خاک تیره را کند اکسیر از نظر
گردد چو بر ملایک عزت قدم کشا
یارب چو این چراغ شبستان عالم است
چون او نه کس ز روی سنن کاشف خطا
هم عاطف عواطف و هم واقف امور
هم مطلع محامد و هم منبع عطا
بر جبس رای و ماه لقا آفتاب فضل
با رتبت دعائم و با رفعت سها
ان مرتضی علی ولی نبی جلی
والا صفات و صاحب آیات هل اتی
عقل و ادب ز طلعت او گشته مقتبس
نور یقین و رایت دین آیت خدا
هم بوستان همت و هم مخزن علوم
در جبر کسر حادثه منطوق موبیا
انجا که علم او ست کجا علم دیگران
هر اختر یکه سر زده از مشرق نهی
در طبع او ست راستی و صدق را هو
فکرش پی عمارت ایمان چو گو نیا
شمع از ضیا ز حکمت اشراق دم زند
و ز رای او ست طلعت اجرام را بها
دوران بعلم کامل او گشته ملتجی
بنیان قصر معرفت و رکن مرتجی
بیعون فضل او نبود فضل را ثبات
بر روی خاک تا بد اگر نور پاک او
صفر و نحاس چیره شود بر زر و طلا
بر فرق آسمان بنهد پای اقتدار
وین سر و خوش لقای گلستان اعتلا
اندر حسب خلاصهٔ دیوان ممکنات
هم عارف معارف و هم کاشف خفا
علامهٔ زمانه عوشا نقول عقل و نقل
ناهید نود و همسر مریخ در وغا
پر زیب و زین و شمس هکی نور بخش فقر
وان خوشخرام ساحت مضمار افتا
باز آمد م بمدحت ممدوح نامور
خلق حسن بسیرت او کرده اقتفا
بحر کرم ولی نعم جامع الحکم
هم آسمان رفعت و هم مأمن رضا
کهف امان ملاذ جهان مفخر زمان
خود پیش آفتاب چه پرتو دهد ضیا
مجموعهٔ شرائف خلق محمدی
چون بر سپهر ذائقهٔ خط استوا
چون سدره سر کشد بترفرنه فلک
گر نخل در ریاض علومش کند نما
فائض بتن و خشک مرا و را بود نوال
گیتی بفضل شامل و کرده ارتکا
نور مضیئ چرخ معالی دلیل حق
پی نور علم او نبود علم را بها
ذو الفضل والفخامة والمجد والشرف
کوکب بجای سبزه عیان گردد از ثری
باشد چو بر معارج ملت فلک مسیر
برد و ش آفتاب کشد دست اعتنا
دارا این چراغ در کنف از باد انقلاب

وین سرو زیر سایهٔ الطاف کبریا
کلکش بگاز وین سخن تازه نوشت
تمثیل ان محال زدانای سیمیا
چون دم مسیح دهد جان رفته باز
دارد طراز صدر علی الحق واهتدی
هم در شرف مقدم و هم در علا مقیم
اخلاق او مهذب و معنی نهاد
اسلام یافت فائده از حسن سعی او
هر ذره هر ازعلم از و یافته نوا
از علم اوست کشور ارشاد را فروغ
وجود او ست گوهر امید را جلا
تائید اسمان بر ادش علی الدوام
انجا که حکم اوست ندارد کسی پا
خورشید هفت کشور و گردون هفتمین
بینند از سجنجل تن صورت قوی
در جنب اوست منطقی از علم بیخبر
در راه او ست ذهن محمد فگار
اینجا نه از مسائل بقراطیان نشان
با حدس اوست فکر ارسطو همه دغا
اینجا امام رازی ما سخت بی هنر
در امر و نهی فکر ابی معشر است دنگ
شیخ الرئیس بوعلی اهل ضلال هست
چشم مرام را سخنش مورث عمی
تبا لتابعیه و سحقا لقد رضوا
حکم شفای اوست شقاوت ابدی

ان معدن کرم که زداود نطق او
کان اب و تاب یافته از چشمهٔ بقا
بی التفات ناخن او گر گره فتد
نقشش لطیفه ایست که بیرون ازد از خفا
کردد حیاز نطق گهر بار او سحاب
هم باقدر مطاوع و هم راضی از قضا
از درس او بسیط زمین پر شود ز نور
زان شاخه بر نیاورد گل از جنبش صبا
گنجینهٔ رموز تنش لازم السعود
وز فرد اوست طلعت ایجاد را بها
از فکر اوست دیدهٔ تحقیق را بصر
توفیق ذی المنن بر امش علی الدوام
انوار ذکر او همه خواهان افرین
بد رجلی فهم و ذکا انجم اهتدا
تعلیمش از کتاب سماوی نه از روات
در پیش اوست فلسفه از خیز نوا
در بزم او ست حکمت اشراقیان همه
اینجا نه از دلائل سقراطیان نشان
فکر فلاسفه نرسیده باصل کار
اینجا بود مکذبطوسی زاغ بیا
او در بیان علت و معلول یاوه گو
فکرش نه بر صواب و سلوکش نه بر هدی
باشد نجات او همه لبستگی بکفر
من مبلغ الوفاء علی الاخذ باللقا
راموا من الشفاء شفاء و انهم

نشنیده گوش از بجز نغمهٔ عطا
سیمای سیم بین بورق چون رقم زند
در علم هیچکس نتواند نمود دوا
ان شمس پر ضیا که با و هر که مقتدی است
وین قطرها نگر که عرق ریز از حیا
الفاظ او مقدس و فحوای ان سنن
گوئی ستارگان بنشتار افگند سما
او در زمین هند بیک گوشه در وفی
آئینهٔ صمیم دلش صادق الصفا
از بود او ست پیکر تائید را روان
از مهر او ست آئینهٔ سینه را صفا
اینجا که قول او ست نیابد کسی مجال
اثار فکر او همه شایان مرحبا
گردیده از خاکدر ش سرمه ساکنان
تفهیش از حدیث نبوی نی که از مشا
یا نور او ست علم مجسطی تمام دا
در رزم او ست فکرت مشائیان هبا
در درس او ست عقل فلاطون همه دغا
برجای خود رجوع نماید بقهقری
در کار و حی حرف ابی نصر جمله دد
این در مقام هیئت افلاک از نخا
عین کرام را کتبش باعث سبل
باشد شفای او همگی سقم لاد وا
اعنی اگر بدیدهٔ تحقیق بنگری
منه علی شفا جرف الکفر والشقا

قانون او که کرده بیان صحت و مرض
قولش همه ضلال و اصولش همه هوا
ایمانیان دلالان را نداده از ضمیر
ادوار وعده هاش فراموشی وفا
دلها ز حرفهاش همه ریش و بیقرار
افکار منطقی است خطا بر سر خطا
اینجا نه برمهندس و اشکال اش اعتماد
سلمان و بوذر اند درین بحر آشنا
زان پس جنید و شبلی و بشر و ابو یزید
تن بطلموس بل نه بلیناس بیحیا
ظاهر بود ز آیت تطهیر شان شان
گویند بیهراس که جانها بس و فدا
در راه علم دین بجز او نیست راهدان
وی قدر تو سپهر ولی پاک ز انحنا
ان چون شمیم طرهٔ دلدار عنبرین
این چون لآلی عدن جمله بی بها
هم آفتاب علم و هم آفتاب دین
از لمعهٔ تو دیدهٔ امید را ضیا
علم تو سر فراز و کلام تو عین راز
بر کشور وجود وجود تو پادشاه
ای باد بوستان تو آتش فروز عشق
بر بوستان علم تو گرده بر د صبا
گوید سپهر طال له العمر فی الحبور
گرده کند ز نور ضمیرت تو احتظا
بی انکه در جهان بودم از یاطمع
کانون آتش است بلا شبههٔ و مرا
ان در اصول شان نه کشش طرهٔ و بال
اسلامیان مسائل این خوانده با ابا
دارو که او سرشته بود یکقلم سموم
جانها ز کفتهاش بتشویش مبتلا
ان بسته بر صلاح تشق بر سر تشق
اینجا نه بر قیاس و اقوال شان اعتما
بوبکر شیخ و حضرت فاروق و بعدشان
ان افتخار امت و سلطان اولیا
ان سرور یکه دعوی پاکیزه گوهرستی
بی ریب و بی شوائب و بیچون و بی چرا
ورمدح او بجمع روحانیان رسد
وز بهر متقین بجز او نیست رهنما
چون چشمهٔ بقاست کتاب تو روح بخش
این چون نسیم روضهٔ فردوس عطرسا
ایجان و دل بخلق خوشت کامل السرور
ای آفتاب هر دو ضیائی بکارما
ارباب علم را بکمالت انتساب
قول تو روح بخش و دلیل تو دلکشا
هم ذکر غمزدای تو اشباح را روان
وی خاک استان تو سرچشمهٔ بقا
چون یاد محفل تو کنم باکمال شوق
گویند فرشتها طاب له العز والعلا
از آفت زوال شود سر بسر مصون
بی تکه از کسان بودم خوف یا رجا
کرده اشارها با شارات سوی کفر
وین در فروغ شرشکن شحنهٔ ذکا
اطوار عشوه هاش هم اغوی شی ستم
حرفی که او نوشته بود سر بسر عنا
آثار فلسفی است غلط بر سر غلط
وین مانده بر فلاح غطا بر سر غطا
هشدار تا غریق نگردی بموج خیز
عثمان وحیدراند درین کار پیشوا
اینجا نه بوعلا بود از جمع راستان
بر دود هاش حشته بلا وصمت بها
گر ذکر او بمجلس کرو بیان رود
گویند حبذا به ثنا بعد حبذا
ای لای تو چو مهر ولی فارغ از زوال
چون مطلع زکاست خطاب تو عمر دا
ان چون روائح مدنی جمله مشکبین
وی مهر و مه ز نور دلت کاه ما لضیا
از پرتو تو چهرهٔ خورشید لافروغ
اصحاب رای را ز جلالتق انزوا
بر ساحت جمال جمال تو آفتاب
هم مدح جانفزای تو راح الغذا
البستان مسیح شود غنچه در چمن
چون ذکر مجلس تو نمایم بلا اعتنا
از وصمت محاق شود یکقلم بری
گر مهر را شود در عالیت ملتجا
خواهم بقای عمر تو از شام تا سحر

گویم ثنا و مدح تو از صبح تا مسا
جائیکه سر دهی بحد تیغ انتقام
وقتیکه برکشی تو بکین رایت و غا

برعادیان شکست فرستی بیک نظر
از قادیان دمار برآری بیک ادا
آن کینه پرور یکه بود با تو در نقاض

وان خون گرفته که بود با تو در رمی
با تیغ مصطفی بجهالت کشاده دست
با قهر کردگار بمیدان نهاده پا

جوید ز قهرمان ازل نهضت تو
پویید بحر بگاه اجل در رحیل گری
گر عون استوار تو زند هد ستون بزیر

پاشد ز باد حادثه این نیلگون خبا
اوراق شد سیاه بمدحت مگر ازان
برخی نشد هنوز کما حقه ادا

بر قاطنان مدرسه قول تو دلپذیر
برطالبان خمرده درست الم زد
تو برسریر علم زده تکیه و زنیار

نادر دعای متعلک الله بالبقا
در صدر هر مدرسه چو روایت کنند ازان
گوید سپهر را ق لک الحمد و الیها

عقل خبر پژوه که جویای راز هاست
هرچند هفت قطر زمین گشته نجا
نادیده یک بزیر فلک چون تو اهل دل

نشنیده یک بروی زمین چون تو پارسا
ابر گهر فشان و بلای ز آسمان
از بهر اهل سنت و بهر ولی الهوی

بهر موافقین و برای مخالفین
کالغیث اذ تحصّن و اللیث اذ سطا
نخلی است خانهٔ تو که نصرت دهدش

شهی است خاطر تو کش ایمان بود فدا
از رافت است حلم ترا برزمانه دست
وز عزت است علم ترا بر سپهر پا

ای مهر و مه ز رای تو در اقتباس نور
وی مشتری بحکم تو سر بر خط رضا
قاضی آسمان نکند گر ثنای تو

معزول در دمی شود از منصب قضا
منشی آسمان که عطارد و است نام
مدحت نبشته و بودش چشم بر عطا

در حضرت تو نهی ملاهی مگر شنید
ناهید تو به کرده ز تقصیر ما مضی
مریخ کرده رد مظالم بوعظ تو

هندوی چرخ گشته باسلام رهگرا
مرغ سحر دعای تو دارد بصبحدم
خواهد ز کردگار جهان مرترا بقا

اکسیر لطف تو مس دلها طلا کند
در دم اگر کند بزر قلب التقا
از نهی و احتساب تو در مجلس و

گردد هم بمجرهٔ نی کره نوا
ای خاندان نیک تو از دوحهٔ نبی
وی دود تا پاک تو از نسل مرتضی

این اطلس سپهر نگیرند در خویش
برقامت جلال تو دوزند گس قبا
هم ذهن مستقیم تو نقاد هر خبر

هم فکرت سلیم تو صراف هر نبا
چون ابر و بحر دست تو موصوف در کرم
چون مهر و ماه نام تو معروف در سما

علم تو همچو بحر محیط است بیکران
حلم تو همچو کوه گران سنگ دیر پا
هر حکم بی رضای تو مردود اهل دل

هر نکته بی قبول تو ناچیز چون لغا
موقوف بر قبول تو احکام شرع و دین
چون براصول هندسه برهان مدعا

ای مند مجلس بطبع تو احکام کائنات
وی مند رجح بنطق تو اسرار اولیا
هم عقل را کمالی و هم نقل را جمال

هم فقه را جلالی و هم دهر را جلا
در فضل آفتابی و در علم کامیاب
در بحث با صوابی و در رای بیخطا

هم درس را تو جانی و هم روح را تنی
هر بخ را علاجی و هر درد را دوا
ای ورد بوستان تو سرمایهٔ شرف

وی گرد استان تو پیرایهٔ رجا
فضل تو بیشمار چو اقطار روی آب
علم تو بیحساب چو ذرات در هوا

ابری تو در عطیّه و بحری تو در کرم
خاکی تو در تواضع و چرخی تو در علا

کای کائنات را بوجود تو احتضا
علم تو در وحی پرور و حلم تو در لسبتد

باخلق تو زطیب اگر مشک دم زند
دل بد مکن ز مشک که اصلش ز آهوست

اسرار غیب را لب نطق تو مرتکی
صد جا فتد بچاه ضلالات سالکی

ای چون سپهر قصر کمال تو بیقصور
وی هم چو مهر نور ضمیر تو بیخفا

چون ماه پیش مهر بدریوزهٔ ضیا
علت ب البیان و حرز امان و امن جهان

تا ئید دین و حبل متین کامل الیقین
در کل حین اعام مبین قلزم عطا

گردیده در ریاض ثنای تو حق شنو
سوسن سمن نسیم چمن سرو و نسترن

استاده و ز نیاز برای بقای تو
کرده چنار سوی سماوات دست دعا

در زیر رایت نبوی آیت خدا
عیسی بدم خلیل کرم هاشم شیم

کن وجود و مخزن جود و وه شهود
سعد السعود و مقتبس نور بیخفا

جز انکه خاک گردد و خاکش شود هبا
امید را ز بارقهٔ خلقت اقتدار

لازم بود قبول دعای ترا چنانک
در دانه را ست صفق و آئینه را جلا

فرزانگان نهند کنون نام ان حیا
هم شارقات حکم تو محفوظ از قبول

از نکهت تو جوهر جانرا ست قوت روح
از همت تو گلشن اسلام را نما

هم راستان نموده بهدای تو اقتفا
هم و هم در مدارک جاه تو ناتوان

ای از چراغ فطرت تو علم را شعاع
وی از فروغ فکرت تو شرع را جلا

تقریر جانفزای حق دلپسند تو
از نشئت یک نگاه کرم موجب حیات

نکته نزا
کینهٔ خیال تو لوحی پر از علوم
آئینهٔ جمال تو جام جهان نما

ذکر تو دلنشین و ثنای تو خوش شرا
احباب راشدین تو سرحلقهٔ کرام

بی مائه ثنای تو خون آمل هدر
بی سایهٔ لوای تو سعی عمل لوای

وی بر علوّ رتبهٔ تو آسمان گوا
هم فکر بیقرین تو حلال مشکلات

ای از تو نور چشمهٔ خورشید و لفروز
وی از تو دیدهٔ دل امید پر ضیا

هم مدّت بهار کمالت بلا انقضا
بر یاد حسن خلق تو در باغ عندلیب

صد آفرین بعقل تو ای رهنمای کار
یا حبّذا جمال و کمال تو حبّذا

گیتی چو نور یافت ز تو گفت آسمان
نام تو در لپذیرد و کلام تو دل ربا

انوار قدس را دل پاک تو موعمن
گر دست اقتدار تو اش نیست رهنما

اهل حق پیش تو هر روزه مستفید
رطب اللسان و فرد زمان کامل الوفا

گلبانگ عندلیب هم آواز فاخته
از بهر کامگاری تو میکند دعا

در اتباع ختم نبیین دلیل حق
داؤد در ثنا و سلیمان در اعتلا

خصم ترا محال بود لاف همسری
خورشید را بسایهٔ لطف تو اقتدا

شرمنده شد سحاب ز علم تو زان سبب
هم بارقات رای تو محفوظ از خطا

هم آسمان بذکر جمیل تو گشته پر
هم فرهم در معاقد عز تو نارسا

تحریر روح بخش تو دلخواه و دلپذیر
وز نشئت یکنظر بزر قلب کیمیا

نطق تو به گزین و بیان تو مستبین
ابای ماجدین تو سرچشمهٔ وفا

ای بر سموّ عتبهٔ تو کن فکان دلیل
هم عقل پیش بین تو کشاف مدّعا

هم عدّت و شمار جلالت بلا حساب
هر دم هزار بوسه دهد بر دهان صبا

قلبم طلا کند اگر از لطف نیست دور

ای مهر یافته ز تو اکسیر بها
اوّل ندا بمن کند این دهر بیمدار
از کار من مگر بکشاید گره خدا
کارم همه محبّت و آثار ان عیان
شعرم را نضارت فردوس بر ملا
هم سینه را بنور سخت کرده گلستان
گویم ترا بشوق که روحی لک الفدا
تا ابد رحمت ازلی قطره زن شود
چون در مناقبت شوم اسمانگار
انگه ببوی باغ سنن هست ترجمان
از حوض کوثر نبوی جویدار تو
مدح و ثنای تو نه حد من بود بدست
دانند قدر و منزلتش جمله صفیا
باشد سزاوار خورد شایسته بیگمان
این بنده از کجا و هوای تو از کجا
یارب مرا بنام کرم راه مستقیم
معلول جان عمر ده در شدّت و رخا
دراهدنا الصراط صراط الذین هم
گه ملعب هوا جس و گه سخرهٔ هوا
از ضعف و پیریست که بگذاشتم گنه
لاتقنطوا دلیل من است اندرین مقام
فضلی که از مصائب دوران دهد خلاص
بی منت نیایش و بیخدمت ثنا
یارب بلطف شامل خود باش یاورم
بازم بود ایاب بآن شیخ باصفا

این عسکر نوائب ایّام قدّاست
برخوان غم چو عالمیان را زند صلا
با این همه نکایت افلاس و بینوا
بزمم همه صداقت و نظم بر ان گوا
فرخنده ساعتیکه درایم بملک هند
هم دیده را ز خاکدرت داده طوطیا
سایم بخاکپای تو سر پس بدن و ق و ق
بر تارک من از ملک العرش والعلا
ای بیال شوق مدیح تو بی درنگ
کی سر فرو برد بدم نافهٔ ختا
این ملک اتباع دیار و لی نعمتی است
کانجام این شتابد عایا بلا نتها
ورنه کجا خزان و کجا قدر زعفران
بهر مسیح مائده و زبهر خس گیا
از کائنات ارض و سما مرهم نشست
انراه کش رسول خدا بوده رهنما
افراط ابران و زتفریط وارهان
انعمت وارتضیت بهم ره بمن نما
عرم چو نوحنی و چو ایوب فی شکیب
از دست نارسا شده مکّاره پارسا
از جود و لطف خویش کنی تدارکش
لطفیکه از نوائب حدثان کند رها
دارم سوال مغفرت از تو چو گفتهٔ
اذ بشت الجبال و اذا انشقت السما
ای علم و عقل را ز ضیای تو اقتباس

پوشنده سوی من چو سپه در قفا دوا
نبود کسی که عقده کشاید ز عاطفت
با این همه شکایت دوران بیوفا
نطق مرا عذوبت تسنیم در گرو
در دل کمال شوق و بکف جزوی از ثنا
ایم بپای بوس تو انگه بصد نیاز
مدحت بطول نظم دهم عرضه بر ملا
بر دوش نه سپهر نهم پای اقتدار
بر اوج اسمان بودم عزم ارتقا
سیراب کی شود ز زلال خضر هرانک
جز در دیار ما نبود درد یار ما
این مدح نذر محفل اصحاب میکنم
دانند پایهٔ سخن بنده از کیا
این لطف ایزدی است و گرنه بحسب عقل
باشد بدین سخن ز می و اسمان گوا
ایاک نعبد آمد و ایاک نستعین
خیر الامور اوسطها گفته مصطفی
میپسندم ای کریم بفضل عمیم خویش
این بنده تا بکی بغم و غصه مبتلا
یارب بجان زار فیض رحمتی
وز عین فضل خویش کنی حاجتم روا
یارب تو ئی که کار جهان میکنی بفضل
امن یجیب دعوة مضطر اذ دعا
در گیر و دار شعر که بزمی است شیرنغ
وی اهل فضل را سر کوی تو ملتقی

هم مطلع ذکائی و هم مشرق شرف
هم قبلهٔ دعائی و هم کعبهٔ صفا

نور کمال تو بجمالی به از نجوم

قصر جلال تو بمعالی به از سما
در نفس خیره نقش تو کالشمس فی الغمام
در جان تیره مهر تو کالبدر فی الدجی

حسن دگر گرفت نگار از کمال تو
بروی فرزود خامه چو خال و خط شتا
تا از ظهور ساغر زرین آفتاب

اقطار چار حد جهان است پر ضیا
مشکوی مشکبوی جهان از علوم تو
باد اهمیشه هیچو شب قدر نور را

باد جهان ز نور جمال تو مستنیر
تا از جهان نشان بود و از زمان نشا
با آب و تاب باد بعلم تو خاک هند

چندانکه آب را بود و خاک را بقا
ای سیّد السّند منم این کرده تو
فکنده ام بطاق فلک غلغل ثنا

این بنده را بنعت نبی قطعه ایست خوش
خواهم درین مقام کنم ثبت بیخ
فخرم همین بس است که باشم ز رهط تو

ای جدّ امجدت سرو سالار انبیا
سلطان چار بالش سرے بعبده
من مسجد الحرام الی ذروة السما

چون تاخت از محوطهٔ ارکان ششجهت
هم عرش فرش شد و هم سدره منتهی
در منتهای سدره از و ماند پر جبل

زان پیشتر ببدقهٔ عربناک کفے
رفت و کشود دیده بدیدار ایزدے
خالی دل از نقوش خیالات ماسوا

اول زبان کشاد بتقدیم حمد و شکر
زان پس دو دست بست بتعظیم کبریا
ازوی هم تحیت و از حق هم سلام

وز حافلان عرش شهادت بلا فراز
دید آنچه دید و خواست ز حق هر چه خواست یافت
انواع مکرمات برون از حد و حصا

ای گلستان رافت تو جنة الخلود
وی استان عزت تو قبلهٔ دعا
هم طلعت تو ماه و لی فارغ از محاق

هم رایت تو سدره و لی عین منتهی
این فکرت بلند و اسمان پرند وه
چون خواست قصر مدح تو نایت کند بنا

اندیشه بانگ زد که نه مرد این مقام
هشدار کان بنا چو شود اسمانگر
حرفی ازان تمام نسازی بعمر نوح

گرچه هزار سال زنی پویه در ثنا
بود ندای زکسوف و خسوف آفتاب وه
ایمن گراز تو نوزمی دندای افتنا

از رفعت است قدر ترا اسمان سزد
وز عزت است جاه ترا عرش مرتقی
مجموعهٔ مکارم اعطاف ایزدی

دیباچهٔ لوازم اوصاف کیس یا
شیرازهٔ مراسم اشفاق دل پسند
پیرایهٔ مراحم اخلاق خوش ادا

خیر البشر مربی کل معدن کرم
عالی نظر امام رسل فخر انبیا
عزم مجاهدان تو باچرخ همعنان

صیت موافقان تو در خلد خوشنوا
میخواستم که شاهد نعت ترا کنم
دامان زیاده پر ز گهرهای لایها

هر لفظ را لباس بپوشم هزار تق
هر نکته را بطرفه بیارم هزار رجا
هرچند طبع باعث تطویل مدح تو

اما ادب ندارد درین عاجز رضا
گفتا که مدحاونه حد تست ناگزیر
کن دیده اشکبار و جبین بر زمین بسا

اکنون که سوی مرقد پاک تو می برد
شوقم عنان گسسته ترازوارس صبا
سر را کنم بمسجد عالیت سجده رین

جانرا کنم بعتبهٔ درگاه تق فدا
هرگز ازان مقام نه پیچم عنان عزم
نایافته ز میشهٔ جودت خط رضا

گلدستهٔ مجمع روحانیان دهم
از غنچهای تازهٔ این گلشن وفا
الحق که چون منه نتواند تراستود

جاهت کجا و من زکجا مدح تو کجا
روح الامین پاک بلی لیق ان نهاد
بنیانِ خوش ثنای درین بوستان نسیم

الحق که بهر مدح کمالات تو قدر
ایجاد کرد حرف و لب و معنی و هجا
تا گفته ماند نعت تو زاقراط ذوق و شوق

هرچند خامه گشت لبسرد ز رع ثنا
در بزم رنگ و بوی جمالت ز جبرئیل
در رزم آب و تاب جلالت ز مرتضی

گر ذات عالیت نبدی مطمح نظر
و ز نفس قدسی تو نمیبود مدّ جا
لی عالم از حجاب عدم می نمود رخ

لی کاون بدامن تو نکردی التقا
بی سنت رسول درین دامگاه شیر
نتوان خلاص یافت ز بند غم و عنا

باشد حشّه داروی درد دم که هست
هر ذرّه اش برای دم معدن شفا
فی الحال قرعه وار ز کف افگنم بحکم

دردم گر افگند بخطا قرعه بر دوا
و قتظهر سنّت و قرآن بن دعقل
اوراق فضل و دانش ریسه بود هبا

در اتباع قول پیمبر بود نجات
در طاعت رسول رهت هست بر هدی
یا من یریدان یترقی الی النعیم

طوبی لمن تقرب بالحق و اعتلی
هر کس که چنگ زد بحبال من اعتصم
یابد بگوش هوش نوید فقد نجی

ای حدّ رتبت تو برون از خط قیاس
وی عدّ نعمت تو فزون از حد حصا
امید من بدولت دیدار تست و بس

یا غایة الرّجاء و یا منتهی لمنی
حرف ز نعت تو نشود تام و کژند
چندین کتابخانه سیه مشق جحی

نورت که هست مورد انوار ایزدی
قدرت که هست مطلع و الهام ذوالعلی
در جاه و اقتدار ز روح الامین فزون

در عز و اعتلا ز همه ماسوا سوا
در پیشگاه قرب خدامی برد سبق
بر صدر گاه عرش برین کرده متکی

ای دل قصیدهٔ تو نهایت پذیر نیست
این قصه را چو سدره کنون سدره منتهی
خواهم ز حق طلایهٔ توفیق در عمل

والله لا ین ال قدیر الما یشا
دنیای دون مجوی و قناعت گزین که هست
دیدار این عجوز غم افزا و غصه زا

امید ناکسان همه ائینه دار یاس
اقبال این جهان همگی عکس لابقا
از اهل عصر عهد و وفا را طمع مکن

در طبع دیو خاصیت مردمی کجا
یا بی شفا چکونه اگر از طبیب وحی
بهر علاج دل نه تلقی کنی دوا

بینی هزار راحت و باشی بعافیت
دل را بفیض نوش نبی گردهی شفا
سائل بود محیط تر اگر شط زبان

یا بحر علم ختم رسل سازی اشنا
ریزد همیشه تا فلک از بهر نوش خلق
گه انگبین بساغر و گه زهر در اناء

حظ موافق تو همه شهد عافیت
جام مخالفت پر از زهر جانگزا
بر یاد یار خوش غزلی کیفما اتفق

منظوم کرده خواهش ای دوست یار را
ای عشق را بگوشهٔ چشم تو امن و ا
وی حسن را بدرگه ناز تو التجا

برسر و لاله داری و در پست گلشکر
در غنچه یاسمین و نه بس گل حنا
بس مه کشیده از زلف اللیل دائره

بر گل فشانده از فلق صبحدم ردا
در دُرج لعل لوء لوء لالای ابدک
بر برگ لاله سنبل خوشبوی مشکسا

بر نسترن بنفشه و بر ارغوان عبیر
بر عرعر افتاب جهانتاب بیخفا
لعل تو دلستان و جمال تو گلستان

چشم تو سحر بابل و قدّ تو فتنه زا
بر ابر و تو مجره گردان بود نسیم
بر گیسو تو سلسله جنبان بود صبا

لرزد دل زهوای تو چون شاخ گل تر
برد است گلستان رخت از ارم سبو

کرد است زاغ خال تو در لاله زار جا
خویت اگر جفا نهراسیم از جفا

زهر فنا است بی خضر در مذاق من
رنگ رخت زناز کی ار بوسه می پرد

ماند بوی گل که همی پاشد از هوا
رنجور در قیام کند تکیه بر عصا

مهر تو جا گرفته در اجزای پیکرم
دارم شگرف مطلع دیگر برین روی

اینجا بیانش ار بکنم باشدم روا
وی شمهٔ ز موی تو والیل اذا سجی

برگیرد از نهاد جمال تو سایه گر
از انفعال طرهٔ پر پیچ و تاب تو

بس پیچ و تاب خورده بخود نافهٔ خطا
یعنی سیوش بهر خراچهره در رخا

هر صبحدم بیاد تو در پیش کابنان
امشب مگر که بسته ره شرق را ه مر

ظاهر نمیشود اثر صبح مطلقا
لی هیچ همدمی پی اظهار درد دل

نام خدا چه طرفه شدی یار چوگل
ای شاه حسن اثرك الله بالبقا

بگذار ایدل این همگی را مضی مضی
در خط شود چو مشك زخالش نشنه خط

ای گر بکلبهٔ عمد بدیده گویمت
اهلاً فداك نفسی سهلاً و مرحبا

کار تو نیست در کشش زین گرد و داوری
وز رای طاقت تو عشق و دران صبر کن که عشق

ابرام نیست خوش بدعا قصد کن کنم
زیرا که نیست چارهٔ کار مجز دعا

تا ابر از شوق بود دیده اشکبار
یا د امر یط نور ز علم تو موجزن

ای کردگار بخش گناهم چو گفتهٔ
انی اجیب دعوة داع اذا دعا

در هر دو کون نور هدی خواهم از خدا
چون بر هدی است ختم سخن پس دران

ولہ فی مدح اهل الحدیث وذم اهل الرای ایضاً

اصل دین آمد کلام الله معظم داشتن
پس حدیث مصطفی برجان مسلم داشتن

گلزمین فکرت و دل سبز و خرم داشتن
نیك نتوانی مراد ر پیش گاه امر و نهی

وقف بدعت شد جهان و سخت نازیبا بود
از ولیعهدان شیطان منصب جم داشتن

عزم بر تقلید معنی مصمم داشتن
این بود بر کعبهٔ دین پشت کردن وانگهی

دیده و دل وقف کردن در فتاوی و رشو
گوش بر اقوال خیر المرسلین کم داشتن

پای در تائید مذهب سخت محکم داشتن
خاتم دل نقش دار از امر و نهی نیدعت

ابو حنیفه

او هر چه خوش باشد ز رحمت قرب یابد
بر رسول الله مقدم داشتن

از ره تحقیق گشتن وانگهی انجامها
از غوایت در سخریت قامتی خم داشتن

اکثر شتن فاضل بصدق دل بقرآن وحدت
پس سر انگشت جفا بر قول خاتم داشتن

گوهر قول نبی برطاق نسیان گرد ناک
قول پیغمبر بتاویلات برهم داشتن
هست نازیبا زد انایان دین پرور این
عادت شان شد لب اظهار را بکم داشتن
گوش بستن از کلام حق پلنگ از عنده
تا بکی باد شمن این لطف دادم داشتن
زشت باشد نوعروسی را دو شوهر کردن
خیرگی وانگاه برخود نام ادم داشتن
برشدن برطارم اقبال از فیض حدیث
خویش را از برتری برفوق طارم داشتن
گاه از تذکار مسلم جان غمزدست فخر
دیده را محروم از فردوس دیدم داشتن
هیچ دانی ماتمی از مردن دل صعبتر
هفتوان را خوانده ماتم بهر رستم داشتن
دور کن از دل هوا زیرا که نبود خوش نما
فرض باشد قبلهٔ دل موقف غم داشتن
کرده اعراض از عروض اعتراض این وان
دل بتفسیر سلف مضبوط و محکم داشتن
از صفات او نزول و استوا نخوان
وربلابر لب صدای خیر مقدم داشتن
لطف چون بیبال گردد خواستن از پیش
روبهان را در نهیب از فر ضیغم داشتن
انی که در اقسام بدعت صنعتی سرتابیا
دائما مقصد بر مشرب مطعم داشتن
نفس والا نهمت از کسب مجالی بهره ور

وانگهی خرمهره بر افسر کرم داشتن
افترای این جفا کیشان براهل اجتهاد
کشتگان تیغ شیطان رسم ماتم داشتن
بین بالوعه نمودن آشکارا بهر خلق
کین ارباب صفا در سینه مدغم داشتن
چون دو سر هنگان دارا کش بود طغرل بدار
برد و دلبر مال یکدل را مسلم داشتن
حبذا در مرغزار مصطفی دل کرده خوش
در صعود طارم از اسلام سلم داشتن
از بخاری فیض یاب و دل بحسن اعتقاد
گاه در رشوق مؤطا دل متیم داشتن
بهر اصلاح دل از اخبار احمد پیش رو
واجب آمد بهر این دل صعب عاقد داشتن
عافیت اینجا نداند رد صولتی کی ممکن است
مصحف و افسانه در یکجلد باهم داشتن
وی در دیوار عزلت دم فرو بردن صبور
دیدهٔ امید بر خلاق عالم داشتن
ورمشابه پیشت اید در بیان مدعا
بالیقین مجهول را زان هر کیف و هرکم داشتن
سینه از آه غرامت شعله زن کردن بود
تفرقه چون جمع باشد خود کم از کم داشتن
از نخم جان قناعت کوش خوردن جام هیز
صورت مدحت نمودن معنی ذم داشتن
از فریدونی هزاران لاف پس ضحاک وار
میتوان شد نی ز تکلیفات بیم داشتن

نصرت مذهب نمودن بی دلائل روز و شب
تهمت تن سایهٔ بر پور مریم داشتن
دادرازدانندگان کارکاندر کارد ین
درخش وخاشاک پنهان ابر مرهم داشتن
دشمنان مصطفی بی شبهه اهل بدعت اند
چاکر دارا باسکندر سر کم داشتن
حیف باشد باچنین طبع نوزین دیو سار
پس غزال ساز بدعت وحشت ورم داشتن
رتبهٔ تحقیق باشد طارم عزت خوش است
در حریم کعبهٔ اسلام محرم داشتن
ای چو آذر دل پر از اشعار چون اتشکده
گه جوامع گاه مسند گاه معجم داشتن
رستم عهد ازل بوده است ایندل لاجرم
نوش زنبو را زدم جانسوز مرقم داشتن
غم چی آمد موجب اصل نجات اهل دل
یاد می بر یاد همدم ناله همدم داشتن
انچه از ایات فرقانی نماید محکمات
بر زبان خویش قفلی از الله اعلم داشتن
گر عطا اید زحق صد شکر گفتن در سپاس
دیده را زاشک ندامتها عرم داشتن
همگنان را در سخن تهدید کردن ز ابتداع
کار دونان است دل بر آن مغرم داشتن
مردمی باشد مروت نی که همچون ذوالرئاب
سلطنت با شیطنت مخلوط باهم داشتن
در مصاف پور زال اخوکچی باشد سزا

پیرهن زالی را بجز آب طمع و برچم داشتن
شیر مردان را سزد دیهیم عزت تاج سر
وین زنان را مجمر از بهر منعم داشتن

قهرمان ناچیز گو خود را اگر داری هوا
دل باسرار معارف چون قهرمان داشتن
چند از اغوای شیطان در بیابان شقا

نفس سرکش را باین شوخی مرهم داشتن
وه چه زیبا باشد از فیض بهار مصطفی
دوحهٔ امید دائم بر عرم داشتن

عزم تسخیر بلاد قدس در دل داشتن
رایت دین را سزای ست پرچم داشتن
نیست انسان زین هوس شو یکقدم کم داشتن

از هوس اضداد را یکجا فراهم داشتن
نیک شو پیدا و پنهان خوش نباش تا کی
در مزاج انگبین تاثیر علقم داشتن

این هوس باشد وگرنه کی سزد شوق بهشت
در دل وکرد اراصحاب جهنم داشتن
بر طاوسان بود خوش برلوای خسروی

از دم خر نیست زیبا عقد پروین داشتن
اهل دل را در عنا صوم و صلوة آمد خصاص
مطربان را در غنا گه زین و گه بم داشتن

ظلمت اندر ظلمة از مهر حق خود شید شو
تا بکوی خود راچو شیر تار و مظلم داشتن
در هوای درهم و دینار درهم داشتن

عشق دانی چیست لب پرخنده بودن وانگهی
وعده ها پنداشتن همدوش صد وعید
عید قربان را مقارن با محرم داشتن

در گهر پرورد ن دل عادت یم داشتن
باهمه پردولق در یوزه گر بودن خوش است
جان سپر کردن غم ایام را در خیر و شر

وز بهار فیض در دل صد سیر داشتن
چشم بر خورشید نور هیچی شبنم داشتن
صبر و شکر اندر حوادث ضم نمودن دائما

بی کفی سی عمر ان مرعصار اکی رسد
پیش خصمان سطوت ثعبان و ارقم داشتن
پیکر سل گر نخواهی هیچی باهم داشتن

دم مزن از گیر و دار خویش شو لاشی است
ای طلا چند از مقال خویش حرف است
صورت تریاق بودن سیر سم داشتن

نخل یاد در ضمیر و صیت باقیم داشتن

ترجمهٔ قاضی طلا محمد خان مرزبان الفوائد و تاریخ طبع این قصائد یکتهٔ خانهٔ بدیع البیان فصیح اللسان حکیم مولوی میر شاه بخت صاحب کامل سلمه ربه خویشم مولانا السید محمد نذیر حسین صاحب محدث دهلوی مدظله العالی

چنین ممدوح را بود این چنین مداح شایانی
معلی منصبا داری سخن سنجی زبان دانی
چو در هر هر و زبان خوانی کلامش را بخوبی

عرب راهست عجم را هست سلمانی
سکندر ویسه را بود و خود را گاه گوید
نظر کن انکسار طبع این مرد مسلمانی

زهی جان که احمد شاه ابدالی خطابخشش
عطا خان علوم کرد پاجاگیر و فرمانی
پسر بگذاشت در عالم که باد از دیر صاحبش

محمد اسلم ڈپٹی کمشنر مرد میدانی
اخ او بود ان عبد الکریم فاضل دانا
که بوده مستند قاضی القضات ملک افغانی

برادر زاده هست او را که عبد القادر خانی
بصدر بود در عهدش وزیر شیر علی خانی
همه خود دو بزرگستان هل دین و دولت یکتن

که در عز و شرف دارد یکه بر دیگری شانی
اگر پرسند از تق سال طبع این قصائد را
بگو کامل که عز و جاه تا لیف طلا خواهد

الکلام علی سنة الجمعة قبلها و بعدها للحافظ ابن الملقن رح

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العلمین والعاقبة للمتقین وصلی الله علی سیدنا محمد وآله وصحبه وسلم **وبعد** فقد سئلت من یتتبع آثار الدین ویستن بسنة سید المرسلین ویخرف عن زیغ المبتدع والمضلین عن السنة قبل صلوة الجمعة هل لها اصل ام لا فاجبته نعم وبالله التوفیق **فاحد الاصول** حدیث ابی هریرة وجابر قالا جاء سلیک الغطفانی ورسول الله صلی الله علیه وسلم یخطب فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم اصلیت رکعتین قبل ان تجیئ قال لا قال فصل رکعتین وتجوز فیهما رواه الامام ابو عبدالله بن ماجه القزوینی فی سننه عن داود ابن رشید عن حفص بن غیاث عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة وعن ابی سفیان عن جابر به وهذا اسناد جمیع رواته اخرجهم فی الصحیحین خلا طلحة بن نافع فانفرد بالاخراج عنه مسلم وهاک معرفة احوالهم اما داود بن رشید فقد وثقه الناس وقال الدارقطنی فی حقه ثقة نبیل واما حفص بن غیاث فهو قاضی الکوفة وثقه النسائی وقبله ابن معین وغیرهما واما الاعمش فمثله لا یسال عنه کما قاله صالح الراوی عن ابی هریرة واما ابو سفیان طلحة بن نافع فاخرج له مسلم فی صحیحه محتجا به والبخاری مقرونا بغیره وقال احمد لیس به باس وقاله النسائی وابن عدی ایضا فان قلت قال شعبة ابو سفیان عن جابر صحیفة وقد سمع منه اربعة احادیث قلت لعل هذا منها وایضا فلا یضرنا هذا الان ابن ماجه رواه من حدیث ابی صالح عن ابی هریرة فخرج من حدیث طلحة عن جابر فهو متابع الاول وقد علم انه یعتقد فی المتابعات والشواهد فان اعترض معترض علینا فی استدلالنا بهذا الحدیث وقال الحدیث فی الصحیح عن جابر بدون قوله قبل ان تجیئ فلعلها تصحیفه قبل ان تجلس وقد وجد ذلک فی هامش نسخة بسنن ابن ماجه قلت لا شک فی بعد هذا من التصحیف فالنسخ المتقنة کما قدمناه قبل ان تجیئ وکذا وقع فی سماعنا وهی زیادة من ثقة من غیر معارضة لما فی الصحیح فتقبل وقد فعلنا بما قلناه الشیخ مجد الدین ابن تیمیة فی کتابه الاحکام فقال بعد ان عزاه الی ابن ماجه رجال اسناده ثقات قال وقوله قبل ان تجیئ یدل علی ان هاتین الرکعتین سنة الجمعة قبلها لا تحیة المسجد فالحمد لله **الاصل الثانی** حدیث نافع قال کان ابن عمر یطیل الصلوة قبل الجمعة ویصلی بعدها رکعتین فی بیته ویحدث ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یفعل ذلک رواه ابو داود فی سننه عن مسدد حدثنا اسمعیل اخبرنا ایوب عن نافع به وهذا اسناد صحیح لا جرم اخرجه ابن حبان فی صحیحه المسمی بالتقاسیم والانواع وقد ترجم علیه الشیخ محی الدین النواوی فی کتابه خلاصة الاحکام فقال باب الصلوة قبل الجمعة وقال اسناده علی شرط البخاری **الاصل الثالث**

حدیث عبداللہ بن مغفل المزنی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین کل اذانین صلوۃ قالہا ثلاثا قال فی الثالثۃ لمن شاء حدث صحیحا ودعہ البخاری ومسلم فی صحیحیہما وقد قال العلماء المراد بقولہ علیہ السلام بین کل اذانین الاذان والاقامۃ وما نحن فیہ من ذلک **الاصل الرابع** حدث عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من صلوۃ مفروضۃ الا وبین یدیہا رکعتان رواہ ابو الحسن الدارقطنی فی سننہ وصححہ ابو حاتم بن حبان فانہ اخرجہ فی صحیحہ المسمی بالتقاسیم والانواع وذکرہ ایضا الحافظ ابن السکن فی مصنفہ المسمی بالسنن الصحاح المأثورۃ ہذا ما نعتمدہ فی ہذہ المسئلۃ وذکر الشیخ تقی الدین فی کتابہ الامام ان الشافعی رحمہ اللہ یعنی فی استثناء وقت الزوال یوم الجمعۃ بما رواہ عن ثعلبۃ عن عامۃ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی دار الہجرۃ انہم کانوا یصلون نصف النہار یوم الجمعۃ وبعضہم استدل بادلۃ اخری **احدہا** حدیث ابن عباس رض قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرکع من قبل الجمعۃ اربعا لا یفصل فی شیء منہن رواہ ابن ماجہ فی سننہ وہذا لا احتجاج بہ انا وان اوردہ ہو فی سننہ لانہ من روایۃ بقیۃ بن الولید عن مبشر بن عبید عن حجاج ابن ارطاۃ عن عطیۃ العوفی عن ابن عباس رض وہذہ سلسلۃ ضعفاء اما بقیۃ فہو ثقۃ فی نفسہ لکنہ یدلس عن الکذابین وما احسن قول ابی مسہر فیما احادیث بقیۃ عن بقیۃ فکن منہا علی تقیۃ واخرج لہ مسلم فرد حدیث مستشہدا بہ فی الولیمۃ وقد اخذ علی مسلم فی ذلک الحافظ ابو زرعۃ الرازی مع انہ انما اخرج عنہ من طریق الشامیین وروایۃ عنہم صالحۃ عند بعضہم کابن عدی حیث قال فی کاملہ اذا روی بقیۃ عن اہل الشام فہو ثبت **واعلم** ان بقیۃ سماہ اللہ یدلس تدلیس التسویۃ کما یفسر بذلک ابن دحیۃ حیث قال انہ کان یسوی ویحذف اسم الضعیف وکان لہ رواۃ یفعلون ذلک مثال تدلیس التسویۃ ان یکون بین الاوزاعی ونافع مثلا من ضعف مع ان الاوزاعی روی عن نافع فیسقط بقیۃ الضعیف ویروی الحدیث عن الاوزاعی عن نافع فہذا شیوع لا یختص بشیخ بل بشیخ شیخہ فافہمہ واما مبشر بن عبید فہو ہالک قال احمد کان یضع الحدیث واما حجاج بن ارطاۃ فضعفوہ قال الامام احمد بن یزید فی الحدث قال ابن عدی ترکہ یحیی القطان وابن مہدی واما عطیۃ العوفی بفتح العین المہملۃ واسکان الواو وثم فاء ثم یاء مثناۃ تحت فالجمہور علی تضعیفہ وقال ابن معین صالح **الدلیل الثانی** حدیث ابی قتادۃ الحارث بن ربعی رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کرہ الصلوۃ نصف النہار الا یوم الجمعۃ وقال جہنم تسجر الا یوم الجمعۃ اورد الحافظ ضیاء الدین المقدسی فی احکامہ وہذا حدیث رواہ ابو داؤد فی سننہ من حدیث

حسان بن ابراهيم عن ليث وهو ابن ابى سليم عن مجاهد عن ابى الخليل عن ابى قتادة وهذا حديث لا استند انا به لاوجه **احدها** الانقطاع فان ابا داؤد لما اخرجه فى سننه قال هو مرسل ابو الخليل لم يسمع من ابى قتادة ومجاهد لكثير من ابى الخليل وكذا اورده بهذا ابو عبد الله الاثرم الحافظ صاحب الامام احمد فى كتابه الناسخ والمنسوخ والامام الرافعى فى شرح مسند الامام الشافعى والحافظ ابو محمد عبد الحق فى كتابه الاحكام **الثانى** ان ليث بن ابى سليم ضعيف لاختلاطه باخره وقدم الامام احمد جابر بن يزيد الجعفى عليه كما ذكره عنه الاثرم الحافظ فى كتاب الناسخ والمنسوخ **الثالث** ان منهم من يوقفه ذكره ابن عبد البر حافظ المغرب فى كتابه التمهيد لذى لا نظير له **الرابع** انه لم يرو غير حسان بن ابراهيم قاله الحافظ ابو عبد الله الاثرم فى كتابه المذكور وحسان هذا اخرج له الشيخان فى صحيحيهما ووثقه احمد وغيره وقال النسائى ليس بالقوى وقال ابن عدى حدث بافرادات كثيرة وهو من اهل الصدق الا انه يغلط

قلت ولم ينفرد بهذا كما ستعلمه بعد **الدليل الثالث** حديث ابى هريرة رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الصلوة نصف النهار حتى تزول الشمس الا يوم الجمعة وهذا حديث رواه الشافعى فى مسنده عن ابراهيم بن محمد عن اسحق بن عبد الله عن سعيد المقبرى عن ابى هريرة به واورده الحافظ ضياء الدين المقدسى فيما نحن فيه وابراهيم هذا وثقه الشافعى ولم ينفرد بذلك بل تابعه على ذلك جماعة كما ذكرته موضحا فى كتاب البدر المنير فى تخريج احاديث الشرح الكبير للامام ابى القاسم الرافعى لكن الشان فى اسحق بن عبد الله شيخ ابراهيم فانه ابن ابى فروة كما نص عليه ابن عبد البر فى تمهيده وهو ضعيف وروى البيهقى من رواية ابى خالد الاحمر عن شيخ من اهل المدينة يقال له عبد الله عن سعيد عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تحرم يعنى الصلوة اذا انتصف النهار كل يوم الا يوم الجمعة وهذا الشيخ يحتاج الى معرفة حاله وذكره الاثرم الحافظ فى ناسخه ومنسوخه من حديث الواقدى عن سعيد بن سلمة عن المقبرى عن ابى هريرة مرفوعا به والواقدى مختلف فيه وان غلط فى امره ورواه البيهقى فى كتابه معرفة السنن والآثار من حديث ابى سعيد الخدرى وابى هريرة رضى الله عنهما قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عن الصلوة وسط النهار الا يوم الجمعة ثم قال فى اسنادهما من لا يحتج به قال ولكنهما اذا ضما الى حديث ابى قتادة يعنى السابق قبله اكتسب بعضا لقوة قال فى سنته الكبير وروى فى ذلك عن ابى سعيد الخدرى وعمرو بن عبسة وابن عمر مرفوعا **قلت** وادلة ايضا كما اخرجه الطبرانى فى الكبير معاجمه قال البيهقى والاعتماد يعنى فى استثناء وقت الزوال يوم الجمعة على ان النبى صلى الله عليه وسلم استحب التبكير الى الجمعة ثم رغب فى الصلوة الى خروج الامام من غير تخصيص ولا استثناء فان قيل اذا علم ضعف حديث

ابی قتادہ وابی ہریرۃ یقینا علی عموم الحدیث الصحیح فی النہی عن الصلوۃ وقت الاستواء وھو فاروہ مسلم من حدیث عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ قال ثلاث ساعات کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینہانا ان نصلی فیہن او نقبر فیہن موتانا حین تطلع الشمس بازغۃ حتی ترتفع وحین تقوم قائم الظہیرۃ حتی تمیل الشمس وحین تضیف الشمس للغروب حتی تغرب **قلت** ھذہ تفعل بعد الاستواء فلا معارضۃ وینبغی ان یعلم ماھو وقت الاستواء لیزول عنک ھذہ الشبہۃ وقد قال الغزالی فی وسیطہ الاستواء وقت وقوف الظل قبل ظہور الزیادۃ انتہی فھذا وقت لطیف جدا والوقت مایدخل الا بعد ظہور الزیادۃ حتی استشکل قول اصحابنا ان الصلوۃ تکرہ عند الاستواء بان قیل وقت الاستواء وقت لطیف لایسع صلوۃ ولایکاد یشعر بدخول حتی تزول الشمس فلا یتمکن الشخص من ایقاع صلوۃ فیہ لو اراد ذلک وتحریرہ فقیل المراد بالنہی عن الصلوۃ وقت الاستواء الا ان یراد بالصلوۃ فی شدۃ الحر الی ان ینکسر الحر الا نہی عن وقت الاستواء فقط وھذا الاشمال ذکرہ الشیخ برہان الدین بن الدین کاح وآثرہ والدہ الشیخ تاج الدین فانہ نقل عن القاضی الماوردی رحمہ اللہ انہ قال معنی النہی عن الصلوۃ عند نصف النہار لاجل القائلۃ والاستراحۃ ثم قال معترضا علیہ القائلۃ لایختص بالاستواء بل یدخل وقتہا بہ ویمتد الی وقت العصر ولاتکرہ الصلوۃ فی جمیع ذلک ولانکاد القائلۃ یتصور وقت الاستواء فانہ وقت لطیف جدا اذا تقرر ذلک وان الصلوۃ قبل الجمعۃ مشروعۃ فقد اختلف اصحابنا فی مقدارھا فقال بولعباس ابن القاص بکسر الصاد المہملۃ المشددۃ فی کتابہ المفتاح فی باب صلوۃ الجمعۃ ستتہا ان یصلی قبلہا اربعا وبعدھا اربعا وقال صاحب البیان من اصحابنا فی الباب امن کان یصلی قبلہا ما یصلی قبل الظہر وقال القاضی حسین انہا کسنۃ الظہر ای اما رکعتان او اربع رکعات وذکر الدارقطنی ان عبداللہ بن مسعود کان یصلی قبل الجمعۃ اربعا وبعدھا اربعا قال والیہ ذھب الثوری وابن المبارک وقال الشیخ محی الدین النووی فی الروضۃ سنۃ الجمعۃ قبلہا وتحصل برکعتین وقال فی المنہاج قبل الجمعۃ ما قبل الظہر وھو مثل قول صاحب البیان فھذا ما حضرنا من الاحادیث واقوال اھل العلم قال اللہ تعالی وما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتہوا وقال تعالی فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبہم فتنۃ او یصیبہم عذاب الیم اللہم وفقنا للعمل بطاعتک واتباع سنۃ نبیک ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب وقد رایت ان اذکر ما حضرنی من اقوال اصحابنا والاحادیث الصحیحۃ فی سنۃ الجمعۃ التی بعدھا ونختم ھذہ الکراسۃ بہ فاقول قال البغوی من اصحابنا فی تھذیبہ فی باب صلوۃ التطوع السنۃ بعد الجمعۃ کھی بعد صلوۃ الظہر وجزم الحاملی فی اللباب بانہا اربع

بتسليمتين وقال صاحب البيان في باب صلوة الجمعة قال الشيخ ابو نصر في المعتمد لا نص للشافعي فيما يصلي بعد الجمعة والذي يجيء على المذهب انه يصلي بعدها ما بعد الظهر ان شاء ركعتين وان شاء اربعا انتهى وهذا الذي ادعاه ابو نصر وقره صاحب البيان عليه من ان الشافعي رحمه الله لا نص له في الصلوة بعد الجمعة غريب فقد نص الشافعي رحمه الله في الام في باب صلوة الجمعة والعيدين من كتاب اختلاف علي بن ابي طالب وعبد الله بن مسعود على انه يصلي بعدها اربع ركعات ونقل الترمذي في جامعه عن الشافعي انه يصلي بعد الجمعة ركعتان وهاك سردا حضرني في الباب من الاحاديث **الحديث الاول** عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان مصليا بعد الجمعة فليصل اربعا وفي لفظ اذا صلى احدكم الجمعة فليصل بعدها اربعا وفي لفظ اذا صليتم بعد الجمعة فصلوا اربعا رواه كل هذه الالفاظ مسلم في صحيحه وروى ابن حبان في صحيحه الرواية الاولى ثم قال ذكر لفظه اوهمت عالما من الناس انها صحيحة ثم ذكر الحديث وفي اخره فان كان له شغل فركعتين في المسجد وركعتين في البيت ثم اخرج هذه الزيادة من قول ابي صالح وقال ادرجها ابن ادريس في الخبر **الحديث الثاني** عن ابن عمر رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي بعد الجمعة ركعتين في بيته رواه البخاري ومسلم في صحيحيهما وفي سنن ابي داود وصحيح الحاكم من حديث ابن عمر رضي الله عنه انه كان اذا كان بمكة فصلى الجمعة تقدم فصلى ركعتين ثم تقدم فصلى اربعا واذا كان بالمدينة صلى الجمعة ثم رجع الى بيته فصلى ركعتين ولم يصل في المسجد فقيل له فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعل ذلك قال الحاكم هذا حديث صحيح على شرط الشيخين **الحديث الثالث** عن جابر رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى ركعتين بعد الجمعة في المسجد ولم يرصلاهما قبل ذلك في المسجد رواه ابو حاتم بن حبان في صحيحه المسمى بالتقاسيم والانواع **الحديث الرابع** عن عاصم بن ضمرة عن علي كرم الله وجهه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي بعد الجمعة اربع ركعات يسلم في اخرهن ذكره الاثرم الحافظ في ناسخه ومنسوخه واعله عبد الرحمن بن عبد الله السهمي وقال انه غير معروف بالعلم هذا اخر ما تيسر ذكره والحمد لله وحده **تمت** وذكر مؤلفه غفر الله له انه ابتدأ في تعليق هذه الكراسة المباركة بعد صلوة الجمعة الى يعيد صلوة العصر اول جمعة من ربيع الاول من سنة اربع وخمسين وسبعمائة **تمت**

فتح الوهاب في رد شبه المرتاب

تاليف الشيخ عبد اللطيف بن الشيخ عبد الرحمن بن حسن اقال الله عثرته

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى **وبعد** فقد خاض بعض الجاهلين في معنى كلمة

الاخلاص واعرابها واتى بخلط وجهل لايسع السكوت عليه فنقول اعلم ان لا اله الا الله هى كلمة التقوى والعروة
الوثقى واصل دين الاسلام ومفتاح دار السلام قد دلت بمنطوقها وموضوعها على نفى استحقاق
الالهية عن غير تعالى والبراءة من كل معبود سواه قولا وفعلا واثبات استحقاق الالهية على وجه الكمال
تعالى فالاول وهو النفى يستفاد من لا واسمها وخبرها المقدر والاثبات يستفاد من الاستثناء لان الاثبات
بعد النفى المتقدم ابلغ من الاثبات بدونه وهذه طريقة القرآن يقرن بين النفى والاثبات غالبا كما فى هذا
الموضع لان المقصود لايحصل الا بهما قال تعالى فمن يكفر بالطاغوت ويؤمن بالله وقال ولقد بعثنا فى
كل امة رسولا ان اعبدوا الله واجتنبوا الطاغوت وقال وقضى ربك الا تعبدوا الا اياه وقال كتاب
احكمت اياته ثم فصلت من لدن حكيم خبير ان لا تعبدوا الا الله وقال عن نبيه يوسف ان الحكم الا لله امر
ان لا تعبدوا الا اياه ذلك الدين القيم وهذا هو معنى لا اله الا الله قال ابن القيم رحمه الله وطريقة
القرآن فى مثل هذا ان يقرن النفى بالاثبات فينفى عبادة ماسوى الله ويثبت عبادته وهذا هو حقيقة
التوحيد والنفى المحض ليس بتوحيد وكذلك الاثبات بدون النفى فلا يكون التوحيد الا متضمنا للنفى
والاثبات وهذا حقيقة لا اله الا الله انتهى ولذلك افادت هذه الكلمة الحصر والاختصاص وقرر بعض
المحققين لهذه الكلمة الطيبة وماشابهها من الآيات التى ابتدئت بنفى الالهية والعبادة عن غير الله
ان ذلك ابلغ وآكد فى الاثبات والاختصاص ومنه رجل لا زيد ولا كريم الا زيد فانه معرا فادته نفى
الصفة عن غير المستثنى افاد اثباتها له على وجه الكمال الذى لايتاتى بمجرد الاثبات من غير نفى فلا يفيده زيد
رجل وزيد كريم والفرق بين النفى والاثبات هنا تلازم من كل وجه فلا براءة من الشرك وعبادة غير الله
الا بتوحيده ولا توحيد الا بالبراءة من كل معبود سوى الله وكما تضمنت العلم فهى تتضمن العمل فلا تصح
وجود شهادة واذعان واتيان بمدلولها الا مع العلم والعمل وهذا الذى قررناه تدل عليه عبارات
اهل العلم من اللغويين والمفسرين وغيرهم والاله وضع لكل معبود حقا كان او باطلا لانه مشتق
من الالهة بمعنى العبادة قال فى القاموس له يأله الاهة والوهية عبد يعبد عبادة وكل من
عبد شيئا فقد اتخذه الها انتهى وقال غيره الاله اسم جنس يقع على كل معبود والاله بمعنى المألوه
كالكتاب بمعنى المكتوب قال شيخ الاسلام الاله هو الذى تالهه القلوب محبة وذلا وانابة وتعظيما
وتوكلا وخوفا ورجاء وكذا قال ابن القيم وابن رجب وغيرهما من اهل العلم وبعد التعريف والتفهيم
صار علما على ربنا جل وعلا قال سيبويه هو اعرف المعارف قال تعالى مقدحا بذلك هل تعلم له
سميا والدليل على انه بمعنى العبادة قول رؤبة لله در الغانيات المدة سبحن واسترجعن من تألهى

يعني تعبدك وقرأ ابن عباس وبن زيد والهتك اى عبادتك وزنا ومعنى واما التعبيد فهو في الاصل التذليل كما قال الشاعر تبارى عتاقا الناجيات وأتبعت وظيفا وظيفا فوق مور معبد والمور المعبد هو الطريق المذلل وفي الاصطلاح هي اخص لانه لابد فيها من وجود الركن الاعظم وهو الحب قال في الكافية وعبادة الرحمن غاية حبه مع ذل عابده هما قطبان وعليهما الأمر الذي عليه المدار وهذا يتبين ان المقصود نفي استحقاق العبادة عن غيره تعالى لنفي وجود التاله والتعبد لسواه فان نفي وجوده مكابرة للحس والنص قال تعالى واتخذوا من دونه آلهة ليكونوا لهم عزا وقال تركوا الهة دون الله تريدون وقال عن صاحب يس ءاتخذ من دونه آلهة فسمى معبوداتهم على اختلافها آلهة وعبادة غير الله وجدت وانتشرت واشتهرت في الارض من عهد قوم نوح وقد تقدم ان من زعم شيئا فقد اتخذه الها ويدل عليه قوله تعالى يا ايها الكافرون وقد غلط هنا بعض الاغبياء وقد الخبر موجود وبعضهم قدره ممكن ومعناه انه لا يوجد ولا يمكن وجود اله اخر وهذا جهل بمعنى الاله ولو اريد بهذا الاسم الاله الحق وحده لما صح النفي من اول وهلة والصواب ان يقدر الخبر حق لان النزاع بين الرسل وقومهم في كون الهتهم حقا او باطلا قال تعالى وانا او اياكم لعلى هدى او في ضلال مبين واما الهية الله فلا نزاع فيها ولم ينفها احد ممن يعترف بالربوبية لكن زعموا ان الهية انداده واصنامهم حق ايضا ولذلك قالت لهم رسلهم اعبدوا الله ما لكم من اله غيره وبادر منهم من جحد ذلك بقوله اجعل الالهة الها واحدا لما دعا الى هذه الكلمة فانكروا ابطال عبادتها المستلزم لابطال تسميتها وهذا مستفيض عندهم قد ارتاضت به السنتهم لا يحتاجون فيه الى موقف ومعلم بل عرفوه بمجرد الوضع قال ابو جهل لأبي طالب لما دعاه النبي صلى الله عليه وسلم الى كلمة الاخلاص ترغب عن ملة عبد المطلب فعرف بعربيته انها تبطل عبادة والهية من عبده عبد المطلب وقومه وهذا قصر افراد لقصر قلب لان المقصود اقراره بالالهية واستحقاقها فيكون النفي على هذا منصبا على الخبر وهو حق المقدر وتقديره موجود او ممكن لا يفيد ما تقدم الا اذا وصف الاسم بحق وقيل لا اله حق موجود حينئذ يستقيم الكلام ويرجع الى ما قلنا ولا هذه هي النافية للجنس واسمها يبنى معها على الفتح على المشهور والخبر اما مقدر وجوبا والاداة استثناء وما بعدها هو المستثنى وهو مرفوع والعامل فيه هو العامل في الخبر لانه بدل منه عند البصريين وعند الكوفيين هو عطف نسق قال ثعلب كيف يكون بدلا وهو موجب ومتبوع منفي يردان التابع والمتبوع لابد ان يتوافقا نفيا واثباتا واجيب عنه بانه بدل منه في عمل العامل ويتخالفهما في النفي والايجاب لا يمنع البدلية واجاب خالد الازهري بان محل اشتراط ذلك في غير بدل البعض قلت وبما قالوه يعلم

ان المستثنى مغاير للمستثنى منه معنى ولفظا فمن اجهل خلق الله واضلهم من فهم دخول المثبت فى المنفى والمستثنى فى المستثنى منه فكيف يتوهم من يعقل ما يقول دخول الا له الحق فى اسم لا المنفى وهل بعد هذا التوهم من الضلال المدينة تراليه وقد ترد الا بمعنى غير كما فى قوله تعالى لو كان فيهما آلهة الا الله لفسدتا وذلك اذا كان الموصوف جمعا او شبهه ويوم يده حديث الاستفتاح سبحانك اللهم وبحمدك ولا الا غيرك وعاقبت غير الا فى هذا المحل وهى تفيد مغايرة ما قبلها لما بعدها بالذات كما اذا قلت جاءنى رجل غير زيد او فى الصفات كقولك خرجت بوجه غير الذى دخلت به اذا عرفت ذلك فاعلم انه رفع الى رشيد لرجل فارسى تكلم فيها على معنى لا اله الا الله والى بخلط وضلال يخالف ما عليه اهل العلم فى هذا المقام من ذلك انه افتتح رسالته بقوله الحمد لله المتوحد بجميع الجهات وهذه العبارة دائرة بين امرين اما سوء المعتقد والقول بانه تعالى فى كل مكان كما هو قول اهل الحلول واما الجهل بالعربية ومعانى الحروف ولا يقال ان الباء بمعنى من لانها لا تنوب الا عن من التبعيضية ويشترط فى نيابتها ان تشرب معنى لا يستفاد من من وقد اجتمع الامران فى قوله تعالى عينا يشرب بها عباد الله وقول الشاعر شربن بماء البحر ثم ترفعت متى لجج خضر لهن نئيج ثم قال فى رسالته وبالله التمسك والاعتصام والتمسك انما يكون بدينه وكتابه وامره ولا يقال تمسكت بالله لان التمسك بمعنى الالتزام والاخذ والثبات فلا تليق هذه المعانى ههنا وقال فى رسالته ان الا له وضع فى اللغة للمعبود فقط لا بقيد الحقية او البطلان وهذه العبارة كذب على اللغة فان كتب اللغة بأجمعها دلت وقررت ان اله موضوع لكل معبود وادلة ذلك تعرف فى مواضعها فلا نطيل بذكرها وايضا هذه العبارة فاسدة من جهة المعنى فانه لا يتصور ولا يعقل اله غير مقيد ولا موصوف بحق او باطل هذا كلام لا يعقل فكيف ينسب الى اللغة او ينقل فان القسمة فى مسمى الا له ثنائية اما حق او باطل وتجويز الثالث مستحيل عقلا وشرعا ولا يقول هذه العبارة الا مخبول فى عقله جاهل فى حكايته ونقله وقال فى رسالته ان الا له فى لا اله الا الله واقع على الا له الحق وسميته الهة باعتبار زعم من عبدها وهذا من جهل عريض وظلمات مركبة كيف يقع فى ذهن من له ادنى تعقل وتفهم تجويز ذلك وان الله ورسوله يسميها الهة باعتبار زعمهم ويجازيهم فى هذا الزعم والتسمية ثم يكفرهم بهذا ويبيح دماءهم واموالهم ونساءهم لعباد المؤمنين ويرتب على تركه والبراءة منه عارته من الاسلام والايمان والاحكام الدنيوية والاخروية ولو جارى قريشا وسماها اسما تختص بالحق لما حصل التوحيد والايمان من مدلول هذه الكلمة ولما قالوا له اجعل الالهة الها واحدا لان المثبت عين المنفى على زعم هذا وهو الا له الحق وهذا التغيير لدين الاسلام والحاد فى معنى كلمة

الاخلاص وتاييد لما زعمه عباد الاصنام من انها حق لا باطل ولكن اكثر الناس لا يعلمون ولذلك راسبر بهم
على جهلة المدعين للطب اتباع كل ناعق الذين لم يستضيئوا بنور العلم وما يلجئ الى الركن وثيق في المعتقد فاى
ريح هبت مالت بهم واى غرض عرض عصفهم فنعوذ بالله من الحور بعد الكور ومن الضلال بعد الهدى ومن
الغى بعد الرشاد وبه قوله تعالى فانهم لا يكذبونك ولكن الظالمين بايات الله يجحدون وقوله وجحدوا بها
واستيقنتها انفسهم الاية فان فيها انهم يعرفون بطلانها ولا يعتقدون في الباطن انها حق وهذا يبطل قوله
سميت الهة باعتبار اعتقاد من عبدها ويبطل قوله وان العبادة لا تستلزم عبادة الامر اعتقاد العابد انها
حق وقال في رسالته ان اله وضع للمفهوم الكلى يريد به تقرير ما مر من الباطل والكلى هو الذى لا يتقيد
بذات ولا بصفة وهذه قضية كاذبة خاطئة لم يوضع الا الجنس لشايع في افراده والمعنى الكلية الا تتقيد
الا ذهنية لا خارجية ولذلك ضل من ضل من المتكلمين في اثبات وجود الرب ووجود ذاته وقال بنفى
الصفات بناء على ان الكلى لا يتقيد ولا يتخصص بصفة من الصفات وهذا من اكبر قواعدهم وانكرهم
الذى حمل اليهم الكفر الجلى وجحد ما في الكتاب والسنة من الصفات وكلام السلف في تكفيرهم وتضليلهم حق
مشهور لا نطيل بذكره فمن اقوالهم فيهم قول محمد بن ادريس الشافعي حكمي في اهل الكلام ان يضربوا
بالجريد والنعال ويطاف بهم في العشائر والقبائل ويقال هذا جزاء من ترك الكتاب والسنة واقبل
على علم الكلام واصل ضلال جهم انه لقى قوما من السمنية فحاد لهم بالكلام المنطق فقالوا له الست
تزعم ان لك الها قال نعم قالوا فهل رأيته هل سمعته او لمسته او ذقته قال لا فتحير الخبيث اربعين يوما لا يدرى
من يعبد ثم استدل له بحجة من جنس حجج النصارى وقال لهم انتم تقولون بوجود الروح هل رأيتموها
او سمعتموها او لمستموها او ذقتموها قالوا لا قال فكذلك هو روح غائب عن الابصار وهذا الكلام
الذى ورده السمنية على جهم باطل ممنوع وهؤلاء يقال لهم السفسطائية واصل هذه الكلمة ومعناها
الحكمة الموهة وحق الكلام ان يقال ما لا يحس ولا يمكن الاحساس به لا يكون موجودا فنمنع بان ما لا يحس
هو ويدرك بحواس لا يكون موجودا فارتكب الغبى ولم يفرق بين ما لا يمكن احساسه وما لا يدرك هو
بحاسته فاجاب بجواب الفاسد المتقدم وكوهدى للعقل والنقل لفرق بين العبارتين وقال لهم الله تعالى
يمكن الاحساس به فيرى يوم القيمة ويسمع كلامه وقال ادرك موسى كلامه بحاسة سمعه وسمعته ملائكته
وما شاء من خلقه والانسان يقر ضرورة بوجود اشياء لا يحس بها هو مما يعرف بضرورة العقل كوجود
بعض الاماكن والامم بل واصله الذى تكون منه وهو مادته لا يحس به هو ولا ينكره عاقل لكنه يمكن ان يحس
به غيره فاحساس الانسان نوع وامكان الاحساس نوع اخر وبسبب عدم التفرقة ضل جهم وشيعته وجره

الكلام المموه الى الكفر الصراح والانسلاخ من الدين فكيف يقول عاقل بقول لم يسبق اليه ولا يعرف لمعنى
عند اهل العلم والايمان ويعقد عبارة منطقية فى مثل هذا الشان هذا لو سلم ان المناطقة اوردوها هنا
والصواب انها مختلقة لا محكية مع ان عبارة صاحب هذه الرسالة فاسدة من جهة اخرى وهو انه زعم
فى اول رسالته ان المراد باسم الاله هو الاله الحق وان الهة المشركين سميت بذلك باعتبار اعتقادهم
فيها وقد تقدم هذا عنه ولكن سيق هنا لبيان تناقضه فان التقييد ينافى المعنى الكلى فكلامه متخرف وظلماتى
بعضها فوق بعض ومن لم يجعل الله له نورا فما له من نور وفى اخر كلامه اضطرب وقال وضع للمفهوم
الكلى وان لم يوجد منه الا فرد كالشمس وهذا مع مخالفته ما تقدم فهو غلط قبيح من وجوه منها انه يلزم
عليه ان المنفى عين المثبت وان له مسمى ولاسم الله فى معناه ومدلوله وهذا ضلال مبين ولا يستقيم
معه نفى الهية ما سوى الله ولا تدل الكلمة الطيبة على التوحيد على زعم هذا الان المنفى هو المثبت فاى نفى
واى توحيد يبقى مع اتحادهما معنى وقد تقدم ابطال هذا وردة وان الله سمى معبودات المشركين الهة
وابطل عبادتها والهيتها وقد تقدم قوله تعالى واتخذوا من دون الله الهة ليكونوا لهم عزا وقوله عن رب العالمين
ليس شىء اتخذ من دونه الهة فسماها الهة مع الحكم بانها لا تخلق عنهم شيئا ولا ينفقون ونهم وقال منكرا على
من عبد سواه واتخذ وا من دون الله الهة لعلهم ينصرون وحكى عن خليله ابراهيم انه قال لقومه
أئفكا الهة دون الله تريدون جعلها افكا مع تسميتها الهة فاى شبهة تبقى مع هذا وكيف يقول
من يسمع هذه الايات ويفهمها ان الله سماها الهة باعتبار اعتقاد المشركين وان اله وضع للالهة
ولا يقال لغير اله فنعوذ بالله من الجهل العريض وقول المناطقة ان الشمس وضعت لكل كوكب نهارى موجود
لان الله هو الذى وضع الاسماء وعلمها ادم وحين التعليم والوضع لم يكن فى الخارج الا هذا الكوكب
المعروف فدعوى دخول غيره لو فرض وجوده باطل وقال فى رسالته ان الاستثناء وقع من الاخراج
المنوى يريد به الجواب عن الاعتراض الذى مر وهو ان كلمة التوحيد على تقريره لا تفيد النفى والابطال
لالهة المشركين ولكل ما عبد من دون الله وان المثبت عين المنفى والمستثنى نفس المستثنى منه وحاصل
جوابه ان الاخراج والابطال وقع بالنية فاستثنى من هذا المنوى وهذا تصريح منه بان لا اله الا الله
ما نفت ولا اخرجت ولا ابطلت شيئا الا بالنية وانها لم تدل على التوحيد باللفظ وهذا الجهل العريض
الاكبس لم يسبقه اليه سابق ولم يقل به من يعرف معنى الكلام حتى المشركين يعرفون ويفهمون من هذه
الكلمة ابطال الهتهم ونفى استحقاقها للعبادة ولذلك قالوا اجعل الالهة الها واحدا فعرفوا النفى
وانه من اللفظ وعرفوا المعنى المقصود من الاله وعرفوا المراد من الاستثناء وكل هذا اعرفوه مجردا

اللغة وكونهم عربا فجاء هذا الفارسي الذي لا يعرف لغتهم ولا يحسن شيئا منها فخبط خبط عشواء
وهول ولكنه في ظلم الشعراء فاكل داهيا هان يصاح له ثم قال صم بنحي بعض من تاجاوهذا
القول لو يسبقه اليه عاقل يفهم ما يقول والنحاة مجمعون على ان الاستثناء من المذكور لفظا وحكما الا
ان السهيلي قال لم يدخل المستثنى في المستثنى منه بل الاستثناء اثبت حكما مستقلا مغايرا لما قبله و
قال بعضهم الاستثناء اخرج من الحكم المذكور لا من اللفظ وذهب الجمهور ان الاستثناء من اللفظ
والحكم معا الاسم من الاسم والحكم من الحكم ومن الممتنع اخراج الاسم المستثنى منه مع دخوله
تحت في الحكم فانه لا يعقل الاخراج حينئذ البتة فانه لو شاركه في حكمه لدخل معه في الحكم والاسم
جميعا فكان استثناؤه غير معقول وردا هل هذا القول زعم من زعم ان المستثنى مسكوت عن
حكمه قبل الاستثناء نفيا واثباتا وابطلوا ذلك من وجوه منها انك اذا قلت ما قام الا زيد وما ضربت
الا عمرا ونحو ذلك من الاستثناءات المفرغة لم يشك السامع ان الاحكام المذكورة اثبتت لما بعد
الا كما سلبت عن غيره ولو قيل انه مسكوت عنه لما افهم اثبات هذه الافعال لما بعد الا ومنها انه لو كان
مسكوتا عنه لم يدخل الرجل في الاسلام بقول لا اله الا الله لانه على هذا التقدير الباطل لم يثبت
الالهية لله فهذه اعظم كلمة تضمنت بالوضع نفي الالهية عما سوى الله واثباتها لله بوصف الاختصاص
فدلالتها على اثبات الالهية اعظم من دلالة قولنا الله اله ولا يستريب احد في هذا البتة انتهى ملخصا
وهو يبطل كلام الفارسي ويبين جهله من وجوه فالاول اجماعهم على ان الاستثناء باللفظ و
الاخراج باللفظ خلافا له والثاني انهم متفقون على مغايرة الا لما قبلها في الحكم واللفظ ومنها اتفاقهم
على سلب الحكم عما قبل الا واثباته لما بعدها فتامل ثم اني بطاعة اخرى كاخواتها فقال انه لا حاجة الى
تقدير في الخبر بل يقدر من الافعال العامة كالوجود والامكان وهذا مبني على اساسه الفاسد الواهي
وهو قوله ان اله يستعمل ويراد به الاله الحق في الكلمة الطيبة فكونه حقا يستفاد عنده من اسم لا
وهو له فلا حاجة عليه الى ان يجعل الخبر حقا وكل من تصور المعنى المراد اني تصور بعرف ان المنفي
كون هذه الالهة التي عبدت من دون الله حقا ويعرف فساد هذا القول وقد مر تقريره في كلامنا
والنزاع بين الرسل ومن خالفهم في حقيقة معبوداتهم مع الله لا في وجودها فان الوجود
امر محسوس لا ينكر ولكن اهل الكلام يكذبون بالحسيات والبديهيات ويزعمون انهم اهل العلم
والعقليات ويسمون نصوص الكتاب والسنة ظنيات وقواعد المناطقة قطعيات فلا عجب من ضلالهم
في معنى هذه الكلمة وما احسن ما حكى الله عن رسله من قولهم لمن كذب بتوحيده وشك

فيما جاءت به رسله افى الله شك فاطر السموت والارض لان هذا من اظهر الظاهرات واوضح البينات وابين البينات وليس يعرض فى الاذهان شئ اذا احتاج النهار الى دليل وآما قوله ان المشتق يخالف المشتق منه فى المعنى فهى عبارة جاهلية تدل على افلاس قائلها من العلم لاسيما علم الصرف واللغة كفى بالجهل قائلا ان الله مشتق من اله او من الاهة وهو لا يوافقه ولا يخالفه معه فى المعنى وضرب من الضرب وشئ من الشئ وهذا فى الاشتقاق الاصغر وآلاشتقاق الاكبر مثل ذلك واظهر كما فى خلق وخرق وامثالهما فان المدار فى ذلك على الاتفاق فى معظم الحروف واشتق عمرو وهو دال على الذات من التعمير هو المصدر واشتق محمد من الحمد وبينهما تفاوت فى اللفظ والمعنى ولو قيل انه يتضمنه وزيادة لصح الكلام واستقام وبالجملة فلا يقول هذا الا من لا يعرف ما يتكلم به وقال بعد سبق من الهذيان وحاصل المعنى سلب مفهوم الاله لما سوى الله كانه اراد عما سوى الله فقال لما فلم يفرق بين معنى اللام وعن ومن بلغت به الجهالة الى هذه الغاية والحالة سقط معه البحث والمقالة وذكر انه يزعم او بعض تلامذته ان هذا التخليط ماخوذ من كلام شيخ الاسلام وهذا من اعجب العجب كيف ينسب اليه هذا الجهل والضلال مع وفور عقله وعلمه ومتانة دينه وجودة بحثه وامتيازه فى العلوم ولكن ان صح هذا فله فيه سلف نقل لنا عن داؤد بن جرجيس العراقى انه يزعم انه يرد على شيخنا بكلام ابن تيمية وابن القيم فلما وقفنا على كلامه اذا هو من اجهل خلق الله بكلامه ودينه وبكلام نبيه وبكلام اولى العلم من خلقه وآبلغ قول هذين واعجب قول اليهود ان ابرهيم كان يهوديا وقول النصارى بل كان نصرانيا فرد الله عليهم بقوله ما كان ابراهيم يهوديا ولا نصرانيا ولكن كان حنيفا مسلما وما كان من المشركين وآما قوله هذا ما ظهر لى فصدق فى هذه وهل يظهر الحق والصواب الا لمن اعتصم بالسنة والكتاب واما من اعرض عن ذلك فقد سد على نفسه الباب وكشف حجابه عن فهم المراد والخطاب وقال تعالى فبظلم من الذين هادوا حرمنا عليهم طيبات احلت لهم الآية

خاتمة تتضمن النصيحة لله ولرسوله ولكتابه ولائمة المسلمين وعامتهم لاسيما جهال الطلبة الذين لا بصيرة لهم بدين الله ولا معرفة لهم بحدود ما انزل الله على رسوله فاعلم ان امر المسلمين مازال مستقيما فى القرن الاول والقرن الثانى على ما كان عليه السلف الصالح فى افضل ابواب العلم واشرفها وآجلها وهو باب معرفة الله بصفات كماله ونعوت جلاله وفى باب عبادته وحده لا شريك له ثم دخل فى امور المسلمين معاملات الامور من قصر فى باب العلم باعه وقل فى شرع نبيه نظره واطلاعه فحق على اعيتهم السنن ان يحفظوها وابت عليهم الاحكام ان يعرفوها فطلبوا علوم الاوائل من اهلها

منطق اليونان واستحسنوها وتركوا السنة والقرآن وما فيهما من الاحكام ولم يعظموها مثلهم بشر المريسي وابن ابي داؤد وكانا قد تمكنا من عبد الله المامون امير المؤمنين الخليفة العباسي وزينا لديه المنطق وحسناه وانه ميزان العقول والافكار فلم يزل به المامون واشتغل واعتقد انه امتان على من سبقه في باب معرفة الله وما يجب له ويستحيل عليه وما زال به ذلك حتى الزم الناس برأيه ورفع شان من وافقه وكان على طريقه وولاهم الولايات وعزل من خالفه واهانه وحبس وشرد وابتلى المؤمنون به وجرى على الاسلام اعظم محنة واكبر بلية وكتب الى وزيره ببغداد يذم اهل السنة ويعيبهم ويصفهم بالجهالة والضلالة وانهم حشو وسفلة ولا نظر لهم ولا علم ولا نور ولا فهم يعني بذلك الامام احمد ومن كان على طريقه المثبتين للصفات القائلين بان القرآن كلام الله غير مخلوق ويقول في كتابه ان الجهول الاعظم والسواد الاكبر من حشو الرعية وسفلة العامة ممن لا نظر لهم ولا رقة ولا استضاءة بنور العلم وبرهانه اهل جهالة بالله تعالى وعمى عنه وضلالة عن حقيقة دينه وانهم انتسبوا الى السنة والجماعة وانهم اهل الحق وان من سواهم اهل الباطل والكفر وانهم اوعية الجهالة واعلام الكذب ولسان ابليس الناطق في اوليائه والهائل على اعدائه من اهل دين الله واطال الكلام وامر وزيره بامتحانهم على موافقته على ما اعتقد من ان القرآن مخلوق وامره ان يحبس ويفعل ويفعل بمن امتنع عن هذا القول ولما بلغه ان احمد بن حنبل واحمد بن نوح ومحمد بن نصر امتنعوا من الاجابة الى رأيه امر بحملهم اليه في القيود وكان بطوس في بعض غزواته فدعا الله احمد بن حنبل ان لا يريه اياه فمات المامون قبل وصولهم فردوا الى بغداد ثم امتحنهم اخوه المعتصم وابنه الواثق وجرى على الاسلام والقرآن اعظم محنة من العناية بمنطق اليونان حتى ضرب احمد بن حنبل بالسياط وقتل محمد بن نصر بعض العلماء شرد وهاجر فلما تولى امير المؤمنين ابو جعفر المتوكل رفع المحنة ونشر السنة وامر بلعن الجهمية على المنابر وقرب الامام احمد واكرمه واخذ برأيه ورفع شان السنة والقرآن فهو الذي هدم مشهد الحسين وما عليه من البناء الذي احدثه الناس فجزاه الله عن الاسلام واهله خيرا فتامل ما جر المنطق على اهله من البلايا والمحن وما اوقعهم فيه من التعطيل والريب والفتن فكيف يستجيز من له ادنى عقل ودين ان يقرأ كتب المنطق وعلوم اليونان ويدع الاشتغال بعلوم السنة والقرآن وهل هذا الزيغ في القلوب ومثل هذا الايفوق لطلب العلم من كتاب الله وفهمه قال ابن عيينة في قوله تعالى سأصرف عن آياتي الذين يتكبرون في الارض بغير الحق اي عن فهم القرآن فاي ذريعة واي وسيلة الى ترك كتاب الله وسنة نبيه ومعرفة وتوحيده اضر واقرب

عن المنطوق والاخلاد عن اهله وخلط دين الله به فنسأل الله الثبات على دينه وان لا يزيغ قلوبنا بعد اذ هدانا وان يجعلنا من اوليائه وحزبه الذين ينصرونه ويذبون عن دينه وكتابه وينفون عنه تحريف المبطلين وتاويل الجاهلين وزيغ الزائغين انه ولي ذلك وهو على كل شيء قدير وصلى الله على محمد وعلى اله وصحبه وسلم تسليما كثيرا **تمت هذا منسك الحج تاليف الامام ناصر السنة بدر الدين المنير محمد بن اسماعيل الامير الصنعاني تغمده الله برحمته واسكنه جنته ومتع بعلومه جميع المسلمين امين**

بسم الله الرحمن الرحيم

وبه نستعين وهو حسبنا

الحمد لله الذي امر خليله صلى الله عليه وسلم بان يوذن في الناس بالحج الى بيته العتيق ياتوه رجالا وعلى كل ضامر ياتين من كل فج عميق والصلاة والسلام على من تاذن عليه وللله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا وعلى اله وذرية خليله الذين اسكنهم بواد غير ذي زرع فطابوا مقيلا ولم يزالوا افئدة من الناس تهوي اليهم وتطير باجنحة الشوق بكرة واصيلا فاليه من الافاق شدوا الاكوار ورحيلها وجيفا يدى المطايا وذميلها الانبس سائلة اليه باعناق المطي الاباطح وتزاحم على اركانه كل طائف وماسح ومن فاته منه الدنو فانه يولي اليه وجهه حيثما كان وكيف لا تجذب اليه القلوب بخطاطيف الاشواق ولا تنثني اليه في الفلوات ركاب الرفاق وهو بيت الله الذي جعله مثابة ينوب اليه اهل الاسلام من اقطار الارض على تعاقب الاعوام قد نوه الله تعالى في كتابه العزيز بذكر البيت وكرره تنويها له وتشريفا واضافه الى ذاته الشريفة فزاده تشريفا وتعريفا من اقبال القلوب ولا تزال تحل الانفس عنه الا وهي بالكرب ولا يرجع الطرف عنه لحين ينظرها حتى يعود اليها وهو مشتاق تنفق في حبها الاموال والارواح وتطوى الفيافي في ايدي الابل وتنشز البطاح كل ليلة فيك عرفنا لا نعرف الغمض ولا نستريح الا عرفك هو بيت الله وحرمه ومهابط وحيه ومحل رسله حيذا معاهدا منها لم يغير اثارهن البلا موضع البيت مهبط الوحي مأوى الرسل حيث الانوار حيث البها حيث فرض الطواف والسعي والحلق ورمي الجمار والاهلال بعد فهذا منسك شريف قد ربطت مسائله بالادلة السالمة عن التغيير والتحريف كتبته لنفسي راجيا ان يبلغني الله معاودة بيته العتيق وان يرزقني حجه على اشرف هدى واقوم طريق فان الابتداع قد دخل من العبادات في جميع الانواع وقد اعرض عن الهدى النبوي كل مفرط او خالط الحق بالباطل مخلط **فصل** في الترغيب في الحج اخرج الشيخان وابن حبان في صحيحه عن ابي هريرة

رضي الله عنه قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم اي الاعمال افضل قال ايمان بالله ورسوله قيل ثم ماذا قال الجهاد في سبيل الله قيل ثم ماذا قال حج مبرور وفسر المبرور بما اخرجه الامام احمد والطبراني في الاوسط باسناد حسن وابن خزيمة في صحيحه والبيهقي والحاكم مختصرا وقال صحيح الاسناد من حديث جابر رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال الحج المبرور ليس له جزاء الا الجنة قيل وما بره قال اطعام الطعام وطيب الكلام واخرج البيهقي وابن حبان في صحيحه عن ابن عمر رضي الله عنهما قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما ترفع ابل الحاج رجلا ولا تضع يدا الا كتب الله بها حسنة او محا عنه بها سيئة او رفع درجة واخرج البيهقي عن ابي هريرة رضي الله عنه قال سمعت ابا القاسم صلى الله عليه وسلم يقول من جاء يؤم البيت الحرام فركب بعيره فما يرفع البعير خفا ولا يضع خفا الا كتب الله له بها حسنة وحط عنه خطيئة ورفع له بها درجة حتى اذا انتهى الى البيت فطاف وسعى بين الصفا والمروة ثم حلق او قصر لم يخرج من ذنوبه كيوم ولدته امه واخرج الدارقطني والطبراني والحاكم والبيهقي في الشعب من حديث ابن عباس رضي الله عنهما مرفوعا من حج من مكة ماشيا حتى يرجع الى مكة كتب الله له بكل خطوة سبعمائة حسنة من حسنات الحرم قيل وما حسنات الحرم قال كل حسنة مائة الف حسنة فظاهر هذا الحديث ان جميع الاعمال الصالحة تتضاعف في الحرم كالمشي والصوم والصدقة وغير ذلك واخرج النسائي وابن ماجه وابن خزيمة في صحيحه وابن حبان في صحيحه من حديث ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحاج والعمار وفد الله ان دعوه اجابهم وان استغفروه غفر لهم واخرج البزار من حديث جابر مثله قال المنذري برجال ثقات **فصل** فمن عزم على الاتيان بفريضة الحج والاجابة لنداء خليل الله فليقدم الاستخارة فانها من هدي صلى الله عليه وسلم في كل امر يريده وكان يعلمهم الاستخارة في كل امر يريدونه فصح عنه انه قال اذا هم احدكم بامر فليركع ركعتين من غير الفريضة ثم ليدع بدعائه وهو معروف ثم ينظر من يرافقه فقد نهى صلى الله عليه وسلم عن سفر الرجل وحده وجاء عنه ان الواحد شيطان والاثنين شيطانان والثلاثة ركب فلا يخرج الا في ركب ثم ليؤمر واحدهم لما اخرجه ابو داود والنسائي عن ابي هريرة رضي الله عنه مرفوعا اذا خرج ثلاثة في سفر فليؤمروا احدهم ويجب عليه ما يجب على الامير من الحياطة والنصح لرعيته وعليهم ما يجب على الرعية من السمع والطاعة ثم ليصل ركعتين في منزله قبل خروجه لما اخرجه البيهقي من حديث ابي هريرة رضي الله عنه مرفوعا اذا خرجت من منزلك فصل ركعتين يمنعانك مخرج السوء وليكن جاعلا زاده من احل كسبه فقد ثبت عنه صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى طيب لا يقبل الا طيبا الحديث بتمامه رواه مسلم واخرج ابن عدي والديلمي

فى مسند الفردوس من حديث عمر رضى الله عنه انه قال صلى الله عليه وسلم اذا حج رجل بمال من غير حله فقال لبيك اللهم لبيك قال الله تعالى لا لبيك ولا سعديك وهذا مردود عليك وقد احسن القائل
اذا حجت بمال اصله سحت ؛ فما حجت ولكن حجت العير ؛ ما يقبل الله الا كل صالحة ؛ ما كل من حج بيت الله مبرور ويحسن خروجه يوم الخميس فى بكرته فقد دعا صلى الله عليه وسلم لامته فى بكور هما يوم الخميس وليودع اخوانه فقد كان ذلك من هديه صلى الله عليه وسلم واخرج ابن عساكر والديلمى عن زيد بن ارقم رضى الله عنه انه صلى الله عليه وسلم قال اذا خرج احدكم الى سفر فليودع اخوانه المقيمين فان الله جاعل له فى دعائهم البركة وليقل له اخوانه ما ورد به الحديث زودك الله التقوى وغفر ذنبك ويسر لك الخير حيث ما كنت اخرجه الترمذى وغيره من حديث انس رضى الله عنه وكان من هديه صلى الله عليه وسلم توصية من يودعه بتقوى الله والتكبير والدعاء له بعد ذهابه لما ثبت انه جاء اليه رجل فقال انى اريد سفرا فقال اوصيك بتقوى الله والتكبير على كل شرف فلما ولى قال اللهم ازوله الارض وهون عليه السفر وكان من هديه ان يقول عند نهوضه ما اخرج البيهقى وغيره عن انس قال لم يرد رسول الله صلى الله عليه وسلم سفرا قط الا قال حين ينهض من جلوسه اللهم بك انتشر واليك توجهت وبك اعتصمت عليك توكلت اللهم انت ثقتى ورجائى اللهم اكفنى ما اهمنى وما لا يهمنى وما لا اهتم به وما انت اعلم به منى عز جارك وجل ثناؤك ولا اله غيرك اللهم زودنى التقوى واغفر ذنبى ووجهنى الى الخير اينما توجهت ثم يخرج وفى صحيح مسلم انه كان اذا سافر صلى الله عليه وسلم قال اللهم انت الصاحب فى السفر والخليفة فى الاهل اللهم اصحبنا فى سفرنا هذا واخلفنا فى اهلنا اللهم انى اعوذ بك من وعثاء السفر وكآبة المنقلب ومن الحور بعد الكور ومن دعوة المظلوم ومن سوء المنظر فى الاهل والمال وكان اذا ركب راحلته كبر ثلاثا ثم قال سبحان الذى سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين وانا الى ربنا لمنقلبون ثم يقول اللهم انى اسئلك فى سفرى هذا البر والتقوى ومن العمل ما ترضى اللهم هون علينا السفر واطو عنا البعد اللهم انت الصاحب فى السفر والخليفة فى الاهل اللهم اصحبنا فى سفرنا واخلفنا فى اهلنا وكل من الالفاظ سنة ويخير بينهما العبد والجمع بينهما احسن وقد كان يقول حين يضع رجله فى الركاب باسم الله فاذا استوى على ظهرها قال سبحان الذى سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين وانا الى ربنا لمنقلبون ثم يقول الحمد لله ثلاثا الله اكبر ثلاثا سبحان الله ثلاثا ثم يقول سبحانك لا اله الا انت انى كنت من الظالمين سبحانك انى ظلمت نفسى فاغفر لى فانه لا يغفر الذنوب الا انت وكان من هديه صلى الله عليه وسلم هو واصحابه فى اسفارهم اذا علوا الثنايا كبروا واذا اهبطوا سبحوا وقال انس كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا علا شرفا من الارض ونشزا قال اللهم لك الشرف على كل شرف ولك الحمد على كل حال وكان من هديه

عند نزول المنزل كما في صحيح مسلم من نزل منزلا فقال اعوذ بكلمات الله التامات من شر ما خلق لم يضره شئ و
اخرج احمد مرفوعا انه صلى الله عليه وسلم كان اذا سافر وعزا وادركه الليل قال يا ارض ربي وربك الله اعوذ
بالله من شرك وشر ما فيك وشر ما خلق فيك وشر ما يدب عليك اعوذ بالله من شر كل اسد واسود وحية وعقرب
ومن شر ساكن البلد ومن شر والد وما ولد وكان اذا رأى قرية يريد دخولها قال حين يراها اللهم رب
السموات السبع وما اظللن ورب الارضين السبع وما اقللن ورب الشياطين وما اضللن ورب الرياح و
ما ذرين فانا نسألك خير هذه القرية وخير اهلها وخير ما فيها ونعوذ بك من شرها وشر اهلها وشر ما فيها
وكان يرشد من سافر اذا شرف على واد هلل وكبر واذا هبط سبح واذا اعثرت به دابته فليقل باسم الله واذا
انفلتت فليقل يا عباد الله احبسوا واذا اراد عونا فليقل يا عباد الله اعينوني يا عباد الله اعينوني يا عباد الله
اعينوني وكان اذا بدا له الفجر قال سمع سامع بحمد الله ونعمته وحسن بلائه علينا ربنا صاحبنا وافضل
علينا عائذا بالله من النار يقول ذلك ثلاثا يرفع بها صوته وكان من هديه صلى الله عليه وسلم الامر لمن سافر
في الخصب ان يعطي الابل حظها من الارض واذا سافر في السنة ان يسرع السير واذا عرس بالليل تنحى
عن الطريق ثبت ذلك في صحيح مسلم وغيره وذلك ان يتخذ لها الزمام في الخصب ويتركها تاكل من الارض
وفي الجدب يبادر بتخليصها من الطريق للتستريح بالاناخة وتعلف وكان يامر بالدلجة ويقول انما
يطوى بها الله فيامر بها للتخفيف عن الدابة وانزالها ما يعتاد من المنازل وينهى عن اتخاذها كراسي
للمحادث وادب السفر كثيرة **فصل** فاذا خرج فليحسن عشرة مع رفقائه ويلين جانبه ويعم معهم
فيما يحلونه كافا للسانه الا عن الخير وجوارحه الا عن فعل المعروف واغاثة الملهوف محتملا للجافي جفاه و
للمؤذي اذاه فقد وردانها ما تجهزت رفقة للحج الا تجهز ابليس معها رفقة من اجناده تؤزهم
الى الشر وتبعدهم عن الخير وتثير الاحقين فالسعيد من عصمه الله تعالى وليبذل زاده للحاويج فقد تقدم
تفسير الحج المبرور وبطيب الكلام **فصل** وكان من هديه صلى الله عليه وسلم في اسفاره قصر الصلاة
الرباعية والاقتصار على الفرائض دون نوافلها الا سنة الفجر والوتر فانه كان لا يدعهما وكان
من هديه صلى الله عليه وسلم اذا ارتحل بعد زوال الشمس جمع العصر الى الظهر وصلى الصلاتين معا وان
ارتحل قبل ان يزول الظهر الى العصر فينزل لهما معا وكذلك المغرب والعشاء ولم يات عنه انه صلى الصلاة
لاول وقتها منفردة عن الاخرى وكان من هديه صلى الله عليه وسلم صلاة النافلة المطلقة على راحلته
فصل فاذا بلغ الميقات الشرعي واراد الاحرام تجرد من ثيابه واغتسل وصلى ما حضره من الفرائض
ثم ياخذ ما تيسر من الطيب ويلبس ما تيسر من ثيابه مجتنبا ما نهى عنه صلى الله عليه وسلم فقد اخرج الشيخان

وابوداؤد والنسائي من حديث ابن عمر رضي الله عنهما قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يلبس المحرم قال لا يلبس المحرم القميص ولا العمامة ولا البرنس ولا السراويل ولا ثوبا مسه ورس او زعفران ولا الخفين الا ان لا يجد نعلين فليقطعهما حتى يكونا اسفل من الكعبين ونهى المرأة عن لبس القفازين والنقاب وما مسه الورس والزعفران من الثياب وابا حر لها ما عدا ذلك **فصل** وقد صح عنه صلى الله عليه وسلم انه قال خذوا عني مناسككم في حجتي فلنس دافعاله في حجه من اولها الى اخرها حتى كانك تشاهده كما ساقه الشيخ العلامة ابن القيم رحمه الله في كتاب زاد المعاد في هدي خير العباد فانه وفى البحث حقه الا انه خلطه بابحاث اوهام ليست من مرادنا بل مرادنا سرد ما صح عنه صلى الله عليه وسلم فعله وقوله ليتاسى به من يتبع هديه وقد فصلنا المناسك على اسلوب المفرعين النسك الاول الاحرام خرج صلى الله عليه وسلم يوم السبت لست بقين من ذي القعدة بعد صلاة الظهر بالمدينة فنزل بذي الحليفة فصلى بها العصر ركعتين ثم بات بها وصلى بها المغرب والعشاء والفجر خمس صلوات ولما اراد الاحرام اغتسل لاحرامه ثم طيبته عائشة رضي الله عنها بيديها بذريرة وطيب فيه مسك في يديه وراسه حتى كان وبيص المسك يرى في مفارقه ولحيته صلى الله عليه وسلم ثم استدام ولم يغسله ثم لبس ازاره وصلى الظهر ركعتين ثم اهل بالحج والعمرة في مصلاه وقلد قبل الاحرام بدنته بنعلين واشعرها في جانبها الايمن فشق صفحة سنامها وسلت الدم عنها والادلة على انه احرم قارنا سبعة وعشرون حديثا قد ساقها الحجة ابن القيم في الهدي رواه عن سبعة عشر صحابيا فاول اهلاله لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك ان الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك لبيك اله الحق لبيك ومن هديه صلى الله عليه وسلم ذكر ما يحرم به كما اخرجه الشيخان وابو داؤد والنسائي عن انس رضي الله عنه سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في تلبيته لبيك عمرة وحجا وكان من هديه صلى الله عليه وسلم رفع الصوت بالتلبية واخبر صلى الله عليه وسلم ان جبريل عليه السلام اتاه فامره ان يامر اصحابه رضي الله عنهم ان يرفعوا اصواتهم بالتلبية وكان من هديه صلى الله عليه وسلم التلبية اذا لقي راكبا او علا اكمة او هبط واديا وفي ادبار المكتوبات واواخر الليل ولم يزل يلبي حتى رمى جمرة العقبة كما سياتي **فصل** وحرم الله تعالى على المحرم الرفث والفسوق والجدال في الحج كما في اية البقرة واخرج الشيخان وغيرهما من حديث ابي هريرة رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من حج فلم يرفث ولم يفسق رجع من ذنوبه كيوم ولدته امه قال الحافظ المنذري الرفث يطلق ويراد به الجماع ويطلق ويراد به الفحش ويطلق ويراد به خطاب الرجل المرأة فيما يتعلق بالجماع وقد نقل في معنى الحديث كل وجه من هذه الثلاثة عن جماعة من العلماء قلت فيحرم الجميع ثم حرم الله تعالى على المحرم صيد البر ما دام محرما واخبر صلى الله عليه وسلم

ان الحرم منه فاصاده الحرم او صيد لاجله وان لم يكن كذلك فانه حلال كما اخرجه ابو داؤد والترمذي
والنسائي من حديث جابر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صيد البر حلال لكم وانتم حرم ما لم تصيدوه
او يصاد لكم وفي لفظ او يصد لكم وقد ورد من الاحاديث في ذلك تحريما وتحليلا احمل على هذا التفسير
وحرم عليه النكاح بان يعقد لنفسه او يعقد بولايته لغيره وحرم عليه خطبة كما في صحيح مسلم وغيره
من حديث عثمان رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احرم مصفر لحيته ورأسه اي يغسل
ذلك ولعله عرف صلى الله عليه وسلم انه تطيب بعد احرامه ولعله لاجل الصفرة فلا يعارض ما مر من تطييبه
صلى الله عليه وسلم عند احرامه وبقاء ذلك على بدنه والله اعلم وقد نهى عن تطييب من مات محرما وكذلك
نهى عن ذلك الصحابة بعده رضوان الله عنهم **فصل** فلما بلغ رسول الله صلى الله عليه وسلم ذا طوى وهي تعرف
الآن بالزاهر نزل بها فبات ليلته وصلى بها الصبح ثم اغتسل من يومه فنهض الى مكة ودخلها نهارا
من اعلاها من الثنية العليا التي تشرف على الحجون ثم سار حتى دخل المسجد من باب بني شيبة وذلك
وقت الضحى وروى الطبراني انه صلى الله عليه وسلم كان اذا نظر في البيت قال اللهم زد بيتك هذا تشريفا
وتعظيما وتكريما ومهابة وروى عنه صلى الله عليه وسلم انه كان عند رؤية البيت يرفع يديه ويكبر ويقول
اللهم انت السلام ومنك السلام حينا ربنا بالسلام اللهم زد هذا البيت تشريفا وتعظيما وتكريما
ومهابة وزد من حجه واعتمره تكريما وتشريفا وتعظيما وبر **فصل** المنسك الثاني فلما دخل صلى الله
عليه وسلم المسجد بدأ بالطواف ولم يصل تحية المسجد فان تحية المسجد الحرام الطواف بالبيت فلما حاذى
الحجر الاسود استلمه وثبت عنه في استلامه ثلاث صفات احداها تقبيله وثانيها انه وضع يده عليه
فقبلها وثالثها انه اشار اليه بالمحجن وقبل المحجن ولم يقل نويت طوافي لك ولا افتتحت بالتكبير كما يفعله
كثير ممن لا علم عنده وذلك من البدع المنكرة ثم جعل البيت عن يساره يرمل في الثلاثة الاول من
الاشواط السبعة ويستلم الركن اليماني والحجر الاسود لا غيرهما من الاركان فاستلام غيرهما بدعة
منكرة وكان يقول عند استلامهما باسم الله والله اكبر ولم يحفظ عنه دعاء معين في الطواف الا انه
اخرج ابو داؤد وابن حبان انه قال بين الركنين ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب
النار وفي الطواف اللهم قنعني بما رزقتني وبارك لي فيه واخلف على كل غائبة لي بخير اخرجه الحاكم والموضع
موضع دعاء فيختار العبد فيه ما شاء وكان هذا اطواف العمرة ولما فرغ صلى الله عليه وسلم من طوافه اتى مقام
ابراهيم عليه السلام فقرأ واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى وصلى فيه ركعتين والمقام بينه وبين البيت
فقرأ فيهما بعد الفاتحة في الاولى الكافرون وفي الثانية الاخلاص كما اخرجه البزار عن جابر رضي الله عنه

وفيه انه جهر فيها بقرأته نهارا فالجهر فيها سنة ليلا ونهارا فلما فرغ منها اتى الى الاسود فاستلمه ثم خرج الى الصفا من الباب الذى يقابله **فصل** للنسك الثالث السعى فلما دنا صلى الله عليه وسلم من الصفا قرأ ان الصفا والمروة من شعائر الله ثم قال ابدأ بما بدأ الله به وفى رواية ابدؤا بما بدأ الله به فبدأ بالصفا فرقى عليه حتى رأى البيت فاستقبل فوحد الله وكبره وقال لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير لا اله الا الله وحده انجز وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده ثم دعا وقال هذا ثلاث مرات يدعو بين ذلك ثم ينزل الى المروة يمشى فلما انصبت قدماه فى بطن الوادى سعى حتى اذا جاوز الوادى واصعد مشى هذا الذى صح عنه صلى الله عليه وسلم قيل وجد الميلين الاخضرين وكان صلى الله عليه وسلم كلما وصل الى المروة رقى عليها واستقبل البيت وكبر الله ووحده وفعل كما فعل على الصفا حتى تم السابع على المروة **فصل** ثم اقام صلى الله عليه وسلم بمكة فى الموضع الذى نزل فيه يصلى بالناس قصرا فى مكانه ولم يات المسجد الحرام للصلوات فلما كان يوم التروية نهض بمن معه من المسلمين الى منى ونزل بها وصلى بها الظهر والعصر وبات بها قال ابن عباس رضى الله عنهما صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنى الظهر والعصر والمغرب والعشاء والفجر اخرجه ابو داود والترمذى فلما طلعت الشمس يوم الجمعة وهو يوم عرفة تاسع ذى الحجة نهض صلى الله عليه وسلم سائرا الى عرفات اخذ على طريق ضب على يمين طريق الناس ليوم وكان اصحابه رضى الله عنهم معه منهم الملبى ومنهم المكبر وهو يسمع لا ينكر على هؤلاء ولا على هؤلاء حتى نزل بنمرة حيث ضربت قبته وهى قرية شرقى عرفة وهى اليوم خراب وبها كان ينزل الامراء **فصل** للنسك الرابع وهو الوقوف ثم انه صلى الله عليه وسلم بقى فى نمرة حتى زالت الشمس ثم امر بناقته القصواء ورحلت ثم سار حتى اتى بطن الوادى فخطب الناس وهو على راحلته خطبة بليغة قرر فيها قواعد الاسلام وهدم فيها قواعد الشرك والجاهلية وقرر فيها المحرمات التى اتفقت الملل على تحريمها وهى الدماء والاعراض والاموال وغير ذلك من الاحكام وكانت خطبته واحدة لم تكن خطبتين فلما اتمها امر بلالا فاذن ثم اقام فصلى الظهر ركعتين اسر فيهما بالقراءة وكان يوم الجمعة فدل على انه لا يصلى الامام المسافر جمعة بعرفة ثم اقام فصلى العصر ركعتين ايضا وصلى بصلاته اهل مكة قصرا وجمعا بلا ريب فلما فرغ من صلاته اتى الموقف فوقف فى ذيل الجبل عند الصخرات واستقبل القبلة وكان على بعيره فاخذ فى الدعاء والابتهال والتضرع الى غروب الشمس وكان فى دعائه رافعا يديه الى صدره كاستطعام المسكين واخبرهم ان خير الدعاء دعاء يوم عرفة وذكر من دعائه فى الموقف اللهم لك الحمد كالذى تقول وخيرا مما نقول اللهم لك صلاتى ونسكى ومحياى ومماتى واليك مآبى

ولك ربى تراثى اللهم انى اعوذ بك من عذاب القبر ووسوسة الصدر وشتات الامر اللهم انى اعوذ بك
من شر ما تجئ به الرياح اللهم انك تسمع كلامى وترى مكانى وتعلم سرى وعلانيتى لا يخفى عليك شئ من
امرى وانا البائس الفقير الخائف المستجير الوجل المشفق المعترف بذنبه اسألك مسئلة المسكين وابتهل
اليك ابتهال المذنب الذليل وادعوك دعاء الخائف الضرير من خضعت لك رقبته وفاضت لك عيناه
وذل لك جسده ورغم لك انفه اللهم لا تجعلنى بدعائك شقيا وكن بى رءوفا رحيما يا خير المسئولين ويا خير
المعطين وفى حديث على رضى الله عنه عند البيهقى انه قال صلى الله عليه وسلم اكثر دعائى ودعاء الانبياء قبلى
يوم عرفة لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير اللهم اجعل فى قلبى
نورا وفى سمعى نورا وفى بصرى نورا اللهم اشرح لى صدرى ويسر لى امرى اعوذ بك من وساوس الصدر
وشتات الامر وفتنة القبر اللهم انى اعوذ بك من شر ما يلج فى الليل وشر ما يلج فى النهار ومن شر ما تهب
به الرياح ومن شر بوائق الدهر **فصل** فى الافاضة من عرفة فلما غربت الشمس واستحكم غروبها بحيث
ذهبت الصفرة افاض من عرفات بالسكينة وضم اليه زمام ناقته حتى ان راسها ليصيب طرف رجله
وقال ايها الناس عليكم بالسكينة فان البر ليس بالايضاع اى ليس بالاسراع وافاض من طريق المأزمين
ثم جعل يسير العنق ليس بالبطئ ولا المسرع فاذا وجد فجوة اى متسعا نص فيها اى رفع سيره فيها فلما كان
فى اثناء الطريق نزل صلى الله عليه وسلم فبال وتوضأ وضوءا خفيفا وقال له اسامة بن زيد رضى الله عنهما الصلاة
يا رسول الله فقال الصلاة امامك وكان مردفا لاسامة على ناقته **فصل** للنسك الخامس المبيت بمزدلفة
ثم سار صلى الله عليه وسلم حتى اتى مزدلفة فتوضأ وضوء الصلاة ثم امر باذان فاذن المؤذن ثم اقام فصلى
المغرب قبل حط الرحال فلما حطوا رحالهم امر فاقيمت الصلاة ثم عشى الاخرة باقامة بلا اذان ولم يصل
بينهما شيئا ثم اقام بها ليلته الى ان طلع الفجر فصلى الفجر فى اول الوقت باذان واقامة **فصل** للنسك
السادس المرور بالمشعر الحرام فلما فرغ صلى الله عليه وسلم من صلاته ركب راحلته حتى اتى المشعر الحرام
فاستقبل واخذ فى الدعاء والتضرع والتكبير والتهليل والذكر حتى اسفر جدا وذلك قبل طلوع
الشمس ثم سار مردفا الفضل بن عباس رضى الله عنهما وهو صلى الله عليه وسلم يلبى وعند ذلك امر ابن
عباس يلتقط حصى الجمار سبع حصيات مثل حصى الخذف وقال للناس بامثال هؤلاء فارموا واياكم والغلو فى الدين ولم يلتقطها من الليل كما يفعله الناس اليوم ولا كسرها من الجبل فلما اتى بطن
محسر حرك راحلته واسرع فى السير ومحسر برزخ بين منى ومزدلفة ليس من هذه ولا من هذه وعرفة
بين نمرة بين عرفة والمشعر فبين كل مشعرين برزخ ليس من واحد منهما فمنى من الحرم وهى مشعر محسر

من الحرم وليس بمشعر ومزدلفة حرم ومشعر وعرفة ليست بمشعر وهي من الحل وعرفة مشعر وهي من الحل وسلك صلى الله عليه وسلم الطريق الوسطى بين الطريقين وهي التي تخرج على الجمرة الكبرى حتى اتى منى **فصل** النسك السابع ثم انه صلى الله عليه وسلم اتى جمرة العقبة فوقف في اسفل الوادي وجعل البيت عن يساره ومنى عن يمينه ثم استقبل الجمرة وهو على راحلته فرماها راكبا بعد طلوع الشمس وهي واحدة بعد واحدة يكبر مع كل حصاة وعند ذلك قطع التلبية وكان في سفره ذلك يلبي حتى شرع في الرمي **فصل** ثم رجع صلى الله عليه وسلم الى منى فخطب الناس خطبة بليغة اعلمهم فيها بحرمة يوم النحر وفضله عند الله وحرمة مكة وامرهم بالسمع والطاعة لمن قادهم بكتاب الله وامر الناس باخذ مناسكهم عنه وامر الناس ان لا يرجعوا بعده كفارا يضرب بعضهم رقاب بعض وقال في خطبته لا يجني جان الا على نفسه وفتح الله اسماع الناس حتى سمعها اهل منى في منازلهم وقال في خطبته اعبدوا ربكم وصلوا خمسكم وصوموا شهركم واطيعوا اذا امركم تدخلوا جنة ربكم وودع عند ذلك الناس فقالوا حجة الوداع وامر بالتبليغ عنه وقال رب مبلغ اوعى من سامع وهنالك سئل عن من حلق قبل ان يرمي قال لا حرج وقال ابن عباس رضي الله عنه انه قيل له صلى الله عليه وسلم في الذبح والحلق والرمي في التقديم والتاخير فقال لا حرج **فصل** ثم انصرف الى المنحر فذبح بدنه في المنحر منى ثلاثا وستين بدنة بيده وكان ينحرها قائمة معقولة يدها اليسرى واعلمهم ان منى كلها منحر وان فجاج مكة طريق ومنحر كما اعلمهم ان عرفات كلها موقف قال جابر رضي الله عنه لما وقف رسول الله صلى الله عليه وسلم بعرفة قال وقفت ها هنا وعرفة كلها موقف ووقف بمزدلفة وقال وقفت ها هنا وجمع كلها موقف ونحرت ها هنا ومنى كلها منحر فانحروا في رحالكم وفي لفظ كل عرفة موقف وكل منى منحر وكل مزدلفة موقف وكل فجاج مكة طريق ومنحر اخرجه ابو داود ومثله عند عن علي رضي الله عنه **فصل** النسك الثامن وهو الحلق والتقصير ولما فرغ صلى الله عليه وسلم من نحر بدنه دعا بالحلاق فحلق راسه فقال لمن حوله اشار الى جانبه الايمن فلما فرغ قسم شعره بين من يليه ثم اشار الى الحلاق فحلق جانبه الايسر فاعطاه اباطلحة رضي الله عنه ودعا للمحلقين بالمغفرة ثلاثا وللمقصرين مرة **فصل** النسك التاسع طواف الزيارة ويسمى طواف الافاضة ويقال طواف الصدر ثم بعد حلقه صلى الله عليه وسلم افاض الى مكة قبل الظهر فطاف طواف الافاضة ولم يطف غيره ولم يسع ثم اتى زمزم وهم يسقون بعد ان قضى طوافه فقال لولا ان يغلبكم الناس لنزلت فسقيت معكم ثم ناوله الدلو فشرب قائما فقيل انه نهى عن الشرب قائما وقيل انه بيان ان النهي للكراهة وقيل بل فعل ذلك للحاجة **فصل** وصح ابن القيم رحمه الله تعالى انه صلى الله عليه

لم يدخل البيت في حجته ولا في شيء من عمره الثلاث اما الحديبية فظاهر لانه لم يدخل مكة ولم يدخل ايضا في عمرة القضية ولا في عمرة الجعرانة بل ماثبت دخوله اليه الا في عام الفتح **فصل** المنسك العاشر المبيت بمنى ويدخل فيه رمي الجمار ثم انه صلى الله عليه وسلم رجع الى منى فصلى الظهر بمنى في القول الراجح فبات بها فلما اصبح انتظر حتى زالت الشمس كما قال ابن عباس رضي الله عنهما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينتظر حتى اذا زالت الشمس فاذا زالت قد ماذا فرغ من رميه صلى الله عليه وسلم صلى الظهر فلما زالت مشيء من رحله الى الجمار ولم يركب فبدأ بالجمرة الاولى التي تلي مسجد الخيف فرماها بسبع حصيات واحدة بعد واحدة يقول مع كل واحدة الله اكبر ثم تقدم عند الجمرة امامها حتى اسهل فقام مستقبل القبلة رافعا يديه يدعو طويلا بقدر سورة البقرة ثم اتى الجمرة الوسطى فرماها كذلك ثم انحدر ذات اليسار مما يلي الوادي فوقف مستقبل القبلة رافعا يديه يدعو قريبا من وقوفه الاول ثم اتى جمرة العقبة فاستبطن الوادي واستعرض الجمرة فجعل البيت عن يساره ومنى عن يمينه فرماها بسبع حصيات كذلك ولم يرمها من اعلاها كما يفعله الجهال ولا يجعلها عن يمينه واستقبل البيت وقت الرمي فلما اكمل الرمي رجع من فوره ولم يقف عندها والحكمة في ذلك انه فرغ من العبادة كانه خرج من الصلاة قبلها كان في العبادة ويدعو فيها كما كانت ادعيته غالبها وتقص الصلاة لا بعدها وقيل بل لم يقف لضيق المكان وخطب في اوسط ايام التشريق خطبة بليغة ذكر فيها نحو ما ذكر خطبة يوم النحر فتضمنت حجة ثلاث خطب يوم عرفة ويوم النحر وثاني ايام التشريق **فصل** وقد تضمنت حجته رفع يديه للدعاء ست مرات الاولى على الصفا الثانية على المروة الثالثة بعرفة والرابعة بمزدلفة والخامسة عند الجمرة الاولى السادسة عند الجمرة الثانية **فصل** ولم يتعجل صلى الله عليه وسلم في يومين بل اكمل الايام الثلاثة وافاض بعد الظهر في اليوم الثالث الى المحصب وهو الابطح فوجد قبته قد ضربت هنالك فصلى الظهر والعصر والمغرب والعشاء **فصل** في اخر المناسك وهو طواف الوداع ثم انه صلى الله عليه وسلم رقد رقدة خفيفة ثم نهض الى مكة فطاف للوداع ليلا سحرا ولم يرمل في هذا الطواف وصلى الفجر في المسجد وقرأ بالطور وكتاب مسطور ثم غادى بالرحيل فارتحل راجعا الى المدينة فلما اتى ذا الحليفة بات بها فلما راى المدينة كبر ثلاثا وقال لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير آئبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق الله وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده ثم دخلها نهارا **فصل** كان من هديه اذا رجع من سفر بدأ بالمسجد فصلى فيه ركعتين وكان يامر اصحابه رضي الله عنهم بذلك كما في حديث جابر بن عبد الله رضي الله عنهما في قصة البعير

وفيها انهم لما قدموا المدينة امرهم صلى الله عليه وسلم ان يأتوا المسجد فيصلوا فيه ركعتين وقد بوب ابو داود رحمه الله للاطعام عند القدوم فاخرج باسناده الى جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال لما قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة نحر جزورا او بقرة ويندب ان يهدي الى اهله ما تيسر فقد اخرج البيهقي في الشعب عن عائشة رضي الله عنها عنه صلى الله عليه وسلم انه قال اذا قدم احدكم على اهله من سفر فليهد لاهله فليطرفهم ولو كان حجارة واخرج ابن عساكر من حديث ابي الدرداء رضي الله عنه مرفوعا اذا قدم احدكم من سفر فليقدم معه هدية ولو بلقمة في مخلاته حجرا وان كان الحديثان قد ضعفا فالهدية مطلقا من السنة ولهذا القادم موقع في القلب يحبب ويندب لمن يلقاه من المقيمين ان يصافحه ويطلب منه ان يستغفر له لما اخرجه احمد من حديث ابن عمر رضي الله عنهما مرفوعا اذا القيت الحاج فسلم عليه وصافحه وامره ان يستغفر لك قبل ان يدخل بيته فانه مغفور له وهو حديث حسن وهو نظير حثه صلى الله عليه وسلم على طلب الاستغفار من المريض لان المغفور له مجاب الدعوة نسأل الله الاهتداء بهدى رسوله الكريم وان يدخلنا في واسع فضله العميم آخره والحمد لله والصلاة والسلام على رسوله محمد وعلى آله وصحبه

كتاب مناسك الحج

للشيخ الاسلام تقي الدين ابي العباس احمد بن الامام شهاب الدين عبد الحليم بن تيمية رحمهم الله

بسم الله الرحمن الرحيم

وبه نستعين رب يسر

قال الشيخ الامام ناصر السنة ماحي البدعة تقي الدين ابو العباس احمد بن الامام شهاب الدين عبد الحليم بن العلامة مجد الدين عبد السلام بن عبد الله بن تيمية رضي الله عنه الحمد لله ونستعينه ونستهديه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي له واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله صلى الله عليه وسلم تسليما **اما بعد** فقد تكرر السؤال من كثير من المسلمين ان اكتب في بيان مناسك الحج ما يحتاج اليه غالب الحجاج في غالب الاوقات على سبيل الاختصار فانى قد كنت كتبت منسكا قبل اوائل عمري وذكرت فيه ادعية كثيرة وقدرت في الاحكام من اتباعه قيد شعر العلماء وكتبت في هذا ما تبين لي من سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم مختصرا مبينا ولا حول ولا قوة الا بالله **فصل** اول ما يفعله قاصد الحج والعمرة اذا اراد الدخول فيهما ان يحرم بذلك وقبل ذلك فهو قاصد الحج والعمرة ولم يدخل فيهما بمنزلة الذي يخرج الى صلاة الجمعة قبل اجراس ولا يدخل في الصلاة حتى يحرم بها وعليه اذا وصل الى الميقات ان يحرم والمواقيت خمسة ذو الحليفة والجحفة وقرن المنازل ويلملم وذات عرق ولما وقت النبي صلى الله عليه وسلم المواقيت قال هن لهن ولمن مر عليهن من غيرهن ممن يريد الحج والعمرة ومن كان منزله دون هن فمهله من اهله حتى اهل مكة يهلون من مكة فذو الحليفة هي ابعد المواقيت بينها وبين مكة عشرة مراحل واقل واكثر بحسب اختلاف الطرق فان منها الى مكة عدة طرق وتسمى وادي العقيق

ومسجدها يسمى مسجد الشجرة وفيها بئر تسميها الجهال العامة بئر علي لظنهم ان عليا قاتل الجن بها وهو كذب فان الجن لم يقاتلهم احد من الصحابة وعلى ارفع قدرا من ان يثبت الجن لقتاله ولا فضيلة لهذه البئر ولا مزية ولا يستحب لمن مر بها حج ولا غيره وأما الجحفة فبينها وبين مكة نحو ثلاث مراحل وهي قرية كانت قديمة معمورة وكانت تسمى مهيعة وهي اليوم خراب ولهذا صار الناس يحرمون قبلها من المكان الذي يسمى رابغا وهذه اميقات لمن حج من ناحية المغرب كاهل الشام ومصر وسائر المغرب لكن اهل الشام اذا اجتازوا بالمدينة النبوية كما يفعلونه في هذه الاوقات احرموا من ميقات اهل المدينة فان هذا هو المستحب لهم بالاتفاق فان اخر والاحرام الى الجحفة ففيه نزاع وأما المواقيت الثلاثة فبين كل واحد منها وبين مكة نحو مرحلتين وليس لاحد ان يجاوز الميقات اذا اراد الحج او العمرة الا بالاحرام وان قصد مكة لتجارة او زيارة فينبغي له ان يحرم وفي الوجوب نزاع ومن وافى الميقات قاصدا الحج فهو مخير بين ثلاثة انواع وهي التي يقال لها التمتع والافراد والقران ان شاء احرم بعمرة فاذا حل منها اهل بالحج وهو يختص باسم التمتع وان شاء احرم بهما جميعا او احرم بالعمرة ثم ادخل عليها الحج قبل الطواف وهو القران وهو داخل في اسم التمتع في الكتاب والسنة وكلام العلماء وان شاء احرم بالحج مفردا وهو الافراد **فصل** في الافضل من ذلك فالتحقيق في ذلك انه يتنوع باختلاف حال الحاج فان كان يسافر سفرة للعمرة وسفرة اخرى للحج ويسافر الى مكة قبل اشهر الحج ويعتمر ويقيم بها حتى يحج فهذا الافراد له افضل باتفاق الائمة الاربعة والاحرام بالحج قبل اشهره ليس بمسنون بل مكروه واذا فعله فهل يصير حجه عمرة او يجزيه فيه نزاع واما اذا فعل ما يفعله غالب الناس وهو ان يجمع بين العمرة والحج في سفرة واحدة ويقدم مكة في اشهر الحج وهن شوال وذو القعدة وعشر من ذي الحجة فهذا ان ساق الهدي فالقران افضل لانه لا يسوق الهدي الا المتمتع من احرامه بعمرة افضل فانه قد ثبت بالنقول المستفيضة التي لم يختلف في صحتها اهل العلم بالحديث ان النبي صلى الله عليه وسلم لما حج حجة الوداع هو واصحابه امرهم جميعهم ان يحلوا من احرامهم ويجعلوها عمرة الا من ساق الهدي فانه امره ان يبقى على احرامه حتى يبلغ الهدي محله يوم النحر وكان النبي صلى الله عليه وسلم قد ساق الهدي هو وطائفة من اصحابه وقرن هو بين العمرة والحج فقال لبيك عمرة وحجا ولم يعتمر بعد الحج احد ممن كان مع النبي صلى الله عليه وسلم الا عائشة وحدها لانها كانت قد حاضت فلم يمكنها الطواف لان النبي صلى الله عليه وسلم قال تقضي الحائض المناسك كلها الا الطواف بالبيت فامرها ان تهل بالحج وتدع افعال العمرة لانها كانت متمتعة ثم انها طلبت من النبي صلى الله عليه وسلم ان يعمرها فارسلها مع اخيها عبد الرحمن فاعمرها من التنعيم والتنعيم هو اقرب الحل الى مكة وبه اليوم المساجد التي تسمى مساجد عائشة ولم تكن هذه على عهد النبي صلى الله عليه وسلم و

انما بنيت بعد ذلك علامة على المكان الذى احرمت منه عائشة وليس دخول هذه المساجد ولا الصلاة فيها من اجتاز بها محرما لا فرضا ولا سنة بل قصد ذلك واعتقاد انه يستحب بدعة مكروهة لكن من خرج من مكة ليعتمر فانه اذا دخل واحدا منها وصلى فيه لاجل الاحرام فلا باس بذلك ولم يكن على عهد النبى صلى الله عليه وسلم وخلفائه الراشدين احد يخرج من مكة ليعتمر الا لعذر لا فى رمضان ولا فى غير رمضان والذين حجوا مع النبى صلى الله عليه وسلم ليس فيهم من اعتمر بعد الحج من مكة الا عائشة كما ذكرناه لا كان هذا من فعل الخلفاء الراشدين والذين استحبوا الافراد من الصحابة انما استحبوا ان يحج فسفرة ويعتمر فى اخرى ولم يستحبوا ان يحج ويعتمر عقب ذلك عمرة مكية بل هذا لم يكونوا يفعلونه قط اللهم الا ان يكون شيئا نادرا وقد تنازع السلف فى هذا هل يكون متمتعا عليه دم امر لا وهل تجزيه هذه العمرة عن عمرة الاسلام ام لا وقد اعتمر النبى صلى الله عليه وسلم بعد هجرته اربع عمر عمرة الحديبية وصل الى الحديبية وراء الجبل الذى بالتنعيم عند مساجد عائشة عن يمينك وانت داخل الى مكة قصده المشركون عن البيت فصالحهم وحل من احرامه وانصرف وعمرة القضية اعتمر من العام القابل وعمرة بالجعرانة انه كان قد قاتل المشركين بحنين وحنين من ناحية المشرق من ناحية الطائف واما بدر فهى بين المدينة وبين مكة وبين الغزوتين ست سنين ولكن قرنا فى الذكر لان الله تعالى انزل فيها الملائكة لنصر النبى صلى الله عليه وسلم والمؤمنين فى القتال ثم ذهب فحاصر المشركين بالطائف ثم رجع وقسم غنائم حنين بالجعرانة فلما قسم غنائم حنين اعتمر من الجعرانة فدخلا الى مكة لاخراجها من الاحرام **والعمرة الرابعة** مع حجته فانه قرن بين العمرة والحج باتفاق اهل المعرفة بسنته وباتفاق الصحابة على ذلك ولم ينقل عن احد من الصحابة انه تمتع تمتعا حل فيه بل كانوا يسمون القران تمتعا ولا نقل عن احد من الصحابة انه لما قرن طاف طوافين وسعى سعيين وعامة المنقول عن الصحابة فى صفة حجته ليست مختلفة وانما اشتبهت على من لم يعرف مرادهم وجميع الصحابة الذين نقل عنهم انه افرد الحج كعائشة وابن عمر وجابر قالوا انه تمتع بالعمرة الى الحج وقد ثبت هذا فى الصحيحين عن عائشة وابن عمر باسناد احدهما من اسناد الافراد ومرادهم بالتمتع القران كما ثبت ذلك فى الصحاح ايضا فصل **فاذا اراد الاحرام** فان كان قارنا قال لبيك عمرة وحجا وان كان متمتعا قال لبيك عمرة وان كان مفردا قال لبيك حجا وقال اللهم انى قد وجبت عمرة وحجا او اوجبت عمرة اتمتع بها الى الحج او اوجبت حجا وقال اللهم انى اريد العمرة واريد الحج او اريدهما او اريد التمتع بالعمرة الى الحج فبهما قال من ذلك اجزاه باتفاق الائمة ليس فى ذلك عبارة مخصوصة ولا يجب شئ من هذه العبارات باتفاق الائمة كما لا يجب التلفظ بالنية فى الطهارة والصلاة والصيام باتفاق الائمة بل متى لبى قاصدا للاحرام انعقد

احرامه باتفاق المسلمين ولا يجب عليه ان يتكلم قبل التلبية بشيء ولكن تنازع العلماء هل يستحب ان يتكلم بذلك كما تنازعوا هل يستحب التلفظ بالنية في الصلاة والصواب المقطوع به انه لا يستحب شيء من ذلك فان النبي صلى الله عليه وسلم لم يشرع للمسلمين شيئا من ذلك ولا كان يتكلم قبل التلبية بشيء من الفاظ النية لا هو ولا اصحابه بل لما امر ضباعة بنت الزبير بالاشتراط قالت فكيف اقول قال قولي لبيك اللهم لبيك ومحلي من الارض حيث تحبسني رواه اهل السنن وصححه الترمذي ولفظ النسائي اني اريد الحج فكيف اقول قال قولي لبيك اللهم لبيك ومحلي من الارض حيث تحبسني فان لك على ربك ما استثنيت وحديث الاشتراط في الصحيحين لكن المقصود بهذا اللفظ انه امرها بالاشتراط في التلبية ولم يامرها ان تقول قبل التلبية شيئا لا اشتراطا ولا غيره وكان يقول في تلبيته لبيك عمرة وحجا وكان يقول للواحد من اصحابه اهللت وقال في المواقيت مهل اهل المدينة ذو الحليفة ومهل اهل الشام الجحفة ومهل اهل اليمن يلملم ومهل اهل نجد قرن المنازل ومهل اهل العراق ذات عرق ومن كان منزله دون فهله من اهله والاهلال هو التلبية فهذا هو الذي شرع النبي صلى الله عليه وسلم للمسلمين التكلم به في ابتداء الحج والعمرة وان كان مشروعا بعد ذلك كما تشرع تكبيرة الاحرام ويشرع التكبير بعد ذلك عند تغير الاحوال ولو احرم احراما مطلقا جاز فلو احرم بالقصد الحج من حيث الجملة ولا يعرف هذا التفصيل جاز ولو اهل ولبى كما يفعل الناس قاصدا للنسك ولم يسم شيئا بلفظه ولا قصد بقلبه لا تمتعا ولا افرادا ولا قرانا صح حجه ايضا وفعل واحدا من الثلاثة فان فعل ما امر به النبي صلى الله عليه وسلم اصحابه كان حسنا وان اشترط على ربه خوفا من العارض فقال وان حبسني حابس فمحلي حيث حبستني كان حسنا فان النبي صلى الله عليه وسلم امر بنت عمه ضباعة بنت الزبير بن عبد المطلب ان تشترط على ربها لما كانت شاكية تخاف ان يصدها المرض عن البيت ولم يكن يامر بذلك كل من حج وكذلك ان شاء المحرم ان يتطيب في بدنه فهو حسن ولا يؤمر المحرم قبل الاحرام بذلك فان النبي صلى الله عليه وسلم فعله ولم يامر به الناس ولم يكن النبي صلى الله عليه وسلم يامر احدا بعبارة بعينها وانما يقال لاهل الحج اهل بالعمرة او يقال لبوا بالحج لبى بالعمرة وهو تاويل قوله تعالى الحج اشهر معلومات فمن فرض فيهن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال في الحج وقد ثبت عنه في الصحيحين انه قال من حج هذا البيت فلم يرفث ولم يفسق رجع من ذنوبه كيوم ولدته امه وهذا على قراءة من قرأ فلا رفث لا فسوق بالرفع فالرفث اسم لجماع قولا وعملا والفسوق اسم للمعاصي كلها والجدال على هذه القراءة هو المراء في امر الحج فان الله قد اوضحه وبينه وقطع المراء فيه كما كانوا في الجاهلية يتمارون في احكامه وعلى القراءة الاخرى قد يفسر بهذا المعنى ايضا وقد فسروها بان لا يماري الحاج خدمه والتفسير الاول اصح فان الله لم ينه المحرم ولا غيره عن الجدال

مطلقا بل الجدال قد يكون واجبا او مستحبا كما قال تعالى وجادلهم بالتي هي احسن وقد يكون الجدال حراما في الحج وغيره كالجدال بغير علم وكالجدال في الحق بعد ما تبين ولفظ الفسوق يتناول ما حرمه الله تعالى ولا يختص بالسباب وان كان سباب المسلم فسوقا فالفسوق يعم هذا وغيره والرفث هو الجماع وليس في المحظورات ما يفسد الحج الا جنس الوقت فلهذا ميز بينه وبين الفسوق واما سائر المحضورات كالتباس والطيب فانه وان كان يأثم بها فلا يفسد الحج عند احد من الائمة المشهورين وينبغي للمحرم ان لا يتكلم الا بما يعنيه وكان شريح اذا احرم كان كانه الحية الصماء ولا يكون الرجل محرما بمجرد ما في قلبه من قصد الحج ونيته فان القصد ما زال في القلب منذ خرج من بلده بل لا بد من قول او عمل يصير به محرما هذا هو الصحيح من القولين والتجرد من اللباس واجب في الاحرام وليس شرطا فيه فلو احرم وعليه ثيابه صح ذلك بسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم وباتفاق ائمة اهل العلم وعليه ان ينزع اللباس المحظور **فصل** ويستحب ان يحرم عقيب صلاة اما فرض واما تطوع ان كان وقت تطوع في احد القولين وفي الاخر ان كان يصلي فرضا احرم عقيبه والا فليس للاحرام صلاة تخصه وهذا ارجح ويستحب ان يغتسل للاحرام ولو كانت حائضا او نفساء وان احتاج الى التنظف كتقليم الاظفار ونتف الابط وحلق العانة ونحو ذلك فعل ذلك وهذا ليس من خصائص الاحرام ولذلك لم يكن له ذكر فيما نقله الصحابة لكنه مشروع بحسب الحاجة وهكذا يشرع لمصلي الجمعة والعيد على هذا الوجه ويستحب ان يحرم في ثوبين نظيفين فان كانا ابيضين فهما افضل ويجوز ان يحرم في جميع اجناس الثياب المباحة من القطن والكتان والصوف والسنة ان يحرم في ازار ورداء سواء كانا مخيطين او غير مخيطين باتفاق الائمة ولو احرم في غيرهما جاز اذا كان مما يجوز لبسه ويجوز ان يحرم في الابيض وغيره من الالوان الجائزة وان كان ملونا والافضل ان يحرم في نعلين ان تيسر والنعل هي التي يقال لها التاسومة فان لم يجد نعلين لبس خفين وليس عليه ان يقطعهما دون الكعبين فان النبي صلى الله عليه وسلم امر بالقطع اولا ثم رخص بعد ذلك في عرفات في لبس السراويل لمن لم يجد ازارا ورخص في لبس الخفين لمن لم يجد نعلين وانما رخص في المقطوع اولا لانه يصير بالقطع كالنعلين وأظهر القولين الصحيح انه يجوز ان يلبس دون الكعبين مثل الخف المكعب والجرجم والمداس ونحو ذلك سواء كان واجدا للنعلين او فاقدا لهما واذا لم يجد نعلين ولا ما يقوم مقامهما مثل الجرجم والمداس ونحو ذلك فله ان يلبس الخف ولا يقطعه ولكن لبث اذا لم يجد ازارا فانه يلبس السراويل ولا يفتقه هذا هو الصحيح قول العلماء لان النبي صلى الله عليه وسلم رخص في البدل في عرفات كما رواه ابن عمر ولكن لبث يجوز ان يلبس كلما كان من جنس الازار والرداء فله ان يلتحف بالقباء والجبة والقميص ونحو ذلك ويتغطى باتفاق الائمة عرضا ويلبسه مقلوبا بان يجعل اسفله اعلاه ويتغطى بالخف وغيره لكن لا يغطي راسه الحاجة

والنبي صلى الله عليه وسلم نهى المحرم ان يلبس القميص والبرنس والسراويل والخف والعمامة ونهاهم ان يغطوا راس المحرم بعد الموت وامر من احرم في جبة ان ينزعها عنه فما كان من هذا الجنس فهو في معنى ما نهى عنه النبي صلى الله عليه وسلم فما كان في معنى القميص فهو مثله وليس له ان يلبس القميص لا بكم ولا بغير كم وسواء ادخل فيه اليدين اولم يدخلها وسواء كان سليما او مخرقا وكذلك لا يلبس الجبة ولا القباء الذي يدخل يديه فيه وكذلك الدرع الذي يسمى عرقجين وامثال ذلك باتفاق الائمة واما اذا طرح القباء على كتفيه من غير ادخال يديه ففيه نزاع وهذا معنى قول الفقهاء لا يلبس المخيط والمخيط ما كان من اللباس على قدر العضو وكذلك لا يلبس ما كان في معنى الخف كالموق والجورب ونحو ذلك ولا يلبس ما كان في معنى السراويل كالتبان ونحوه وله ان يعقد ما يحتاج الى عقده كالازار وهميان النفقة واكراهم لا يحتاج الى عقده فلا يعقده فان احتاج الى عقده ففيه نزاع والاشبه جوازه حينئذ وهل المنع من عقده منع كراهة او تحريم فيه نزاع وليس على تحريم ذلك دليل لا ما نقل عن ابن عمر انه كره عقد الرداء وقد اختلف المتبعون لابن عمر فمنهم من قال هو كراهة تنزيه كابي حنيفة وغيره ومنهم من قال كراهة تحريم واما الراس فلا يغطيه لا بخيط ولا غيره فلا يغطيه بعمامة ولا قلنسوة ولا كوفية ولا ثوب يلصق به ولا غير ذلك وله ان يستظل تحت السقف والشجر ويستظل في الخيمة ونحو ذلك باتفاقهم واما الاستظلال بالمحمل كالحمارة التي لها راس في حال السير فهذا فيه نزاع والافضل للمحرم ان يضحي لمن احرم له كما كان النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه يحجون وقد راى ابن عمر رجلا ظلل عليه فقال ايها المحرم اضح لمن احرمت له ولهذا كان السلف يكرهون القباب على المحامل وهي المحامل التي لها راس واما المحامل المكشوفة فلم يكرهها الا بعض النساك وهذا في حق الرجل واما المراة فانها عورة فلذلك جاز لها ان تلبس لثياب التي تستر ها وتستظل بالمحمل لكن نهاها النبي صلى الله عليه وسلم ان تنتقب او تلبس القفازين والقفازان غلاف يصنع لليد كما يفعله حملة البزاة ولو غطت المراة وجهها بشوك لا يمس الوجه جاز باتفاق وان كان يمسه فالصحيح انه يجوز ايضا ولا تكلف المراة ان تجافي ستر ها عن الوجه لا بعود ولا يد ولا غير ذلك فان النبي صلى الله عليه وسلم سوى بين وجهها ويديها وكلاهما كبدن الرجل لا كراسه وازواجه صلى الله عليه وسلم كن يسدلن على وجوههن من غير مراعات للجافات ولم ينقل احد من اهل العلم عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال احرام المراة في وجهها وانما هذا قول بعض السلف لكن النبي صلى الله عليه وسلم نهاها ان تنتقب وتلبس القفازين كما نهى المحرم ان يلبس القميص والخف معرانه يجوز له ان يستر يديه ورجليه باتفاق الائمة والبرقع اقوى من النقاب فلهذا ينهى عنه باتفاقهم ولهذا كانت المحرمة لا تلبس ما يصنع لستر الوجه كالبرقع ونحوه فانه كالنقاب وليس للمحرم ان يلبس شيئا منهما نهى النبي صلى الله عليه وسلم عنه لا لحاجة كما انه ليس للصائم

ان يفطر الا لحاجة والحاجة مثل البرد الذى يخاف ان يرضه اذا لم يغط راسه ومثل مرض نزل به يحتاج معه الى تغطية راسه فيلبس قدر الحاجة فاذا استغنى عنه نزع وعليه ان يفتدى اما بصيام ثلاثة ايام و اما بنسك كشاة او باطعام ستة مساكين لكل مسكين نصف صاع من قمح او شعير او من برو ان اطعم خبزا جاز ويكون رطلين بالعراقى قريبا من نصف رطل بالدمشقى وينبغى ان يكون مأدوما وان اطعم مما يأكل كالقسماط والرقاق ونحو ذلك جاز وهو افضل من ان يعطيه قمحا او شعيرا كذلك فى سائر الكفارات اذا اعطاها مما يقتات به معاده فهو افضل من ان يعطيه حبا مجردا اذا لم يكن عادتهم ان يطحنوا بايديهم ويخبزوا بايديهم والواجب فى ذلك كله ما ذكره الله تعالى بقوله اطعام عشرة مساكين من اوسط ما تطعمون اهليكم او كسوتهم الاية فامر الله تعالى باطعام المساكين من اوسط ما يطعم الناس اهليهم وقد تنازع العلماء فى ذلك هل ذلك مقدر بالشرع او يرجع فيه الى العرف وكذلك تنازعوا فى النفقة نفقة الزوجة والراجح فى هذا كله انه يرجع فيه الى العرف فيطعم كل قوم مما يطعمون اهليهم ولما كان كعب بن عجرة ونحوه يقتاتون التمر امر النبى صلى الله عليه وسلم ان يطعم فرقا من التمر بين ستة مساكين والفرق ستة عشر رطلا بالبغدادى وهذه الفدية يجوز ان يخرجها اذا احتاج الى فعل المحظور قبله وبعده ويجوز ان يذبح النسك قبل ان يصل الى مكة ويصوم الايام الثلاثة متتابعة ان شاء او متفرقة ان شاء فان كان له عذر اخر فعلها والا عجل فعلها واذا لبس ثم لبس مرارا ولم يكن ادى الفدية اجزأته فدية واحدة فى اظهر قولى العلماء **فصل** فاذا احرم لبى بتلبية رسول الله صلى الله عليه وسلم لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك ان الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك وان زاد على ذلك لبيك ذا المعارج او لبيك وسعديك ونحو ذلك جاز كما كان الصحابة يزيدون ورسول الله صلى الله عليه وسلم يسمعهم فلم ينههم وكان هديا ومن حين يحرم سواء ركب دابته او لم يركبها وان احرم بعد ذلك جاز والتلبية هى اجابة دعوة الله تعالى لخلقه حين دعاهم الى حجه بيته على لسان خليله ابراهيم صلى الله عليه وسلم فالملبى هو المستسلم المنقاد لغيره كما ينقاد الذى لبب واخذ بلبته والمعنى انا مجيبون لدعوتك مستسلمون لحكمك مطيعون لامرك مرة بعد مرة دائما لا نزال على ذلك والتلبية شعار الحج فافضل الحج العج والثج فالعج رفع الصوت بالتلبية والثج اراقة دم الهدى ولهذا يستحب رفع الصوت بها للرجل بحيث لا يجهد نفسه والمرأة ترفع صوتها بحيث تسمع رفيقتها ويستحب الاكثار منها عند اختلاف الاحوال مثل ادبار الصلوات ومثل اذا اصعد نشزا او هبط واديا او سمع ملبيا او اقبل الليل والنهار او التقت الرفاق وكذلك اذا فعل ما نهى عنه وقيل انه من لبى حتى تغرب الشمس فقد امسى مغفورا له وان دعا عقب التلبية وصلى على النبى صلى الله عليه

وسأل الله رضوانه والجنة واستعاذه من النار وخصن **فصل** مما ينهى المحرم عنه ان يتطيب بعد الاحرام في بدنه او ثيابه او يتعمد شم الطيب واما الدهن في راسه او بدنه بالزيت او السمن ونحوه اذا لم يكن فيه طيب ففيه نزاع مشهور وتركه اولى ولا يقلم اظفاره ولا يقطع شعره وله ان يحك بدنه اذا احكه ويحتجم في راسه وغير راسه وان احتاج ان يحلق شعرا لذلك جاز فانه ثبت في الصحيحين ان النبي صلى الله عليه وسلم احتجم في وسط راسه وهو محرم ولا يمكن ذلك الا ان يحلق بعض الشعر وكذلك اذا اغتسل وسقط شعر من ذلك لم يضره وان تيقن انه انقطع بالغسل ويفصد اذا احتاج الى ذلك وله ان يغتسل من الجنابة بالاتفاق وكذلك بغير الجنابة ولا ينكح المحرم ولا ينكح ولا يخطب ولا يصطاد صيدا بريا ولا يعاونه بشراء ولا اتهاب ولا غير ذلك ولا يعين على صيد ولا يذبح صيدا فاما صيد البحر كالسمك ونحوه فله ان يصطاده ويأكله وله ان يقطع الشجر لكن نفس المحرم لا يقطع شيئا من شجره وان كان غير محرم ولا من نباتة المباح الا الاذخر واما ما غرسه الناس او زرعوه فهو لهم وكذلك ما يبس من النبات يجوز اخذه ولا يصطاد به صيدا وان كان من الماء كالسمك على الصحيح ولا ينفر صيده مثل ان يقيمه ليقعد مكانه وكذلك حرم مدينة رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو ما بين لابتيها واللابة هي الحرة وهي الارض التي فيها حجارة سود وهو بريد في بريد والبريد اربع فراسخ وهو من عير الى ثور وعير هو جبل عند الميقات يشبه العير وهو الحمار وثور هو جبل من ناحية احد وهو غير جبل ثور الذي بمكة فهذا الحرم ايضا لا يصطاد صيده ولا يقطع شجره الا لحاجة كآلة الركوب والحرث ويوخذ من حشيشه ما يحتاج اليه للعلف فان النبي صلى الله عليه وسلم رخص لاهل المدينة وهذا لحاجتهم الى ذلك اذ ليس حولهم ما يستغنون به عنه بخلاف الحرم المكي واذا دخل عليه صيد لم يكن عليه ارساله وليس في الدنيا حرم لا بيت المقدس ولا غيره الا هذان الحرمان ولا يسمى غيرهما حرما كما يسميه الجهال فيقولون حرم المقدس وحرم الخليل فان هذين وغيرهما ليسا كحرم باتفاق المسلمين والحرم المجمع عليه حرم مكة واما المدينة فلها حرم ايضا عند الجمهور كما استفاضت بذلك الاحاديث عن النبي صلى الله عليه وسلم ولم يتنازع المسلمون في حرم ثالث الا في وجد وهو وادي بالطائف وهو عند بعضهم حرم وعند الجمهور ليس بحرم وللحرم ان يقتل ما يؤذي بعادته الناس كالحية والعقرب والفارة والغراب والكلب العقور وله ان يدفع ما يؤذيه من الآدميين والبهائم حتى لو صال عليه احدهم يندفع عنه الا بالقتال قاتله فان النبي صلى الله عليه وسلم قال من قتل دون ماله فهو شهيد ومن قتل دون دمه فهو شهيد وان قرصته البراغيث والقمل فله القاءها عنه وله قتلها ولا شيء عليه في القاء اهون من قتلها وكذلك ما يتعرض له من الدواب فيباح له دفعه عن قتله وان كان في نفسه محرما كالاسد والفهد

واذا قتله فلا جزاء عليه في اظهر قولي العلماء واما التارك بدون التأذي فهو من الترفه فلا يفعله ولو فعله فلا شيء عليه ويحرم على المحرم الوطء ومقدماته ولا يطأ أنثى سواء كان امرأة ولا غير امرأة ولا يقتنع بقبلة ولا مس بيد ولا نظر بشهوة فان جامع فسد حجه وفي الانزال بغير الجماع نزاع ولا يفسد الحج بشيء من المحظورات الا بهذا الجنس وان قبل بشهوة او امذى بشهوة فعليه دم **فصل** واذا اتى مكة جاز ان يدخل مكة والمسجد من جميع الجوانب لكن الافضل ان يأتي من وجه الكعبة اقتداء بالنبي صلى الله عليه وسلم فانه دخلها من وجهها من الناحية العليا التي فيها اليوم باب المعلى ولم يكن في عهد النبي صلى الله عليه وسلم بمكة ولا المدينة سور ولا ابواب مبنية ولكن دخلها من الثنية العليا ثنية كداء بالفتح والمدالمشرفة على المقبرة ودخل المسجد من ناحية الباب الاعظم الذي يقال له باب بني شيبة ثم ذهب الى الحجر الاسود فان هذا اقرب الى الحجر الاسود لمن دخل من باب المعلى ولم يكن قديما بمكة بناء يعلوا على البيت ولا كان فوق الصفا والمروة والمشعر الحرام بناء ولا كان بمنى بناء ولا بعرفات مسجد ولا عند الجمرات مساجد بل كل هذه محدثة بعد الخلفاء الراشدين ومنها ما احدث بعد الدولة الاموية ومنها ما احدث بعد ذلك فكان البيت يرى قبل دخول المسجد وقد ذكر ابن جرير ان النبي صلى الله عليه وسلم اذا رأى البيت رفع يديه وقال اللهم زد هذا البيت تشريفا وتعظيما وتكريما ومهابة وبرا وزد من شرفه وكرمه ممن حجه واعتمره تشريفا وتعظيما فمن راى البيت قبل دخول المسجد فعل ذلك وقد استحب ذلك ممن استحبه عند رؤية البيت ولو كان بعد دخول المسجد لكن النبي صلى الله عليه وسلم بعد ان دخل المسجد ابتدأ بالطواف ولم يصل قبل ذلك تحية المسجد ولا غيرها فذلك بل تحية المسجد الحرام هو الطواف بالبيت وكان صلى الله عليه وسلم يغتسل لدخول مكة كان يبيت بذي طوى وهو عند الآبار التي يقال لها اليوم آبار الزاهر فمن تيسر له المبيت بها والاغتسال ودخول مكة نهارا والا فليس عليه شيء من ذلك واذا دخل المسجد بدأ بالطواف فيبتدئ بالحجر الاسود ويستقبله استقبالا يستلمه ويقبله ان امكن ولا يوقع ذكى حالا بالمزاحمة عليه فان لم يمكن استلمه وقبل يده والاشار اليه ثم يشتغل بالطواف ويجعل البيت عن يساره وليس عليه ان يذهب الى ما بين الركنين ولا يمشي عرضا ثم ينتقل للطواف بل هذا يستحب ذلك ويقول اذا استلم بسم الله والله اكبر وان شاء قال ايضا اللهم ايمانا بك وتصديقا بكتابك ووفاء بعهدك واتباعا لسنة نبيك محمد صلى الله عليه وسلم ويجعل البيت عن يساره فيطوف سبعا ولا يخرج الحجر في طوافه لان اكثر الحجر من البيت والله تعالى امر بالطواف به لا بالطواف فيه ولا يستلم من الاركان الا الركنين اليمانيين دون الشاميين فان النبي صلى الله عليه وسلم انما استلمهما خاصة لانهما على قواعد ابراهيم والاخران هما في داخل البيت فالركن الاسود يستلم ويقبل واليماني

التفل

ابن جرير

يستلم ولا يقبل والاخران لا يستلمان ولا يقبلان والاستلام هو مسحها باليد واما سائر جوانب البيت ومقام ابراهيم وسائر ما في الارض من المساجد وحيطانها ومقابر الانبياء والصالحين كحجرة نبينا صلى الله عليه وسلم ومغارة ابراهيم ومقام نبينا صلى الله عليه وسلم الذي كان يصلي فيه وغير ذلك من مقابر الانبياء والصالحين وصخرة بيت المقدس لا يستلم ولا يقبل باتفاق الائمة واما الطواف بذلك فمن اعظم البدع المحرمة ومن اتخذه دينا يستتاب فان تاب والا قتل ولو وضع يده على الشاذروان الذي يربط فيه استار الكعبة لم يضره ذلك في اصح قولي العلماء وليس الشاذروان من البيت بل جعل عماد البيت ويستحب له في الطواف الاول ان يرمل من الحجر الى الحجر في الطواف الثلاثة والرمل مثل الهرولة وهو مسارعة المشي مع تقارب الخطا فان لم يمكنه الرمل للزاحمة كان خروجه الى حاشية المطاف والرمل افضل من قربه الى البيت بدون الرمل واما اذا امكن القرب من البيت مع اكمال السنة فهو اولى ويجوز ان يطوف من وراء قبة زمزم وما وراءها من السقائف المتصلة بحيطان المسجد ولو صلى الصلاة في المسجد والناس يطوفون اجزأه ويكره سواء في ذلك الرجال والنساء وهذا من خصائص مكة وكذلك يستحب ان يضطبع في هذا الطواف والاضطباع ان يبدي ضبعه الايمن فيضع وسط الرداء تحت ابطه الايمن وطرفيه على عاتقه الايسر وان ترك الرمل والاضطباع فلا شيء عليه ويستحب له في الطواف ان يذكر الله تعالى ويدعوه بما شرع وان قرأ القرآن سرا فلا باس وليس فيه ذكر مؤقت ولا دعاء معين عن النبي صلى الله عليه وسلم لا بامره ولا بقوله ولا بتعليمه بل يدعو فيه بسائر الادعية الشرعية وما يذكره كثير من الناس من دعاء معين تحت الميزاب ونحو ذلك فلا اصل له لكن كان النبي صلى الله عليه وسلم يختم طوافه بين الركنين بقوله ربنا اتنا في الدنيا حسنة وفي الاخرة حسنة وقنا عذاب النار كما كان يختم سائر دعائه بذلك وليس في ذلك ذكر واجب باتفاق الائمة والطواف بالبيت كالصلاة الا ان الله اباح فيه الكلام فمن تكلم فيه فلا يتكلم الا بخير ولهذا يؤمر الطائف ان يكون متطهرا الطهارتين الصغرى والكبرى ويكون مستور العورة مجتنب النجاسة التي تحتها المصلي والطائف طاهر لكن في وجوب الطهارة في الطواف نزاع بين العلماء فانه لم ينقل احد عن النبي صلى الله عليه وسلم انه امر بالطهارة للطواف ولا نهى المحدث ان يطوف ولكنه طاف طاهرا لكنه ثبت عنه انه نهى الحائض عن الطواف وقد قال النبي صلى الله عليه وسلم مفتاح الصلاة الطهور وتحريمها التكبير وتحليلها التسليم فالصلاة التي اوجب لها الطهارة فما كان يفتتح بالتكبير ويختم بالتسليم كالصلاة التي اوجب فيها ركوع وسجود وكصلاة الجنازة وسجدتي السهو واما الطواف وسجود التلاوة فليس من هذا والاعتكاف يشترط له المسجد ولا يشترط له الطهارة بالاتفاق والمعتكفة الحائض تنهى عن اللبث في المسجد مع الحيض وان كانت تلبث في المسجد وهي محدثة قال احمد بن حنبل في

مناسك الحج لابنه عبد الله حدثنا سهل بن يوسف انا شعبة عن حماد ومنصور قال سألتهما عن الرجل يطوف بالبيت وهو غير متوضئ فلم ير به باسا قال عبد الله سألت ابي عن ذلك فقال احب الي ان لا يطوف بالبيت وهو غير متوضئ لان الطواف بالبيت صلاة وقد اختلفت الرواية عن احمد في اشتراط الطهارة فيه ووجهها كما هو احد القولين في مذهب ابي حنيفة لكن لا يخالف من هب ابي حنيفة انها ليست بشرط ومن طاف في جوب ونحوه لان يطأ نجاسة من زرق الحمام وغطين لئلا يمس امرأة ونحو ذلك فقد خالف السنة فان النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه والتابعين ما زالوا يطوفون بالبيت وما زال الحمام بمكة والاحتياط حسن ما لم يفض الى مخالفة السنة المعلومة فاذا افضى الى ذلك كان خطأ واعلم ان القول الذي يتضمن مخالفة السنة خطأ كمن يخلع نعليه في الصلاة المكتوبة وصلاة الجنازة خوفا من ان يكون فيها نجاسة فان هذا خطأ مخالف للسنة فان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي في نعليه وقال ان اليهود لا يصلون في نعالهم فخالفوهم وقال اذا اتى احدكم المسجد فلينظر في نعليه فان كان فيها اذى فليدلكهما في التراب فان التراب لهما طهور وكما يجوز ان يصلي في نعليه فكذلك يجوز ان يطوف في نعليه وان لم يمكنه الطواف حاشيا طاف راكبا او محمولا اجزأه بالاتفاق وكذلك ما يعجز عنه من واجبات الطواف مثل من كان به نجاسة لا يمكنه ازالتها كالمستحاضة ومن به سلس البول فانه يطوف ولا شيء عليه باتفاق الائمة وكذلك لو لم يمكنه الطواف الا عريانا طاف بالليل كما لو لم يمكنه الصلاة الا عريانا وكذلك المرأة الحائض اذا لم يمكنها طواف الفرض لاحائضا بحيث لا يمكنها التأخر بمكة في احد قولي العلماء الذين يوجبون الطهارة على الطائف وان طافت الحائض او الجنب او المحدث او حامل النجاسة مطلقا اجزأه الطواف وعليه دم اما شاة واما بدنة مع الحيض والجنابة وشاة مع الحدث الاصغر ومنع الحائض من الطواف قد يعلل بانه يشبه الصلاة وقد يعلل بانها ممنوعة من المسجد كما تمنع منه في الاعتكاف كما قال عز وجل لابراهيم عليه السلام وطهر بيتي للطائفين والعاكفين والركع السجود فامر بتطهيره لهذه العبادات فمنعت الحائض من دخوله وقد اتفق العلماء على انه لا يجب للطواف ما يجب للصلاة من تحريم وتحليل وقراءة وغير ذلك ولا يبطله ما يبطلها من الاكل والشرب والكلام وغير ذلك ولهذا كان مقتضى تعليل من منع الحائض لحرمة المسجد انه لا يرى الطهارة شرطا بل مقتضى قوله انه يجوز لها ذلك عند الحاجة كما يجوز لها دخول المسجد عند الحاجة وقد امر الله تعالى بتطهيره للطائفين والعاكفين والركع السجود والعاكف فيه لا يشترط له الطهارة ولا تجب عليه الطهارة من الحدث الاصغر باتفاق المسلمين ولو اضطرت العاكفة الحائض الى لبثها فيه للحاجة جاز ذلك واما الركع السجود فهم المصلون والطهارة شرط للصلاة باتفاق المسلمين والحائض لا تصلي قضاء ولا اداء فيبقى الطائف هل يلحق بالعاكف

والمصلى ويكون قسما ثالثا بينهما هذا محل اجتهاد وقوله الطواف بالبيت صلاة لم يثبت عن النبي صلى الله عليه ولكن هو ثابت عن ابن عباس وقد روى مرفوعا ونقل بعض الفقهاء عن ابن عباس انه قال اذا طاف بالبيت وهو جنب عليه دم ولا ريب ان المراد بذلك انه يشبه الصلاة من بعض الوجوه ليس المراد انه نوع من الصلاة التي تشترط لها الطهارة وهكذا قوله اذا اتى احدكم المسجد فلا يشبك بين اصابعه فانه في صلاة وقوله ان العبد في صلاة ما كانت الصلاة تحبسه وما دام ينتظر الصلاة وما كان يعمل الى الصلاة ونحو ذلك فلا يجوز لحائض ان تطوف الا طاهرة اذا امكنها ذلك باتفاق العلماء ولو قدمت المرأة حائضا لم تطف بالبيت لكن تقف بعرفة وتفعل سائر المناسك كلها مع الحيض الا الطواف فانها تنتظر حتى تطهر ان امكنها ذلك ثم تطوف وان اضطرت الى الطواف فطافت اجزأها ذلك على الصحيح من قولي العلماء فاذا قضى الطواف صلى ركعتين للطواف وان صلاهما عند مقام ابراهيم فهو احسن ويستحب ان يقرأ فيهما بسورتي الاخلاص قل يا ايها الكافرون وقل هو الله احد فاذا اصلاهما استحب له ان يستلم الحجر ثم يخرج الى الطواف بين الصفا والمروة ولو اخر ذلك الى ما بعد طواف الافاضة جاز فان الحج فيه ثلاثة اطواف طواف عند الدخول وهو يسمى طواف القدوم والدخول والورود والطواف الثاني هو بعد التعريف ويقال له طواف الافاضة والزيارة وهو طواف الفرض الذي لا بد منه كما قال تعالى ثم ليقضوا تفثهم وليوفوا نذورهم وليطوفوا بالبيت العتيق والطواف الثالث هو لمن اراد الخروج من مكة وهو طواف الوداع واذا سعى عقيب واحد منهما اجزاه فاذا خرج للسعي خرج من باب الصفا وكان النبي صلى الله عليه وسلم يرقى على الصفا والمروة وهما في جانبي جبلي مكة فيكبر ويهلل ويدعو الله تعالى واليوم قد بقي في قرار مكان فمن وصل الى السفل ليسعى اجزاه السعي وان لم يصعد فوق البناء فيطوف بالصفا والمروة سبعا يبتدئ بالصفا ويختم بالمروة ويستحب ان يسعى في بطن الوادي من العلم الى العلم وهما معلمان هناك وان لم يسع في بطن الوادي بل مشى على هينته جميع ما بين الصفا والمروة اجزاه باتفاق العلماء ولا شيء عليه ولا صلاة عقيب الطواف بالصفا والمروة وانما الصلاة عقب الطواف بالبيت بسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم واتفاق السلف والائمة فاذا طاف بين الصفا والمروة حل من احرامه كما امر النبي صلى الله عليه وسلم اصحابه لما طافوا بهما ان يحلوا الا من كان معه هدى فلا يحل حتى ينحر والمفرد والقارن لا يحلان الا يوم النحر ويستحب له ان يقصر من شعره ليدع الحلاق للحج وكذلك امرهم النبي صلى الله عليه وسلم واذا حل حل له ما حرم عليه بالاحرام **فصل** فاذا كان يوم التروية احرم واهل بالحج فيفعل كما فعل عند الميقات وان شاء احرم من مكة وان شاء من خارج مكة هذا هو الصواب واصحاب النبي صلى الله عليه وسلم

انما احرموا كما امرهم النبي صلى الله عليه وسلم من البطحاء والسنة ان يحرم من الموضع الذي هو نازل فيه وكذلك المكي يحرم من اهله كما قال النبي صلى الله عليه وسلم من كان منزله دون مكة فمهله من اهله حتى اهل مكة يهلون من مكة والسنة ان بيت الحاج بمنى فيصلون بها الظهر والعصر والمغرب والعشاء والفجر ولا يخرجون منها حتى تطلع الشمس كما فعل النبي صلى الله عليه وسلم واما الايقاد فهو بدعة مكروهة باتفاق العلماء وانما الايقاد بمزدلفة خاصة بعد الرجوع من عرفة واما الايقاد بمنى وعرفة فبدعة ايضا ويسيرون منها الى نمرة على طريق ضب من يمين الطريق ونمرة كانت قرية خارجة عن عرفات من جهة اليمن فيقيمون بها الى الزوال كما فعل النبي صلى الله عليه وسلم ثم يسيرون منها الى بطن الوادي وهو موضع النبي صلى الله عليه وسلم الذي صلى فيه الظهر والعصر وخطب وهو في حد عرفة ببطن عرنة وهناك مسجد يقال له مسجد ابراهيم وانما بنى في اول دولة بني العباس فيصلي هناك الظهر والعصر قصرا كما فعل النبي صلى الله عليه وسلم ويصلي خلفه جميع الحاج اهل مكة وغيرهم قصرا وجمعا يخطبهم الامام كما خطب النبي صلى الله عليه وسلم على بعيره فاذا قضى الخطبة اذن المؤذنون واقام ثم يصلي كما جاءت بذلك السنة ويصلي بعرفة ومزدلفة ومنى قصرا ويقصر اهل مكة وغيرهل مكة وكذلك يجمعون الصلاة بعرفة ومزدلفة ومنى كما كان اهل مكة يفعلون خلف النبي صلى الله عليه وسلم بعرفة ومزدلفة ومنى وكذلك كانوا يفعلون خلف ابي بكر وعمر ولم يامر النبي صلى الله عليه وسلم ولا خلفاؤه احدا من اهل مكة ان يقيموا الصلاة ولا قال لهم بعرفة ومزدلفة ومنى اتموا صلاتكم فانا قوم سفر ومن حكى ذلك عنهم فقد اخطأ ولكن المنقول عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ذلك في غزوة الفتح لما صلى بهم بمكة واما في حجه فانه لم ينزل بمكة ولكن كان نازلا خارج مكة وهناك كان يصلي باصحابه ثم لما خرج الى منى وعرفة خرج معه اهل مكة وغيرهم ولما رجع من عرفة رجعوا معه ولما صلى بمنى ايام منى صلوا معه ولم يقل لهم اتموا صلاتكم فانا قوم سفر ولم يحل النبي صلى الله عليه وسلم السفر بمسافة ولا بزمان ولم يكن بمنى احد ساكنا في زمنه ولهذا قال منى مناخ من سبق ولكن قيل انها سكنت في خلافة عثمان وانما بسبب ذلك اتم عثمان الصلاة لانه كان يرى ان المسافر من يحل الزاد والمزاد ثم بعد ذلك يذهب الى عرفات فهذه السنة لكن في هذه الاوقات لا يكاد يذهب احد الى نمرة ولا الى مصلى النبي صلى الله عليه وسلم بل يدخلون عرفات على طريق المازمين ويدخلونها قبل الزوال ومنهم من يدخلها ليلا ويبيتون بها قبل للتعريف وهذا الذي يفعله الناس كلهم يجزي معه الحج لكن فيه نقص عن السنة فيفعل ما يمكن من السنة مثل الجمع بين الصلاتين فيؤذن اذانا واحدا ويقيم لكل صلاة والايقاد بعرفة بدعة مكروهة وكذلك الايقاد بمنى بدعة باتفاق العلماء وانما يكون الايقاد بمزدلفة

خاصة في الرجوع ويقفون بعرفات الى غروب الشمس ولا يخرجون منها حتى تغرب الشمس واذا غربت الشمس
يخرجون ان شاء وابين العلمين وان شاء وامن جانبيهما والعلمان الاولان حد عرفة فلا يجاوزهما حتى تغرب
الشمس والميلان بعد ذلك حد مزدلفة وما بينهما حد عرفة ويجتهد في الذكر والدعاء هذه
العشية فانه ما رؤى ابليس في يوم هو فيه اصغر ولا احقر ولا اغيض ولا ادحض من عشية عرفة لما يرى من
تنزل الرحمة وتجاوز الله سبحانه عن الذنوب العظام الا ما رؤى يوم بدر فانه راى جبرئيل ينزع الملائكة ويصفهم
وقوفا للحائض وغير الحائض ويجوز الوقوف ماشيا وراكبا واما الافضل فيختلف باختلاف الناس
فان كان ممن اذا ركب راه الناس لحاجتهم اليه او كان يشق عليه ترك الركوب وقف راكبا فان النبي
صلى الله عليه وسلم وقف راكبا وهكذا الخ فان من الناس من يكون حجه راكبا افضل ومنهم من يكون
حجه ماشيا افضل ولم يعين النبي صلى الله عليه وسلم لعرفة دعاء ولا ذكرا بل يدعو الرجل بما شاء من الادعية
الشرعية وكذلك يكبر ويهلل ويبتكر الله تعالى حتى تغرب الشمس والاغتسال لعرفة قد روي في حديث
عن النبي صلى الله عليه وسلم ورؤي عن ابن عمر وغيره ولم يثبت عن النبي صلعم ولا عن اصحابه في الحج الا ثلاثة اغتسال الاحرام
والغسل عند دخول مكة والغسل يوم عرفة وما سوى ذلك كالغسل لرمي الجمار والطواف والمبيت بمزدلفة
فلا اصل له لا عن النبي صلى الله عليه وسلم ولا عن اصحابه ولا استحبه جمهور الائمة لا مالك ولا ابو حنيفة ولا
احمد وان كان قد ذكره طائفة من متاخري اصحابه بل هو بدعة الا ان يكون هناك سبب يقتضي
الاستحباب مثل ان يكون عليه رائحة يوذي الناس بها فيغتسل لازالتها وعرفة كلها موقف ولا يقف
ببطن عرنة واما صعود الجبل الذي هناك فليس من السنة ويسمى جبل الرحمة ويقال له الال على وزن
هلال وكذلك القبة التي فوقه التي يقال لها قبة آدم لا يستحب دخولها ولا الصلاة فيها والطواف
بها من الكبائر وكذلك المساجد التي عند الجمرات لا يستحب دخول شيء منها والصلاة فيها واما الطواف
بها او بالصخرة او بحجرة النبي صلى الله عليه وسلم وما كان غير البيت العتيق فهو من اعظم البدع المحرمة

فصل فاذا افاض من عرفات ذهب الى المشعر الحرام على طريق المازمين وهو طريق الناس اليوم
وانما قال الفقهاء على طريق المازمين لانه الى عرفة طريقان اخرى تسمى طريق ضب ومنها دخل النبي صلى الله عليه وسلم
الى عرفات وخرج على طريق المازمين وكان صلعم في المناسك والاعياد يذهب من طريق ويرجع من اخرى
فدخل مكة من الثنية العليا وخرج من الثنية السفلى ودخل المسجد من باب بني شيبة وخرج بعد
الوداع من باب حزورة اليوم ودخل الى عرفات من طريق ضب وخرج من طريق المازمين والى
الجمرة العقبة يوم العيد من الطريق الوسطى التي يخرج منها الى خارج ضب ثم يعطف على يساره الى الجمرة

ثم لما رجع الى موضعه بمنى الذى نحر فيه هديه وحلق رأسه رجع من الطريق المتقدمة التى يسير منها جمهور الناس اليوم فيؤخر المغرب الى ان يصليها مع العشاء بمزدلفة ولا يزاحم الناس بل ان وجد خلوة اسرع فاذا وصل الى المزدلفة صلى المغرب قبل تبريك الجمال ان امكن ثم اذا بركوها صلوا العشاء وان اخر العشاء لم يضر ذلك ويبيت بمزدلفة ومزدلفة كلها يقال لها المشعر الحرام وهى ما بين مازمى عرفة الى بطن محسر فان بين كل مشعر ين سهلا ليس منهما فان بين عرفة ومزدلفة بطن عرنة وبين مزدلفة ومنى بطن محسر قال النبى صلى الله عليه وسلم عرفة كلها موقف وارفعوا عن بطن عرنة ومزدلفة كلها موقف وارفعوا عن بطن محسر ومنى كلها منحر وفجاج مكة كلها طريق والسنة ان يبيت بمزدلفة الى ان يطلع الفجر فيصلى به الفجر فى اول الوقت ثم يقف بالمشعر الحرام الى ان يسفر بل قبل طلوع الشمس فان كان من الضعفة كالنساء والصبيان ومن خافوا ان تجحم من مزدلفة الى منى اذا غاب القمر ولا يشتغل لاهل القوة ان يخرجوا من مزدلفة حتى يطلع الفجر فيصلوها بالفجر ويقفوا بها ومزدلفة كلها موقف لكن الوقوف عند قزح افضل وهو جبل المقيدة وهو المكان الذى يقف الناس فيه اليوم وقد بنى عليه بناء وهو المكان الذى يخصه كثير من الفقهاء باسم المشعر الحرام فاذا كان قبل طلوع الشمس افاض من مزدلفة الى منى فاذا اتى محسرا اسرع قدر رمية بحجر فاذا اتى منى رمى جمرة العقبة بسبع حصيات ويرفع يده فى الرمى وهى الجمرة التى هى آخر الجمرات من ناحية منى واقربهن من مكة وهى الجمرة الكبرى ولا يرمى يوم النحر غيرها يرميها مستقبلا لها يجعل البيت عن يساره ومنى عن يمينه هذا هو الذى صح عن النبى صلى الله عليه وسلم فيها ويستحب ان يكبر مع كل حصاة وان شاء قال مع ذلك اللهم اجعله حجا مبرورا وسعيا مشكورا وذنبا مغفورا ويرفع يديه فى الرمى ولا يزال يلبى فى ذهابه من مشعر الى مشعر مثل ذهابه الى عرفات وذهابه من عرفات الى مزدلفة حتى يرمى جمرة العقبة فاذا شرع فى الرمى قطع التلبية فانه حينئذ يشرع فى التحلل والعلماء فى التلبية على ثلاثة اقوال منهم من يقول يقطعها اذا وصل الى عرفة ومنهم من يقول بل يلبى بعرفة وغيرها الى ان يرمى الجمرة والقول الثالث انه اذا افاض من عرفة الى مزدلفة لبى واذا افاض من مزدلفة الى منى لبى حتى يرمى جمرة العقبة وهكذا صح عن النبى صلى الله عليه وسلم

فصل

واما التلبية فى وقوفه بعرفة ومزدلفة فلم ينقل عن النبى صلى الله عليه وسلم وقد نقل عن الخلفاء الراشدين وغيرهم انهم كانوا يلبون بعرفة فاذا رمى جمرة العقبة نحر هديه ان كان معه ويستحب ان تنحر الابل مستقبلة القبلة قائمة معقولة اليد اليسرى والبقر والغنم يضجعها على شقها الايسر مستقبلا بها القبلة ويقول بسم الله والله اكبر اللهم منك ولك اللهم تقبل منى كما تقبلت من ابراهيم خليلك وكلما ذبح

بمنى وقد سيق من الحل الى الحرم فانه هدى سواء كان من الابل او البقر او الغنم ويسمى ايضا اضحية بخلاف
ما ينحر يوم النحر بالحل فانه اضحية وليس بهدى وليس بمنى ما هو اضحية وليس بهدى كما فى سائر
الامصار واذا اشترى الهدى من عرفات وساقه الى منى فهو هدى باتفاق العلماء وكذلك ان
اشترى من الحرم فذهب به الى التنعيم واما اذا اشترى الهدى من منى وذبحه فيها ففيه نزاع فمن
مالك انه ليس بهدى وهو منقول عن ابن عمر وذهب الثلاثة انه هدى وهو منقول عن عائشة رضى الله
عنها وله ان ياخذ الحصى من حيث شاء لكن لا ينبغى ان يحصى قدر رميه ويستحب ان يكون فوق الحمص ودون
البندق وان كسر جاز والتقاط الحصى افضل من تكسيره من الجبل ثم يحلق راسه ويقصر والحلق
افضل من التقصير واذا قصر جمع الشعر وقص منه بقدر الانملة واقل واكثر والمرأة لا تقصر اكثر
من ذلك واما الرجل فله ان يقصر ما شاء واذا فعل ذلك فقد تحلل باتفاق المسلمين التحلل الاول
فيلبس الثياب ويقلم اظفاره وكذلك له على الصحيح ان يتطيب ويتزوج وان يصطاد ولا يبقى عليه
من المحظورات الا النساء وبعد ذلك يدخل مكة فيطوف طواف الافاضة ان امكنه ذلك يوم النحر
والا فعله بعد ذلك لكن ينبغى ان يكون فى ايام التشريق فان تاخيره عن ذلك فيه نزاع ثم يسعى بعد
ذلك سعى الحج وليس على المفرد الا سعى واحد وكذلك القارن عند جمهور العلماء وكذلك المتمتع
فى احد قوليهم وهو احد الروايتين عن احمد وليس عليه الا سعى واحد فان الصحابة الذين
تمتعوا مع النبى صلى الله عليه وسلم لم يطوفوا بين الصفا والمروة الا مرة واحدة قبل التعريف فاذا اكتفى
المتمتع بالسعى الاول اجزأه ذلك كما يجزئ المفرد والقارن وكذلك قال عبد الله بن احمد قيل لابى المتمتع
كم يسعى بين الصفا والمروة قال ان طاف طوافين يعنى بالبيت وبين الصفا والمروة فهو جيد وان
طاف طوافا واحدا فلا باس وان طاف طوافين فهو عجلى وقال احمد حدثنا الوليد بن مسلم حدثنا
الاوزاعى عن عطاء عن ابن عباس انه كان يقول المفرد والقارن والمتمتع يجزيه طواف بالبيت
وسعى بين الصفا والمروة وقد اختلف فى الصحابة المتمتعين مع النبى صلى الله عليه وسلم مع اتفاق الناس
على انهم طافوا اولا بالبيت وبين الصفا والمروة ولما رجعوا من عرفة قيل انهم سعوا ايضا بعد طواف الافاضة وقيل لم يسعوا
وهذا هو الذى ثبت فى صحيح مسلم عن جابر قال لم يطف النبى صلى الله عليه وسلم واصحابه بين الصفا والمروة الا طوافا واحدا طوافه الاول
وقد روى فى حديث عائشة انهم طافوا مرتين لكن هذه الزيادة قد قيل انها من قول الزهرى
لا من قول عائشة وقد احتج بها بعضهم على انه يستحب طوافين بالبيت وهذا ضعيف والاظهر فى حديث
جابر ويؤيده قوله دخلت العمرة فى الحج الى يوم القيمة فالمتمتع من حين احرم بالعمرة دخل فى الحج لكنه

فصل بجمل ليكون اليسر على الحاج واحب الدين الى الله الحنيفية السمحة ولا يستحب للمتمتع ولا لغيره ان يطوف للقدوم بعد التعريف بل هذا الطواف هو السنة في حقه كما فعل الصحابة مع النبي صلى الله عليه وسلم فاذا طافوا طواف الافاضة فقد حل له كل شئ النساء وغير النساء وليس بمنى صلاة عيد بل رمي جمرة العقبة لهم كصلاة العيد لاهل الامصار والنبي صلى الله عليه وسلم لم يصل جمعة ولا عيدا في سفره لا بمكة ولا غيرها بل كانت خطبته بعرفة خطبة نسك لا خطبة جمعة ولم يجهر بالقراءة في الصلاة بعرفة **فصل** ثم يرجع الى منى فيبيت بها ويرمي الجمرات الثلاث كل يوم بعد الزوال يبتدئ بالجمرة الاولى التي هي اقرب الى مسجد الخيف ويستحب ان يمشي اليها فيرميها بسبع حصيات ويستحب له ان يكبر مع كل حصاة ويشتغل قال اللهم اجعله حجا مبرورا وسعيا مشكورا وذنبا مغفورا ويستحب له اذا رماها ان يتقدم قليلا الى موضع لا يصيبه الحصى فيدعو الله مستقبل القبلة رافعا يديه بقدر قراءة سورة البقرة ثم يذهب الى الجمرة الثانية فيرميها كذلك يتقدم عن يسارها يدعو مثل ما فعل عند الاولى ثم يرمي الثالثة وهي جمرة العقبة فيرميها بسبع حصيات ايضا ولا يقف عندها ثم يرمي في اليوم الثاني من ايام منى مثل ما رمى في الاول ثم ان شاء رمى في اليوم الثالث وهو الافضل وان شاء تعجل في اليوم الثاني بنفسه قبل غروب الشمس كما قال تعالى فمن تعجل في يومين فلا اثم عليه ومن تاخر فلا اثم عليه لمن اتقى فاذا غربت الشمس وهو بمنى اقام حتى يرمي مع الناس في اليوم الثالث ولا ينفر الا امام الذي يقيم للناس المناسك بل السنة ان يقيم الى اليوم الثالث والسنة للامام ان يصلي بالناس بمنى ويصلي اهل الموسم خلفه ويستحب ان لا يدع الصلاة في مسجد منى وهو مسجد الخيف مع الامام فان النبي صلى الله عليه وسلم وابا بكر وعمر كانوا يصلون بالناس قصرا بلا جمع بمنى ويقصر الناس كلهم خلفهم اهل مكة وغيرهم وانما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال يا اهل مكة اتموا صلاتكم فانا قوم سفر لما صليناهم بمكة نفسها فان لم يكن للناس امام عام صلى الرجل باصحابه والمسجد بنى بعد النبي صلى الله عليه وسلم لم يكن على عهده ثم اذا نفر من منى فان بات بالمحصب وهو الابطح وهو ما بين الجبلين الى المقبرة ثم نفر بعد ذلك فحسن فان النبي صلى الله عليه وسلم بات به وخرج ولم يقم بمكة بعد صدوره من منى لكنه ودع البيت وقال لا ينفرن احد حتى يكون اخر عهده بالبيت فلا يخرج الحاج حتى يودع البيت فيطوف طواف الوداع حتى يكون اخر عهده بالبيت ومن اقام بمكة فلا وداع عليه وهذا الطواف يوخره الصادر من مكة حتى يكون بعد جميع اموره فلا يشتغل بعده بتجارة ولا نحوها لكن اذا قضى حاجته او اشترى شيئا في طريقه بعد الوداع او دخل الى المنزل الذي هو فيه ليحمل المتاع على دابته ونحو ذلك مما هو من اسباب الرحيل فلا اعادة عليه وان اقام بعد الوداع اعاده وهذا الطواف واجب

عند الجمهور لكن يسقط عن الحائض وان احب ان ياتى الملتزم وهو ما بين الحجر الاسود والباب فيضع عليه صدره
ووجهه وذراعيه وكفيه ويدعو ويسال الله تعالى حاجته فعل ذلك وله ان يفعل ذلك قبل طواف الوداع فان
هذا الالتزام لا فرق بين ان يكون بعد طواف الوداع او غيره والصحابة كانوا يفعلون ذلك حين يدخلون
مكة وان شاء قال فى دعائه الدعاء المأثور عن ابن عباس رضى الله عنهما اللهم ان عبدك وابن عبدك وابن امتك حملتنى
على ما سخرت لى من خلقك وسيرتنى فى بلادك حتى بلغتنى بنعمتك الى بيتك واعنتنى على اداء نسكى فان كنت
رضيت عنى فازدد عنى رضى والا فمن الآن قبل ان تنأى عن بيتك دارى فهذا اوان انصرافى
ان اذنت لى غير مستبدل بك ولا ببيتك ولا راغب عنك ولا عن بيتك اللهم فاصحبنى العافية فى
بدنى والصحة فى جسمى والعصمة فى دينى واحسن منقلبى وارزقنى طاعتك ما ابقيتنى واجمع لى بين
خيرى الدنيا والآخرة انك على كل شئ قدير ولو وقف عند الباب ودعى هناك من غير التزام للبيت كان
حسنا فاذا اولى لا يقف ولا يلتفت ولا يمشى القهقرى قال الثعلبى فى اللغة القهقرى مشية الراجع الى خلف
حتى قد قيل انه اذا رأى البيت رجع قوديدعو وكذلك عند سلامه على النبى صلى الله عليه وسلم ينصرف ولا يمشى القهقرى بل
يخرج كما يخرج الناس من المسجد عند الصلاة وليس فى عمل لقارن زيادة على عمل المفرد لكن عليه وعلى المتمتع هدى
بدنة او بقرة او شاة او شرك فى دم فمن لم يجد الهدى صام ثلاثة ايام قبل يوم النحر وسبعة اذا رجع ولا يصوم الثلاثة
من حين احرم بالعمرة فى اظهر اقوال العلماء وفيه ثلاث روايات عن احمد قيل لا يصومها قبل الاحرام بالعمرة وقيل لا يصومها الا بعد
الاحرام بالحج وقيل يصومها من حين احرم بالعمرة وهو الراجح وقد قيل انه يصومها بعد التحلل من العمرة فانه حينئذ شرع فى الحج كما
دخلت العمرة فى الحج كما دخل الوضوء فى الغسل قال النبى صلى الله عليه وسلم دخلت العمرة فى الحج الى يوم القيمة
واصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم كانوا مقتعين معه وانما احرموا بالحج يوم التروية وحينئذ
فلا بد من صوم بعض الثلاثة قبل الاحرام بالحج ويستحب ان يشرب من زمزم ويتضلع منها ويدعو
عند شربها بما شاء من الادعية الشرعية ولا يستحب الاغتسال منها واما زيارة المساجد التى بمنى
بمكة غير المسجد الحرام كالمسجد الذى تحت الصفا وما فى سفح ابى قبيس ونحو ذلك من المساجد التى
بنيت على آثار النبى صلى الله عليه وسلم واصحابه كمسجد المولد وغيره فليس قصد شئ من ذلك من السنة
ولا استحبه احد من الائمة وانما المشروع اتيان المسجد الحرام خاصة والمشاعر عرفة ومزدلفة ومنى
والصفا والمروة وكذلك قصد الجبال والبقاع التى حول مكة غير المشاعر عرفة ومزدلفة ومنى مثل
جبل حراء والجبل الذى عند منى الذى يقال انه كان فيه قبة الفداء ونحو ذلك فانه ليس من سنة
رسول الله صلى الله عليه وسلم زيارة شئ من ذلك بل هو بدعة وكذلك ما يوجد فى الطرقات من النساء

المبنية على الآثار والبقاع التي يقال انها من الآثار لم يشرع النبي صلى الله عليه وسلم قصد شيء من ذلك
لخصوصه ولا زيارة شيء من ذلك ودخول نفس الكعبة ليس بفرض ولا سنة مؤكدة بل دخولها
حسن والنبي صلى الله عليه وسلم لم يدخلها في الحج ولا في العمرة لا عمرة الجعرانة ولا عمرة القضية وانما
دخلها عام الفتح فتح مكة ومن دخلها يستحب له ان يصلي فيها ويكبر الله ويدعو ويذكره واذا دخل
من الباب مشى حتى يصير بينه وبين الحائط ثلاثة اذرع والباب خلفه فذلك هو المكان الذي
صلى فيه النبي صلى الله عليه وسلم ولا يدخلها الا حافيا والحجر اكثره من البيت من حيث يخط حائطه فمن
دخله فهو كمن دخل الكعبة وليس على داخل الكعبة ما ليس على غيره من الحاج بل يجوز له من المشي فيها
وغير ذلك ما يجوز لغيره والاكثار من الطواف بالبيت من الاعمال الصالحة فهو افضل من ان يخرج
الرجل من الحرم ويأتي بعمرة مكية فان هذا لم يكن من فعل السابقين الاولين من المهاجرين و
الانصار ولا رغب فيه النبي صلى الله عليه وسلم لامته بل كرهه السلف **فصل** واذا دخل المدينة
قبل الحج او بعده فانه يأتي مسجد النبي صلى الله عليه وسلم ويصلي فيه والصلاة فيه خير من الف صلاة فيما
سواه الا المسجد الحرام ولا تشد الرحال الا اليه والى المسجد الحرام والمسجد الاقصى هكذا ثبت
في الصحيحين من حديث ابي هريرة وابي سعيد وهو مروي من طرق اخر ومسجده صلى الله عليه وسلم كان اصغر مما هو اليوم
وكذلك المسجد الحرام ولكن زاد فيهما الخلفاء الراشدون ومن بعدهم وحكم الزيادة حكم المزيد في
جميع الاحكام ثم يسلم على النبي صلى الله عليه وسلم وصاحبيه فانه قد قال ما من رجل يسلم علي الا رد الله علي روحي
حتى ارد عليه السلام رواه ابو داود وغيره وكان عبد الله بن عمر اذا دخل المسجد يقول السلام
عليك يا رسول الله السلام عليك يا ابا بكر السلام عليك يا ابتي ثم ينصرف وهكذا كان الصحابة يسلمون
عليه وسلم عليه مستقبل الحجرة مستدبر الكعبة عند اكثر العلماء كمالك والشافعي واحمد واما ابو حنيفة
فقال يستقبل القبلة فمن اصحابه من قال يستدبر الحجرة ومنهم من قال يجعلها عن يساره واتفقوا على
انه لا يستلم الحجرة ولا يقبلها ولا يطوف بها ولا يصلي اليها واذا قال السلام عليك يا رسول الله يا نبي الله
يا خيرة الله من خلقه يا اكرم الخلق على ربه فهذا كله من صفاته بأبي هو وامي صلى الله عليه وسلم وكذلك اذا صلى عليه
مع السلام عليه فهذا كله مما امر الله به ولا يدعو هناك مستقبلا الحجرة فان هذا كله منهي عنه باتفاق
الائمة ومالك من اعظم الائمة كراهية لذلك والحكاية المروية عنه انه امر المنصور ان يستقبل
الحجرة وقت الدعاء كذب على مالك ولا يقف عند القبر للدعاء لنفسه فان هذا بدعة ولم يكن احد
من الصحابة يقف عنده يدعو لنفسه ولكن كانوا يستقبلون القبلة ويدعون في مسجده فانه

صلى الله عليه وسلم قال اللهم لا تجعل قبري وثنا يعبد وقال لا تجعلوا قبري عيدا ولا تجعلوا بيوتكم قبورا وصلوا علي حيث ما كنتم فان صلاتكم تبلغني وقال اكثروا علي من الصلاة يوم الجمعة وليلة الجمعة فان صلاتكم معروضة علي فقالوا كيف تعرض صلاتنا عليك وقد ارمت اي بليت قال ان الله تعالى حرم على الارض ان تاكل لحوم الانبياء فاخبرانه يسمع الصلاة والسلام من القريب وانه يبلغ ذلك من البعيد وقال لعن الله اليهود والنصارى اتخذوا قبور انبيائهم مساجد يحذر ما فعلوا قالت عائشة ولولا ذلك لابرز قبره ولكن كره ان يتخذ مسجدا اخرجاه في الصحيحين فدفنته الصحابة في موضعه الذي مات فيه من حجرة عائشة وكانت هي وساير الحجر خارج المسجد من قبليه وشرقيه لكن لما كان في زمن الوليد بن عبد الملك عمر هذا المسجد وغيره وكان نائبه على المدينة عمر بن عبد العزيز فامران تنشر الحجر ويزاد في المسجد فدخلت الحجرة في المسجد من ذلك الزمان وبنيت مخرفة عن القبلة مسنمة لئلا يصلى احد اليها فانه قال صلى الله عليه وسلم لا تجلسوا على القبور ولا تصلوا اليها رواه مسلم عن ابي مرثد الغنوي وزيارة القبور على وجهين زيارة شرعية وزيارة بدعية فالشرعية المقصود بها السلام على الميت والدعاء له كما يقصد بالصلاة على جنازته فزيارته بعد موته من جنس الصلاة عليه فالسنة فيها ان يسلم على الميت ويدعو له سواء كان نبيا او غير نبي كما كان النبي صلى الله عليه وسلم يامر اصحابه اذا زاروا القبور ان يقول احدهم السلام عليكم اهل الديار من المؤمنين والمسلمين وانا انشاء الله بكم لاحقون ويرحم الله المستقدمين منا ومنكم والمستاخرين نسال الله لنا ولكم العافية اللهم لا تحرمنا اجرهم ولا تفتنا بعدهم واغفر لنا ولهم وهكذا يقول اذا زار اهل البقيع ومن به من الصحابة وغيرهم وزار شهداء احد وغيرهم وليست الصلاة عند قبورهم او قبور غيرهم مستحبة عند احد من ائمة المسلمين بل الصلاة في المساجد التي ليس فيها قبر احد من الانبياء والصالحين وغيرهم افضل من الصلاة في المساجد التي فيها ذلك باتفاق ائمة المسلمين فالصلاة في المساجد التي على القبور ما كرهة واما كراهة الزيارة البدعية ان يكون مقصود الزائر ان يطلب حوايجه من ذلك الميت او يقصد الدعاء عند قبره او يقصد الدعاء به فهذا ليس من سنة النبي صلى الله عليه وسلم ولا استحبه احد من سلف الامة وائمتها بل هو من البدع المنهي عنها باتفاق سلف الامة وائمتها وقد كره ذلك مالك وغيره ان يقول القائل زرت قبر النبي صلى الله عليه وسلم وهذا اللفظ لم ينقل عن النبي صلى الله عليه وسلم بل الاحاديث المذكورة في هذا الباب مثل قوله من زارني وزار ابي ابراهيم في عام واحد ضمنت له على الله الجنة وقوله من زارني بعد مماتي فكما زارني في حياتي ومن زارني بعد مماتي حلت عليه شفاعتي ونحو ذلك كلها احاديث ضعيفة بل موضوعة ليست في شيء من دواوين المسلمين التي يعتمد عليها

ولا نقلها امام من ائمة المسلمين لا الائمة الاربعة ولا غيرهم ولكن روى بعضها البزار والدارقطني ونحوهما باسانيد ضعيفة لان من عادة الدارقطني وامثاله يذكرون هذا في السنن ليعرف وهو وغيره يبينون ضعف الضعيف من ذلك فاذا كانت هذه الامور التي فيها شرك وبدعة نهى عنها عند قبره وهو افضل الخلق فالنهي عن ذلك عند قبر غيره اولى واحرى ويستحب ان ياتي مسجد قباء ويصلي فيه فان النبي صلى الله عليه وسلم قال من تطهر في بيته فاحسن الطهور ثم اتى مسجد قباء لا يريد الا الصلاة فيه كان له كاجر عمرة رواه احمد والنسائي وابن ماجه وقال النبي صلعم الصلاة في مسجد قباء كعمرة قال الترمذي حديث حسن والسفر الى المسجد الاقصى والصلاة فيه والدعاء والقراءة والاعتكاف يستحب في اي وقت شاء سواء كان عام الحج او بعده ولا يفعل فيه وفي مسجد النبي صلى الله عليه وسلم الا ما يفعل في سائر المساجد ليس فيهما شيء يتمسح به ولا يقبل ولا يطاف به هذا كله ليس الا في المسجد الحرام خاصة ولا يستحب زيارة الصخرة بل المستحب ان يصلي في قبلي المسجد الاقصى الذي بناه عمر بن الخطاب للمسلمين ولا يسافر احد ليقف بغير عرفات لا يسافر للوقوف بالمسجد الاقصى ولا للوقوف عند قبر احد من الانبياء ولا المشايخ ولا غيرهم باتفاق المسلمين بل اظهر قولي العلماء انه لا يسافر احد لزيارة قبر من القبور ولكن تزار القبور بالزيارة الشرعية من كان قريبا ومن اجتاز بها كما ان مسجد قباء يزار من المدينة وليس الحد سفر اليه لنهيه صلى الله عليه وسلم ان تشد الرحال الا الى ثلاثة المساجد وذلك ان الدين مبني على اصلين ان لا يعبد الا الله وحده لا شريك له ولا يعبد الا بما شرعه لا بما يعبد به بالبدع كما قال تعالى فمن كان يرجو لقاء ربه فليعمل عملا صالحا ولا يشرك بعبادة ربه احدا ولهذا كان عمر بن الخطاب رضي الله عنه يقول في دعائه اللهم اجعل عملي كله صالحا واجعله لوجهك خالصا ولا تجعل فيه لاحد شيئا وقال الفضيل بن عياض في قوله تعالى ليبلوكم ايكم احسن عملا قال اخلصه واصوبه قيل يا ابا علي ما اخلصه واصوبه قال ان العمل اذا كان خالصا ولم يكن صوابا لم يقبل واذا كان صوابا ولم يكن خالصا لم يقبل حتى يكون خالصا صوابا والخالص ان يكون لله والصواب ان يكون على السنة وقد قال الله تعالى ام لهم شركاء شرعوا لهم من الدين ما لم ياذن به الله والمقصود بجميع العبادات ان يكون الدين كله لله وحده فالله هو المعبود والمسئول الذي يخاف ويرجى ويسئل ويعبد فله الدين خالصا وله اسلم من في السموات والارض طوعا وكرها والقرآن مملو من هذا كما قال تعالى تنزيل الكتاب من الله العزيز الحكيم انا انزلنا اليك الكتاب بالحق فاعبد الله مخلصا له الدين الا لله الدين الخالص الى قوله قل الله اعبد مخلصا له ديني فاعبدوا ما شئتم من دونه الى قوله افغير الله تامروني اعبد ايها الجاهلون وقال تعالى ما كان لبشر ان يوتيه الله الكتاب والحكم والنبوة ثم يقول للناس كونوا عبادا لي من دون الله ولكن كونوا ربانيين بما كنتم تعلمون الكتاب

وبها كنتم تدرسون الى قوله اذا انتم مسلمون وقال تعالى قل ادعوا الذين زعمتم من دونه فلا يملكون كشف الضر عنكم ولا تحويلا اولئك الذين يدعون يبتغون الى ربهم الوسيلة الى قوله محذورا قال طائفة من السلف كان اقوام يدعون الملائكة والانبياء كالمسيح وعزير فانزل الله هذه الاية وقالوا اتخذ الرحمن ولدا سبحانه بل عباد مكرمون لا يسبقونه بالقول وهم بامره يعملون يعلم ما بين ايديهم وما خلفهم ولا يشفعون الا لمن ارتضى الى قوله كذلك نجزي الظالمين ومثل هذا في القرآن كثير بل هذا مقصود القرآن ولبه وهو مقصود دعوة الرسل كلهم ولهذا خلق الخلق كما قال تعالى وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون فيجب على المسلمان يعلم ان الحج من جنس الصلاة ونحوها من العبادات التي يعبد الله بها وحده لا شريك له وان الصلاة على الجنائز وزيارة قبور الاموات من جنس الدعاء لهم والدعاء للخلق من جنس المعروف والاحسان الذي هو من جنس الزكاة والعبادات التي امر الله بها لتكون حسنة وسنة وغيرها فيه شرك وبدعة كعبادات النصارى ومن اشبههم مثل قصد البقعة لغير العبادات التي امر الله بها فانه ليس من الدين ولهذا كان ائمة العلماء يعدون من جملة البدع المنكرة السفر لزيارة قبور الانبياء والصالحين وهذا في احد القولين غير مشروع وحتى صرح بعض من قال ذلك ان من سافر لهذا السفر لا يقصر فيه الصلاة لانه سفر معصية وكذلك من يقصد بقعة لاجل الطلب من مخلوق هي منسوبة اليه كالقبر والمقام ولاجل الاستعاذة به ونحو ذلك فهذا شرك وبدعة كما تفعل النصارى ومن اشبههم من مبتدعة هذه الامة بحيث يجعلون في الحج والصلاة من جنس ما يفعلونه من الشرك والبدع ولهذا قال صلى الله عليه وسلم لما ذكر له بعض زواره كنيسة بارض الحبشة وذكر له من حسنها وما فيها من التصاوير فقال اولئك اذا مات فيهم الرجل الصالح بنوا على قبره مسجدا وصوروا فيه التصاوير اولئك شرار الخلق عند الله يوم القيمة ولهذا نهى العلماء عما فيه عبادة لغير الله وسؤال لمن مات من الانبياء والصالحين مثل من يكتب رقعة ويعلقها عند قبر نبي وصالح ويسجد لقبره ويدعوه ويرغب اليه وقالوا انه لا يجوز بناء المساجد على القبور لان النبي صلى الله عليه وسلم قال قبل ان يموت بخمس ليال ان من كان قبلكم كانوا يتخذون القبور مساجد فاني انهاكم عن ذلك رواه مسلم وقال لو كنت متخذا من اهل الارض خليلا لاتخذت ابا بكر خليلا وهذه الاحاديث في الصحاح وما يفعله بعض الناس من اكل التمر في المسجد وتعليق الشعر في القناديل فبدعة مكروهة ومن حمل شيئا من ماء زمزم جاز فقد كان السلف يحملونه دواء والتمر الصيحاني فلا فضيلة فيه بل غيره من البرني والعجوة خير منه والاحاديث انما جاءت عن النبي صلى الله عليه وسلم في مثل ذلك كما جاء في الصحيح من تصبح بسبع تمرات عجوة لم يضره ذلك اليوم سم ولا سحر ولم يجئ عنه في الصيحاني شيء وقول بعض الناس انه صاح بالنبي

صلى الله عليه وسلم جعل منه بلا ثما سمي بذلك ليبسه فانه يقال نصوح القرا ذا يبس وهذا اقوى بعض الجهال
ان عين الزرقاء جاءت معه من مكة ولم يكن في المدينة على عهد النبي صلى الله عليه وسلم عين جارية الا الرقاء
والاعيون حرة ولا غيرهما بل كل هذا استخرج بعده ورفع الصوت في المساجد نهى عنه وهو في مسجد
النبي صلى الله عليه وسلم اشد وقد ثبت ان عمر بن الخطاب رضي الله عنه راى رجلين يرفعان اصواتهما في المسجد
فقال لو علم انكما من اهل البلد لاوجعتكما ضربا ان الاصوات لا ترفع في مسجده فما يفعل بعض جهال العامة
من رفع الصوت عقيب الصلاة بقولهم السلام عليك يا رسول الله باصوات عالية من اقبح المنكرات
ولم يكن احد من السلف يفعل شيئا من ذلك عقيب السلام لا باصوات عالية ولا مستخفضة بل ما في
الصلاة من قول المصلي السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته هو المشروع كما ان الصلاة عليه
مشروعة في كل زمان ومكان وقد ثبت عنه في الصحيح انه قال من صلى علي مرة واحدة صلى الله عليه
عشرا وفي المسند ان رجلا قال يا رسول الله اجعل عليك ثلث صلاتي قال اذا يكفيك الله ثلث امرك
فقال اجعل عليك ثلثي صلاتي قال اذا يكفيك الله ثلثي امرك قال اجعل صلاتي كلها عليك قال اذا
يكفيك الله ما اهمك من امر دنياك وامر اخرتك وفي السنن عنه انه قال لا تتخذوا قبري عيدا
وصلوا علي حيث ما كنتم فان صلاتكم تبلغني وقد روى عبد الله بن حسن بن حسين بن علي بن الحسين في زمنه ان
رجلا يتناب قبر النبي صلى الله عليه وسلم للدعاء عنده قال لا هذا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تتخذوا
قبري عيدا وصلوا علي حيث ما كنتم فان صلاتكم تبلغني فما انت ورجل بالاندلس الا سواء وله ذا كان
السلف يكرهون الصلاة والسلام عليه في كل مكان وزمان ولم يكونوا يجتمعون عند قبره لا لقراءة
ختمة ولا يقاد شمع ولا طعام ولا سقاية ولا انشاد قصائد ونحو هذا بل هذا من البدع بل كانوا يفعلون
في مسجده ما هو المشروع في سائر المساجد من الصلاة والقراءة والذكر والدعاء والاعتكاف
وتعليم القرآن والعلم وتعلمه ونحو ذلك وقد علموا انه صلى الله عليه وسلم له مثل اجر كل عمل
صالح تعمله امته فانه صلى الله عليه وسلم قال من دعا الى هدى فله من الاجر مثل اجور من اتبعه من غير ان ينقص من اجورهم
شيئا وهو الذي دعى امته الى كل خير فكل خير يعمله احد من الامة فله مثل اجره فلم يكن صلعم يحتاج
الى ان يهدي اليه ثواب صلاة او صدقة او قراءة من احد فان له مثل اجر ما يعملونه من غير ان
ينقص من اجورهم شيئا وكل من كان له اطوع واتبع كان اولى الناس به في الدنيا والاخرة وقال تعالى
قل هذه سبيلي ادعو الى الله على بصيرة انا ومن اتبعني وقال صلى الله عليه وسلم ان آل ابي فلان ليسوا
لي باولياء انما وليي الله وصالح المؤمنين وهو ولي كل مؤمن من نفسه وهو الواسطة بين الله

وبين خلقه في تبليغ امره ونهيه ووعده ووعيده فالحلال ما حلله الله والحرام ما حرمه الله والدين
ما شرعه الله والله هو المعبود والمسئول المستعان به الذي يخاف ويرجى ويتوكل عليه قال تعالى ومن
يطع الله ورسوله ويخشى الله ويتقه فاولئك هم الفائزون فجعل الطاعة لله ورسوله كما قال تعالى
من يطع الرسول فقد اطاع الله وجعل الخشية والتقوى لله وحده وقال تعالى ولو انهم رضوا ما اتاهم الله
ورسوله وقالوا حسبنا الله سيؤتينا الله من فضله ورسوله انا الى الله راغبون فاضاف الايتاء الى الله
والرسول كما قال تعالى ما اتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا فليس لاحد ان ياخذ الا ما اباحه الله
والرسول وان كان الله اتاه ذلك من جهة القدرة والملك فانه يؤتي الملك من يشاء وينزع الملك
ممن يشاء ولهذا كان صلى الله عليه وسلم يقول في الاعتدال من الركوع وبعد السلام اللهم لا مانع لما
اعطيت ولا معطي لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك الجد اي من اتيته جدا وهو الحظ والمال
والملك فانه لا ينجيه منك الا الايمان والتقوى واما التوكل فعلى الله وحده والرغبة فاليه وحده
كما قال تعالى وقالوا حسبنا الله ولم يقل ورسوله وقالوا انا الى الله راغبون ولم يقل هنا ورسوله كما قال
تعالى في الايتاء بل هذا نظير قوله فاذا فرغت فانصب والى ربك فارغب وقال تعالى الذين قال لهم
الناس ان الناس قد جمعوا لكم فاخشوهم الآية في صحيح مسلم عن ابن عباس انه قال حسبنا الله ونعم
الوكيل قالها ابراهيم حين القي في النار وقالها محمد صلى الله عليه وسلم حين قالوا له ان الناس قد جمعوا لكم فاخشوهم
وقد قال تعالى يا ايها النبي حسبك الله ومن اتبعك من المؤمنين اي الله وحده حسبك وحسب المؤمنين الذين اتبعوك ومن قال
ان المعنى الله والمؤمنون حسبك فقد ضل بل قوله من جنس الكفر فان الله وحده هو حسب كل عبد مؤمن به والحسب الكافي
كما قال تعالى اليس الله بكاف عبده والله تعالى له حق لا يشركه فيه مخلوق كالعبادات والاخلاص والتوكل والخوف والرجاء فالحج
والصلاة والزكوة والصيام والصدقة والرسول له حق كالايمان به وطاعته واتباع سنته وموالاة من يواليه ومعاداة
من يعاديه وتقديمه في المحبة على الاهل والمال والنفس كما قال صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لا يؤمن احدكم حتى اكون احب
اليه من ولده ووالده والناس اجمعين بل يجب تقديم الجهاد الذي امر به على هذا كله كما قال تعالى قل ان كان آباؤكم وابناؤكم
واخوانكم وازواجكم وعشيرتكم واموال اقترفتموها وتجارة تخشون كسادها ومساكن ترضونها احب اليكم من الله
ورسوله وجهاد في سبيله فتربصوا حتى يأتي الله بامره والله لا يهدي القوم الفاسقين وقال تعالى والله ورسوله احق ان يرضوه
ان كانوا مؤمنين وبسطها في هذا المختصر وشرحه مذكور في غير هذا الموضع والله سبحانه وتعالى اعلم والحمد لله
رب العالمين وصلى الله وسلم على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه اجمعين **تمت الاشتهار**

وليعلم ان هذه المجموعة على حساب القانون العشرين المقرر سنة سبع وثلاثين ومائة والف العيسوية دخلت في دفترها غفر الله لها ولمن نظر فيها

تاریخ الطبع للعلامة الأدیب القاضی اسمٰعیل یوسف الحسینی رضی اللہ عنہ

خرابۂ دلِ تقلید باز نشد معمور — کہ نیست ہدیٔ نبی ابرآں خرابہ عبور
کہ ہیچکس نگراید بخانۂ زنبور — گراین ثمرہ ایشاں نماند برجایش
مثالِ زمرۂ ارابہ پیشِ حزب نصوص — چنانکہ پیش تجلّی نورِ تودۂ طور
چگونہ قائم و موسیٰ بطور کردہ خرور — چوگشتہ ختم نبوت بران محطِ ہدیٰ
ملقیم بحکمِ خدا محمد یان — چنانکہ زمرۂ ارا بحنفیان مشہور
بگو کہ کیست بدوئی درین میان مغرور — صلاحِ دین کجا و کجارۂ تقلید
رسوم کفر چو شد کہنہ شد مسلمانی — چنانکہ مذہبِ نعمانیان درین جمہور
کسے کند کہ ندارد یقین بعث و نشور — زمانہ بگذشتہ اند ازین خیالِ غلط
ہمین خیالِ غلط گشت ماہیت شانرا — چسان کنند خدشہ و کتاب را منظور
چنانکہ احمد امی دروزِ شہر مزور — زدود زائینہا نصوص زنگ قیاس
کرامتیست کہ تبدیل ماہیات نمود — محال عقل شدہ پیشِ سعیِ او مجبور
زفیضِ او شدہ دلہای مخلصان مسرور — عساکرِ سنن مصطفےٰ بہر ہیش
چو سینہ اش زہدی بود بحر اسخار — زیافگند جدِ راکنیسہا و قصور
دلِ منوّر او کردہ شرک را مقہور — نماند بدعت و تقلید پا بنہ گاہے
زدود مان نبوت چو اوست نخبۂ دہر — بگو حسین دگر پارہ کردہ است ظہور
ازین سبب چنین معتقد شد مجبور — ولی نظیرِ حسین ست بالیقین حقا
ہر انچہ در حقِ اہل عباست در قرآن — کہ نیست نزد اہل عقولِ سلیمہ این مستور
خطا چو شرق زمغرب زفکرت او دور — ہمانست در حقِ این شیخِ عالمین مسطور
چو عتبہ بوس دراوست بوعلی سینا — بہ نحو و صرف و معانی زمخشری راشیخ
زحب شیخ بدے زخو سینہ اش ناسور — بزمرۂ علماش چرا کنم مذکور
زدود مانِ ابوبکرِ خیر امتیان — موافقِ سنن راستانِ اہل حدیث
نظیرِ معرفت او صحیح نیشاپور — بعلم و حافظہ آن عسقلانی مغفور
بخیر خواہیِ اہل علوم سعی نمود — بنا و ہم بحقیقت شد است شمس الحق
جواب یافت نعم ان سعیکم مشکور — شدہ اجازۂ عامہ چو خوانی یغفائی

زنیش اقیسہ ترسند زمرہای نصوص — کہ نیست ہدیٔ نبی ابرآں خرابہ عبور
دمارِ شان زسرا رد عصائے منصور — گراین ثمرہ ایشاں نماند برجایش
بیین کہ ختم نبین بلیلۃ المعراج — چنانکہ پیش تجلّی نورِ تودۂ طور
شد ست ختم فتوت بہ پیر و ش محصور — چوگشتہ ختم نبوت بران محطِ ہدیٰ
مطاع ماست محمد مطاع شان نعمان — چنانکہ زمرۂ ارا بحنفیان مشہور
تفاوت ست نظر کن اگر نہ معذور — صلاحِ دین کجا و کجارۂ تقلید
خلاف حکم پیمبر بخاطر اقوال — چنانکہ مذہبِ نعمانیان درین جمہور
کہ در چہار مذاہب شدست دین محصور — زمانہ بگذشتہ اند ازین خیالِ غلط
یکایک امۂ ابر مطیرِ دین ہدیٰ — چسان کنند خدشہ و کتاب را منظور
جدا نمود بمعیار حق کمال و فتور — زدود زائینہا نصوص زنگ قیاس
زجہد او شدہ پیدا ثبوت حق حقیق — محال عقل شدہ پیشِ سعیِ او مجبور
شد ناد حق تقلید باز چو باد دبور — عساکرِ سنن مصطفےٰ بہر ہیش
زغرب تا بمشارق و ز اسن صیت بلند — زیافگند جدِ راکنیسہا و قصور
مگر دراقیۂ اند گان زاہل قبور — نماند بدعت و تقلید پا بنہ گاہے
ولی تناسخ ارواح نیست مذہبِ ما — بگو حسین دگر پارہ کردہ است ظہور
کہ نیست اہل عقولِ سلیمہ این مستور — ولی نظیرِ حسین ست بالیقین حقا
امام اہل قرآن و حدیث و فقہ و کلام — ہمانست در حقِ این شیخِ عالمین مسطور
خلیل نزد بحار لغات او عصفور — بہ نحو و صرف و معانی زمخشری راشیخ
اگر بدے نبوی زندہ در زمانۂ او — بزمرۂ علماش چرا کنم مذکور
نوشت باسنے تلمیذ غیرت غفور — موافقِ سنن راستانِ اہل حدیث
زکترین کرمش ہست ابر نیسانی — بعلم و حافظہ آن عسقلانی مغفور
بوصف فائق اقران و خادم ماثور — بنا و ہم بحقیقت شد است شمس الحق
شدہ اجازۂ عامہ چو خوانی یغفائی — جواب یافت نعم ان سعیکم مشکور

زہر خاص و عوام ست تا بفخر صور | بجد او محدث دوران تلطف الرحمٰن | بزیب طبع برآمد بحلیہ غیر ترور
تلطف کہ ذخیرہ رسول و سنتہ او | سرشتہ اند تمامش ز عنبر و قدور | بہ حبّ خدمت دین و بہ حبّ آل رسول
فرشتگان قضا کردہ سینہ اش معمور | بخاکسار بفرمود تا بہ حسن بیان | ترانہ سنج تاریخ را کند مسطور
باشتمال سر کشف بر زبان آمد | برای حجرہ بخارا براہ مشہور | بحب آل رسول ست معتصم صابر

اعلان - مخفی مباد کہ برغم انف نواصب ورنا لشکور ابن مجموعہ متبرکہ بہ حسب
قانون بستم ۱۹۲۷ء در رجسٹر سرکار گورنمنٹ داخل کردہ شد ہیچکس بے اجازت راقم قصہ طبع نفرماید

فہرس کتب الحدیث

سنن الدار قطنی مع التعلیق المغنی - سبل السلام شرح بلوغ المرام - مقدمۃ فتح الباری - فتح الباری مع صحیح البخاری - رفع الالتباس عن بعض الناس فی رد عترا ضات بعض الحنفیۃ علی الامام البخاری - مسند الامام الشافعی رح - الادب المفرد للبخاری - القصیدۃ النونیۃ لابن القیم - الداء والدواء له - مجموعۃ اعلام اہل العصر وخلق افعال العباد للبخاری وکتاب العلو للذہبی ؒ ابوداؤد مع المنذری وابن القیم وغایۃ المقصود الجزء الاول والباقی تحت ادارۃ الطبع - المسوی والمصفی شرحا موطا مالک رح - مجموعۃ التوحید - مجموعۃ الحدیث - شرح کتاب التوحید مع شرح القیۃ فی التوحید - الشرح الکبیر لکتاب التوحید - المعجم الصغیر للطبرانی - شرح عمدۃ الاحکام لابن دقیق العید - کتاب الاسماء والصفات للبیہقی - منتقی الاخبار وہو الآن عزیز الوجود - تذکرۃ الحفاظ للذہبی کنز العمال اربع مجلدات والباقی تحت ادارۃ الطبع - کتاب الایمان لشیخ الاسلام ابن تیمیۃ رح ایقاظ الہمم للفلانی - کتاب الاستعاذۃ مطبوع مصر - رفع الملام لابن تیمیۃ او جز السیر فی احوال خیر البشر صلعم - عقیدۃ ابن جریر الطبری نیل الاوطار - تاریخ عجائب الآثار فی التراجم والاخبار للجبرتی - شرح المطالع المصری شرح المقا المصری جلالین المصری الدر الغالی شرح ارشاد المخلی وعلیہا مشہ الحصن الحصین المصری تعریفات الجرجانی - الاشباہ والنظائر للحموی - شیخ زادہ علی البیضاوی الطریقہ المحمدیہ شرح الطریقۃ المحمدیہ للخادمی شرح الطریقۃ المحمدیہ للنابلسی الشفاء للقاضی عیاض - اسعاف فی احکام الاوقاف الفتح الربانی للشیخ عبد القادر الجیلانی رح نزہۃ المجالس وعلیہا مشہ طہارۃ القلوب - مجمع الزوائد المجلد الاول مطبوع الدہلی مشکوۃ القاری - المشہ

اضعف العباد تلطف حسین ثم دہلوی پھاٹک حبش خان - فقط

صاحب التلطف کی یہ کتاب احادیث الرافع الکبیر للحافظ ابن حجر العسقلانی رح

وما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا

الحمد للہ کہ کتاب ما مع شرک و بدعت مصنفہ مولانا اسمٰعیل شہید المسمّٰی بہ

ایضاح الحق الصریح

فی احکام

المسح علی الخفین

حسب فرمایش حافظ بہادر دین صاحب اکبن لاہور محلہ گنج گران

در مطبع رفیق واقع کردید

ھو مطبوع

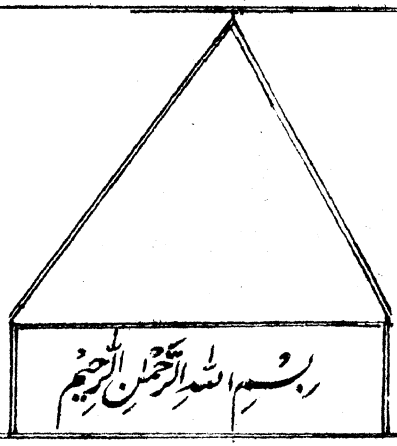

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی یحیی ویمیت وہو علی کل شئ قدیر
والصلوٰۃ والسلام علی اکرم الخلق محمد ن البشیر
النذیر الذی بعثہ اللہ الی الناس کافتہ وسماہ
بالسراج المنیر وعلی آلہ واصحابہ الذین فازوا
بنصرۃ الدین وکبت المشرکین بلسان المناظرۃ
وسیف التدمیر اما بعد مخفی نماند کہ درین چند
زمان شورش اہل بدعت وطغیان بحدی رسیدہ
کہ در اکثر عبادات وعادات ومعاشرات و
معاملات سنت سنیہ جناب افضل البریات
علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات بانواع بدعات
وسنکرات مخلوط گردیدہ ہر چند این غلط قبیح در
اکثر عبادات وعادات راہ یافتہ اما در رسوم
متعلقہ باموات انواع شرک وبدعات بوجہی
متراکم گردیدہ کہ از سنت سنیہ بجز نامی باقی
نماندہ بنابرین فضائل مآب کمالات اکتساب

سب تعریف ثابت ہے خدا کو جو زندہ کرتا ہے اور
مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور تمامی درود اور
سلام بہترین خلائق یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر جو خوشی سنانے والے
اور ڈرانیوالے ہین بھیجا دین کو اللہ نے طرف تمام آدمیون کی
اور نام رکھا دین کا چراغ روشن اور تمام درود اور سلام اوسکے
اولاد اور یارون پر جو پہونچے اپنے مطلب کو بسبب مدد کرنے دین اور
سرنگون کرنے مشرکین کے ساتھ زبان مناظرہ اور تیغ ہلاک
کرنیوالیکے پس بعد حمد اور صلوٰۃ کے پوشیدہ نرہے کہ اس زمانہ مین
غلبہ بدعتیون اور مشرکون کا اس حد کو پہنچا ہے کہ بہت عبادتون
اور چال چلن اور رسمون کا کہانے اوڑھنے اور لین دین مین سنت
رسول جناب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جو کہ بزرگ وفرخ جہانکے مین اور
دین کے درود اور سلام ساتھ سنتون کی کی بہانت بہانت کی بدعتیں
اور بری باتین ملائی گئی ہین حال یہ کہ ملنے برائی کے اکثر عبادتون اور
عادتون مین ماہ پائی ہے اور رسمین متعلقہ موتون مین طرح طرح کی بدعتین
اور شرک اسطرح کہل مل گئے ہین کہ سنت رسول سے سوائے نام کے کچھ باقی نہین رہا

سلالہ خاندان ارباب معقول ومنقول نقاوہ
دودمان افاضل فحول مشفقی مکرمی مولوی تفضل
علیصاحب راخواہش تمیز فیمابین السنۃ و
البدعۃ در رسوم مذکور بہمرسید بنا علیہ ازبندہ
ضعیف الراجی رحمۃ اللہ الجلیل احقر العباد
محمد اسمٰعیل عفی عنہ استفسار این معنی فرمودہ پس
بندۂ ضعیف اجوبۂ مسائل مستفسرہ را درضمن
چند اوراق مفصل ومدلل گردانیدہ وآن را
بالایضاح الحق الصریح فی احکام المیت والذبیح
مسمّٰی نمودہ وآن را بر یک مقدمہ ودو باب
ویک خاتمہ مرتب ساخت وما توفیقی الا باللہ و
ہو حسبی ونعم الوکیل **مقدمہ** در بیان حقیقت
بدعت وحکم آن وآن بر دو فصل است **فصل**
اوّل در بیان حقیقت بدعت باید دانست کہ
لفظ بدعت کہ در حدیث شریف مستعمل گردیدہ
معنی آن ہم از حدیث شریف تحقیق باید کرد زیرا کہ
مثل مشہور است تفسیر الحدیث بالحدیث پس
پس میگوییم کہ امام احمد وابوداؤد وترمذی و
ابن ماجہ از عرباض بن ساریہ رضہ نقل کردہ اند
قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ذات یوم ثم اقبل علینا بوجہہ فوعظنا
موعظۃ بلیغۃ ذرفت منہا العیون ووجلت
منہا القلوب فقال رجل یا رسول اللہ

برگزیدہ خاندان اصحاب معقول ومنقول کے اور چنو ہوئے
گہرانے بڑے فاضلوں کے مشفق اور بزرگ میرے مولوی
تفضل علی صاحب کو خواہش جدا جدا معلوم کرنے سنت اور
بدعت کو درمیان سے جو ہمنے ذکر کئے گئے کے ہیں بہم پہونچے
اسلئے اس بندہ ضعیف امیدوار رحمت خدائے بزرگ کا
حقیر زیادہ بندوں کا محمد اسمٰعیل عفا عنہ سے دریافت
اس امر کا فرمایا پس بندہ ضعیف نے جواب مسئلوں پوچھے
گئے کا درمیان چند دروقوں کی مفصل دلیل سے بیان کیا اور
اوسکا نام **الایضاح الحق الصریح** فی احکام المیت والذبیح
رکھا اور اوسکو ایک مقدمہ اور دو باب اور ایک خاتمہ
پر مرتب کیا۔ نہین ہے توفیق مگر ساتھ اللہ کے وہ ہے
بس ہے اچھا کام بنانے والا **مقدمہ** بیان مین حقیقت
اور حکم بدعت کے اور اسمین دو فصل ہین **فصل اوّل**
بیان مین حقیقت بدعت کے جاننا چاہیے کہ جہاں کہین یا
جہان کہین کہ لفظ بدعت کا حدیث شریف مین استعمال
ہوا ہے پس معنے اوسکے بھی حدیث شریف ہی سے تحقیق
کرنے چاہین اسلیے مثل مشہور ہے کہ مصنف اپنی تصنیف کو
خوب بیان کرتا ہے پس کہتا ہون مین کہ امام احمد اور ابوداؤد
اور ترمذی اور ابن ماجہ نے عرباض بن ساریہ رضہ سے نقل کیا ہے کہ
کہا عرباض بن ساریہ رضہ نے حدیث کہا ہمنے پڑھی ہمارے
ساتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکدن پھر مجمع کیا
ہمارا طرف پس نصیحت کی ہم کو بہت کہ روئے آنکھین اوس سے اور
ڈر گئے دل اوس سے دل پس کہا ایک شخص نے ای رسول اللہ

كان هذه موعظة موجع فاوصنا فقال
اوصيكم بتقوى الله والسمع والطاعة
وان عبد احبشيا فانه من يعش منكم
بعدي فسيرى اختلافا كثيرا فعليكم بسنتي
وسنة الخلفاء الراشدين المهديين
تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ و
اياكم ومحدثات الامور فان كل محدثة
بدعة وكل بدعة ضلالة رواه ابو داؤد وبخاری ومسلم
از حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا
نقل کردہ اند قالت قال رسول الله صلے
الله عليه وسلم من احدث في امرنا هذا ما ليس
فيه رد ونیز بخاری ومسلم از انس بن مالک
نقل کردند قال جاء ثلثة رهط الى ازواج
النبي صلى الله عليه وسلم يسئلون عن عبادة
النبي صلى الله عليه وسلم فلما اخبروا
بها كانهم تقالوها فقالوا اين نحن من النبي
صلى الله عليه وسلم فقد غفر الله له ما تقدم
من ذنبه وما تاخر فقال احدهم اما انا
فاصلي الليل ابدا وقال الآخر انا اصوم
النهار ابدا ولا افطر وقال الآخر انا
اعتزل النساء فلا اتزوج ابدا فجاء النبي
صلى الله عليه وسلم اليهم فقال انتم الذين
قلتم كذا وكذا اما والله اني

گویا کہ یہ نصیحت وقت رخصت کی ہے پس وصیت فرمایے
ہمکو پھر فرمایا کہ وصیت کرتا ہون مین تمکو ساتھ ڈرنی کے
اللہ سے اور سننے اور تابعداری کرنی امام کی اگرچہ ہو غلام حبشی
پس تحقیق جو کوئی جیے گا تم مین سے میری بعد پس قریب ہے
کہ دیکھی گا اختلاف بہت پس لازم پکڑو تم طریقہ میرا اور طریقہ
خلیفون راشدون ہدایت پانیوالونکا اور مضبوط لو ساتھ اوسکے
اور مضبوط پکڑو اوسکو کچلیون اور بچو تم نئی باتون سے پس
تحقیق ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے
اور بخاری اور مسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل
کرتے ہین کہ حدیث کہا حضرت عائشہ نے کہ فرمایا پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے نکالی نئی چیز ہماری
اس کام مین کہ نہین ہے اوسمین سے پس وہ مردود ہی اور بخاری
اور مسلم حضرت انس بن مالک سے بھی نقل کرتے ہین
حدیث کہا انس نے آئی تین شخص طرف بیبیون نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کی پوچھتے تھے عبادت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے پس جب خبر
دی گئی اوس سے گویا کہ تھوڑا جانا اوسکو پس کہا کہان ہین ہم پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم جیسے تحقیق بخشدیے ہین اللہ نے اوسکے
اگلے گناہ اور پچھلے پھر کہا ایک نی اونمین سے مین نماز
پڑہونگا رات بھر ہمیشہ اور کہا دوسرے نے مین روزہ رکہونگا
ہمیشہ اور نہ افطار کرونگا اور کہا تیسرے نے مین الگ رہونگا
عورتون سے پس نہین نکاح کرونگا کبہی پس آئے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم طرف اونکی پھر فرمایا تم وہی ہو کہ کہا تھا تمنے ایسا
ایسا خبردار رہو تم قسم خدا کی تحقیق مین ۹ ۹ ۹

لاخشاکم للہ واتقی کم لہ لکنی اصوم وافطر
واصلی وارقد واتزوج النساء فمن رغب
عن سنتی فلیس منی ہرچند احادیث مروجہ بینیاب
کشیدہ اند ما ہمین احادیث ثلثہ درینمقام
اکتفا کردہ شد تا احادیث دیگران را برآن
قیاس توان کرد پس باید دانست کہ از
احادیث ثلثہ مرقومہ چنان مستفاد گردیدہ کہ
بدعت بر دو وجہ میباشد **اول** آنکہ خود آنچہ
فی نفسہ محدث باشد و آنمفاد حدیث اول ست
دوم آنکہ در امر ماثور چیزے از کمی و بیشی
یا ہیات جدیدہ احداث کردہ باشد بالجملہ
امر ماثورہ را بر وجہی او انمایند کہ برآن وجہ
ماثور نیست و آن مفاد حدیثین آخرین ست
پس اول را بدعت اصلیہ میگوئیم و ثانی را
بدعت وصفیہ پس مفہوم این ہر دو قسم را
در دو بحث ایضاح باید کرد **بحث اول**
در تحقیق مفہوم بدعت اصلیہ باید دانست کہ
تحقیق مفہوم بدعت اصلیہ موقوف است
بر تحقیق مفہوم دو کلمہ از حدیث سطور اول
مفہوم کلمہ محدثات و ثانی مفہوم کلمہ امورنا
تحقیق مفہوم کلمہ اولی پس باید دانست کہ لفظ
احداث مستعمل میشود بر اختراع چیزے جدید
ومتبادر ازان در عرف آنست کہ خود

زیادہ ڈرنیوالا ہوں نسبت تمہارے خدا سے اور بہت متقی
ہوں بہ نسبت تمہارے واسطے خدا کے لیکن میں روزہ رکھتا
ہوں اور افطار کرتا ہوں اور نماز پڑہتا ہوں اور سوتا رہتا ہوں
اور نکاح کرتا ہوں عورتوں سے پس جو کوئی بیزار ہو میری
سنت سے پس نہیں ہے مجھ سے ہرچند حدیثین سبب میں
بہت روایت کی گئی ہیں مگر انہیں تین حدیثوں پر اکتفا
کیا گیا ہے تو اور حدیثوں کو اسپر قیاس کرلیں۔ اب جاننا
چاہیے کہ ان تینوں حدیثوں سے جو لکھی گئیں ایسا معلوم ہوا
کہ بدعت دو طرح پر ہے **پہلے** یہ کہ وہ چیز اپنی ذات سے نئی
نکلی ہوئی ہو اور یہ ہے فائدہ حدیث پہلے کا ہے اور
دوسرے یہ کہ شرع کے کام میں کوئی بات کم زیادہ
یا کوئی صورت نئی پیدا کی ہو خلاصہ یہ کہ شرعی حکم کو
اسطرح سے ادا کرے کہ شرع میں اوسطور پر منقول نہیں
اور یہ ہے فائدہ دونو حدیث پچھلے سے نکلتا ہے پس اول کو
بدعت اصلی کہتے ہیں اور دوسرے کو بدعت وصفی پس مضمون
ان دونوں قسموں کو دو بحث میں واضح کرنا چاہیے۔
بحث اول تحقیق میں مضمون بدعت اصلیہ کے جاننا
چاہیے کہ تحقیق مضمون بدعت اصلیہ کا موقوف ہے اوپر
تحقیق کرنے معنے دو لفظوں ان حدیث کے اول معنے
لفظ محدثات کے اور دوسرے معنے لفظ امور کے پھر تحقیق معنے
لفظ اول کے اسطور پر جاننا چاہیے کہ لفظ احداث استعمال
کیا جاتا ہے نئی چیز کے نکالنے پر اور جو سمجھا جاتا ہے اوس سے
محاورہ مشہور میں وہ یہ ہے کہ نہ آپ ٭ ٭ ٭ ٭

آن چیز در زمان سابق موجود باشد و نه نظیر آن
مثلاً دوختن قبائے نو و پختن نان تازہ و ساختن
شمشیر جدید را اہل عرف احداث لباس جدید
و طعام جدید و سلاح جدید می گویند پس گوئیا کہ
وجود نظیر شئے در زمان سابق در حکم وجود نفس
آن شئے است پس اگرچہ نفس شئی جدید در
زمان سابق حقیقتہ موجود نبود اما حکما موجود
بود بوجود نظیر خود پس محدث ہمان چیز است
کہ در زمان سابق نہ حقیقتہ موجود باشد نہ حکما
زیرا کہ آنچہ در زمان سابق خود موجود باشد
آن را اوقبیل سنت حقیقیہ باید شمرد و آنچہ نظیر او
دران زمان موجود باشد آنرا اوقبیل سنت حکمیہ
دلیل برآن آنست کہ قیاس در احکام مشروع است
بحکم کریمہ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ
و احداث ممنوع بحکم احادیث مذکورہ پس احداث
غیر قیاس باشد و مراد از زمان سابق در ما نحن فیہ
زمان برکت نشان جناب سید المرسلین علیہ
الصلوٰۃ والسلام و زمان خلفائے راشدین و
صحابہ معظمین و تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین ست
پس محدث ہمان چیز ست کہ دران زمنہ متبرکہ
نہ خود شخص بوجود آمدہ باشد و نہ نظیر آن پیدا گردد
آنچہ خود شخص یا نظیر او در زمان آنجناب بوجود
آمدہ باشد آن را سنت اصلیہ باید شمرد و آنچہ خود شخص

وہ چیز پہلے زمانہ مین موجود ہوا ور نہ مثل اوسکے جیسے کہ
نئی قبا سینی اور نانزی روٹی پکانی اور نئی تلوار بنانیکو
مہاورہ شہور مین نکالنائے لباس اور نئے کہانے
اور نئے ہتہیار کا ہنین کہتے ہین پس معلوم ہوا کہ موجود
ہونا شل ایک چیز کا پہلے زمانہ مین حکم موجود ہونے ذات
خاص اوس چیز کا رکہتا ہے پس اگرچہ ذات خاص نئی چیز
زمانہ پہلے مین بیشک موجود نہ تھی لیکن حکم موجود مین تھے
بسبب موجود ہونے مثل اپنی کے پس نئی وہ چیز ہوگی کہ زمانہ
پہلے کے نہ حقیقتہً موجود ہوا ور نہ حکم مین اور مثل ہو
اوسکی ایسلئے کہ جو کچھ پہلے زمانہ مین آپ موجود ہوا اوسکو
قسم سنت حقیقیہ سے گنا چاہیے اور جو کچھ کہ مثل اوسکی
زمانہ مین موجود ہو وہ سنت حکمیہ کی قسم سے ہے
اور دلیل اس پر یہ ہے کہ قیاس احکام مین مشروع ہے
بحکم اس آیت کریمہ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ یعنی پس
کرو تم اے عقل والو اور احداث منع ہے بحکم حدیث ذکر کیگئی
کے پس احداث علاوہ قیاس کے ہوگا اور مراد پہلے زمانہ سے
استقام مین کہ ہم مین زمانہ برکت کی نشانی جناب سرور
رسولون کے اوپر اونکے درود و سلام اور زمانہ خلیفون
راشدہ اور صحابہ کرام اور تابعین کا ہے کہ رضامندی ہے اللہ تعالیٰ کی
ان سب پر پس محدث وہ چیز ہے کہ اوس زمانہ متبرکہ مین نہ وہ
موجود ہوئے ہو اور نہ مثل اوسکی اسلیئے کہ جو چیز کہ وہ اپنے
ذات سے یا مثل اوسکی زمانہ پیغمبر خدا صلعم مین موجود ہوئے ہو
اوسکو سنت حملیہ گنا چاہیے اور جو چیز کہ وہ اپنے

یانظیر او در زمان ثلثہ بوجود آمدہ باشد ملحق
بسنۃ و دلیل برین آنست کہ ما ممنوع ایم از
اتباع محدثات بحکم ایاکم و محدثات الامور کہ در حدیث
مرقومۃ الصدر واقع گردیدہ ما مورایم باتباع امور مسطورہ
بحکم علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین
المھدیین کہ در ہمان حدیث واقع گردیدہ و
بحکم آنچہ ترمذی از عبداللہ بن عمر روایت کردہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لیاتین علی امتی کما اتی علی بنی اسرائیل
حذو النعل بالنعل حتی ان کان منھم
من اتی امہ علانیۃ لکان فی امتی من یصنع
ذالک وان بنی اسرائیل تفرقوا علی ثنتین
وسبعین فرقۃ وستفترق امتی علی ثلث
وسبعین ملۃ کلھم فی النار الا ملۃ واحدۃ
قالوا من ھی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ
واصحابی و نیز محدثات الامور شرست بحکم
شر الامور محدثاتھا کہ در حدیث مرقوم الصدر
واقع گردیدہ و قرون ثلثہ خیر اند
بحکم آنچہ بخاری و مسلم از عمران بن حصین روایت
کردہ اند قال قال رسول صلے اللہ علیہ وسلم
خیر امتی قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین
یلونھم ثم ان بعدھم قوما یشھدون
ولا یستشھدون ویخونون ولا یؤتمنون

یا مثل اوکی تینون قرنونمین موجود رہی ہو وہ حق بسنت
ہے اور دلیل اس پر یہ ہو کہ ہمکو ممانعت ہو پیروی محدثات سے
بموجب اس حکم کے کہ بچو تم نئے کامون سے کہ حدیث اوپر والے
مین واقع ہے اور حکم کیے گئے ہین ہم ساتھ پیروی کامون کے لکھی گئی
کے بحکم حدیث کہ کہ حدیث لازم پکڑو تم سنت میری کو اور
سنت خلیفون رشداء و ہدایت پائیوالون کو کہ اوسی حدیث مین
واقع ہوا ہے اور بحکم اوسکے کہ جو ترمذی نے عبداللہ بن عمر سے
روایت کی ہے کہ حدیث کہا ابن عمر نے کہ فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ آویگا زمانہ اوپر امت میری کے جیسے
آیا اوپر بنی اسرائیل کے برابر آنا جوتیکا ساتھ جوتیکے یہانتک
کہ اگر کہا اون مین سے کوئی آیا ہا اپنی کو علے الاعلان البتہ
ہوگا بیچ امت میری کے بھی کوئی شخص کہ کریگا ایسا اور تحقیق
بنی اسرائیل متفرق ہوئے بہتر مذہبون مین اور متفرق ہوگی
امت میری تہتر مذہبون کے سب کے سب دوزخی ہین
لیکن ایک مذہب یعنی صحابہ میرے کہا لوگون نے کیا ہو وہ
اے رسول اللہ کے فرمایا وہ چیز کہ مین اوس پر ہون امروز
میرے اور بیچ بھی ہو کہ نئے کام جو بین بحکم اسکے بدتر ہین کامون
کے نئے نکالے ہوئے اون کے بیشکے کہ حدیث اوپر والی مین
واقع ہے زمانہ تین بہتر ہین بحکم اسکے کہ بخاری اور مسلم نے
عمران بن حصین سے روایت کی ہو کہ حدیث کہا عمران نے
کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بہتر ہین امت میرے زمانہ میرے
ہے پھر وہ لوگ جو متصل ہین ان کے پھر وہ لوگ جو متصل ہین ان کے پھر
بتحقیق بعد اونکے ایک لوگ ہین کہ گواہی دینگے اونپر طلب گواہی کے جاوینگے

ویحذرون ولا یوقنون ویظهر فیهم
السمن پس محدث غیر سنت اصلیہ وغیر ملحق
بالسنۃ باشد ومراد بوجود آن شئی یا نظیر او
در زمان آنحضرت آنست کہ آنجناب بآن عمل
کردہ باشند یا امر فرمودہ باشند ویا کسی دیگر
در آن زمان عمل کردہ باشد وآنحضرت با وجود
اطلاع بر آن انکار نفرمودہ باشند ودلیل
بر آن آنست کہ ہمہ اہل اسلام اجماع دارند
برانیکہ ہر سہ اقسام مذکورہ در سنت مندرج ست
ومراد از وجود آنچیز یا نظیر او در قرون ثلثہ آنست
کہ در قرنی از قرون مذکورہ بلا نکیر تعامل بآن
جاری شدہ باشد وبے رد وقدح رواج
یافتہ باشد نہ آنکہ کسی او را بطریق ندرت
بعمل آوردہ باشد یا رد وانکار بر فاعلین آن
اگرچہ جم غفیر باشند متوجہ شدہ باشد کہ امثال
این امور اصلا از محدثات خارج نیست ودلیل
برین آنست کہ مراد از کلمہ ما در حدیث ما انا
علیہ واصحابی اخلاق وسیرت صحابہ بحکم آنچہ
رزین از ابن مسعود در روایت کردہ ست
انہ قال من کان مستنا فلیستن بمن
قد مات فان الحی لا یؤمن علیہ الفتنہ
واولئک اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم
کانوا افضل ہذہ الامۃ ابرہا قلوبا واعمقہا

اور نذر مانین گے اور نہ وفا کرینگے اور ظاہر ہوگی انمین فربہی
پس محدث سوا سنت اصلیہ اور سوائے ملحق بسنہ کے ہے
اور مراد موجود ہونے اسچیز سے مثل اوسکی سی زمان پیغمبر خدا
مین یعنے ہے کہ آپنے اوسپر عمل کیا ہو یا حکم فرمایا ہو یا کسی اور
شخص نے اوس زمانہ مین عمل کیا ہو اور آپنے باوجود اطلاع کے
اوسپر انکار نہ فرمایا ہو اور دلیل اسپر یہ ہی کہ سب مسلمان
اتفاق رکھتے ہین اسپر کہ یہ تینون قسمین جو ذکر کی گئی ہین
سنت مین داخل ہین اور مراد موجود ہونے ایک چیز
یا مثل اوسکی سی قرون ثلثہ مین یہ ہے کہ کسی زمانہ مین
زمانون مذکورہ سے بلا انکار عمل درآمد اوسپر جاری رہا ہو اور
بے رد اور قدح کے رواج پکڑا ہو نہ یہ کہ کوئی اوسکو بطریق
نادر کے عمل مین لایا ہو یا اوسکی کرنیوالون پر انکار اور رد کیا
ہو اگرچہ بہت لوگ موجود ہوئے ہون کہ مثل ان کامون
کے جن پر رد اور انکار ہوا ہو ہرگز محدثات سے باہر
نہین ہین اور دلیل اسپر یہ ہے کہ مراد کلمہ ما سے یہ
حدیث ما انا علیہ واصحابی کی خوئے نیک اور خصلت
نیک صحابہ کے ہے بحکم اوسکے کہ رزین نے ابن مسعود سے
روایت کے ہے کہ **حدیث** تحقیق اوسنے کہا ہے کہ جو
کوئی ہو طریقہ پکڑنے والا پس چاہیے کہ طریقہ پکڑے اوسکا
جو مر چکا ہو پس تحقیق زندہ نہین ہے بیخوف فتنہ سے
اور وہ یار محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ہین
کہ تھے بہترین اس امت کے اور نیک زیادہ
دلون کے اور گہرے علم مین و و و

علما واقلها تكلفا اختارهم الله تعالى
لصحبة نبيه ولاقامة دينه فاعرفوا
لهم فضلهم واتبعوهم على اثرهم و
تمسكوا بها ما استطعتم من اخلاقهم
وسيرهم فانهم كانوا على الهدى المستقيم
ومتبادر از لفظ سیرت کہ مضاف بقومی باشد
ہمین است کہ آن سیرت در ایشان مروج باشد
نہ آنکہ کسی از ایشان بطریق ندرت بر آن
سیرت باشد یا آنکہ طعن و ملامت ایشان
بر صاحب آن سیرت متوجہ شدہ باشد مثلاً خوردن
گوشت خام اہل عرف سیرت اہل ہند نمیگویند
ہر چند بعضے از ایشان بطریق ندرت خورند
باشند بخلاف اہل حبش کہ خوردن گوشت مذکور
در ایشان مروج است لہذا عادت یدکویند
در عرف از سیرت ایشان شمردہ میشود و نیز
بحکم آنکہ لفظ اصحابی جمع مکسر ست و مضاف
بیای متکلم کہ آن معرفہ است و جمع مکسر مضاف
بسوی معرفہ مفید استغراق ست بحکم آنچہ
بخاری و مسلم از ابن مسعود رض در حدیث
تعلیم تشہد نقل کردہ اند کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم فرمودہ فانہ اذا قال ای کل عبد
للہ الصالحین اصاب کل عبد صالح
فی السماء والارض پس ازین حدیث

علم میں اور کثرت بناوٹ میں پسند کیا تھا اونکو اللہ تعالیٰ نے
واسطے صحبت نبی اپنی کے اور واسطے قائم کرنے دین اپنے
کے پس جانو بزرگی اونکی اور چلو اونکے قدموں پر اور تمسک
پکڑو جہانتک ہو سکے اونکی نیک خو اور نیک خصلتوں سے
پس تحقیق تھے وہ اوپر راہ سیدھے ہے کے اور سمجھا جاتا
ہے لفظ سیرت سے کہ مضاف ساتھ کسی قوم
کے ہو یہ کہ وہ خصلت اونمیں مروج ہو نہ یہ کہ کوئی
اونمیں سے بطریق نادر اوس خصلت پر ہو یا یہ کہ طعن
اور ملامتیں اونکی اوس خصلت والے پر متوجہ ہوتی
ہوں مثلاً کھانا گوشت کچے کا محاورہ شہر میں
خصلت ہندوستانیوں کی نہیں کہنے ہر چند
بعضے اون میں سے بطور نادر کہاتے ہوں بخلاف حبش
والوں کے کہ کھانا گوشت کچے کا اون میں مروج ہے اسلیے
یہ عادت مذکورہ عرف میں اونکی خصلت سمجھی جاتی
ہے اور یہ بھی ہے کہ لفظ اصحابی جمع مکسر ہے اور مضاف
طرف یائے متکلم کے کہ وہ معرفہ ہے اور جمع مکسر مضاف
طرف معرفہ کے فائدہ دیتی ہے استغراق کا بحکم اوسکے
کہ بخاری اور مسلم نے ابن مسعود سے حدیث تعلیم تشہد میں
نقل کیا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ **حدیث** البتہ
جب کہا کہ ہر بندہ اللہ کے صالحین تو پہنچا
ہر بندہ نیک کو آسمان اور زمین میں پس
اس حدیث سے۔

مستفاد گردیدہ کہ کلمہ عباد اللہ مفید استغراق
است پس کلمہ اصحابی ہم مفید استغراق باشد
واستغراق حقیقی ورا نخن فیہ باین صورت
متحقق خواہد شد کہ جمیع صحابہ بر آن سیرت
باشند واستغراق عرفی باین وجہ خواہد شد
کہ اکثر از ایشان بر آن باشند وباقی ساکت
از انکار رد رو وہمین معنی را رواج میگویند
ونیز از کلمہ خیر امتی قرنی کہ در حدیث سابق
واقع گردیدہ ہمین معنے مستفاد میگردد وچہ از
نسبت خیریت بسوئے قرنی از قرون عرف
ہمین معنے متبادر میشود کہ رسوم مروجہ آن
قرن خیر باشند نہ آنکہ ہر فعل ہر فردی از
افراد آن قرن خیر باشد مثلاً اگر کسے بگوید
کہ اہل شاہ جہان آباد در زمان محمد شاہ
بادشاہ بسر بردند اہل عرف ازان
ہمین معنی خواہند فہمید کہ رسوم مروجہ ایشان
در شادی وماتم وتاکل وملابس ومساکن
مشتمل بر اسراف بود گو کہ بعضے از ایشان
بطریق ندرت از رسوم مذکورہ مجتنب باشند
یا جم غفیر از دہاقین کہ سکونت در بلدہ مذکورہ
اختیار کردہ باشد از رسوم مذکور مجتنب باشند
وبنابران اجتناب طعن وملامت در آن
زمان بایشان متوجہ نشود چنانچہ کلمہ

یہ فائدہ نکلا کہ کلمہ عباد اللہ استغراق کا فائدہ دیتا ہے
پس کلمہ اصحابی بھی مفید استغراق کو ہوگا اور استغراق
حقیقی جسمین ہم ہین اس طرح ثابت ہوگا کہ سب صحابہ دیر
خصلت پر ہون اور استغراق عرفی اس طرح ہوگا کہ
اکثر اون مین سے اوسپر ہون اور باقی خموش ہون انکار
اور اعتراض سے اور اسی مضمون کو رواج کہتے ہین
اور کلمہ خیر امتی قرنی سے بھی کہ پہلی حدیث مین واقع
ہے یہی معنے معلوم ہوتے ہین اسلئے کہ بہلائی کے
نسبت کرنے سے طرف کسی زمانہ کے زمانون سے
محاورہ مشہور مین یہی سمجھا جاتا ہے کہ رسمین مروج
اوس زمانہ کی اچھی ہون نہ یہ کہ ہر کام ہر شخص کا
اشخاص اوس زمانہ سے اچھا ہو مثلاً اگر کوئی کہے کہ
رہنے والے شاہجہان آباد کے زمانہ محمد شاہ بادشاہ
مین فضول خرچ تھے تو اہل محاورہ اوس سے یہی معنی
سمجھین گے کہ رسمین مروج اون کی شادی اور غمی
اور کہانے اور پہننے اور آراستگی مکان مین متضمن
خرچ بیجا کے تھین گو کہ بعض اون مین سے بہت کم
اون رسمون مذکورہ سے بچے پرہیز کرتے ہون
یا کہ گروہ بڑے زمینداروں سے کہ رہنا شہر کا
پسند کیا ہو اون رسمون سے بچتے ہون اور
بسبب اوس بچنے کے طعنے اور ملامتین
اوس وقت مین اون پر عائد ہوتے ہون
چنانچہ کلمہ

یظهر الکذب کہ در روایت نسائی در حدیث
مذکور واقع گردیدہ بران معنی دلالت صریحہ
میدارد چہ ثم یوجد الکذب در مقام ثم یظهر
الکذب فرمودہ اند پس ازین کلمہ صریح مستفاد
مے شود کہ امتیاز قرون ثلثہ از سائر قرون
بعدم ظہور کذب ست و ران نہ بعدم تحقق
آن و نیز بحکم فتوی رئیس العلماء حضرت شاہ
عبد العزیز صاحب قدس سرہ کہ استمداد
را بمعنی طلب دعا از اموات از جنس بدعات
شمردہ اند باوجود آنچہ صاحب استیعاب روایت
کردہ کہ در زمان حضرت عمر رضہ اعرابی طلب
دعا استسقا از مزار مبارک جناب رسالت
مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام نمودہ پس باوجود
تحقق این امر مذکور دران قرن بنابر آنکہ
مروج دران قرن نگردیدہ از بدعات شمردہ اند
بالجملہ خلاصہ مفہوم محدث اینست کہ ہر چیز یکہ
در زمان برکت نشان جناب رسالت مآب
علیہ الصلوٰۃ والسلام نہ خود آن چیز بوجود آمدہ باشد
و نہ نظیر آن و در قرون ثلثہ نہ خود آن چیز
بلا نکیر مروج گشتہ و نہ نظیر آن پس ہمان چیز
محدث ست و این معنے در ذہن محفوظ باید داشت
ہر جا کہ در این اوراق لفظ محدث مستعمل خواہد
گردید ہمین معنے مراد خواہد بود و اما تحقق مفہوم

یظہر فیہم الکذب کہ روایت نسائی مین صحیح حدیث مذکور
کے واقع ہے اس مضمون پر صریح دلالت کرتا ہے اسلیئے
کہ ثم یوجد الکذب اسکجگہہ بجائے ثم یظہر الکذب نہین فرمایا
پس اس کلمہ سے صریح معلوم ہوا کہ مختار ہونا قرون
ثلثہ کا تمام زمانون سے بسبب نہ ظاہر ہونے جہوٹ کی
ہے اون مین نہ اس سبب سے کہ جہوٹ اونمین پایا ہی
نہین گیا اور بحکم فتوے سردار علماؤن کے حضرت
شاہ عبد العزیز صاحب کے کہ مدد چاہنی یعنے
دعا طلب کرنی مردون سے قسم بدعت سے گنا ہے
باوجود اسکے کہ صاحب کتاب استیعاب نے روایت کیا ہے
کہ بیچ زمانہ حضرت عمر رضہ کے ایک اعرابی نے دعائے
استسقا مزار مبارک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم طلب کی ہے
پس باوجود پائے جانے اس کام کے اوس زمانہ مین
بسبب اسکے کہ مروج اوس زمانہ مین نہ تہا بدعتون سے
گنا ہے حاصل کلام خلاصہ مضمون محدث کا یہ ہے کہ
جو چیز زمانہ برکت نشان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
مین نہ آپ وہ چیز موجود ہوئی ہو نہ مثل
اوسکی اور قرون ثلثہ مین نہ آپ وہ چیز بلا انکار
مروج ہوئی ہو نہ مثل اوسکی پس وہ چیز محدث
ہے اور یہ مضمون ذہن مین نگاہ رکہنا چاہیئے
جس جگہہ اس کتاب مین لفظ محدث بولا
جائے گا یہی مراد ہون گے لیکن تحقیق
سمجہا جاناؤ

کلمہ ثانیہ یعنی لفظ امور پس باید دانست کہ مراد از امور
در ینمقام امر دین است چنانچہ کلمہ امرنا در حدیث
مرا جین شی امرنا ھذا مالیس منہ فھو رد بران دلالت
میدارد زیرا کہ امر کہ مزیہ اختصاص بانبیا
علیہم السلام میدارد امر دین ست و نیز انچہ مسلم
از رافع بن خدیج نقل کردہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم فرمود انما انا بشر اذا امرتکم بشیء من رایی
دینکم فخذوا بہ واذا امرتکم بشیء من رائی
فانما انا بشر دلالت
میدارد بر انیکہ اتباع سیرت سلف در غیر امر
دین واجب نیست پس احداث در ان ممنوع
نباشد و حال آنکہ محدثات الامور را
شر نمودہ اند پس لابد مراد از لفظ امور
در ینمقام امر دین باشد و مراد از امر دین چیزیست
کہ احکام شارع بدان متعلق میتواند شد
بحکم اذا امرتکم بشیء من امر
دینکم فخذوا بہ و امر دین یعنی مذکور
باستقرا از منحصرست در عقاید حقہ و اخلاق
جمیلہ و مقامات و حالات و واردات
قلبیہ و اقوال لسانیہ و افعال جسمانیہ خواہ
از جنس عبادات باشد خواہ از جنس عادات
خواہ از جنس معاملات چہ امر شارع متوجہ
میشود باصلاح انسان ظاہر او باطنا

کلمہ دوسرے یعنے لفظ امور کا پس جانا چاہیئے کہ
مراد امور یعنے کاموں سے اینجگہہ کام دین کے مراد
ہین جیساکہ کلمہ امرنا اس حدیث مین کہ جسنے سنئے
بات نکالی بیچ اس کام ہمارے کے کہ نہین ہے وہ
اوسمین سے پس وہ مردود ہے دلالت کرتا ہے
اسیلیے کہ جو کام بہت خصوصیت پیغمبرون سے
رکھتا ہے وہ کام دین ہے اور بھی جو کچھہ مسلم
نے رافع بن خدیج سے نقل کیا ہے کہ فرمایا
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سوائے اسکے نہین کہ
مین آدمی ہون جب حکم کرون تمکو کسے چیز کا کام دین
تمہارے سے پس لو اوسکو اور جب حکم کرون تمکو کچھہ اپنی رائی
سے پس سوائے اسکے نہین کہ مین آدمی ہون دلالت کرتا ہے
اسپر کہ پیروی سیرت پہلون کے سوائی کام دین کے
واجب نہین ہے پس احداث اوسمین منع نہوی اور حال یہ ہے
کہ محدثات امور کو شر فرمایا ہے پس بالضرور مراد لفظ
امور سے اینجگہہ امر دین ہوگا اور مراد امر دین سے وہ
چیز ہے کہ احکام خدا و رسول اوس سے متعلق ہو سکتے ہون
بحکم اس حدیث کے کہ جب حکم کرونمین تمکو کچھہ امر دین تمہارے
سے پس لو اوسکو اور امر دین ان معنون مذکورین بتلاش
گھیر لگیا ہے عقیدے سچے اور اخلاق نیک اور مقامون اور
احوال اور واردات دلی اور باتون زبانی اور کامون جسمانی
مین خواہ قسم عبادت سے ہون خواہ قسم عادت سے خواہ قسم معاملات
سے اسلیئے کہ حکم شارع متوجہ ہوتا ہے ساتھہ آراستگے آدمی کے ظاہر اور باطن مین

پس اصلاح ظاہر و حاصل میشود باصلاح عبادات
و عادات و معاملات کہ مرجع آن ہمہ افعال و
اقوال اختیاریہ است و اصلاح باطن او حاصل
میگردد بتکمیل عقل و تحصیل عقائد حقہ و تخلیہ قلب
از اخلاق رزیلہ و تحلیہ آن باخلاق حمیدہ و تنویر
آن بانوار مقامات عالیہ و واردات غیبیہ و حالات
قدسیہ و مراد از احکام شارع دینی مقام احکام
سمعیہ است یعنی احکامیکہ بدون اعلام شارع
اطلاع بآن متصور نیست و عقل صحیح را دران
مجال و دلیل برین آنست کہ در شق ثانی حدیث
مسطور نرسودند و انما امرتکم بشیء من رأیی
پس معلوم شد کہ مراد در شق اول کہ مقابل او ست
ہمین ست کہ رای را دران دخل نباشد و احکام
سمعیہ بمعنی مسطور دو قسم است اول آنکہ چیزے
را از امور مذکورہ طلب نمایند و تحصیل
آن ترغیب کنند و یا بجناب ازان امر
فرمایند و تنفیر ازان بعمل آرند بانیوجہ کہ فلان
عقیدہ از ضروریات اصل دین ست یا مکملات
آن یا از مضرات اصل دین ست یا منقصات
آن مثل عقیدہ توحید از ضروریات اصل
دین ست بحکم آیات متواترہ و عقیدہ اثبات
قدر از مکملات دین ست بحکم احادیث متواترہ

پس آراستگی ظاہر او سکی حاصل ہوتی ہے ساتھ اس کے
ہونے عبادتون اور عادتون اور معاملون کے کہ انجام ان
سبکا کام اور باتین اختیاری ہین اور آراستگی باطن او سکے
حاصل ہوتی ہے ساتھ پورا کرنے عقل اور حاصل کرنے
عقیدون برحق اور خالی کرنے دل کے اخلاق بُرون
سے اور آراستہ کرنے او سکے اخلاق نیک سے
اور منور کرنے او سکے ساتھ نورون مقامات بلند اور
واردات غیبی اور حالات قدسیہ کے اور مراد احکام
شارع سے احکامہ احکام سمعی ہین یعنے وہ حکم کہ بدون معلوم
کرنے شارع کے اطلاع او نہیں ہوسکتی اور نہ عقل کو
او سمین دخل نہین ہے اور دلیل اسپر یہ ہے کہ بیچ شق دوم کے
حدیث مذکور کے فرمایا ہے کہ جب حکم کرون مین تمکو کچھ
اپنی رای سے پس معلوم ہوا کہ مراد پہلے شق مین کہ
مقابل او سکے ہی یہہ ہے کہ رای کو او سمین دخل نہو اور
احکام سمعی ان معنون مین دو قسم پر ہین اول یہہ کہ
کسی چیز کو کامون مین ذکر کیگئی گئی سے طلب کرین اور او سکی
حاصل کرنیمین رغبت دلاوین یا پرہیز کرنے کا اوس کے سبب حکم
کرین اور اوس سے نفرت دلاوین اسطرح پر کہ فلانا عقیدہ
ضروریات اصل دین سے ہے کامل کرنیوالا دین کا یا ضرور
پہونچانیوالا اصل دین مین سے یا ناقص کرنیوالا ہے دین کا یا
عقیدہ واحد جاننے خدا کا ضروریات اصل دین سے
ہے بحکم آیتون متواتر کے اور عقیدہ اثبات تقدیر کا کامل
کرنیوالا دین کا ہے بحکم حدیثون متواتر کے و

وعقیدہ شرک وانکار قدر از مفرات اصل
دین ست ونقصات آن بحکم آیات و
احادیث مذکورہ یا باین وجہ کہ فلان خلق
محمود ست شرعاً یا مذموم یعنی صاحب آن
خلق محل نزول رحمت حق ست یا مورد
لعن او تعالیٰ مثلاً رحیم القلب محل نزول
رحمت الٰہیہ ست بحکم حدیث الراحمون
یرحمہم الرحمن الخ کہ در مشکوۃ ست وقاسی
القلب مورد لعن بحکم حدیث ان ابعد الناس
من اللہ القلب القاسی کہ در مشکوۃ
واقع ست یا باین وجہ کہ فلان مقام
موجب حصول قرب حضرت حق ست
یا مورث بعد از ان حضرت یعنی موجب از دیاد
وجاہت عند اللہ ست یا مورث عدم
سبالات آن جناب بہ نسبت صاحب آن مقام
مثلاً متوکل صاحب وجاہت ست عند اللہ
بحکم کریمہ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ
وبحکم حدیث یدخل الجنۃ من امتی سبعون
الفا بغیر حساب ہم الذین لا یسترقون
ولا یتطیرون وہم علی ربہم یتوکلون
کہ در مشکوۃ واقع ست وحریص بر تتبع اسباب
سوہوسہ محقر ومہان بحکم حدیث من اتبع
قلبہ الشعب کلہا لم یبال اللہ بای وادٍ

اور عقیدہ شرک اور انکار تقدیر کا ضرر پہونچانیوالا اصل
دین مین ہے اور ناقص کرنیوالا اوسکا بحکم آیتون اور حدیثون
مذکورکے یا اسطرح پر کہ فلانا خلق اچھا ہے از روئے شرع کے
یا بُرا ہے یعنے اس خلق والا جگہہ نزول رحمت الٰہی کا ہے
یا جگہہ اوترنے لعنت خدا کا مثلاً رحیم دل جگہہ نزول رحمت
الٰہی ہے بحکم حدیث کے کہ رحم کرنیوالے آدمی پر حقتعالیٰ
رحم کرتا ہے یہہ پوری حدیث مشکوٰۃ مین ہے اور
سخت دل جگہہ اوترنے لعنت کا ہے بحکم حدیث کے کہ
بتحقیق دور زیادہ آدمیون کا اللہ سے سخت دل ہے مشکوٰۃ
مین واقع ہے یا اسطرح پر کہ فلانا مقام سبب حاصل ہونے
نزدیکے حقتعالےٰ کا ہے یا باعث دوررے کا اوسجناب
سے یعنے سبب زیادتی وجاہت کا ہے نزدیک اللہ کے
یا باعث بے پروائی کا حق تعالےٰ کے ہے بہ نسبت
اوس مقام والے کے مثلاً متوکل صاحب وجاہت ہے
نزدیک اللہ کے بحکم آیۃ کریمہ کے۔ کہ جو توکل کرے اللہ
پس وہ کافی ہے اوسکو۔ اور بحکم حدیث کے
داخل ہونگے جنت مین امت میرے سے ستر ہزار
بیحساب وہ ایسے لوگ ہین کہ نہ منتر پڑہواتے ہین
اور نہ شگون لیتے ہین اور اپنے خدا پر بھروسا کرتے
ہین۔ کہ مشکوٰۃ مین واقع ہے اور حرص کرنیوالا بسبب
تلاش کرنے اسباب خیال کیئے گئے کے ذلیل اور خوار
ہے بحکم حدیث کے کہ جو کوئے کہ پیروے کرے دل اوسکا
ہر ہر شاخون کی نہین پرواہ کہ کہا خدا اسکے کہ کس جنگل مین

اھلکہ کہ در شکوۃ واقع است یا باین وجہ کہ
فلان دار و جالب رضائے حضرت حق است
یا باعث سخط او تعالیٰ مثلاً تفرد یکہ عبارت
از انقطاع علائق ماسوی اللہ است در بابِ
سودت و محبت جالب رضائے حق است بحکم کریمہ
لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
يُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ
كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ
اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ
الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ
و موالات اعداء حضرت حق باعث سخط او تعالیٰ
بحکم کریمہ وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ
سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ یا باین وجہ کہ فلان حال
مستتبع حصول توجہ خاص است از جناب او
تعالیٰ یا مستلزم انقطاع آن مثلاً حال توبہ مستتبع حصول
توجہ خاص است از جناب او تعالیٰ بحکم حدیث اللّٰھم
فرحا بتوبۃ عبدک حین یتوب الیہ مراجد کم
کان راحلتہ بارض فلاۃ فانفلتت منہ وعلیہا طعامہ
وشرابہ فأیس منہا فاتی شجرۃ فاضطجع فی
ظلہا قد أیس من راحلتہ فبینما ھو کذلک اذ ھو

ہلاک کرے اوسکو کہ شکوٰۃ مین واقع ہے یا اسطرح پر
کہ فلانی بات جو دل مین پیدا ہو سبب رضامندی حضرت
حق ہو یا باعث غضب حق تعالےٰ مثلاً جو تنہائی کہ معنی اوسکی
قطع کرنا تعلقات کا ہے ماسوائے خدا سے باب دوستی اور محبت
مین باعث رضائے حق تعالیٰ ہے بحکم آیتہ کریمہ کے ۔
نہ پاویگا تو اوس قوم کو کہ ایمان لائے ہین ساتھ اللہ کے
اور دن آخرت کے کہ دوست رکھتے ہون دشمنون
خدا اور رسول کو اگرچہ ہون باپ اون کے یا بیٹے اون کے
یا بھائی اون کے یا کنبے والے اون کے یہ لوگ وہ ہین کہ لکھدیا
اللہ نے اون کے دلون مین ایمان اور مدد کے اونکے روح اپنے
سے اور داخل کریگا اون کو باغون مین کہ بہتے ہین نیچے
اوسکے نہرین ہمیشہ رہین گے اوسمین راضی ہوا اللہ اون سے
اور راضی ہوئے وہ اللہ سے اور دوستی مخالفون حق تعالےٰ
کے باعث غضب الٰہی ہے بحکم آئیت کریمہ کے اور دیکھیگا
تو بہتون کو اون مین سے کہ دوستی رکھتے ہین کافرون سے
البتہ برا ہے جو کچھ آگے بھیجا اپنے لیے اونہون نے یہ کہ
غضب ہوا اللہ اون پر ۔ یا اسطرح پر کہ فلانا حال باعث حاصل
ہونے توجہ خاص حضرت حق کا ہے یا لازم کرنیوالا ہے
اوسکے انقطاع کا مثلاً حال توبہ کا کہ سبب حاصل کرنے
توجہ خاص جناب باری کا ہے بحسکم حدیث کے کہ اللہ
بہت زیادہ خوش ہوتا ہے توبہ کرنے بندے اپنے سے جسے
رجوع کرتا ہے طرف اوسکی بہ نسبت ایک تمہارے کہ ہو سوار
اوسکی زمین سنگستان مین پس گم ہوگئی ہو اوس سے اور ہو اوپر

بِهَا قَائِمَةٌ عِنْدَهُ فَاخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ
مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِیْ وَاَنَا رَبُّكَ
اَخْطَاَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ کہ در مشکوۃ واقع
شدہ است و مداہنت فی الدین کہ ملقب
بصلح کل است مستلزم الانقطاع توجہ حضرت
حق بحکم حدیث قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى جِبْرَئِيْلَ اَنْ اَقْلِبْ مَدِيْنَةَ كَذَا
كَذَا بِاَهْلِهَا فَقَالَ يَا رَبِّ اِنَّ فِيْهِمْ عَبْدَكَ
فُلَانًا لَمْ يَعْصِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ قَالَ فَقَالَ
اَقْلِبْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ فَاِنَّ وَجْهَهُ لَمْ يَتَمَعَّرْ
فِيَّ سَاعَةً کہ در مشکوۃ واقع است یا باین وجہ
کہ فلاں عبادت سبب علو درجات جنت است
یا فلاں معصیت علت سقوط در درکات نار
مثلاً جہاد سبب علو درجات جنت است بحکم کریمہ
وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ
اَجْرًا عَظِيْمًا دَرَجَاتٍ مِّنْهُ وَقتل مؤمن علت
سقوط در درکات نار بحکم کریمہ وَمَنْ يَّقْتُلْ
مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا
یا باین وجہ کہ فلاں عادت عند اللہ مستحسن است
و فلاں مستہجن مثلاً مراعات عدد وتر در استعمال
خوشبو و امثال آن مستحسن است بحکم حدیث
وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ
وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ کہ در مشکوۃ واقع است

آکھڑی ہوئی اوسکی پاس پس پکڑے مہار اوسکی پھر کہا
مارے خوشی کی یا اللہ تو بندہ ہے میرا اور مین ہون رب
تیرا چوک گیا مارے خوشی کے۔ مشکوۃ مین واقع ہے اور
سستے دین مین کہ لقب کی گئی ساتھ صلح کل کے ہے
سبب منقطع ہونے توجہ پروردگار کا ہے بحکم حدیث کے
حدیث فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وحی کی
اللہ نے طرف جبرئیل کے کہ الٹ دی شہر ایسے و ایسے کو
سو بسنے والون اوسکے کے پس کہا اے پروردگار تحقیق
اوسمین بندہ تیرا فلانا ہے کہ نہین گناہ کیا تیرا کسی دم
کہا کہ پس فرمایا کہ الٹ دی اوپر اوسکے اور اوپر اونکے
پس تحقیق سو نہہ اوسکا نہین متغیر ہوا میری واسطے کسی وقت
مشکوۃ مین ہے یا اسطرح پر کہ فلانی عبادت سبب بلندی
درجات جنت ہے یا فلانا گناہ سبب گرنی کا درکات
دوزخ مین ہے مثلاً جہاد سبب بلندی درجات جنت ہے
بحکم آیہ کریمہ اور بزرگی دی ہے اللہ نے جہاد کرنیوالون کو
اوپر بیٹھنے والون کے نیک بڑا درجی اوس سے۔ اور قتل
مسلمان کا باعث گرنی درکات دوزخ کا ہے بحکم آیہ کے
اور جو کوئی قتل کرے مسلمان کو جانکر پس بدلا اوسکا دوزخ
ہے ہمیشہ رہیگا اوسمین یا اسطرح پر کہ فلانے عادت نزدیک اللہ
کے نیک ہے اور فلانی عادت بد ہے مثلاً رعایت گنتے
وتر کے استعمال خوشبو وغیرہ مین اور مانند اوسکی نیک ہے
بحکم حدیث کے کہ حدیث اور جو کوئی خوشبو لگائی چاہیے
بعد وتر لگانی جفت کیا ایسا البتہ بہتر کیا اور جسنے نہ کیا

وخوردن بدست چپ مستہجن بحکم حدیث کہ یَاْکُلُ
اَحَدُکُمْ بِشِمَالِہٖ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْکُلُ بِشِمَالِہٖ
یا باین وجہ کہ فلان معاملہ نافع ست در معاد یا
مضر مثلاً معاملہ تجارت بصدق و امانت نافع است
در معاد بحکم حدیث اَلتَّاجِرُ الصَّادِقُ الْاَمِیْنُ
مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ
وَالصَّالِحِیْنَ و معاملہ بوا مضر در معاد بحکم کریمہ
اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا
کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُہُ الشَّیْطَانُ مِنَ
الْمَسِّ و دیگر عبارات شارع ماکہ در باب
ترغیبات و ترہیبات اخرویہ مستعمل گردیدہ و عبارات مسطورہ
قیاس باید کرد و مستفاد ہر عبارات مستعملہ دریں باب
بہمیں مضمون راجع گردد کہ فلان امر از امور مذکورہ
در معاد نافع ست یا ضار پس محمد در تحقیق اینکہ فلان
مسئلہ در نفس الامر حق ست یا باطل یا اینکہ فلان
خلق عرفاً محمود ست یا مذموم یا اینکہ فلان مقام
یا وارد یا حال بورث کمال نفسانی است یا نقصان
آن یا اینکہ فلان عبادت یا عادت یا معاملہ
مشتمل بر مصالح دنیویہ ست یا بر مضار آن و امثال
آن از تحقیقات و تدقیقات کہ بغرض ہیچ از اغراض
اخرویہ تعلق نمیدارد از ما نحن فیہ یعنی مباحث
احکام مذکورہ خارج ست و احکام مذکورہ را
احکام تکلیفی مے نامند **قسم ثانی** آنچہ چیزہا

اور کہانا بائیں ہاتھہ سے بر ابے بحکم حدیث کے کہ
حدیث نہ کہا وے کوئی تمہارا بائیں ہاتھہ اپنے سے
پس بتحقیق شیطان کہاتا ہے ساتھہ بائیں ہاتھہ اپنے کے) یا
اس طرح پر کہ فلانا معاملہ نفع دیتا ہے آخرت مین یا
مضرت مثلاً معاملہ لاسوداگری ساتھہ سچ اور امانت داری
کے نفع دیتا ہے آخرت مین بحکم حدیث کے کہ
حدیث سوداگر سچ بولنے والا امانت دار ساتھہ نبیون
اور صدیقون اور شہیدون اور نیکبختون کے ہے اور معاملہ سود
کا مضرت دیتا ہے آخرت مین بحکم آیت کے۔ (جو لوگ کہاتے
ہین سود نہین اوٹھتے کے قیامت کو مگر جیسے کہ کھڑا ہوتا ہے
وہ شخص کہ جسکے عقل کھو دیتا ہے شیطان چھو کر) اور عبارتون
خدا اور رسول کو کہ بیچ مقدمے رغبت دلانے اور ڈرانے
آخرت کے مستعمل ہوئی ہین اوپر عبارتون مذکور کے قیاس کرنا
چاہیے اور حال عبارتون کا کہ استعمال کیے گئی ہین بایں ساتھہ ایسے مضمون
کے رجوع کرتا ہے کہ فلانا کام امور مذکورہ مین سے قبیل مستحسن نافع ہے یا مضر
پس نزدی تحقیق ایسی بات کی کہ فلانا مسئلہ درحقیقت سچ ہے یا جھوٹ
یا یہہ بات کہ فلانی نیک خصلت اچھی شہود ہے یا بری یا یہہ کہ فلانا
مقام اور حال یا فلانا الہام باعث کمال نفسانی ہے یا نقصان اوسکا
یا یہہ کہ فلانی عبادت یا عادت یا معاملہ مظہر مصلحت دنیا ہے
یا مضرت دنیا پر اور مانند اوسکی وہ تحقیقات اور بارکیان کے ساتھہ
کسی مطلب کے مطالب آخرت سے علاقہ نہین رکھتے ہین اس گفتگو مین یعنے
بحث احکام ذکر کیے گئے سے باہر ہین اور احکام مذکور کا احکام تکلیفی نام
رکھتے ہین **قسم دوسری** وہ ہے کہ ایک چیز کے

رکن عبادتی از عبادات یا معاملہ از معاملات
قرار دہند یا از شروط و لوازم او شمارند یا
از ہیت کملہ او تعین فرمائند و این قسم را
باحکام وصفے مے نامند کہ تفصیل آن انشاء اللہ
تعالی عنقریب در بحث ثانی مذکور خواہد شد
پس مراد از امر دین درین مقام ہمین حکم سمعے
است اعم از اینکہ حکم تکلیفے باشد یا حکم وصفی
پس خلاصہ مفہوم بدعت اصلیہ چنین باشد کہ
ہر عقیدہ و مقالے و حالے و دارد سے و
عبادتے و عادتے و معاملہ کہ محدث باشد
بمعنے مذکور و صاحبش آن را نافع در معاد
فہمیدہ در تحصیل آن سعی نماید یا ضرور ان
دانستہ از ان اجتناب ورزد یا از ارکان
و شروط و لوازم عبادتی یا معاملہ قرار دادہ
بعمل آرد یا از منافات آن شمردہ از ان
اجتناب ورزد پس آن را بدعت اصلیہ مے گوئیم
پس از کلمہ محدثات الامور کہ در حدیث اول
از احادیث ثلثہ مرقومۃ الصدر واقع گردیدہ
مراد ہمین معنی است

بحث دوم
در تحقیق مفہوم بدعت وصفیہ

مخفی نماند کہ مدار این بحث بر حدیث ثانی
است از احادیث ثلثہ مرقومہ یعنی حدیث
من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ

رکن کسی عبادت کا یا دنون سے یا کسی معاملہ کا معاملون سے
مقرر کرین یا شرط اور لوازم اوسکے سمجھین یا کسی صورت
کامل کرنیوالے اوسکی معین فرماوین اوس قسم کے
احکام کو وصف کہتے ہین تفصیل ان کی انشاء اللہ تعالی
عنقریب بحث دوسری مین مذکور کیجائیگی پس مراد امر
دین سے انجگہہ یہی حکم سمعے ہے عام اس سے کہ حکم
تکلیفے ہو یا حکم وصفی پس خلاصہ معنے بدعت اصلیہ کے
ایسے ہون گے کہ جو عقیدہ یا در مقام اور حال یا در
دارد اور عبادت اور عادت اور معاملہ کہ محدث ہو یعنے
نیا نکالا ہوا بمعنے مذکور کیئے گئے کے ہو اور صاحب اوسکا
اوسکے تئین نافع قیامت مین جانکر حاصل کرنے مین
اوسکی کوشش کرے یا مقرر آخرت مین سمجھکر اوس سے
پرہیز کرے یا یہ کہ رکن یا شرط اور لازم کسے عبادت
یا معاملہ کا قرار دیکر عمل مین لاوے یا کہ خلاف اوسکے
سمجھکر پرہیز کرے پس اوسکو بدعت اصلی کہتے ہین اور
کلمہ محدثات الامور سے کہ پہلے حدیث مین تینون
حدیثون مرقومہ بالا سے واقع ہے مراد یہی معنی ہین گے

بحث دوسری بیان تحقیق کرنے
اور جان لینے بدعت وصفیہ مین

پوشیدہ نرہے کہ مدار اس بحث کا اوپر حدیث دوسرے کے ہے
تینون حدیثون لکھی گئین سے یعنے یہ حدیث کہ حدیث جو کوئی نئی
بات نکالے اس کام ہمارے مین ایسی کہ نہین ہے اوسمین سے

فهو ربّ بایدد انست که تحقیق مفهوم بدعت
وصفیه موقوف است بر تحقیق مفهوم سه کلمه از
حدیث مسطوره اوّل مفهوم کلمه احداث و ثانی
مفهوم کلمه امرنا و ثالث مفهوم کلمه ما موصوله
آنا تحقیق مفهوم کلمتین اولین پس در بحث
اوّل مذکور کرده شد و آنا تحقیق مفهوم کلمه
ثالثه پس باید دانست که مدلول ما موصوله
چیزیست و آن بر هر مفهوم صادق می آید
آنا در موارد استعمال اکثر مخصص می باشد
بدو وجه اوّل از جهت صله خود و ثانی از جهت
نظر سیاق و سباق آن و از جهت تامل در
حال متکلم و سامع و از جهت رعایت حقوق و
سوارد کلام مثلاً اگر کسی بگوید که جاهل را
نمی باید که در کار و بار علما چیزی پرا کند اول
در ایشان نباشد احداث نماید پس چنانکه
تخصیص چیز محدث مذکور بعدم تعداد اول
در میان علما منطوق کلام مذکور است
همچنین متبادر و در عرف از کلام مذکور همین است
که جاهل را از احداث همان چیز منع کرده اند
که از جنس مقدمات علمیه باشد که علما بجهت علم
خود آن اهتمام میکنند و ارباب دانش
از جهت دانش خود آن اشتغال می نمایند
مثل تصنیف کتاب جدید یا اختراع طرز

پس وہ مردود ہے جاننا چاہیئے کہ تحقیق مضمون
بدعت وصیفہ کے موقوف ہے اوپر تحقیق مضمون
تین کلمون کی حدیث مکہی گئی سے اوّل مضمون سمجھ لینا
کلمہ احداث اور دوسرے مضمون کلمہ امرنا اور تیسرے
مضمون کلمہ ما موصولہ پس تحقیق مضمون دو کلمون پہلے
کی بیچ بحث اول کی ذکر کئے گئے اور تحقیق مضمون کلمہ
تیسرے کے پس چاہیئے جاننا کہ مدلول ما موصولہ کا
جسپر دلالت کرتا ہے وہ چیز ہے جو اوپر ہر مضمون
اور ہر شئے کے صادق آتی ہے مگر جگہون استعمال مین
اکثر خاص کے جاتے ہے دو وجہ سے اوّل بسبب صلہ
اپنے کے اور دوسرے بسبب نظر کرنیکے آگے اور پیچھے
اوسکے اور بسبب غور کے بیچ حال کہنے والے اور سننے
والے کے اور بسبب رعایت موقع اور محل گفتگو کے
مثلاً اگر کوئی کہے کہ بے علم کو لائق نہین کہ بیچ کار و بار
علما کے اوس چیز کو کہ جاری اون مین نہین ہی پیدا کرے
پس جیسے کہ خاص ہو جاتا کسی چیز محدث مذکور کے ساتھ
واسطے بیان کرنے در میان علما کے ظاہر ہین کلام سے
مذکور ہے اسیطرح سمجھا جاتا ہے محاورہ مشہور مین اس
کلام سے مذکور ہے ہے کہ بے علم کو نکالنے سے ایسی چیز کے
منع کیا ہے کہ قسم مقدمات علمی سے ہو کہ علما بسبب علم
اپنے کے اہتمام اوسکا کرتے ہین گے اور اہل عقل بسبب
دانشمندی اپنی کے مشغول اوسمین رہتے ہین جیسے
تصنیف کرنا نئی کتاب کا یا نکالنا نئی طرز کا ہے

جدید از انواع تقریر و تحریر و مطالعہ و مناظرہ
یا استخراج مسائل جدیدہ از اختراع لباس جدید و طعام
جدید و مسکن جدید و امثال آن از امور یکہ تعلق بمقدمات علمیہ
نمیدارد لوگو علما رہم بنا بر تقاضاء حوائج بشریت باآنہ
اشتغال داشتہ باشند ہمچنین از حدیث مسطور ہم و تفاہم
عرف ہمین معنی متبادر میگردد و کہ ہر کہ احداث
کند در امر اینہا چیزے را کہ انبیاء علیہم السلام بنا بر
منصب نبوت بتعلیم آن چیز اہتمام نمائند پس
آن چیز رد است پس درین مقام تفحص باید کرد و
کہ انبیاء علیہم السلام بہ بیان کدام چیز در باب
امور دین اہتمام میفرمایند پس میگویم چنانچہ
ترغیب بنفس امور نافعہ در معاد و تنفیر از نفس
امور ضارہ دران از خواص منصب نبوت ہست
چنانکہ در بحث اول مذکور گردید و آنرا دین
میگویند و آن مشترک ہست در جمیع ادیان
سماویہ بحکم کریمہ - شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا
وَصّٰى بِهٖ نُوحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا
وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى الخ نیز
تجدید حدود امور مذکورہ و تشخیص صور خاصہ آنکہ
در منفعت و مضرت اخرویہ دخل داشتہ باشد نیز از
خواص منصب رسالت ہست و آنرا شریعت و
منہاج مے نامند و آن مختلف میباشد باختلاف
رسل بحکم کریمہ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا

ہے اقسام تحریر اور تقریر اور مطالعہ اور مناظرہ سے
یا نکالنا مسئلون نئے کا کہ نکالنے لباس نئے اور کھانے
نئے اور مکان نئے سے اور مانند اسکے ایسے کاموں سے
کہ علاقہ مقامات علمی سے نہیں رکھتے اگرچہ علما بھی بسبب
رواکرنے حاجتوں بشری کے ساتھ اوسکے شغل رکھتے
ہوں اسیطرح حدیث مرقوم سے بیچ فہم اہل عرف کے
یہی معنے متبادر ہوتے ہیں کہ جو کوئے نکالے بیچ کام
انکے کے ایسے چیز کہ انبیاء علیہم السلام بسبب رتبہ نبوت
کے تعلیم اوس چیز کا اہتمام کرتے ہیں پس وہ چیز مردود یعنے
ناجائز ہے اب اسجگہہ تلاش کرنا چاہیئے کہ نبی علیہ السلام
ساتھہ بیان کس چیز کے مقدمہ امور دین میں اہتمام
کرتے ہیں پس کہتا ہوں میں کہ جیسے رغبت دلانی
خاص کاموں فائدہ مند کے آخرت میں اور نفرت
دلانے نفس کاموں مضر سے اوسمیں خاصہ منصب نبوت کا
ہے جیسا کہ پہلے بحث میں ذکر ہوا اور اوسکو دین کہتے ہیں
اور یہہ مشترک ہے سب دینوں آسمانی میں بحکم آیت شریف
کے کہ (مقرر کیا واسطے تمہارے دین سے کہ وہ وصیت کی تھی
ساتھہ اوسکے نوح کو اور وہ کہ وحی کی ہمنے طرف تیری اور وہ
کہ وصیت کی تھی ہم نے ساتھہ اوسکے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کہ
اسیطرح معین کرنا حدودون کام ذکر کیے گئے کا اور خاص کرنا صورتون
خاص اونکی کا کہ منفعت اور مضرت آخرت میں دخل رکھتا ہو خاصہ
مرتبہ رسالت کا ہے اور اوسکا شریعت اور منہاج نام رکھتے ہیں اور یہہ مختلف
ہوتا ہے بسبب اختلاف رسولونکے بحکم آیت شریف کے کہ واسطے ہر ایک کے مقرر کی ہمنے

مثلاً ترغیب بنفس نماز و نکاح و تنفیر از شرک و زنا اور

باب تعلیم اصول دین است و تحدید نماز متعین

اوقات و اعداد رکعات و شروط و امثال آن

و تحدید نکاح متعین ایجاب و قبول و حضور شهود

و لزوم مهر و امثال آن و تحدید شرک بطریق حلف

یا سم غیر اللہ و تحدید زنا متعین محلے کہ از ملک و شبہ آن خالی باشد

و تعیین حد آن از جلد و رجم و امثال ذالک اینہمہ از باب تشریع

است پس چنانکہ تحقیق بحث اول موقوف

بر تفصیل امور دین بود ہمچنین تحقیق این بحث

موقوف بر تفصیل ابواب تشریع است پس

میگوئیم کہ تعیین صور خاصہ و تحدید حدود و معینہ

برائے اصول دین از جہت شارع بدو طریق

متحقق میگردد اول بطریق لزوم یعنی باین وجہ

تعیین فرمائید کہ اصل مذکور بدون اینصورت

خاصہ اصلا در نظر شارع معتبر نیست یا کالعدم

است و ثانی بطریق تکمیل یعنی باین وجہ تعیین

فرمائید کہ ہرگاہ اصل مذکور در اینصورت

خاصہ متحقق گردد در نظر شارع نہایت مستحسن

ممدوح باشد پس صورت معینہ در استحسان

شرعے دخل دارد و یا نہ در اصل

تحقق آن اصل مذکور و ہر واحد از

قسمین بوجوہ متعددہ مے باشد کہ چندے

ازان بطریق تمثیل درین مقام ذکر کردہ

مثلاً ترغیب دلانے خاص نماز اور نکاح کے اور نفرت

دلانے شرک اور زنا سے قسم سکھانے اصول دین سے

ہے اور حد باندھنے نماز کے ساتھ معین کرنے وقتون

اور گنتے رکعتون اور شرطون کے اور اسکے اور حد

باندھنے نکاح کے ساتھ معین کرنے ایجاب اور قبول

اور موجود ہونے گواہون اور لازم ہونے مہر کے اور

مثل ان کی اور حد باندھنے شرک کے ساتھ جیسے جھوٹی قسم

کہانے کے ساتھ نام غیر خدا کے اور حد باندھنے زنا کے ساتھ

تعین ایسے جگہہ کے کہ ملک اور شبہ ملک سے خالی ہو اور

معین کرنے حد اوس کے کوڑے لگانے اور سنگسار

کرنے سے اور مانند اسکی پر قسم شرع شریف سے ہین جیسے

تحقیق بحث پہلے کے موقوف اوپر تفصیل کاموں دین کے ہی

اسیطرح تحقیق اس بحث کی موقوف اوپر تفصیل اقسام شرع

شریف کے ہے پس کہتا ہون مین کہ معین کرنا صورت خاص کا اور

مقرر کرنا حدون معین کا واسطے اصول دین کے جانب خدا اور رسول

سے دو طرح ثابت ہوتا ہے اول بطریق لازم ہونیکے یعنی اسطرح

مقرر فرماوین کہ اصل یہ کام مذکور بغیر اسصورت خاص کے ہرگز نظر شارع مین

معتبر نہین ہے یا مانند ہونیکے ہے اصل دوسرے بطریق کامل ہونیکے

یعنی اسطرح سے معین فرمائین کہ جسوقت یہ اصل کام مذکور اسصورت

خاص پر پیدا ہوگا تو نظر شارع مین نہایت بہتر اور اچھا ہوگا یہ صورت

معین حسن امر خوبے شرعی مین دخل رکھتی ہے نہ حقیقت ثبوت

اوس اصل مذکور مین اور ہر ایک ان دو قسمون سے کہ کتنی طرح پر متعدد ہین

اگر کوئی ایک ان سے بطریق مثال کے اس جگہہ ذکر کیے جاتے

میشود مثلاً از انجملہ تعیین اجزائے مستحبات
امور دین یا بطریق لزوم مثلاً تعیین قیام و
قرءۃ و رکوع و سجود و امثال آن بنسبت نماز
و تعیین ایجاب و قبول بنسبت نکاح یا بطریق
تکمیل مثلاً تعیین قعود و جلسہ و تسبیحات بنسبت
نماز و تعیین قدرے زائد از اصل در باب
ادائے قرض حسنہ بر تقدیر یکہ شرط نکردہ باشند
و از انجملہ است تعیین اوقات یا بطریق لزوم
مثلاً اوقات خمسہ برائے ادائے صلوات و ماہ
رمضان برائے صیام و ذی الحجہ برائے حج و حولان
حول برائے زکوٰۃ وغیرہ و وقت اذان جمعہ برائے
معاملات و اول شوال و دہم ذی الحجہ برائے تعبد
یا بطریق تکمیل مثل تعیین لیالی رمضان و
لیلۃ نصف شعبان برائے قیام و وقت نصف
آخر از شب برائے تہجد و وقت از ارتفاع شمس
برائے اشراق و ایام بیض و سنہ شوال و روز
عرفہ و عاشورہ و پانزدہم شعبان برائے
صیام و ماہ رمضان برائے عمرہ و روز ہفتم
از ولادت مولود برائے عقیقہ و پنجشنبہ و دوشنبہ
برائے سفر و امثال آن از موضعیکہ توقیت
اوقات در آن از جہت شارع واقع گردیدہ
کہ عدول حسب آن ممکن نیست و از انجملہ
است تعیین امکنہ یا بطریق لزوم مثل تعیین

ہین مثلاً اون مین سے ہے معین کرنا جاتی ہے نیکو ایک کام
کے کامون دین سے بطریق لازم ہونے کے جیسے معین کرنا
قیام اور قراءت اور رکوع اور سجدہ کا اور مانند اسکی بنسبت
نماز کے اور مقرر کرنا ایجاب اور قبول کا بنسبت نکاح کے
یا بطریق کامل کرنیکے جیسے معین کرنا قعود اور جلسہ اور تسبیحہ نماز
بنسبت نماز کے اور معین کرنا کچھ زیادہ اصل سے قسم قرض کی
قرضہ حسنہ مین اوسصورت مین کہ شرط نکیا ہو اور اوسمین سے
ہے مقرر کرنا قتود کا لازم ہونے کی طرح جیسے کہ پانچون وقت
واسطے ادائے نماز کے اور مہینہ رمضان کا واسطے روزہ کے
اور مہینہ عید کا واسطے حج کے اور گذرنا برس کا واسطے زکوٰۃ
وغیرہ کے اور وقت اذان جمعہ کے واسطے رکنی معاملون
کے اور پہلے تاریخ ماہ عید اور دسوین بقرعید کیواسطے عبادت
کے یا بطریق کامل ہونیکے طرح جیسے معین کرنا اتون رمضان کا
اور رات نصف ماہ شب برات کیواسطے نماز شب کے اور وقت
آدہی رات کے بعد کا واسطے نماز تہجد کے اور وقت بلند ہونے
سورج کا واسطے نماز اشراق اور ایام بیض اور چہدہ ماہ عید کے
اور دن عرفہ اور عاشورہ کا اور پندرہوین ماہ شعبان کے
واسطے روزہ کے اور مہینہ رمضان کا واسطے عمرہ کے
اور دن ساتوان پیدائش بچہ سے واسطے عقیقہ کے اور دن
جمعرات اور پیر کا واسطے سفر کے اور مانند اسکی اون جگہون
سے کہ معین کرنا اوقات کا اوسمین شارع کیجانب سے
واقع ہوا ہے کہ گہیرنا گنتی اونکی کا ممکن نہین ہے۔ اور اونمین سے ہے
معین کرنا مکانون کا بطریق لازم ہونیکے جیسے تعیین

مکان ظاہر غیر مقابر و حمامات برائے نماز و
امصار برائے نماز جمعہ و احیا و مساجد برائے
اعتکاف و مواقیت احرام و حرم و کعبہ و عرفات
و منا و مزدلفہ و صفا و مروہ برائے حج و عمرہ
و غیر مساجد برائے معاملات یا بطریق تکمیل
مثل تعیین مساجد برائے نماز فرض و عقد
نکاح و بیوت برائے نفل و تلاوت قرآن و
مواضع مخصوصہ از حرمین برائے دعا و مسجد
جامع برائے نماز جمعہ و صحراء برائے نماز عید و
استسقا و دفن اموات و مقابر برائے تذکیر
آخرت و استغفار برائے اہل آن و مساجد ثلثہ
برائے سفر بسوئے آن بجہت تحصیل منفعت
اخرویہ و امثال آن از توقیتات مکانیہ کہ
در کثرۃ و تعدد و حصار مثل توقیتات زمانیہ
است **و از انجملہ** است تعیین اعداد یا بطریق
لزوم مثل اعداد رکعات در فرائض و اعداد
صیام در فرائض و کفارات و اعداد مساکین
در باب کفارات و اعداد و شواط و جمار در باب
حج و اعداد شہود و ضربات جلدہ در باب حدود
و حدود و تعیین مدت حیض یا مدت سہ ماہ یا چہار
ماہ و دہ روز یا مدت حمل برائے عدت یا چہار
ماہ برائے ایلا و یا سہ روز برائے خیار و امثال آن
یا بطریق تکمیل مثل تعیین اعداد رکعات

یعنی مکان پاک کی سوا ہی مقبرہ اور حمام کے واسطے نماز کے
اور شہر کیواسطے نماز جمعہ اور عیدون کے اور مسجدون کیواسطے
اعتکاف کی اور مقامات احرام باندہنے کے اور حد حرم کے
اور کعبہ اور عرفات اور منا اور مزدلفہ اور صفا اور مروہ
واسطے حج اور عمرہ کے اور سوائے مسجدون کیواسطے معاملون کے
یا بطریق کامل ہونیکی جیسی تعیین کرنا مسجدون کا واسطے نماز
فرض اور عقد نکاح کے اور گھرون کا واسطے نماز نفل اور
تلاوت قرآن کی اور مکانات خاص کے اور مکہ اور مدینہ واسطے
دعا کے اور مسجد جامع کا واسطے نماز جمعہ کے اور جنگل کا واسطے نماز
عید اور استسقا اور دفن مردون کے اور قبرستان کا
واسطے یاد کرنے آخرت اور طلب بخشش مردون کی اور
مسجدون تینون کا واسطے سفر کے طرف اون کی بجہت حاصل
کرنے نفع آخرت کے اور مانند اسکی تعینات مکانی سے کہ
کثرت اور گنتی مین مانند کرنے تعینات وقتی کے ہین اور
اونمین سے ہی تعین عدد ونکا یا بطور لازم ہونے کے جیسے
گنتی رکعتون کی فرضون مین اور گنتی روزون کی فرضون
اور کفارون مین اور گنتی مسکینون کی کفارہ کے باب مین
اور گنتی طوافون اور کنکر مارنے کی جمرے کے باب مین اور تعداد
گواہون کی اور مارنے کوڑون کے معاملات اور حدون مین
اور تعین تین حیض یا مدت تین مہینہ کی یا چار مہینہ دس دن
کی یا مدت حمل کی واسطے عدت کے یا چار مہینہ واسطے
ایلا یعنے قسم کہانے کے یا تین دن واسطے خیار بیع اور مانند
اسکے یا بطور تکمیل کے جیسے معین کرنا گنتی رکعتون کا

در نوافل و تسبیحات و در ارکان نماز و بعد از فراغ
آن و در صلوٰۃ التسبیح و همچنین تعیین
ستہ شوال و ثلثہ در ہر ماہ در باب صوم
در رعایت عدد وتر در جمیع عادات و امثال
این و توقیت عددی را ہم بر توقیت زمانیہ
و مکانیہ در کثرت و عدم احصار قیاس باید کرد
واز انجملہ است تعیین بعضی جوارح فاعل بعضے
افاعیل و بعضے دیگر بجائے بعضے دیگر خواہ
بطریق لزوم خواہ بطریق تکمیل مثل تعیین
قلب برائے نیت در باب عبادات و کنایات
طلاق و امثال ذلک و برائے رضا در باب
معاملات و تعیین لسان در باب قرأۃ و انعقاد
عقد و معاملات و تعیین اعضاء ہفتگانہ
در باب سجود و امثال آن **واز ان جملہ** است
تعیین ہیئات بوجہین مذکورین مثل استقبال
قبلہ و ستر عورت و استواء قامتہ و وست
بستن و قیام و سائر ہیئات مشروعہ از
تعدیل ارکان و امثال آن در باب صلوٰۃ
و ہیئات احرام و رمل و سعی بین المیلین
و تلبیہ و رمی جمار و امثال آن در باب حج
و تقدیم جانب یمین بر یسار در جمیع عبادات
و عادات و امثال از اوضاع مسنونہ و سائر
عبادات **واز انجملہ** است تعیین مقدمات

تطوعون مین اور تسبیحون کا ارکان نماز مین اور
بعد فراغت اوسکے اور صلوٰۃ التسبیح مین اور ایسا
ہی معین کرنے چھ دن عید کے چاند کے اور تین
دن ہر مہینے کے روزہ کے باب مین اور لحاظ
گنتی وتر کے سب عادتون مین اور مانند اس کے
اور تعین کرنا کسی عدد کو بھی اوپر تعین کرنے زمانے کے
اور مکان بیچ کثرت اور نہ گہیر سکنے کے قیاس کرنا چاہیئے اور
انمین سے ہے معین کرنا بعض اعضاء فاعل کا ساتھ بعضے
کاموں کے اور بعضے کا ساتھ بعضے کاموں اوسکے یا بطور لزوم
کے یا بطور تکمیل کے جیسے معین کرنا دل کا واسطے نیت کے عبادات
مین اور کنایتون کا طلاق مین اور مانند اسکی اور واسطے
رضامندی کے معاملون مین اور معین کرنا زبان کا واسطے پڑہنے کے
باب مین اور منعقد ہونے معاملات مین اور تعین کرنا ساعات
معضودون کا سجدہ کے باب مین اور مانند اسکے اور انہینہ
مین سے ہے معین کرنا صورتون کا ساتھ دونو طرح ذکر
کیئے گئے گئے جیسے منہ کرنا قبلہ کیطرف اور ڈہانکنا
ستر کا در سید ممکر ناقد کا اور ہاتھہ باندہنا وقت کہڑے
رہنے کے اور تمام صورتین کہ پائی گئی ہین شرع سے جیسے
تعدیل رکنون کے اور مثل اوسکی نماز کے باب مین اور صورتین احرام باندہنے
احد اکڑکے چلنا اور دوڑنے درمیان صفا و مروہ اور لبیک کہنے
احد کنکر مارنے اور مانند اوسکی حج کے باب مین اور تقدم کرنا داہنی
جانب کو بائین پر سب عبادتون اور عادتون مین اور مانند اسکی ضمون
مسنون سے تمام عبادتون مین اور اونمین سے ہر ہر معین کرنا مقدمات

متقدمہ خواہ بطریق لزوم باشد کہ آنرا شروط
میگویند خواہ بطریق تکمیل کہ آنرا تمہیدات
می نامند مثل غسل یا وضو یا تیمم برائے نماز عموماً
و برائے نماز جمعہ و عیدین خصوصاً و برائے نماز جنازہ
و حمل میت و مس مصحف و قرأۃ قرآن و عقد
احرام بلکہ برائے سائر عبادات و مثل تقدیم
اذان و اقامت و سنن رواتب و اذکار
مسنونہ قبل تکبیر تحریمہ در باب نماز و تقدیم
تنظیف و تطہیر و تعطیر و تجدید لباس و خطبہ
در نماز جمعہ و تقدیم سجود در باب صیام و تقدیم
خطبہ و خطبہ و اذن ولی یا سید و حضور شہود
در باب نکاح و تقدیم سوم و اجازت ولی یا سید
یا مالک یا موکل مشتری در باب معاملات و
تقدیم بسملہ در سائر عبادات و عادات و تقدیم
استخارہ و خطبہ بر سائر امور عظام و امثال آن از
امور یکہ برائے توطیہ امور دیگر مشروع است
و از انجملہ است تعین لوازم متاخرہ بوجہین
مذکورین مثل تعین اذکار مسنونہ بعد از سلام
و سنن رواتب متاخرہ و ملازمت جلوس
تا طلوع آفتاب در باب صلوۃ و طواف
و وداع و التزام مقام ملتزم و تشبث باستار کعبہ
و تقبیل آستانہ آن و شرب از زمزم و وجہت
قہقری و زیارت مسجد نبوی و مسجد قبا

پہلو کا خواہ بطریق لازم ہونیکے ہو کہ اوسکو شرط کہتے ہین
یا بطریق کامل ہونے کے کہ اوسکا تمہیدات نام رکھتے
ہین جیسے غسل یا وضو یا تیمم واسطے نماز کے عموماً اور واسطے
نماز جمعہ اور عیدون کے خاصکر اور واسطے نماز جنازہ
اور اٹھانے میت کے اور ہاتھ لگانے اور پڑھنے قرآن
کے اور باندھنے احرام کے بلکہ واسطے تمام عبادتون کے
اور مانند پہلے کہنے اذان اور تکبیر اور سنتون مقررہ اوذکر
مسنون کے پہلے تکبیر تحریمہ سے نماز کے باب مین اور مقدم کرنا صفائی
اور پاکیزگی اور خوشبو اور لباس نئے اور خطبہ کا نماز جمعہ مین اور
پہلے کہانا سحری کا روزہ کے باب مین اور مقدم ہونا سنگے اوذ
خطبہ نکاح اور اجازت ولی یا مالک اور حاضر ہونا گواہون کا
نکاح کے باب مین اور پہلے چکانا کسی شے کا اور اجازت ولی
یا مالک یا غلام یا مالک مبیع یا موکل خریدار کے معاملات کی
باب مین اور پہلے کہنا بسم اللہ کا تمام عبادتون اور عادتون
مین اور مقدم کرنا استخارہ اور خطبہ کا اوپر تمام کامون
بڑے کے اور مانند اسکے اُن کامون سے کہ واسطے تمہید
اور کامون کے شرع مین ثابت ہوئے ہین اور اُنمین سے
ہے معین کرنا لوازم بعملون کا دونون طرح ذکر کیے گئے سے جیسے
کہ تعین و کردن سنت یکی کے پیچھے سلام کے اور سنتین مقررہ
پچھلے اور لازم پکڑ بیٹھے رہنے کو طلوع سورج تک نماز کے باب
مین اور طواف رخصت اور لازم پکڑنا مقام ملتزم اور لپٹنا پردہ
کعبہ کو اور چوسنا اوسکے چوکھٹ کا اور پینا پانی زمزم کا اور
چلنا اوسکے پاؤن اور زیارت مسجد نبوی اور مسجد قبا کی

در باب حج ولزوم مہر و دعائے برکت و دعوت ولیمہ
وتعجیل قدری از مہر در باب نکاح ولزوم عدت
در باب طلاق ولزوم قبض در ہبہ و بیع الصرف
و امثال آن از لوازم عبادات و معاملات
کہ بجہت تعین شارع ثابت گردیدہ واز انجملہ
است تعین مصارف اموال و محال افعال
مثل تعین مصارف زکوٰۃ و نذر و کفارات
و صدقہ عید الفطر در باب صدقات و تعیین
مومنات غیر محرمات در باب نکاح و تعیین
اموال غیر محرمہ للفقہا در باب بیع و تعین
اولی الامر در باب اطاعت واز انجملہ است
تعیین سعادیہ مثل تعیین قتلین و عونہ واجب
الستر بہ نسبت ذکور و اناث و مقدار زکوات
و نصاب آن و مقدار صدقہ عید الفطر و فدیہ
و تعیین مساوات در اموال ربویہ در صورت
تبادل و امثال آن واز انجملہ است تعیین
الفاظ خاصہ در مواضع مخصوصہ مثل تعیین
اذان و اقامۃ برائے فرائض و استعاذہ
و بسملہ در باب قرات و تعیین قراۃ قراءین
در قیام و تعیین سورہ فاتحہ خصوصاً و در جمیع
رکعات و صورتی دیگر عموماً و در رکعتین اولیین
از فرائض و تعیین تسبیحات در رکوع و سجود
و تشہد در قاعدہ و درود و دعا در قعدہ

حج کے باب مین اور لازم ہونا مہر اور دعائے برکت اور دعوت
ولیمہ اور پہلے ادا کرنا کچھ مہر سے باب نکاح مین اور لازم ہونا
عدت کا طلاق کے باب مین اور لازم ہونا قبضے کا ہبہ اور
بیع صرف مین اور مانند اسکی اور لوازم عبادتون اور معاملون
کے کہ بسبب تعین شارع کے ثابت ہوئی ہین گی آوازہ تعین
ہے معین کرنا جائے خرچ مالون کا اور محل کامون کے جیسے تعین
مصارف زکوٰۃ اور نذر اور کفارون اور صدقہ عید کے صدقات
کو باب مین اور معین کرنا عورتون مسلمان کا سوائے محرم کے لڑکیون کے نکاح کے
باب مین اور معین کرنا مالون کا کہ اپنی ذات مین حرام ہون واسطے
بیع کے اور معین کرنا اولوالامر کا باب اطاعت مین اور اداون مین
سے ہے معین کرنا اندازون ہر شے کا جیسے معین کرنا قتلین کا
اور ستر کا کہ واجب ہے ڈھانکنا اوسکا عورت اور مرد کا اور مقدار
زکوٰۃ کے کہ چالیسوان حصہ ہے اور نصاب اوسکے کے جسپر
واجب ہوتی ہے اور مقدار صدقہ عید کے اور مقدار فدیہ کی
اور معین کرنا برابری کا مالون سودی مین بیع صورت
مبادلہ کے اور مانند اوسکی اور اداون مین سے معین کرنا لفظون
خاص کا جگہون خاص مین جیسے معین کرنا اذان اور تکبیر کا
واسطے فرضون کے اور اعوذ اور بسم اللہ کا قراۃ کے باب مین
اور معین کرنا قرات قرآن کا حالت قیام مین اور معین کرنا
سورہ فاتحہ کا خاصکر سب رکعتون مین اور کسی سورت
دوسری کا عموماً دو رکعتون پہلی مین فرضون سے اور
معین کرنا تسبیحون کا رکوع اور سجدہ مین اور التحیات
کا قاعدے مین اور درود اور دعا کا قعدہ

اخیرہ وتعیین اذکار مخصوصہ قبل نماز دلجآن
وتعیین تلبیہ در احرام وتکبیرات در ایام تشریق
وتعیین صریح وکنایہ در باب طلاق وتعیین
الفاظ ایجاب وقبول در باب نکاح وسائر معاملات
وتعیین اسمار آلہی وصفات اوتعالی در باب
حلف وتعیین ادعیہ مخصوصہ در صباح ومسا
ونوم یقظہ ودر اوقات نعمت ونقمت ودر
اوقات حصول افراح وعروض اتراح وہجوم
مصایب وامثال آن بالجملہ در ہر سانح از سوانح
ربح وراحت ذکرے خاص یا دعائے مخصوص
تعیین فرمودہ اند واز انجملہ است تعیین صیغت
اذکار وادعیہ مثل تعیین جہر در اذان واقامت
وقرات صلوٰۃ جہریہ وتلبیہ وتکبیرات ارکان
صلوٰۃ عیدین وتعیین سر در غیر مواضع
مذکورہ لاسیما در دعا واز انجملہ است تعیین
اجناس برائے ہوال وتعیین بعضے ہوال مثل
تعیین اجناس بعضی ہوال در باب زکوٰۃ وربوا
واجناس اربعہ از بہائم مع تعیین عمر مخصوص
وسلامت از عیوب ودر باب اضحیہ واز انجملہ
است تعیین در باب لباس والوان مثل
تعیین لباس حریر وزیور زر وسیم ورنگ
سرخ وزرد وسبز برائے نسوان واز انجملہ است
تعیین باب تشہیر واعلان مثل تعیین فرائض

اخیر میں اور معین کرنا ذکر دن خاص کا پہلے نماز کے اور بعد
اوسکے اور معین کرنا لبیک کا احرام میں اور تکبیرون کا ایام
تشریق میں اور معین کرنا صریح اور کنایہ کا باب طلاق
میں اور معین کرنا الفاظ ایجاب وقبول کا نکاح کے باب میں
اور سب معاملون میں اور معین کرنا نامون اور صفتون
حق تعالی کا قسم کے باب میں اور معین کرنا دعاؤن
مخصوص کا بیچ صبح اور شام اور سونے اور جاگنے کے اور
بیچ وقتون نعمت اور صدمہ کے اور بیچ وقتون حاصل
ہونے خوشی اور لاحق ہونے غمون اور زیادہ ہونے
مصیبتون کے اور مانند اسکی خلاصہ یہ کہ بیچ جن واقعہ کے
موقع رنج اور راحت سے کوئے ذکر خاص یا دعائے خاص
معین فرمائے ہے اور اون میں سے ہے معین کرنا صیغت
ذکرون اور دعاؤن کے جیسے معین کرنا پکار کر اذان اور تکبیر کا جہر سے
اور پڑہنا قرآن کا نماز دن فجر اور مغرب اور عشا میں اور
پکار کر کہنا لبیک اور تکبیرون ارکان نماز اور عیدا در بقر عید
کا اور معین کرنا چکے کا سوائے مقامون ذکر کئے گئے کے
خصوصًا دعا میں اور اون میں سے ہے معین کرنا جنسون
بعضے مالون کا اور معین کرنا بعضے مالون کا مانند معین کرنے
جنسین بعضے مالون کے زکوٰۃ اور سود کے مقدمہ میں اور معین کرنا چار دن
جنس کا چوپاؤن سے ساتھ تعیین عمر خاص اور سلامت ہونیکے عیبون سے قربانی
کے باب میں اور اون میں سے ہے معین کرنا لباس اور رنگون کا جیسے معین کرنا
لباس ریشمی اور زیور سونے چاندی کا اور رنگ سرخ اور زرد واسطے عورتون
کے اور اون میں سے ہے باب شہرت اور خبر کا جیسے معین کرنا فرض

عبادات وصلوة جنازه ومقاتلة كفار
واقامت حدود ونكاح باعلان ونوافل
وعبادات وزيارت قبور مبشر وكتمان
واز انجملہ است تخصيص بعضے افعال
باجتماع وبعضے بانفراد مثل صلوة جمعه وعيدين و
صلوة خمسه وتراويح وصلوة خسوف وكسوف
واستسقا وصلوة جنازه حج وجهاد ونكاح
مشروع است باجتماع ونوافل وغير نوافل
مذكوره وزيارت قبور شروع است بانفراد
واز انجمله است تعيين طرق جبر نقصان
مثل تعيين قضا وفديه ومثل هلاك يا قيمت
آن درصورت تلف مغصوب يا اتلاف
ووديعت مثل وديعت نفس يا اعضا وصورت
جناية خطا وامثال آن **واز انجمله** است
تعيين آثار وثمرات در ابواب عبادات
يا معاملات يا جنايات مثل فراغ ذمه در دنيا
واستحقاق اجر خاص در عقبى در ابواب
عبادات وحلت تمتع وثبوت نسب در ابواب
نكاح ولزوم عدت در باب طلاق ومثل
ثبوت ملكيت در باب بيع ولزوم حدود
وتعزيرات وكفارات در باب جنايات
بالجمله اين وجوه مذكوره وامثال آن از
تحديدات شرعيه از ابواب تشريع است كه

عبادتون اور نماز جنازه اور لڑائی کافرون اور قائم کرنی حدودون
اور عقد نکاح کا ساتھ شہرت کے اور نفل عبادتون اور
زیارت قبرون کا ساتھ پوشیدگی کے اور تنہائی کے اور
اُن مین سے ہے خاص کرنا بعض کامون کا جمع ہوکر اور
بعضے کا تنہا جیسے کہ نماز جمعہ اور نماز دونون عیدون کی
اور نماز پنجگانہ اور تراویح اور نماز سورج گہن اور چاند گہن
اور نماز مینہ اور نماز جنازہ کی اور حج اور جہاد اور نکاح
مشروع ہے جمع ہوکر اور نفل اور غیر نفل ذکر کیئے گئے اور
زیارت قبرون کی بطور سنت کے جایز ہے تنہا اور اُنمین سے
ہے معین کرنا اُن رستون کا جو پورا کرتی ہین نقصان کا
جیسے کہ معین کرنا قضا اور فدیہ کا اور مثل شے ہلاک ہونیوالی
کے یا قیمت اوسکی بیع صورت تلف ہونی شی کی غصب کئی گئے
کے یا تلف کرنی امانت کے جیسے دیت جان کی یا اعضا کی
بیچ صورت نقصان خطا کے اور مانند اسکی اور اونمین سے
ہے معین کرنا نشانیون اور پتیون کا بیچ مقدر عبادتون
یا معاملون یا نقصانون کے جیسے فارغ الذمہ ہونا دنیا
مین اور مستحق ہونا ثواب خاص کا آخرت مین عبادتون
کے باب مین اور حلال ہونا فائدے اور لذت کا اور ثابت
ہونا نسب کا نکاح کے باب مین اور لازم ہونا عدت کا
طلاق کی باب مین اور ثابت ہونا ملک کا بیع کے باب مین اور لازم
ہونا حدون اور تعزیرون اور کفارون کا نقصان اعضا کے باب مین
کے باب مین حاصل کلام کا یہ کہ دونو جہین ذکر کی گئین اور مانند
اس کی جو حدون شرعیہ سے ہیں مع سب اقسام تشریع سے ہے کہ

در کریمہ تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ فَلَا تَعْتَدُوْھَا
وَمَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ
الظّٰلِمُوْنَ و در حدیث اِنَّ اللّٰہَ حَدَّ حُدُوْدًا
فَلَا تَضِیْعُوْھَا بآن اشارہ رفتہ و در نیتقام
باب است نہایت طویل الاذیال و دقیق
المآخذ کہ جولان گاہ علمائے ربانیین است
و آن باب حفظ مراتب امور دینیہ و رعایت
مدارج احکام شرعیہ است بیانش آنکہ چنانکہ
ہرگاہ کہ عالم ربانی در امرے از امور شرعیہ
کہ مرکب از امور کثیرہ باشد تامل نمایند و دلائل
شرعیہ متعلقہ آن امر را در ذہن خود جمع کنند
لابد بر وے واضح میگردد کہ ہرچند جمیع امور مذکورہ
در نظر شارع مستحسن و مرغوب است اما اہتمام او
بعضے ازان زیادہ است بنسبت بعضے دیگر
مثلاً ہرچند نماز بجمیع ارکان و ہیئات و شروط
خود مطلوب است اما اہتمامیکہ بارکان و
بشروط آن متعلق است بغیر آن نیست و اہتمامیکہ
بطہارت متعلق است باستقبال قبلہ نیست
ولہذا استقبال قبلہ در بعضے اوقات ساقط
میگردد بخلاف طہارت و اہتمامیکہ بقراءۃ
فاتحہ متعلق است بسورۂ دیگر نہ ولہذا در رکعتین
اخیرین قراءۃ سورہ ساقط میگردد و
ہمچنین ہرگاہ کہ عالم ربانی کہ وسیع العلم

بیچ آیت شریف کے ہے یہ ہین حدین اللہ کے نہ تجاوز
کرو انسے اور جو کوئی تجاوز کریگا حدون خدا سے پس وہی
ظالم ہے ۔ اور بیچ حدیث شریف کے کہ حدیث تحقیق اللہ
نے مقرر کی ہین حدین پس نہ ضائع کرو اونکو اسیطرف
اشارہ ہوا ہے اور اسیجگہ ایک باب نہایت دراز و مین ہے
اور باریک ہے گرفت مین کردہ میدان دوڑنے کا عالمون
ربانی کا ہے اور وہ باب نگاہ رکھنا ہے مرتبون کے امور دین
مین اور رعایت کرنا درجون کے ہر احکام شرع کے بیان
اوسکا یہ ہے کہ جو وقت عالم ربانی بیچ ایسے کسی کام کے کہ کامون
شرعی سے کہ وہ بہت کامون سے مرکب ہوتا ہے کہی اور
دلیلین شرعی متعلق اُسی کام کے ہین اپنے ذہن مین انکے
اکہٹے کرے تو ضرور اُسپر واضح ہوگا کہ ہرچند سب کام ذکر
کیے گئے نظر مین شارع کے بہتر اور مرغوب ہین مگر اہتمام
بعض کامون کا زیادہ ہے بہ نسبت بعض کے مثلاً ہرچند نماز
ساتھ تمام رکنون اور شرطون اور صورت اپنی کے مقصود
ہے مگر جو اہتمام کہ ساتھ ارکان اور شرطون اوسکی کے متعلق
ہے اور تعیین شرط کے اونکی نہین اور جو اہتمام کہ ساتھ
طہارت کے متعلق ہے ساتھ استقبال قبلہ کے نہین
ہے اسلیئے منہ کرنا طرف قبلہ کی بعضے وقت ساقط
ہوتا ہے برخلاف طہارت کے اور جو اہتمام کہ پڑھنے فاتحہ
کا ہے متعلق دوسری سورت کا نہین ہے اسلیئے دو
رکعتون اخیرین مین پڑھنا سورۃ کا ساقط ہوتا ہے اور
اسی طرح جو وقت کہ عالم ربانی کہ زیادہ تے علم

ولطیف الذہن باشد در مجموع سیر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تامل مبغرماید لابد بر وے واضح میگردد کہ ہرچند آنچہ سیرت مذکور بہان مشتمل است ہمہ از قبیل سنت بنویست مگر آنکہ ہر فعل را ازان موقعی است در باب تعلق اہتمام جناب باو کہ دیگر برانہ واین معنی بملاحظہ قرائن حالیہ ومقالیہ آن جناب لائح میگردد یعنی آنچہ میان مہتم بالشان وغیر مہتم بالشان ودرمیان اہم ومہم ذہن نشین او میشود وآنچہ قابل تعلیم وترویج است از آنچہ باین مرتبہ نیست تمیز میگردد مثلاً اہتمامیکہ بہ ترسیم و تعمیر مساجد وفراہم کردن اسباب آبادی آن تعلق است بمقابر نیست وآنچہ در باب اجتماع مسلمین در مساجد از قسم تاکید بر آن و تہدید بر ترک آن واظہار رضامندی یعنی وقوع آن وناخوشی بفقد آن وبیان منافع تحقق آن ومضار عدم آن وامثال آن از آنچہ ترغیب وترہیب تعلق دارد سعی واہتمام باید کرد وبزیارات قبور نباید کرد وآنچہ در باب ایصال منفعت بسوئے میت از قسم ترغیب وترہیب وتاکید وتشہیر وترویج والزام متعلق نماز جنازہ باید کرد وبدیگر اوعیہ نباید کرد وآنچہ بمطلق دعا باید کرد وبتصدق عن المیت

اور پاکیزگی ذہن کی رکھتا ہو اور بیچ تمام خوار اور خصلت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تامل کرے سے ضرور اوپر واضح ہوگا کہ ہرچند جو خصلتین ذکر کی گئی شامل ہین وہ سب قسم سنت سے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی ہین مگر ہر کام کے لیئے اوسمین سے ایک موقع ہے بیچ متعلق ہونے اہتمام پیغمبر صلعم کے کہ دوسرے کام کے لیئے ہنین ہے اور یہ مضمون ملاحظہ کرنے قرینون حالی اور مقالی پیغمبر صلعم سے واضح ہوتا ہے یعنے فرق درمیان اہتمام والے کاسون سے اور غیر اہتمام والے درمیان زیادہ اہتمام والے اور کم اہتمام والے کاوس سے ذہن نشین اوسکے ہوتا ہے اور جو کام قابل سکھانے اور رواج دینے کے ہے اوس کام سے کہ جو اس مرتبہ مین نہین ہے تمیز کیا گیا ہوتا ہے مثلاً جو اہتمام کہ بنانے اور مرمت کرنے مسجدون اور اکٹھے کرنے مین اسباب آبادی اوسکا متعلق ہے ساتھ مقبرون کے نہین ہے اور جو کچھ کہ بیچ مقدمہ مہم ہونے مسلمانون کی مسجدون مین تاکید اور ڈرانے اوپر ہونے اسکے کے اور ظاہر کرنے رضامندی ساتھ واقع ہونے اوسکے اور ناخوشی ساتھ نہ واقع ہونے اسکے سے اور بیان منافع جمع ہونیکا مسجد ومہین اور نقصان نہ جمع ہونیکا اور مضار اسکے جو کچھ رغبت دلانی اور ڈرانے کے ساتھ تعلق رکھتا ہے کوشش اور اہتمام کرنا چاہیئے زیارت قبرون کا نہ چاہیئے کرنا اور جو کچھ بمقدمہ پہونچانے نفع کے طرفیت کی ایک قسم سے ہے رغبت دلانی اور ڈرانے اور تاکید کرنے اور شہرت اور رواج دینے اور لازم پکڑنے نماز جنازہ کے مقدمہ مین چاہیئے

کرنا ساتھ اور دعاؤن کے کرنا چاہیئے اور جو کچھ ساتھ تحقیق دعا کے تعلق رکھتا ہے

نباید کرد و آنچہ بتصدق مذکور باید کرد و بیان
ثواب عبادات از نماز و روزہ و تلاوت و ذکر
نباید کرد و آنچہ در باب اقامت جہاد از قسم
سعی جسمانی و لقسانی یعنے ترغیب و تالیف
و تدبیر و صرف اوقات عزیزہ در تمہیدات
آن و امثال آن از مساعی بلیغہ باید کرد
و در باب تعلیم علوم غیر ضروریہ و التزام خلوات
و ضبط اوقات بانواع عبادات و ریاضات
و اذکار و مراقبات نباید کرد و آنچہ در باب
مزاولۃ اسلحہ و سائر آلات حرب سعی و کوشش
باید کرد و در باب جمع کتب و بناء مدارس و
خانقاہات نباید کرد و آنچہ در باب دعوت
عوام الناس بسوئے ظاہر کتاب و سنت سعی
باید کرد و در باب دعوت دانشمندان فنون
بسوئے مسائل غریبہ قیاسیہ و مباحث عمیقہ
کلامیہ و اسرار و دقیقہ صوفیہ نباید کرد
بالجملہ ہر کسیکہ بسیرت نبویہ و سنت قرون
ثلثہ مشہود لہا بالخیر مہارت داشتہ باشد ایمنی
بر او پوشیدہ نخواہد ماند حاصل کلام آنکہ جہات
تشریعی باوجود کثرت شعب و تعین وجوہ ہمین
دو باب راجع میشود و باب تحدیدات و باب حفظ
مراتب امور ملت پس از کلمہ ما موصولہ کہ در عدد
مذکور واقع گردید ہمین معنی مراد است

نہ چاہیے اور جو کچھ ساتھ خیرات ذکر کیے گئے کے چاہیئے ساتھ
پہونچانے ثواب عبادت کے نماز اور روزہ اور تلاوت
قرآن اور ذکر اللہ سے نہ چاہیے اور جو کچھ ہیچ مقدمہ قائم
کرنے جہاد کے اقسام کوشش جسمانی اور نفسانی سے یعنی
رغبت اور الفت دلانا اور تدبیر کرنا اور صرف کرنا اوقتون
عمدہ کا ہیچ آراستگی اوسکی کے اور جو مانند اسکی ہے بہت
کوشش کرنا چاہیئے ہیچ مقدمہ سکھانے علوم غیر ضروری اور
لازم پکڑنے خلوتون اور ضبط کرنے وقتون کے ساتھ اقسام
عبادت اور مجاہدے اور ذکر اور مراقبہ کے نہ چاہیئے
اور جو کچھ ہیچ مقدمہ استعمال ہتھیارون اور تمام آلون لڑائی
کے کوشش اور محنت چاہیئے بمقدمہ جمع کرنے کتابون اور
بنانے مدرسون اور خانقاہون کے نہ چاہیئے اور جو کچھ بلانے
مین عام لوگون کے طرف ظاہر قرآن اور حدیث کے کوشش چاہیئے
ہیچ مقدمہ بلانے دانشمندون اور علوم کے طرف مسئلون عجیب
قیاسی اور ایسی بحثون علم عمیق کلام اور اشارتون باریک
صوفیون کے نہ چاہیے حاصل کلام کا یہ ہے کہ جو کوئی کہ ساتھ
خصلت پیغمبر اور طریق متینون قرنون کے کہ گواہی دی گئی ہے
ساتھ بہتری اونکی مہارت رکھتا ہو بیچ بات اوسپر پوشیدہ
نہ رہیگے خلاصہ کلام یہ ہے کہ بحثین تشریع کی باد جود
شاخون اور تعین ہونے وجہون کے طرف انہین دو باب کے
رجوع کرتے ہین ایک باب تعینات حدود کا ہے اور دوسرا
باب حفظ مرتبون کا کام دین سے پس کلما موصولہ سے کہ
بیچ حدیث ذکر کیے گئے کے واقع ہوا ہے یہ معنے مراد ہین

پس معنی حدیث مذکور برین تقدیر چنین باشد
کہ ہر کہ احداث کند در امر دین چیزیرا از قسم
تحدیدات یا تغیر موقع امرے از امور دین
پس آنچیز رواست پس خلاصہ مفہوم بدعت
وصفیہ چنین باشد کہ ہر تحدیث در امرے از امور
دین محدث باشد یا ہر تغیر موقعے کہ بر آن
امرے از امور دین محدث باشد و صاحبش
آن خصوصیت را مدار اعتبار آن امر دین
و نظر شارع دانستہ یا متعلق استحسان شرعی
شمرد و بعمل آرد یا آن خصوصیت را مبطل
اصل عمل قرار دادہ یا سبب سقوط آن اصل
از مرتبہ از مراتب قبول فہمیدہ از آن اجتناب
ورزد پس ہمان را بدعت و صفیہ میگویند
مخفی نماند کہ از ملاحظ تعریف ہر دو قسم بدعت
چنان ظاہر میگردد کہ اصل مدار مطلق بدعت
بر عقیدہ است یعنے چیزے را کہ عند اللہ نافع
نیست نافع پندارد یا آن چیز را کہ مضرت مضر
پندارد و این را بدعت حقیقیہ باید فہمید
و در یک مقام قسمے دیگر است از بدعت کہ آنرا
بدعت حکمیہ میگوئیم بیانش آنکہ چیزے از
محدثات باشد و صاحب او ہر چند اعتقاد
منفعت و مضرت او نداشتہ باشد اما باو
چنان معاملہ کند کہ با امور نافعہ یا ضارہ

پس معنی حدیث ذکر کئے گئے کی اس تقدیر پر اطلاع ہونگے کہ جو
کوئی پیدا کرے کام دین مین ایسی چیز کہ وہ قسم معین کی کسی کام
دین سے ہو یا تغیر دینے موقع مین کسی کام کے ہو پس وہ چیز
مردود ہے پس خلاصہ مضمون بدعت وصفیہ کا ایسا ہوگا کہ
جو حدث کسی کام مین امور دین کے نئے نکالے گئے ہو یا جو تغیر
موقع کیا کسی کام کے کامون دین سے نئی نکالی ہوئی ہو
اور صاحب اوسکا اُس خصوصیت کو مدار اعتبار اوس
کام کا شارع کی نظر مین جانکر یا متعلق خوبی شرع شمار
کرکے عمل مین لاوے یا اوس خصوصیت کو باطل
کرنیوالا اصل کام کا قرار دیوے یا بسبب گرنے اوس
اصل کا کسی مرتبہ مین مراتب قبول سے سمجھکر اوس سے
پرہیز کرے پس اوسی کو بدعت وصفیہ کہتے ہین
پوشیدہ نرہے کہ ملاحظ تعریف دونون قسم کی بدعت
سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ اصل مدار مطلق بدعت کا
عقیدہ پر ہے یعنے اوس چیز کو کہ عند اللہ نافع
نہین ہے مفید جانے یا اوس چیز کو کہ مضر نہین ہے
مضر سمجھے اس کو بدعت حقیقیہ سمجھنا چاہیئے اور اس
مقام مین ایک اور قسم کے بدعت ہے کہ اُسکو
بدعت حکمیہ کہتے ہین یعنے اوسکا یہ ہے کہ جو چیز کہ
نئی نکالے ہوئے ہو اور صاحب اوسکا ہر چند اعتقاد
نفع اور ضرر کا نرکھتا ہو لیکن اوس سے وہ
معاملہ کرے کہ جو مفید یا مضر کامون -

شرعیہ باید کرد مثلاً چنانکہ در محافظت خصوصیت
روز اضحیٰ در باب اضحیہ باوجود امکان آن در
یومین لاحقین بنابر ادراک افضلیت سعی باید
کرد کہ باوجود گرانی قیمت بسبب وفور رغبت
وتعسر حصول بسبب قلت وقلت فرصت بسبب
اشتغال باداے صلوٰۃ عید وآداب آن وکثرۃ
اشتغال بسبب ملاقات اقربا واحبا وقلت
منفعت گوشت اضحیہ بہ نسبت محتاجین بسبب
وفور آن دران روز بالجملہ باوجود وعوائق و
موانع خصوصیت روز مذکور را از دست بنباید داد
ہمچنین تخصیص روز وفات در باب تصدق عن المیت
کہ باوجود تحقیق تنگدستی در آن ایام یا ہجوم
امراض یا سنوح سفر یا عروض موانع دیگر یا امثال
آن از موانع وعوائق خصوصیت روز مذکور
را از دست ندہند بلکہ معاملہ مداینت بعمل
آرند وباز دیاد مرض بسبب اشتغال
در سر انجام دادن آن التفات ننمایند وتاخیر
سفر روا دارند ورنج فراہم کردن سامان بر
شگال کہ محافظت طعام مذکور بان تواند شد
بر خود گوارا کنند وتلطم ثیاب در گل ولا روا دارند
وتخلل اوقات تعلم وتعلیم احکام دین و
فقدان اطمینان در عبادات وفوت جماعات
قبول کنند وبفوت خصوصیۃ مذکورہ راضی

شرعی سی کرنا چاہیئے مثلاً جیسے کہ بیچ نگاہ رکھنی خصوصیت دن
بقرعید کے قربانی کی باب مین باوجود ہو سکنے قربانی کے
دو دن پچھلون مین بسبب پانی بزرگی کے عین دن
بقرعید کے یہہ کوشش کرنی چاہیئے کہ باوجود زیادتی قیمت
کے بسبب کثرت رغبت اوز مشکل بہم پہونچنے اسکے بسبب
کمی عیش اور کمی فرصت کی بسبب تشغل ادا سے نماز
بقرعید اور آداب اوسکے اور کثرت تشغل بسبب ملاقات اقربا
اور دوستون کی اور کم ہونی نفع گوشت قربانی کے سے محتاجون
کو بسبب کثرت اوسکی اوسدن خلاصہ یہہ کہ باوجود کثرت روکنے
والون اور منع کرنیوالونکے خصوصیت اوسدن مذکور کو نہ چھوڑنا
چاہیئے اسیطرح خصوصیت روز وفات کو بیچ مقدمہ صدقہ
دینے کی بیت کی طرف سے کہ باوجود ہونے تنگدستی کی اوس
زمانہ مین یا ہجوم بیماریون کے یا واقع ہونی سفر کے یا پیش آنے
موسم برسات کے یا مانند اسکی اور روکنے والے اور منع کرنیوالے
چیزین ہون خصوصیت اوسدن مذکور کو ہاتھ سے نہین دینے
بلکہ معاملہ قرض لینے کا عمل مین لاتے ہین اور ساتھ زیادہ ہو
جانے مرض کے بسبب مشغول ہونے کے سرانجام مین اسکی التفات
نہین کرتے اور تاخیر سفر کی روا رکھتے ہین اور رنج جمع کرنے سامان
برسات کا کہ محافظت کہانی ذکر کیے گئے اوس سے ہوسکی اوپر اپنے
گوارا رکھتے ہین اور آلودہ کرنا کپڑون کا کیچڑ پانی مین روا رکھتے
ہین اور خلل وقتون سیکھنے اور سکھانی احکام دین مین اور
کہونا اطمینان کا عبادتون مین اور فوت ہونا جماعتون کا
قبول کرتے ہین اور چھوڑنے خصوصیت مذکورہ پر راضی

نہ شوند اگرچہ با فضیلت یوم مذکور بر سائر ایام
اعتقاد نداشتہ باشند وچنانکہ زن بیوہ باوجود
کثرت شبق وشدت افلاس بسبب موت
زوج کہ متکفل حوائج بشریہ او بود با وجود
عروض وحشت وحدت بمفارقت مونس
خود از زنا اجتناب مے نماید واین اجتناب
در مدائح او شمردہ میشود ودر مقام اثبات
عفت او ذکر کردہ میشود ہمچنین با وجود امور
مذکورہ از نکاح ثانی احتراز نماید یا این احتراز را
از مدائح او شمردہ شود یا در مقام اثبات کمال
عفت او ذکر کردہ شود اگرچہ بقبح نکاح ثانی
اعتقاد نداشتہ باشد چنانکہ در مقدمہ عقد
نکاح حضور شہود واذن ولی را از شرائط
صحت او نمیشمارند چنانکہ عقد مذکور را بر آن
موقوف میدارند اگرچہ در تاخیر آن انواع
مضرات متحمل الوقوع باشد ہمچنان عقد
مذکور را بر استطاعت جہیز یا ولیمہ موقوف
دارند کہ وجود احتمال فقدان کفو یا فوت اولیا
یا غیبوبت ایشان در سفر بدان اقدام نمایند
یا برائے سرانجام کردن جہیز یا ولیمہ معاملہ
مدانیت باوجود اشتمال آن بر مضرات
معاش ومعاد مثل لحوق افلاس ولزوم ربوا
بعمل آرند یا قباحت سوال حالی یا قالی را

نہین ہوتی اگرچہ فضیلت دن ذکر کی گئی کے اور دنون
اعتقاد نہ رکہتی ہون - اور جیسے کہ عورت بیوہ باوجود کثرت
خواہش اور شدت مفلسی کے کہ بسبب مرجانی خاوند کے
کہ وہ ضامن حاجتون انسانی کا اوسکی تنہا اور باوجود
پیش آنے وحشت تنہائی کے بسبب جدائی منحوز انہی کے
زنا سے بچتی ہے اور یہ بچنا اوسکا تعریف مین گنا جاتا ہے
اور مقام ثابت کرنے عفت اوسکی مین ذکر کیا جاتا ہے اور
اسی طرح باوجود باتون ذکر کیے گئے کے نکاح دوسرے سے
پرہیز کرتی ہے یا تو یہ پرہیز کرنا اوسکی تعریف مین گنا جاتا ہے
یا مقام ثابت کرنے کمال پرہیزگاری اوسکی مین ذکر کیا جاتا
ہے اگرچہ برائی دوسرے نکاح کی معتقد نہو اور جیسا کہ مقدمہ
نکاح مین موجود ہونا گواہون کا اور اجازت ولی کو
شرطون مین صحت سے گنتے ہین جیسے نکاح مذکور کو اسپر
موقوف کہتے ہین اگرچہ ان کی دیر مین طرح طرح کی مضرتون
کے واقع ہونیکا احتمال ہو اسی طرح نکاح مذکور کو اوپر مقدور
جہیز یا ولیمہ کے موقوف رکہتے ہین جیسا کہ درصورت موجود
ہونے احتمال نہونے کفو کے یا فوت ہونے ولی کے
یا غایب ہونی انکے سفر مین اوسپر جرات نہین کرتے
یا سرانجام کرنا جہیز اور ولیمہ مین معاملہ قرض کا باوجود
شامل ہونے اوسکے اوپر ضرر دنیا اور آخرت کے
مثل لاحق ہونے مفلسی اور لازم آنے سود کے عمدین لاتے
ہین یا خرابی سوال کے صورت بنانے یا زبان سے
مکہنے -

برخود گوارا کنند واز رسم مذکور دست بردار
نشوند گوکہ بوجوب آن اعتقاد نداشتہ
باشند بالجملہ انقسم بدعات را بدعت
حکمیہ وعلمیہ میگوئیم پس مفہوم مطلق بدعت
چنین باشد کہ ہر امرے از امور مذکورہ
در بحث اول یا ثانی کہ محدث باشد وصاحبش
آنرا از امور دین قرار دادہ بعمل
آرد یا باو معاملہ امور دینیہ نماید پس
ہمان چیز بدعت است وچون مفہوم بدعت
منقح گردید پس باید دانست کہ درینمقام
چند فوائد نافع است کہ آنرا در ضمن چند
مسائل ذکر باید کرد **فائدہ اولے**
در بیان آنچہ در بدعت حقیقیہ داخل است
وآن مشتمل بر چند مسائل است **مسئلہ**
اولے باید دانست کہ مسئلہ وحدۃ وجود
وشہود وبحث تنزلات خمسہ وصادر اول وتجدد
امثال وکمون وبروز وامثال ان از
مباحث تصوف وہچنین مسئلہ تجرد وجب
وبساطت او تعالے بحسب ذہن یعنے
تنزیہ او تعالے از زمان ومکان وجہت
وماہیۃ وترکیب عقلی وبحث عینیہ وزیادۃ
صفات بتاویل متشابہات واثبات
رویت بلا جہت ومحاذات و

اوپر اپنے گوارا کرتے ہین اور رسم مذکور کیے گئے سے ہاتھ
نہین اوٹھاتے اگرچہ اوسکے واجب ہونیکا اعتقاد نہ رکھتے
ہون خلاصہ یہ کہ اس قسم کی بدعتونکو بدعت حکمیہ اور
علمیہ کہتے ہین پس مضمون مطلق بدعت کا اسطرح پر ہوگا
کہ جو کام کامون مذکر کیے گئے سے بحث پہلے یا دوسرے
مین کہ نئی نکالی ہوئی ہون اور صاحب اوسکا اونکو کامون
دین سے قرار دے کر عمل مین لاوے یا ساتھ اوسکے
معاملہ کامون دین کا کرے پس وہ چیز بدعت ہی اور
جب معنی بدعت کے صاف معلوم ہو چکے پس جانا چاہیے
کہ اسمقام مین کئی فائدے مفید ہین کہ اونکو درمیان کئے
کے ذکر کرنا چاہیئے **فائدہ** پہلا بیچ بیان اوسکے کہ جو
بدعت حقیقیہ مین داخل ہے اور وہ شامل ہے اوپر کئے
مسئلون کے **مسئلہ** پہلا جاننا چاہیے کہ مسئلہ وحدت
وجود وشہود کا اور بحث تنزلات خمسہ اور صادر اول
اور تجدد امثال اوکمون اور بروز کے اور مانند
اوسکے بحثون تصوف سے اور اسیطرح مسئلہ تجرد
ہونے حق تعالے اور بسیط ہونا اوسکا ذہن مین یعنے
پاک ہونا حق تعالے کا زمان اور مکان اور طرف
اور ماہیت اور ترکیب عقلی سے اور بحث عین ذات
ہونے یا زیادہ ہونے صفات کے اور تاویل متشابہات
اور ثابت کرنا دیدار کا بغیر طرف اور محاذات کے

و اثبات جوہر فرد و ابطال ہیولی و صورت
و نفوس و عقول یا بالعکس و کلام در مسئلہ تقدیر
و کلام و قول بصدور عالم بر سبیل ایجاب
و اثبات قدم عالم و امثال آن از مباحث
فن کلام و الٰہیات و فلاسفہ ہم از قبیل
بدعات حقیقیہ است اگرچہ صاحب آن
اعتقادات مذکورہ را از جنس عقائد دینیہ
میشمارد و الا درین جزو زمان در بدعات
حکمیہ البتہ مندرج است چہ سعی در ادراک
حقیقۃ آن و اہتمام بتنقیح آن و معدود شدن
صاحب آن در زمرۂ علماء دین و حکماء
ربانیین و تمدح بآن در مقام ذکر کمالات
دینیہ در عرف عوام بلکہ در کلام خواص ہم
دائر و سائر است **مسئلہ ثانیہ** سعی الرجل
در تحصیل بمقام فنائی علمی و انسلاخ و اضمحلال
و انکشاف مغیبات مثال و واردات
وجد و حال و غیبت و استغراق و سکر و شطح و عقد
ہمہ در باب تاثیرات کونیہ و نفسانیہ و اشراف
خواطر و القائے گرمی در قلوب حضار و علم
دعوات اسماء یا بترک جلالی و جمالی ہمہ
از قبیل بدعات حقیقیہ است چہ ہر کہ باین امور
اشتغال نماید آنرا از جنس امورے کہ
موجب قرب الی اللہ باشد میشمارد بلکہ

اور ثابت کرنا جوہر فرد اور باطل کرنا ہیولے اور صورت
اور نفوس اور عقول کا یا بالعکس اسکے اور گفتگو مسئلہ تقدیر
اور کلام میں اور گفتگو ساتھ صادر ہونے عالم کے اوپر
طریق وجوب کے اور ثابت کرنا کہ عالم قدیم ہے اور مانند اسکے
بحثوں علم کلام اور الٰہیات فلاسفہ سے سب بدعات
حقیقیہ کے قسم سے ہوا گرچہ صاحب اوسکا اعتقاد دین ذکر
کیے گئے کو قسم عقیدہ دینیہ سے گنے اور نہ اس زمانہ
میں البتہ بیچ بدعات حکمیہ کے داخل ہیں اسلیئے کہ کوشش
بیچ معلوم کرنے حقیقتا نکے اور اہتمام ساتھ
پاکیزگے اوسکے اور گنا جانا صاحب اُن فنون کا زمرہ
علمائے دین اور حکمائے ربانے سے اور تعریف ساتھ
اسکے مقام ذکر کمالات دینے میں مہاورہ مشہور عام
بلکہ عام خاص لوگوں کی گفتگو میں بھی شائع اور مشہور
ہے **مسئلہ دوسرا** کوشش کرنے بیچ حاصل کرنے
مقام فنائے علمی اور انسلاخ اور اضمحلال اور منکشف ہونے
غائب چیزیں عالم مثال کے اور حاصل کرنے واردات
وجد اور حال اور از خود رفتگی اور استغراق اور بیہوشی
اور شطح اور پیدا کرنے تاثیرات کے عالم کون اور نفوس
انسانی میں اور مطلع ہونے مضمون دلوں پر اور ڈالنے
کرے دل حاضر ہونیوالوں میں اور حاصل کرنے علم
دعوات اسماء کے بترک جلالی و جمالی سب قسم بدعت حقیقی
سے ہے اسلیئے کہ جو کوئی ساتھ ان کاموں کے مشغول ہتا ہے
اوسکو اوس قسم کے کاموں کہ باعث قرب خدا ہیں گنتے

اکثر ہمین امور را حقیقت احسان کہ در شرع
مطلوب است سبب میدانند مسئلہ ثالثہ
تعیین اوراد و اذکار و ریاضات و خلوات
و اربعینات و نوافل عبادات و تعیین اوضاع
اذکار را از جہر و اخفا و ضربات و اعداد
و مراقبات برزخیہ و التزام طاعات
شاقہ ہمہ از قبیل بدعات حقیقیہ است بنسبت
اکثر طلاب کہ آنرا اصل کمال شرعی یا از مکملات
آن میدانند اما بنسبت خواص کہ آنرا محض
از قبیل وسائل نہستہ در تعلیم و ترویج آن
سعی می کنند پس از قبیل بدعات حکمیہ باشد
آری اخص الخواص کہ محض بنا بر ہدایت چندی
از اغبیا کہ نفوس ایشان در مرتبہ قصوی
از عبادت باعصیان واقع شدہ اند اگر تعلیم
امور مذکورہ کردہ باشند و ایشان را بنمایش
این باغ سبز بسوے دام اطاعت حق کشیدہ
باشند و صرف بنا بر اصلاح استعداد ناقص
ایشان بقدر حاجت و ضرورت بطور
وسائل بے التزام و ترویج و اہتمام
بکار بردہ باشند و وقت حصول مقصود آنرا
ترک دادہ باشند پس ہرچند تعلیم امور مذکورہ
کہ از ایشان در بعضے احیان بنسبت بعضے
اذہان بحسب اتفاق در رعایت مصلحت وقت

اکثر انہین کا سونکو حقیقت احسانکی کہ شرع مین مقصود ہے
جانتے ہین مسئلہ تیسرا معین کرنا وظیفون اور ذکرون اور
مجلسون اور تنہائیون اور چلون اور نفل عبادتون کا
اور معین کرنا وضعون ذکر کا پکار کر اور پوشیدہ اور ضربون
اور عددون اور مراقبون برزخیہ کا اور لازم پکڑنا
عبادتون مشکل کا سب قسم بدعت حقیقی سے ہے
بہ نسبت اکثر طالبون کے کہ اسکو اصل کمال شرعی
یا مکملات شرعی سے جانتے ہین مگر بہ نسبت خاص لوگون
کے کہ اسکو محض قسم وسیلہ سے جانکر بہ تعلیم
اور رواج دینے اسکے کوشش کرتے ہین پس
قسم بدعتون حکمیہ سے ہوگا ہان بہت خاص لوگ
کہ فقط واسطے ہدایت چند غبیونکے کہ نفس اونکے مرتبہ
نہایت مین کندی یا سرکشی مین واقع ہوئے ہین اگر
تعلیم کامون ذکر کیئے گئے کی کی ہوا اور اونکو بہہ باغ سبز
دکہاکر طرف حال عبادت حق تعالے کے کہینچا ہو اور
محض واسطے درستی استعداد ناقص اونکے بقدر حاجت
اور ضرورت بطور وسیلہ کے بے لازم پکڑنے اور رواج
دینے اور اہتمام کرنیکے کام مین لائے ہون اور
وقت حاصل ہونے مقصد کے اوسکو ترک کیا ہو
پس ہرچند تعلیم ان کامون ذکر کیے گئے کے
کداونسے بعض وقت بہ نسبت بعضے ذہنون
کے اتفاقاً واسطے مصلحت وقت کے ہو

بوجو آید بنسبت ایشان از قبیل بدعات
نباشد اما کلام درین مقام در اکثر اہل زمانہ نست
کہ آنرا مثل شریعت مستمرہ و طریقہ مسلوکہ میشمارند

مسئلہ رابعہ تعیین اعداد و اشخاص و اوقات
و اجناس و رباب ختم و توشہ و عقد محافل سماع
صوفیہ و محافل کتاب خوانے و مرثیہ و ماتم
و ساختن تعزیہ و شدہ و علم و عقد و کر
شہادت حضرت امام در ایام عاشورا
و تعیین چہلم و سیوم و اعراس و تداعے
باجتماع در باب زیارت قبور و تعیین
اوقات برائے آن و مراقبہ بران و قراۃ
قرآن بسبیل اجتماع بران و تعیین اوقات
تصدق عن المیت و التزام قراۃ فاتحہ و
و اخلاص و تعظیم آن و تعیین جنس آن و
مصرف آن و استمداد از اہل قبور و تقبیل
قبور و طواف آن و آستانہ بوسی و قیام
روبروے آن بجہت تعظیم و انداختن چادر
و گل و غلاف بر آن و غسل دادن قبور و روشنے
نمودن و اجتماع کردن بہ نیت تقرب
بران و تعیین نماز ہول برائے اموات
و اذان بر قبور بعد فراغ از دفن و امثال آن
از امور بیشمار ہمہ از قبیل بدعات حقیقیہ ہست
بہ نسبت اہل زمان آمدہ اینہمہ امور را تقیداً

ظہور میں آوے بہ نسبت اونکی قسم بدعت سی نہ ہوگی
مگر گفتگو آنجا ہے کہ اکثر اہل زمانہ میں ہے کہ اونکے تئیں مانند
شریعت جاری اور طریق مستقیم کے جانتے ہیں۔

مسئلہ چوتھا تعین کرنا عددوں اور شخصوں
اور وقتوں اور جنسوں کا مقدمہ ختم اور توشہ میں اور
منعقد کرنا مجلسوں راگ صوفیوں کا اور مجلسوں کتاب
خوانے اور مرثیہ اور ماتم کا اور بنانا تعزیہ اور شدہ
اور علم کا اور منعقد کرنا ذکر شہادت امام حسینؓ
عاشورے کے دن اور معین کرنا چہلم اور سیوم
اور عرسوں کا اور بلا کر اکٹھے کرنا لوگوں کا زیارت
قبور کے باب میں اور معین کرنا وقتوں کا واسطے
انکے اور مراقبہ کرنا اوپر اور قرآن پڑھنا جمع
ہوکر اوپر اور معین کرنا وقتوں خیرات کامیت کے
طرف سے اور لازم پکڑنا پڑھنا فاتحہ اور سورۂ اخلاص
کا اور تعظیم کرنا صدقہ فاتحہ دی ہوئی کا اور معین کرنا
جنس اوسکے اور مصرف اوسکا اور مدد چاہنی اہل قبور سے
اور بوسہ دینا قبروں کا اور طواف کرنا اونکا اور چوکھٹ چومنی
اور کھڑے رہنا روبرو اونکے واسطے تعظیم کے اور ڈالنا چادر
پھولوں کا اور غلاف کا اوپر اور غسل دینا قبروں کا اور روشنی
کرنی اور مجمع کرنا بنیت حاصل ہونے قرب خدا کے اوپر
اور معین کرنا نماز ہول کا واسطے مردوں کے اور اذان دینی قبروں پر
بعد فراغت کے دفن سے اور مانند اسکی کاموں بہت سے سب قسم
بدعتوں حقیقیہ سے ہے بہ نسبت اہل زمانہ والوں کے کہ ان کاموں کو عبادت

بعمل مے آرند مگر بہ نسبت بعضے اخص الخواص کہ
نزد ایشان این امور مذکور محض لغو باشند
وفقط بنا بر موافقت اہل زمان بعمل مے آرند
کہ امور مذکورہ بہ نسبت ایشان از قبیل
بدعات حکمیہ باشد اگر از شبہات شرعیہ و
منکرات دینیہ باشد **مسئلہ خامسہ**
استحسانات اکثر متاخرین از فقہا و صوفیہ
کہ محض بنا بر ظن حصول بعضے منافع دینیہ
و مصالح شرعیہ بدون تمسک بدلیلے از
دلائل شرعیہ عبادات یا معاملات اختراع
سے نمایند یا تحدید اصلی از اصول دینیہ بحدود
خاصہ احداث می کنند تا ترویج امری کہ
خامل در قرون سابقہ بود بروی کار می آرند
یا احتمال امریکہ در آن ازمنہ مروج
بود بعمل مے آرند مثل نماز معکوس
و وجوب تقلید شخصے معین از ائمہ مجتہدین
و ہبہ ثواب عبادات احیا برائی اموات
بخلاف نیابت در عبادات مالیہ کہ آن
ثابت الاصل است و مثل تحدید ذکر کلمۂ
تہلیل با وضاع مخصوصہ از اعداد و ضربات
و جلسات و تحدید ما کثیر بعشر فی العشر
و ترویج انزوا بنا بر اشتغال بعبادت و مطالعہ
کتب و ترویج مسائل قیاسیہ کشفیہ و استغراق

کرتے ہین مگر بہ نسبت بعضے بہت خاص لوگون کے نزدیک
اونکے یہ کام ذکر کیئے گئے محض لغو ہوتے ہین مگر بسبب
موافقت اہل زمانہ کے عمل مین لاتے ہین پس یہہ کام
مذکورہ بہ نسبت اونکی قسم بدعت حکمیہ سے ہین اگر ممنوعات
شرعی اور منکرات دین سے نہین ہین **مسئلہ پانچوان**
پسند یدگیان اکثر چیلون کے فقیہون اور صوفیون سے کہ محض
سبب گمان حاصل ہونے بعضے منفعتون دین اور
مصلحت شرعی کے بغیر تمسک ساتہ کسے دلیل کے دلیلون
شرعی سے عبادتون یا معاملون مین نئے پیدا
کرتے ہین یا معین کرنا کسی اصل کا اصلون دین
سے ساتہ حدون خاص کے نیا پیدا کرتے ہین تاکہ رواج
اوس کام کا کہ گم تہا پہلے قرون مین مہجور مین لاوین
یا مٹانا اوس کام کا کہ اوس زمانہ مین مروج تہا مہمل مین
لاوین جیسے کہ نماز معکوس یا واجب کرنا تقلید کسی شخص
معین کا ایسے مجتہدین سے اور بخشنا ثواب عبادتون
زندون کا واسطے مردون کے بخلاف نائب ہونکی
عبادتون مالی مین کہ وہ ثابت ہے اصل مین اور جیسی
کہ حد باندہنی ذکر کلمۂ لا الٰہ الا اللہ کے ساتہ وضعون
خاص کے عددون اور ضربون اور جلسون سے اور حد
باندہنے پانچ کثیر کے ساتہ دہ دہ کے اور رواج دینا
گوشہ نشینی کا واسطے شغل عبادت اور مطالعہ کتابونکے
اور رواج دینا مسئلون قیاسی اور کشفی کا
اور ڈوب جانا

بجمیع همت خود در آن و اهمال ظاهر کتاب و
سنت مگر بطریق تبرک و تیمن و اهمال امر معروف
و نهی عن المنکر و عدم مبالات باقامة جهاد و سائر
وستانی و امثال این امور محدثه شان
را اختراع میکنند باز آنرا در احکام شرعیه
و عبادات دینیه و مناقب ایمانیه مندرج
میسازند همه از قبیل بدعات حقیقیه است و آنچه
در مقام عذران میگویند که هرچند این امر
محدث است باشتمال بر مصلحتے از مصالح دینیه است
یا اصل آن در شرع ثابت است اگرچه خصوصیت
مذکوره محدث باشد پس مجرد این عذر امور
مذکوره را از حد بدعات خارج نمی گرداند آری
تحقیق آنکه این بدعت حسنه است یا قبیحه
پس عنقریب انشاء الله تعالے در فصل ثانے
مذکور خواهد شد و اکثر قدماء که قیاس را تقبیح کرده
اند از لفظ قیاس همین معنے مذکور مراد داشته
اند نه قیاس شرعی که حمل النظیر علے النظیر
است **فائدهٔ ثانیه** در بیان آنچه در بدعت
حکمیه مندرج است و آن مشتمل است بر چند
مسائل **مسئلهٔ اولے** استغراق همه در
تحصیل تبحر علوم آلهیه بتتبع مسائل غریبه
علوم عربیه که در فهم کتاب و سنت که مبنائے
آن بر محاورات عرفیه است نه بر لطائف

ساتھہ تمام ہمت اپنی کے وہمین اور گم کرنا ظاہر قرآن
اور حدیث کا مگر بطور تبرک کے اور برکت کی اور چھوڑنا
امر معروف اور نہی منکر کا اور بے پرواہی کرنے ہیچ قایم
کرنے جہاد زبانی اور شمشیر کے اور مانند ان کامون
نئے کے کہ ان کو نکالتے ہین پھر اونکو ہیچ حکمون شرعی اور
عبادتون دینی اور وصفون ایمانی مین داخل کرتے ہین
سب قسم بدعتون حقیقی سے ہے اور جو کچھ بمقام عذر ہین
کہتے ہین کہ ہرچند یہہ کام نئے ہین مگر ملے ہوئے ہین
اور مصلحتون دین سے یا اصل انکی شرع مین ثابت
ہے اگرچہ یہہ خصوصیت مذکورہ نئے ہو پس نرا یہہ عذر ان
کامون مذکورہ کو حد بدعتون سے باہر نہین کرتا
ہان تحقیق اسکے کہ یہہ بدعت حسنہ ہے یا قبیحہ
یعنے نیک ہے یا بد پس عنقریب انشاء الله تعالے
دوسرے فصل مین ذکر ہوگی اور اکثر اگلے لوگون نے کو
قیاس کو برا کہا ہے لفظ قیاس سے یہے معنے مذکور مراد
رکھی ہین نہ قیاس شرعی کہ وہ قیاس کرنا مثل کا ہے
اوپر مثل کے **فائدہ دوسرا** بیان اوسکے جو بدعت
حکمیہ مین داخل ہے اور وہ ملا ہوا ہے کئے مسئلون کے
مسئلہ پہلا ڈوب جانا بالکل حاصل کرنے
تبحر علمون آلہیہ مین ساتھہ پیروی مسئلون نادر
اور علمون نادر کے سمجھنے قرآن اور حدیث مین
کہ بنائے روسکے اوپر محاورون مشہور کے ہے
نہ باریکیون۔

شعر پر چندان دخل نے دارد و مثل تدقیق
زائد در دقائق منطقیہ و الٰہیات و طبعیات
فلسفیہ و تعمق زائد در قواعد اصولیہ و کلامیہ
و اسفار فقہیہ و مہارت ابواب دانشمندی
از فن مناظرہ و جدل و باب توجیہ و طرق
در آمد مرکلام غیر بر سبیل ابطال و یا توجیہ
و طرق سد ابواب در آمد مخالف از باب
تقیید و تحدید و توجیہ و تاویل و امثال آن
از امور یکہ مجبیان دانشمند بعمل مے آرند
و درمیان امثال خود بآن تفاخری می نمایند
و در تحصیل احاطہ نوادر اشعار و قواعد عروض
و در ضبط مسائل فرضیہ فقہیہ متوہم الوقوع
و در اشتغال بریاضیات و فن تواریخ و فن
تکثیر و نقوش و امثال آن از فنون نادرہ
ہمہ از قبیل بدعات حکمیہ است بر نسبت عقلاء
اہل زمان کہ حصول امور مذکورہ را از جنس
قربات اللہ و مجامد شرعیہ نمیدانند آما عمر
گرانمایہ را بتحصیل امور مذکورہ بوجہی اضاعت
مینمایند کہ طالب حق اوقات عزیزہ خود را
در تفتیش اصول دین و تحقیق احکام شرع
متین صرف مینماید و بآن اضاعت عمر انواع
مفاخرات و مباہات می نمایند و از
جنس مدایح و مناقب بیشمار ند چنانچہ تمدح

شعر پر کچھ ایسا دخل نہین رکھتے اور مثل تحقیق باریکیون
زیادہ پیچ دقیقون منطق اور الٰہیات اور طبعیات حکیمونکی
اور بہت غور پیچ قاعدون اصولیون اور متکلمون اور
کتابون فقیہون مین اور پیدا کرنے مہارت باتون
عقلمندی مین فن مناظرہ اور لڑائی سے اور توجیہ اور
رستون آنے سے کلام دوسرے مین اور طریق باطل کرنیکی
اور یا توجیہ اور طریقون بند کرنے دروازون کی مخالف سے
یا قید لگانے یا حد باندھنے اور توجیہ اور تاویل سے اور مانند
اسکے اُن کامون سے کہ جواب دینے والے عقلمند عملمین لاتے
ہین اور درمیان ہمسرون اپنے کے بسبب اسکے فخر کرتے ہین اور بیچ تحصیل
کرنے نادر بیتون اور قاعدون علم عروض کے اور بیچ ضبط
کرنے مسئلون فرضی فقہیہ کے واقع ہونا اونکا فقط وہمی ہے
اور مثل کرنے فن ریاضی اور فن تواریخ اور فن تکثیر اور نقش کہنے مین
اور مانند اوسکے فنون نادرین سب قسم بدعت حکمی سے ہین بہ نسبت عقلاء
اس زمانہ کے کیونکہ حاصل کرنیمین ان کامون کو جو ذکر ہوئی قسم
نزدیکی خدا اور تعلیمون شرعی سے نہین جانتے مگر عمر
بیش قیمت کو حاصل کرنے ان کامون مذکورہ مین طرح ضائع
کرتے ہین کہ جیسے طالب خدا اوقات عزیز اپنے تفتیش
اصل دین اور تحقیق احکام شرع متین مین صرف
کرتے ہین اور اس ضائع کرنے عمر پر طرح
طرح کے فخر اور فخر کرتے ہین اور قسم
تعریف اور توصیف سے گنتے ہین چنانچہ
تعریفین +

باین سفاہت و اسراف عمر دریان ایشان
جاریست و امثال این سفیہا مسرفین عمر را
سبب حصول این امور مذکورہ بنظر توقیر
و اجلال ست بتیقد اگرچہ ذرہ از طلب راہ
دین نداشتہ باشند و تخمی از خشیۃ کہ شعار
علماء راست در دل نکاشتہ و جوے
از علم و عمل از خرمن سنت نہ برداشتہ
و قواعد این فنون را بنظر حقیر و اہانت
مے بینند اگرچہ بشعار طلب حق معلم باشند
و بتفتیش سنت وابستہ و بلباس تقوی
ملبس سبحان اللہ اینحال عقلاء زمانہ است
کہ خود را در زمرۂ علماء مے شمارند و وائی
بر حال سفہاء یعنے جہال طلبہ علم کہ جہل مذکور
را عین علم میدانند و اسراف و سفاہت
را عین قربت و عبادت و ہمین سفہاء
مسرفین را علماء مستدین می شمارند پس
این امور مذکورہ بنسبت ایشان از اقبح
بدعات حقیقیہ است و افحش منکرات شرعیہ
و آنچہ در باب طلب علم و افادہ علماء در
سنت وارد گشتہ ہمین قدر است
کہ چنانکہ سپاہیان اطاعت شعار و خدمتگاران
کارگذار کہ ملازمان سلاطین کبار
و متعلقان سرکار امراء عالیمقدار میباشند

سازاس بیوقوفی اور ضائع کرنے عمر کے دریان انکے
جاری ہین اور ایسی بیوقوفون ضائع کرنیوالون عمر کے
تئین سبب حاصل کرنے فنون کامون کے بنظر عزت اور
بزرگی کے دیکھتے ہین اگرچہ کچھ بہے طلب راہ دین کے
نرکھتے ہون اور کوئی بیج خوف خدا سے کہ طریق علماء کا
ہے دلمین نبویا ہو اور جو بہرہ ہے علم اور عمل کا کہلیان
سنت سے نہ حاصل کیا ہو اور حاصل کرنیوالون ان
فنون کو بنظر حقارت اور اہانت دیکھتے ہین اگرچہ ساتھ
طلب خدا کے نشان رکھتے ہون اور تلاش سنت مین
سرگرم ہون اور لباس پارسائی کا پہنے ہون سبحان اللہ
یہ حال عقلمندون زمانہ کا ہے کہ اپنے تئین گروہ مین
علما کے گنتے ہین اور افسوس اوپر حال احمقون یعنی
جاہل طالب علمون کے کہ اس جہل مذکور کو عین علم جانتے
ہین اور اسراف عمر اور بیوقوفی کو عین قرب خدا اور
عبادت اور انہین احمقون اور مسرفونکو عالم قابل سند
کے گنتے ہین پس یہ کام مذکورہ بہ نسبت انکے بدترین
بدعتون حقیقے سے ہے اور برابر زیادہ تر برائیون شرعی
سے جو کچھ مقدمہ طلب علم مین اور بیچ فائدہ پہنچانے
علما کے عوام کو حدیث مین آیا ہے وہ اسیقدر ہے
کہ جیسے سپاہی بندگی شعار اور خدمتگار کارگذار کہ
نوکر بادشاہون بڑے اور ملازم سرکار امیرون
عالی قدر کے ہوتے ہین۔

شب و روز در تفتیش احکام مندرجہ
پروانجات کہ در باب نظم و نسق کاروبار
ایشان صادر گردیدہ مشغول میماندند و
بمجرد اطلاع بر احکام مذکورہ در سرانجام
دادن مہمات مطلوبہ سرگرم میگردیدند لیکن
ازینکہ تحریر پروانجات بنوعے ہندوستان
در زبان فارسی مروج است و بر بعضے
اصطلاحات آئین احکام مشتمل میباشد
و بعضے از ایشان بزبان فارسی مہارت
ے دارند و بعضے نہ ہمچنین بعضے از اصطلاحات
مندرجہ بسبب ملاقات یا حضار دربار اطلاع
ے دارند و بعضے نہ بنابران چنانکہ بر ذمہ
ناواقفان مذکورین سرانجام کردن احکام
مذکورہ لازم است ہمچنین تفتیش آن از
واقفان نیز لازم چنانکہ بر ذمہ واقفان
امتثال احکام مذکورہ لازم است ہمچنین
اعلام ناواقفان نیز و ہرگاہ کہ ناواقفان
بر آن احکام مطلع گردیدند ایشان ہم
مثل جماعت اوّل واقف گردیدند گو بصنعت
خط و کتابت مہارت نداشتہ باشند پس
اعلام ناواقفان دیگر بر ذمۂ ایشان ہم
لازم گردید و ہمہ را در مقدمہ اطاعت اصل
حاکم و امتثال احکام او مساوی انکسے از

راتون تلاشین حکمون مندرج پروانون کے کہ مقدمات
بندوبست کاروبار مین اون کے وارد ہوتے
ہین مشغول رہتی ہین اور اطلاع پاتی ہی احکام
مذکور پر بیچ سرانجام کامون طلب کیئے گئے کے سرگرم
ہوتے ہین لیکن اِس سبب سے کہ کہا جانا پروانون کا
اطراف ہندوستان مین بیچ زبان فارسی کے مروج ہی
اور اوپر بعضے اصطلاحون قواعد احکام کے مشتمل
ہوتا ہے اور بعضے اونکے زبان فارسی مین مہارت رکہتے
ہین اور بعضے نہین رکہتے اور اِسی طرح بعضے
اصطلاحات مندرجہ پر بسبب ملاقات حاضر ہونے
دربار کے اطلاع رکہتے ہین اور بعضے نہین اِسلیئے جیسا کہ
اوپر ذمۂ ناواقفون ذکر کیے گئے کے سرانجام کرنا
حکمون مذکور کا لازم ہے اِسی طرح تلاش اونکی واقفون
سے بھی لازم ہے اور جیسے کہ اوپر ذمہ واقفون
کے تعمیل حکمون مذکور کے لازم ہے اِسی طرح
آگاہ کرنا ناواقفون کا بھی اور جب ناواقف اوس
احکام پر مطلع ہوگئے تب وہ بھی مثل جماعت اوّل کے
واقف ہوگئے گو صنعت لکھنے پڑہنے مین مہارت
نہ رکہتے ہون پس آگاہ کرنا اور ناواقفون کا اوپر
ذمہ انکے بہی لازم ہوا اور سب پر مقدمہ فرمانبرداری
اصل حاکم کے اور بجا لانے اوسکے حکمون کے برابر
ہین کوئی اون مین۔

ایشان بسبب واقفیت مذکورہ اصل حاکم
نشدہ و دیگرے بسبب شنیدن احکام خواز
زبان آن شخص اوّل از زمرہ نوکران او نگردیدہ
بلکہ ہر ہا را باید کہ در سرانجام کردن مہمات
مذکورہ کوشش نمایند و از گفتگوئے فضول
کہ در امثال احکام مذکورہ چندان دخل
نمیدارد اجتناب ورزند ہمچنین بندگان
حق جل وعلا را باید کہ دائما در تفتیش
احکام مندرجہ قرآن مجید مستغرق
الہمت باشند لیکن ازبسکہ قرآن مجید
در زبان عربی است و مشتمل بر اصطلاحات
شرعیہ پس آنانکہ لسان مذکور ہمارے
نمیدارند و بر اصطلاحات مسطورہ مطلع
نشدہ اند لابد بر ذمہ ایشان استفسار
این معنی از ماہران لسان عربی و واقفان
سیرۃ نبوی لازم آمد و اعلام ناواقفان
بر ذمہ واقفان واجب گردیدہ و بعد اطلاع
بر احکام شرعیہ امر بالمعروف و نہی
عن المنکر بر ذمہ ہر کس واجب شد و احتراز
از تدقیقات زائدہ شعار عبودیت شمردہ شد
و تقلید محض بنسبت انبیاء علیہم السلام
ہر کس را لازم آمد بالجملہ تقلید نبی امّی
فخر ماست تاج لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ

اون مین سے بسبب واقفیت مذکور کے اصل حاکم نہین
ہوگیا ہے اور دوسرا بسبب سُننے حکمون اپنے کے
زبان شخص اوّل سے اوسکے نوکرون سے نہین ہوگیا
ہے بلکہ سب کو چاہئے کہ سرانجام کرنے مہم
مذکورہ مین کوشش کرین اور گفتگو سے بیکار سے کہ
بجالانے حکمون مذکورہ مین چندان دخل نہین رکھتے
ہمچنین ایسا ہے بندگان حق تعالے کو چاہیے کہ ہمیشہ
تلاش حکمون مندرج قرآن شریف مین دلسے مشغول
رہین لیکن اِس سبب سے کہ قرآن مجید زبان عربے
مین ہے اور ملا ہوا ہے اصطلاحون شرعی پر پس
وہ لوگ کہ زبان مذکور مین مہارت نہین رکھتے اور
اصطلاحون مذکور پر مطلع نہین ہوئے ہین ضرور
اونکے ذمہ پر دریافت اِس معنے کا جاننے والون
زبان عربی اور واقفون خصلت پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم سے لازم پڑا اور آگاہ کرنا ناواقفون کا
اوپر ذمہ واقفون کے واجب ہوا اور بعد
اطلاع کے احکام شرعی پر امر معروف اور نہی
منکر اوپر ذمہ سب کے واجب ہوا اور بچنا
باریکیون زائد سے طریقہ عبودیت گنا گیا اور
تقلید صرف بنسبت نبیون کے کہ اون پر سلام
ہو سب پر لازم آئے خلاصہ یہ کہ تقلید سے
اُمّی کے مخر ہمارا ہے اور تاج ترجمہ البتہ تحقیق ہے
واسطے تمہارے بیچ رسول خدا کے۔

اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ بر سر داریم
وخلعت نَحْنُ اُمَّةٌ وَّاحِدَةٌ لَا نُكَذِّبُ وَلَا
نُحَسِّبُ در بر از ہمہ فنون دانشمندی
وصنایع فضیلت نمائے بیزاریم وزیادہ
سنتہا بنویہ ذربر دار وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى
ذٰلِكَ حَمْدًا كَثِيْرًا **مسئلہ ثانیہ**
تہتام بلیغ بحافظت اوضاع محدثہ درباب
زی ولباس ودرباب رفتار وگفتار ودر
باب تعیین اوقات خلوت وجلوت وہیات
نشست وبرخاست وتحیتہ وملاقات
وتشخیص افعال واقوال مخصوصہ درباب
تعظیم واکرام وخطاب وکلام وتخصیص بعضے
ایام بعقد محافل ہم شربان مجالس ویاران
موانس وعقید تمندان حقیقی واخلاص کیشان
تحقیقی وامثال آن کہ درارباب مناصب
شرعیہ مثل علماء وقضاۃ واولاد وتلامذہ
ایشان یا درمقلدان کبراے صوفیہ
مثل سجادہ نشینان مشایخ کرام ومریدان
ایشان یا درمدعیان مقام ترک وتجرید
مثل خانقاہ نشینان وسرگروہان
آزادان قلندریہ ومداریہ وجلالیہ و
اتباع ایشان کہ محض بنا بر حفظ شعار
منصب خود واسلاف خود ورعایت

پیروی اچھی - تہر پر کہتے ہین ہم اور خلعت -
حدیث کہ ہم گروہ ناخواندہ ہین نہ ہم لکھتے ہین
اور نہ حساب جانتے ہین - بیچ بغل کے تمام فنون عقلمندی
اور کاریگریون فضیلت ظاہر کرنے والے سے بیزار
ہین ہم اور خوان سنت نبوی سے جھوٹھا اوٹھانے
والے - اور تعریف کرتے ہین اللہ کے اوپر
بہت تعریف - **مسئلہ دوسرا** اہتمام بہت
ساتھہ نگہبانی نئے وضعون کے بیچ مقدمہ وضع
اور لباس کے اور چلنے اور گفتگو کرنے کے اور معین
کرنے وقتون تنہائی اور مجمع مین بیٹھنے کے اور صورتون
بیٹھنے اوٹھنے اور سلام اور ملاقات کی اور معین کرنا
کامون اور باتون خاص کا باب تعظیم اور تکریم اور
بولنے اور بات کرنین اور خاص کرنا بعضے دنون کا
ساتھہ منعقد کرنے مجلس نشین اور یاران غمخوار
اور معتقدون حقیقی اور اخلاص مندون تحقیقی اور
مانند انکے کے کہ بیچ منصب دارون شرعی مثل عالمون
اور قاضیون اور اولاد اور شاگردون ان کی یا بیچ
مقلدون بڑے صوفیون کے مانند سجادہ نشینون
مشایخ بزرگ اور مریدون اون کے کی یا بیچ دعوے
کرنیوالون مقام ترک اور تنہائی کے مانند خانقاہ کے
بیٹھنے والون کے اور سرداران اون اور قلندریون اور
مداریون اور جلالیون اور پیرون اون کی کی بمحض اسطے
محفوظ رکھنے طریق منصب اپنے اور بزرگون اپنے اور ریت

امتیاز خود و کبرا خود از سائر مسلمین مروج
گردیدہ مثل اجتناب از نکاح باوجود استطاعت
محض بنابر حفظ عنوان درویشی یا احتراز
از مکاسب معائبہ باوجود فراغت اوقات
از ضروریات معادیہ و معاشیہ و باوجود
عروض افلاس و سنوح حاجات بحدی کہ
باعث تحمل مذلات سوال حالے و قالے
گردند پس باوجود انہمہ محض بنابر حفظ
عنوان خاندان مکاسب را از جنس بواعث
لحوق عار و موجبات عود شناعت
شمردہ ازان اجتناب مے ورزند اگرچہ
آنرا از ممنوعات شرعیہ نے دانند و مثل
احداث تعظیمات قولیہ و فعلیہ در مقام
سلام علیک و مصافحہ عند الملاقات
و مثل اعتبار شدید بتروبیج القاب مشعرہ
بر مناصب شرعیہ رفیعہ مثل مولوی فلانی
و شاہ فلانی و امثال آن از امور بشمار
کہ تعداد آن در ین چند اوراق خیلے متعذر
مینماید ہمہ از جنس بدعات حکمیہ است بنسبت
عقلاء ایشان کہ امور مذکورہ را باوجودے
کہ از جنس لغو و لاطائل دانستہ اند محض
بنابر حفظ عنوان خاندان بعمل مے آرند
و ما بہ نسبت سفہاء ایشان کہ امثال

تمام رہنا اپنے اور بزرگون اپنے کے تمام مسلمانون سے
کروج ہوا ہے جیسے بچنا نکاح سے باوجود مقدور کے
فقط واسطے حفاظت طریق درویشی کے یا بچنا
کسب معاش سے باوجود فراغت اوقات کے ضروریات
آخرت اور زندگانی سے اور باوجود پیش آنے مفلسی
اور واقع ہونے حاجتون کے ساتھ اس حد کے کہ سبب
اوٹھانے ذلتون سوال کے طور صورت بنانے یا زبان سے
کہنے کا ہووین پس باوجود اس سبکے محض واسطے محافظت
طریق خاندان کے کسب کرنیکو سب جنس سے لاحق
ہونے عار اور باعث رجوع ہونے طعن کا جانکر اوس سے
پرہیز کرتے ہین اگرچہ اسکو ممنوعات شرعی سے نہین
جانتے اور مانند بنانے تعظیمون زبانی اور فعلی بجائے
سلام علیک اور مصافحہ وقت ملاقات کے اور مثل اہتمام
بہت رواج دینے القاب کے وہ فقد کرنیوالے اوپر
منصب شرعی بلند کے ہین جیسے مولوی فلانے
اور شاہ فلانے اور مانند اسکے کا مون بیشمار سے
کہ گنتے اونکی اس چند ورقون مین مشکل ہے سب قسم
بہ نسبت عقلمندون انکے کے بعنون حکمے سے ہے
کہ کامون مذکور کو باوجود اسکے کہ قسم لغو اور بیکار
سے جانتے ہین محض واسطے نگاہبانی طریق خاندان
کے عمل مین لاتے ہین اور بہ نسبت بے وقوفون
انکے کہ مثل

این سفاہات را عین کمالات دانستہ
اہتمام بحافظت این اشیاء محدثہ بیش
از بیش بر روی کار مے آرند پس امور
مذکورہ بہ نسبت ایشان از قبیل بدعات
حقیقیہ است کہ از عنوانات شنیعہ شرعیہ شمردہ میشود
و اما آنچہ از عنوانات امور عادیہ شمردہ میشود
مثل روی سیاہیان و امثال ایشان
پس انا نحن فیہ خارج است مسئلہ ثالثہ
التزام بعضے مباحات شرعیہ محض بنا بر تقلید
آبا و اجداد و بنا بر موافقہ اقران و اخوان
بدون ظن حصول منفعتے از منافع اخرویہ و یا
غرضے از اغراض دنیویہ ہمہ از قبیل بدعات
حکمیہ است و بہ نسبت اکثر اہل زمان اما بہ نسبت
بعضے از ایشان پس از قبیل شرک و بہ نسبت
بعضے از قبیل بدعت حقیقیہ و بہ نسبت بعضے
از قبیل امور عادیہ و بہ نسبت بعضے از امور
لہو یہ تفصیل این اجمال آنکہ چنانکہ ہر چند
شارع جل جلالہ بعضے احکام شرعیہ را
بنا بر رعایت بعضے مصالح معاشیہ یا معادیہ
مقرر فرمودہ است مثل تعیین صلوٰۃ برائے
توجہ الی اللہ و رخص مسافر برائے دفع مشقت
و عدہ برائے استبراء رحم و امثال آن
اما عباد را باید کہ قطع نظر از مصالح کردہ

اس بیوقوفی کو عین کمال جانکر اہتمام بگھبانے
ان چیزون مے کا زیادہ حد سے کام مین لاتے ہین
پس کام مذکور بہ نسبت ان کے قسم بدعت حقیقی سے ہین
کہ شمار منصبون شرعی سے گنے جاتے ہین اور جو کچھ
کہ شمار کاموں دنیا سے شمار کیے جاتے ہین جیسے
روی سیاہیون کے اور مانند اسکے پس وہ
بحث ہمارے سے کہ ہم انمین بحث کرتے ہین باہر
ہے مسئلہ ثالثہ التزام کرنا بعضے جائز کاموں شرعی کا
کہ صرف واسطے پیروی باپ دادون کے اور
واسطے موافقت ہمسرون اور بھائیون کے کرتے
ہین اگرچہ گمان حصول کسی نفع کے نفعون آخرت
سے یا کسی غرض کے غرضون دنیا سے نہو یہہ
سب قسم بدعت حکمیہ سے ہے بہ نسبت اکثر لوگون اس
زمانہ کے اور بہ نسبت بعضون کے اونسے قسم شرک
سے اور بہ نسبت بعضون کے قسم بدعت حقیقی سے اور
بہ نسبت بعضون کے قسم کاموں معاش سے اور بہ نسبت
بعضون کے کاموں کھیل اور لغو سے ہے تفصیل
اس اجمال کی یہ ہے جیسے کہ ہر چند شارع جل شانہ
بعضے حکموں شرعی کو واسطے رعایت بعضے مصلحتون
دنیا یا آخرت کے مقرر فرمایا ہے جیسے تعیین نماز
کیواسطے متوجہ ہونے طرف خدا کے اور رخصت مسافر کی واسطے
رفع کرنے مشقت کے اور عدہ واسطے پاک کرنی رحم کی اور جو اسی
اسکی ہے کہ بندونکو چاہیے کہ قطع نظر مصلحتون سے کہ کے

در محافظت نفس صورة احکام شرعیہ سعی
بلیغ نمایند و بنا بر ظن حصول مصلحت شرعیہ
در غیر صور معینہ بالکل وجہ ہرگز در اقامت
صورة مذکورہ مداہنت نہ نمایند
و تبدیل و تغییر را در آن راہ ندہند مثلاً
در محافظت صورة نماز اگرچہ عاطل از
معنے حضور باشد سعے بلیغ باید کرد و در مراقبہ
معیت ذاتیہ را اگرچہ سراسر پر از معنے
حضور باشد در عوض او استعمال نباید کرد
و در سفر بے مشقت اعراض از رخص شرعیہ
نباید کرد و در صنائع شاقہ مثل حدادة
و امثال آن کہ بمراتب اشق از سفر باشد
رخصتے مذکور را استعمال نباید نمود و بر تقدیر
یقین بخلو رحم از علوق عدت نباید گذاشت
بالجملہ در احکام شرعیہ در باب اطاعت
شارع قطع نظر از مصالح مرعیہ خود مقصود
لذاتہا گردیدہ ہمچنین بعضے از عقلاء تجربہ کار
بعضے از اشیاء مباحہ را بنا بر بعضے مصالح
معاشیہ ترویج مے نمایند پس کسانیکہ
طالب مصالح مذکورہ میباشند صورة
مروجہ را اقرب طرق حصول مصالح
مذکورہ دانستہ بعمل مے آرند آخر شدہ شدہ
در عوام الناس و امیر و سایر مے گردد

نگہبانی اصل صورت حکمون شرعی مین کوشش بہت
کرین اور بسبب گمان حاصل ہونے مصلحت رعایت
کی گئی ہیچ ماسوائے صورت مقررہ کے اچھی طرح ہرگز
قائم کرنی صورت مذکور مین سستی نکرین اور تبدیل اور تغیر کو
اوسمین دخل نہ دین جیسے ہیچ حفاظت صورت نماز کے
اگرچہ خالے ہونے حضور قلبی سے ہو کوشش تمام چاہیے
اور مراقبہ معیت ذاتی کا اگرچہ سراسر بھرا ہوا معنے حضور
سے ہو نماز کے بدلے عمل مین نہ لاوین اور سفر مین مشقت
مین ہو نہ پہنچاوین رخصتون شرعی سے نہ چاہیے اور کام ایسے
مشقت مین مثل کام لوہاری اور مانند اوسکی کے کہ
بہت مشکل سفر سے ہو رخصت مذکورہ کا استعمال نکرنا چاہیے
اور بر تقدیر یقین خالی ہونے رحم کے معنے بستہ
ہونے علقہ سے عدت چھوڑنی نہ چاہیئے خلاصہ یہ کہ صورت
احکام شرعی کے فرمان برداری شارع مین قطع نظر
مصلحتون بر عایت کی گئی سے بالذات مقصود
ہوئی ہے اسیطرح بعضے عقلمند تجربہ کار بعضی چیزون
مباح کو بسبب بعضے مصلحتون دنیا کی رواج دیتے
ہین پس جو لوگ کہ طلبگار مصلحت مذکور ہوتے ہین
صورت مروجہ کو نزدیک ترین رستون حاصل
کرنے مصلحت مذکور کا جانکر عمل مین لاتے ہین
آخر ہوتے ہوتے عوام لوگون مین وہ رواج مروج
اور مشہور رہتا ہے۔

ومصلحت مذکورہ در اکثر ناس پوشیدہ و باختفامی رو
وصورۃ مروجہ مسلم خواص و عوام میشود و اکثر
اشخاص در محافظ نفس آنصورۃ مروجہ قطع نظر
بر اشتمال او بر مصلحت مذکورہ جد و جہد
بلیغ مینمایند چنانچہ اگر مصلحت مذکورہ از
صورۃ مسطورہ منفقود گردد بلکہ در التزام
آن لحوق انواع مضرات منظر آید ہرگز آنرا
از دست ندہند و ہمچنین اگر برائے حصول
مصلحت مذکورہ طریقے دیگر غیر صورت
مروجہ میسر الحصول باشد ہرگز تبدیل
آن روا ندارند و تارک صورۃ مذکورہ در میان
ایشان آنقدر مطعون و ملام گردد کہ
تارک اصل مصلحت آن قدر مطعون
و ملام نگردد پس درین ہنگام آنصورت
مروجہ را رسم میگویند مثلاً عقلاء سلف
بنا بر ایصال ثواب صدقات بموتے
اموات اطعام طعام مقرر کردہ بودند
واز بسکہ محتاجین اقرباء و ارباب مصائب
مطلق صدقات مقدم اند بر غیر اقرباء
بنابران محتاجین اقرباء را تقدیم میکردند
واین امر شدہ شدہ درین زمان بحدی
رسیدہ کہ در باب تقسیم طعام سیوم و
چہلم و اعراس میان اقرباء معنی تصدق

اور مصلحت مذکور اکثر لوگون مین پوشیدہ ہو جاتے
ہے اور صورت رواج پائی ہوئی سب خاص اور عام
مین مسلم ہوتی ہے اور اکثر لوگ حفاظت خاص اوس
صورت مروجہ مین قطع نظر ملے ہوئے اوسکے مصلحت
مذکور پر بہت کوشش حد سے زیادہ کرتے ہین جیسے
کہ اگر چہ مصلحت مذکور اوس صورت مسطورہ مین
سے جاتی رہے بلکہ لازم پکڑنے اوسکے مین پیش آنا
طرح طرح کی مضرتون کا نظر آوے ہرگز اوس کو ہاتھ سے
نہین چھوڑتے اسی طرح اگر واسطے حاصل ہونی مصلحت
مذکور کے رستہ دوسرا سوائے صورت مروجہ کے
آسان حصول مین ہو ہرگز تبدیل اوسکی جائز نہین کہتے
اور ترک کرنیوالا صورت مذکور کا درمیان اُن کے
اسقدر محل طعنہ اور ملامت کا ہوتا ہے کہ چھوڑنے والا
اصل مصلحت کا اسقدر طعنہ دیا گیا اور ملامت کیا گیا
نہین ہوتا ہے پس اسوقت اُسصورت مروجہ کو رسم
کہتے ہین مثلاً پہلے عقلمندون نے واسطے پہنچانی
ثواب خیرات کے طرف میتون کی کہانا کہلانا مقرر کیا
تھا اور چونکہ محتاج اقربا دینے مین ہر صدقات
کے غیر اقربا پر مقدم ہین اس نظر سے محتاج
اقربا کو مقدم کرتے تھے اور یہ کام ہوتے ہوتے
اس زمانہ مین اس حد کو پہونچا کہ بانٹنے کھانا سیوم
اور چہلم اور عرسون مین درمیان اقربا کے
بٹنے صدقہ کے

عن المیت و قضاء حاجت محتاجین اصلا
ملحوظ نیست حتی که اگر لفظ تصدق عن المیت
و قضاء حاجت محتاجین بر زبان رانند
اغلب که اکثر اقربا و اهل عزت طعام مذکوره
را قبول ننمایند بلکه آنرا بمثابه سب و شتم
در حق خود تصور کنند و تقسیم طعام بجهت
مسلم خاص و عام گردیده که اگر شخصی
انواع صدقات برای اموات خود نماید
اما تقسیم طعام بطریق مروج بعمل نیارد
بجهت مطعون و ملام گردد و اگر گاهی
تصدق برای ایشان بعمل نیاورد لیکن
تقسیم مذکور بطریق مروج نماید هرگز نوعی
از طعن و ملامت بسوی او عائد نگردد پس
تقسیم طعام مذکور درین زمان از قسم رسوم است نه
از قسم عبادات پس کسیکه آنرا از قسم رسوم دانسته
بعمل می آرد و در حق او از قسم بدعات حکمیه است
و کسیکه آنرا موجب ثواب اموات دانسته
بعمل می آرد در حق او از قسم بدعات
حقیقیه است و کسیکه آنرا باعث توجه ارواح
اموات و جالب رضای ایشان دانسته
بعمل می آرد و باز توجه ارواح ایشانرا
سبب قضای حوائج خود و علة حصول
مقاصد خود میدانند همچنین تمام رسوم

میت کیطرف سے اور ما دا کرنا حاجت محتاجون کا بالکل
خیال مین نہین ہے یہانتک کہ اگر لفظ صدقہ میت یا حاجت
روائی محتاجون کا زبان پر آوے تو غالب ہے کہ اکثر اقربا
اہل عزت اوس کہانے مذکور کو قبول نہ کرین بلکہ اوسکو
مانند تبرا اور برا کہنے کے اپنے حق مین تصور کرین اور
تقسیم کہانے کے اس حد مین مسلم خاص و عام
ہوئی ہے کہ اگر کوئی شخص طرح بطرح کے صدقے واسطے
مردون اپنے کے کرے مگر تقسیم کہانے کے بدستور مروج
عمل مین نہ لاوے نہایت لائق طعنہ اور ملامت کے
ہوتا ہے اور اگر کبھی خیرات واسطے اون کے نہ کرے
لیکن تقسیم مذکور بطور رواج کے کرے ہرگز کسی طرح کا
طعن اور ملامت اوس کیطرف نہین آتا ہے پس تقسیم
کہانے کی اس زمانہ مین قسم رسمون سے ہے نہ
قسم عبادتون سے پس جو کوئی اسکو قسم رسم سے
جانکر عمل مین لاوے اوس کے حق مین قسم بدعتون
حکمیہ سے ہے اور جو کوئی اسکو باعث ثواب
مردون کا جانکر عمل مین لاوے اوس کے حق مین
قسم بدعتون حقیقی سے ہے اور جو کوئی اسکے
تئین سبب توجہ ارواح مردون کا اور باعث
رضامندی اون کا جانکر عمل مین لاوے اور پھر
توجہ ارواح اون کے کو سبب روا ہونے حاجتون
اپنے کا اور سبب بر آنے مقصدون اپنے کا
جانے اور اسیطرح چھوڑنے رسمون مذکور کو

مذکورہ را امورث طرد و لعن ایشان
فہمیدہ و آنرا موجب نکبت و بال و علت
برہمی مقاصد خود و پریشانی مطالب
خود دانستہ از ان اجتناب ورزد و حق
او از قسم شرک است و کسیکہ بنا بر حصول
کردن معرفت و روشناسی در سرکار
امیری از امراء بطریق ہدایا طعام مذکورہ
بتقریب سیوم و چہلم بعمل مے آرد و حق او
از قسم امور معاشیہ است و کسیکہ محض
بنا بر اجتماع احبا بجہت اتفاق و بعض
اوقات تقریبات مذکورہ را بردوی کار
مے آرد و حق او از قسم لہو است پس اگر
مبلغ خطیر دران صرف کند و حد اسراف
داخل خواہد گردید بالجملہ معنے رسم ہمین
است کہ امرے محدث از مباحات شرعیہ
درمیان اکثر طوائف انام عوام بطریق
التزام مروج بحدے شدہ باشد کہ تارک
آن امر درمیان اکثر ایشان مطعون
و ملام گردد و تعامل در آن امر درمیان
اکثر ناس بنا بر مجرد تقلید اسلاف یا
موافقت اقران و اخوان قطع نظر از
حصول منفعت و لحوق مضرت جاری
شدہ باشد پس ہمین امر را رسم میگوئیم

مذکور کو باعث دوری اور لعن اون کا سمجھے اور اوسکے
تئین سبب مصیبت اور وبال اور موجب برہم ہونے
مقصدون اپنے اور پریشانی مطلبون اپنے کا جانکر
اوس سے پرہیز کرے اوس کے حق مین قسم
شرک سے ہے اور جو کوئے بہ سبب حاصل کرنے
ملاقات اور آشنائی کے سرکار مین کسی امیر کے
امیرون سے بطور ہدیہ کے کہانا مذکور بتقریب
سیوم اور چہلم سے بہیجے اوسکے حق مین قسم کامون
معاش سے ہے اور جو کوئے صرف واسطے جمع ہونے
دوستون کے بسبب اتفاق بعضے وقت تقریبین
مذکور ظہور مین لاوے اوسکے حق مین قسم کہیل سے
ہے پس اگر روپیہ بہت اوس مین صرف کرے حد اسراف
مین داخل ہوگا خلاصہ معنے رسم کے یہ ہین کہ جو کام
نیا مباحون شرعے سے درمیان اکثر عام
لوگون کے بطریق لازم پکڑنے کے مروج اس
حد کو ہوا ہو کہ ترک کرنے والا اوسکا درمیان
اکثر اون کے طعنہ دیا گیا اور ملامت کیا گیا
ہوتا ہے اور عمل درآمد اوس کام مین بیچ اکثر
لوگون کے بہ سبب محض پیروی بزرگون کے
یا موافقت ہمسرون اور بہائیون کے قطع نظر
حاصل ہونے نفع یا لاحق ہونے ضرر کے
جاری ہوا ہو پس ایسی کام کو
ہم رسم کہتے ہین ۔

پس باید دانست کہ ہمہ رسوم شادی و ماتم
و ولادت و ختنہ و رسومیکہ از عنوانات
شرافت در عوام الناس شمردہ میشود
مثل مغالات در باب مہر یعنے کثرت مقدار
و مثل اجتناب از حرف و صنائع در باب
مکاسب باوجود احتیاج بسوئے آن
و مثل احتراز زن بیوہ از نکاح ثانی و مثل
استنکاف از اشتغال بحوائج خود از بیع
و شراء و برداشتن اسباب خود بر دوش
و ہمچنین استنکاف پیرزادہا و مولوی
زادہا از زمی و لباس سپاہیان از
حمل سلاح و امثال آن ہمہ از قبیل بدعات
حکمیہ است بنسبت اکثر ناس **مسئلہ**
رابعہ اتباع انبیاء علیہم السلام
در احکام مختصہ بنفوس شریفہ ایشان
یا در زلات صادرہ از مقتضی بشریت
ایشان یا در احکام مختصہ ببعضے از افراد
امتیان ایشان بنص ایشان مثل
عدم انتقاض وضو بنوم و حلت
ما فوق الاربع در باب نکاح کہ مخصوص
بآنجناب است و مثل استغفار برای مشرک
و نماز بر جنازہ منافق کہ بطریق زلت
واقع گردید و مثل امتناع از نکاح ثانی

پس جاننا چاہیئے کہ تمام رسمین شادی اور غمے اور پیدا
ہونے اور ختنہ کے اور جو رسمین کہ علامات شرافت
سے عوام الناس مین گنے جاتے ہین جیسے زیادتی
مہر کے باب مین یعنے بہت ہونا مقدار کا اور مثل پرہیز
کرنے کے پیشون اور کاریگرون سے باب کسب معاش
مین باوجود احتیاج کیطرف اوسکے اور مانند بچھو عورت
بیوہ کے نکاح دوسرے سے اور مانند بچنے اجلنے
مشغول ہونے کو اپنے حاجتون مین خرید و فروخت
سے اور اوٹھانے اسباب اپنے سے کندھے پر
اور اسی طرح مکروہ جاننا پیرزادون اور مولوی زادون کا
وضع اور لباس سپاہیون کا اور نہانے ہتھیار سے
اور مانند اس کے سب بدعتون حکمیہ سے ہے بہ نسبت
اکثر لوگون کے **مسئلہ چوتھا** اتباع پیغمبرون کا
کہ اوپر ان کے سلام ہو ساتہ اون حکمون کے کہ
خاص ہین اون کی ذات شریف سے یا نفع بشرون
مین کہ بمقتضائی انسانیت صادر ہوئے ہین اون
سے یا اون حکمون مین کہ خاص ہین بعضے افراد
امت اونکی سے نص کے ساتہ جیسے نہ ٹوٹنا وضو کا
سونے سے اور حلال ہونا زیادہ چار عورتون سے
نکاح کے باب مین کہ خصوصیت آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کے ہے اور مانند طلب مغفرت مشرک
اور نماز اوپر جنازہ منافق کے کہ بطور لغزش واقع
ہوئی ہے اور مانند منع ہونے نکاح دوسری کے

کہ مختص باز واج مطہرات و اجتناب
از اخذ صدقات واجبہ از زکوٰۃ و صدقہ
عید الفطر و نذر و کفارات کہ مختص بہ نبی
ہاشم است و کفایت شہادت شاہد واحد
در مقام شہادت شاہدین کہ مختص
بذی الشہادتین است و حکم قطعی بدخول
جنت کہ مختص ببعضی صحابہ و اہل بیت است
و امثال این امور از اقبح بدعات حقیقیہ
است اگر اعتقاد بعموم احکام مذکورہ داشتہ
باشد و ابتداع زلات باعث حصول ثواب
دانستہ باشد و از بدعات حکمیہ است اگر
فقط عمل بآن کردہ باشد بشرطیکہ آن
عمل از ممنوعات شرعیہ نباشد مثل نکاح
ما فوق الاربعہ و مثل جمیع زلات مسئلہ
خامسہ اقتدار صحابہ و تابعین و تبع
تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین
در امور یکہ از بعضے ایشان بطریق ندرۃ
صادر شدہ و بحد رواج و تعامل بلا نکیر
نرسیدہ و دلیل از کتاب و سنت و قیاس
صحیح منقول از مجتہدین بر آن قائم
نگردیدہ مثل استمداد از اہل قبور کہ از
اعرابی در زمان امیر المومنین حضرت عمرؓ منقول است
و مثل زیارت قبور

کہ خاص ساتھ بیویون پاک آنحضرت کے ہے اور بچنا
صدقون واجب زکوٰۃ اور صدقہ عید اور نذر اور
کفارہ سے کہ خاصہ بنی ہاشم کا ہے اور کافی ہونا
گواہی ایک گواہ کا مقام گواہی دو گواہون مین کے
خاص ہے ساتھ ذو شہادتین کے اور حکم قطعی
داخل ہونے جنت کا خاص ہے ساتھ بعضے صحابہ
اور اہل بیت کے اور مثل ان کامون کے بدترین بدعتون
حقیقی سے ہے اگر عقیدہ جام ہونے ان
حکمون مذکور کا رکھتا ہو اور پیروی کرنے کو لغزشون
کے باعث حصول ثواب کا جانتا ہو اور بدعتون
حکمیہ سے ہے اگر فقط عمل اوسپر کیا ہو بشرطیکہ
وہ کام ممنوعات شرعیہ سے نہو مثل نکاح زیادہ
چار سے اور مانند سب لغزشون کے مسئلہ
پانچوان پیروی صحابہ اور تابعین اور
تبع تابعین کے کہ رضامندی ہو اللہ کے اون
سب پر اون کامون مین کہ بعضون اونکے سے بطور
نادر ظہور مین آئے اور ساتھ صدر رواج اور عمل آمد
بغیر انکار کے نہ پہونچے اور اسپر دلیل قرآن اور
حدیث اور قیاس صحیح کہ نقل کیا گیا ہو مجتہدون
سے قائم نہوئے جیسے مدد مانگنے اہل قبور سے
کہ ایک اعرابی سے زمانہ خلافت امیر المومنین
عمرؓ مین نقل کے گئے ہے اور مثل زیارت
قبرون کے

در حق نساء منقول از حضرت عائشہ و حکم
بجواز متعہ و جواز مسح رجلین در وضو
منقول از ابن عباس و نواختن عود
از عبد اللہ بن جعفر و حکم بحلۃ مطلقہ ثلثہ
بجرد نکاح ثانی خالے از وطی منقول از
سعید بن المسیب و ہمچنین در امور یکہ
ہر چند در آن از منہ ظاہر شد لیکن انکار
اہل حق در ہمان از منہ بر آن متوجہ گردیدہ
مثل جلوس امراء بر تخت حکومت و قیام
ملازمان روبروی آن منقول از معاویہ
بن سفیان و جلوس بر منبر در خطبہ منقول
از ایشان و سائر بنی امیہ و برداشتن
دست برائے دعا در خطبہ جمعہ منقول از بعض
روسائے بنی امیہ و بنا منبر در عیدگاہ و تقدیم
خطبہ بر صلوٰۃ منقول از ایشان و امثال
آن از امورے کہ در آن وقت ظاہر شدہ
اما انکار اہل حق بر آن متوجہ گردیدہ ہمراز
قبیل بدعات حقیقیہ است اگر فاعلش آنرا
از قبیل ملحق بالسنۃ شمردہ اقتدا ایشان
مینماید والا از قبیل بدعات حکمیہ است اگر
از منوعات شرعیہ نباشد **مسئلہ سادسہ**
باید دانست کہ ہر چند در شرع شریف بسیارے
از افعال و اقوال و اخلاق از شعب کفر و نفاق

بیچ حق عورتون کے کہ نقل کی گئی ہے حضرت عائشہ سے
اور حکم حلال ہونے متعہ کا اور جائز ہونے مسح دونو
پائون کا وضو مین نقل کیا گیا ہے ابن عباس سے اور بجانا
عود کا عبد اللہ بن جعفر سے اور حکم حلال ہونے تین طلاق
دیگئی کا بجرد نکاح دوسرے کے بے جماع کے نقل کیا گیا ہے
سعید بن مسیب سے اور اسی طرح اون کامون مین کہ ہر چند
اوس زمانہ مین ظاہر ہوئی لیکن انکار حق والون کا اوسی زمانہ
مین اوسپر ہوتا رہا جیسے بیٹھنا امیرون کا تخت حکومت
پر اور کھڑے رہنا نوکرون کا روبرو انکے نقل کیا گیا ہے
معاویہ بن سفیان سے اور بیٹھنا اوپر منبر کے خطبہ مین
نقل کیا گیا ہے اونسے اور تمام بنی امیہ سے اور
اوٹھانا ہاتھ واسطے دعا کے اندر خطبہ جمعہ کے نقل کیا گیا
ہے بعض سردارون بنی امیہ سے اور بنانا منبر کا عیدگاہ
مین اور مقدم کرنا خطبہ کو اوپر نماز کے نقل
کیا گیا ہے اونسے اور مانند انکے اون کامون سے
کہ اوسوقت ظاہر ہوئی مگر انکار اہل حق کا اوسپر ہوتا
رہا سب قسم بدعتون حقیقی سے ہین اگر کرنیوالا
اوسکا اونکو ملحق بسنت شمار کرکے پیروی اون کی
کرے ورنہ قسم بدعت حکمیہ سے ہے اگر ممنوع
شرعی ہو **مسئلہ چھٹا** - جانا چاہیے کہ ہر چند شرع
شریف مین بہت سے کام اور باتین اور
خصلتین شاخون کفر اور
نفاق سے

شمرد مانداما از اطلاق لفظ کافر و منافق
بر شخصے خاص ہمین متبادر میشود کہ عقیدۂ کفر
و نفاق میدارد ہمچنین باید فہمید کہ ہر چند
ہزاران ہزار امور از قسم بدعت ست کہ
پارہ ازان بطریق نمونہ در ینمقام ذکر کردہ شد
اما از اطلاق لفظ مبتدع یا صاحب بدعت
بر شخصے خاص ہمین معنے فہمیدہ میشود کہ شخص
مذکور عقیدہ بدعت میدارد پس بنا بر
ارتکاب اقسام باقیہ از بدعت حقیقیہ و
جمیع اقسام بدعت حکمیہ مرتکب آنرا مبتدع
و صاحب بدعت نتوان گفت پس چنانکہ
از معدود کردن بعضے افعال و اقوال و
اخلاق از شعب کفر و نفاق مقصود ہمین است
کہ سامعین از آن اجتناب نمایند نہ آنکہ
آنچہ در قرآن مجید از احکام کفار و منافقین
از قسم قتل و نہب و سبی و ترقیق و وضع
جزیہ کہ در حق کفار وارد شدہ و حرمت
صلوۃ جنازہ و ممنوعیت زیارت قبور
ایشان و نہی از استغفار برائے اموات
ایشان کہ در حق منافقین وارد شدہ
بر صاحب افعال و اقوال و اخلاق مذکورہ
مطلقاً اجرا باید کرد ہمچنین از تعداد اقسام
بدعت در ینمقام مقصود ہمین است کہ

گنے گنین ہین مگر بولنے لفظ کافر اور منافق سے اوپر شخص
خاص کے یہی سمجھا جاتا ہے کہ عقیدہ کفر اور نفاق کا رکھتا
ہے اسیطرح چاہیئے سمجھنا کہ ہر چند ہزارون ہزار کام
قسم بدعت سے ہین کہ تھوڑا سا اون سے بطریق نمونہ
کے اسجگہ ذکر کیا گیا ہے مگر بولنے لفظ مبتدع یا صاحب
بدعت سے اوپر شخص خاص کے یہی معنے سمجھے جانے ہین
کہ شخص مذکور عقیدہ بدعت کا رکھتا ہے پس نسبت
کرنے بانے اقسام بدعت حقیقے سے اور تمام اقسام
بدعتون حکمی سے کرنے والے اوسکے کو مبتدع اور صاحب
بدعت نہ چاہیے کہنا پس جیسا کہ گنے بعضے کامون
اور باتون اور خصلتون کے شاخون کفر اور نفاق
سے مقصود یہ ہے کہ سننے والے اوس سے پرہیز
کرین نہ یہ کہ جو کچھ قرآن شریف مین حکمون کافرون
اور منافقون سے جیسے قتل اور غارتگری
اور بندی پکڑنے اور غلام بنانے اور جزیہ مقرر
کرنے سے کہ کافرون کے حق مین وارد ہوا ہے
اور حرام ہونے نماز جنازہ اور منع ہونے
زیارت قبورادن کے اور ممانعت مغفرت چاہنے
مردون اون کے کے کہ بیچ حق منافقون کے وارد
ہوئی ہے اوپر صاحب کامون اور صاحب
باتون اور صاحب خصلتون مذکور کے ہے
جاری کرنے چاہیئے اسی طرح گنے اقسام
بدعتون سے اس جگہ مقصد یہی ہے کہ۔

سامعین از جمیع اقسام مذکورہ اجتناب
نمایند و راہ سنت خالصہ اختیار کنند
زانکہ آنچہ در حدیث شریف از احکام مبتدعین
و اہل بدعات از قسم حبط اعمال ایشان و حرمت
توقیر ایشان و اجتناب از عیادت
ایشان و احتراز از مجالسۃ و مخالطت
ایشان و ممنوعیت ابتدار و مفاتحہ
در کلام و سلام با ایشان بر مرتکب قسمی از
اقسام مذکورہ مطلقاً اجرا نمایند حاشا کہ
کسے از منصفان حق طلب این راہ افراط
و غلو پیماید نعوذ باللہ من ذلک فائدہ ثالثہ
در بیان آنچہ در بادی نظر مشتبہ ببدعت
میشود و فی الحقیقت در آن داخل نیست
و آن مشتملست بر چند مسائل مسئلہ اولے
جمع قرآن و ترتیب سور و نماز تراویح بہیئۃ
مخصوصہ و اذان اوّل برائے نماز جمعہ و
اعراب قرآن مجید و مناظرہ اہل بدعت
بدلائل نقلیہ و تصنیف کتب حدیث و تعیین
قواعد نحو و تنقید رواۃ حدیث و اشتغال
باستنباط احکام فقہیہ بقدر حاجت ہمہ از
قبیل ملحق بالسنت است کہ در قرون مشہود لہا
بالخیر مروج گردیدہ و بآن تعامل بلا نکیر
دران قرون جاری شدہ چنانچہ برہرہ

سننے والی تمام اقسام مذکورسی پرہیز کرین اور طریقہ
سنت خالص کا اختیار کرین نہ یہہ کہ جو کچھہ حدیث
شریف مین حکمون مبتدعین اور اہل بدعت سے
قسم ضائع ہونی اعمال اونکے اور حرام ہونے
تعظیم اونکے اور بیچنا بیمار پرسی اونکی اور پرہیز کرنا
ہمنشینی اور اختلاط سے اونکی اور ملاقت شروع
کلام اور سلام علیک سے ساتھ اونکے ہے اور فاعل
کسی قسم کے اقسام مذکورسے مطلقاً جاری کرین
خبردار کہ کوئی منصف حق چاہنے والا یہہ راہ زیادتی
اور حد سے بڑہنے کے چلے پناہ مانگتے ہین ہم
ساتھ خدا کے اس سے **فائدہ ثلثہ** اوسکے بیان
اوسکے کہ ظاہر نظر مین مشابہ ساتھ بدعت کے ہوتا
ہے اور حقیقت مین داخل بدعت نہین ہے اور
وہ ملا ہوا ہے چند مسئلون پر **مسئلہ پہلا**
جمع کرنا قرآن کا اور ترتیب سورتون کے اور
نماز تراویح صورت خاص پر اور اذان پہلی اسطے
نماز جمعہ کے اور زیر و زبر قرآن شریف کے اور
مناظرہ اہل بدعت سے ساتھ دلیلون نقلی کے اور تصنیف
کرنا کتابون حدیث کا اور بیان کرنا قاعدون نحو کا اور پرکہنا
راویون کے حدیث کی اور شغل نکالنے حکمون فقہ کا بقدر حاجت کے
سب قسم ملحق سنت سے ہے کہ زمانہ مین اون لوگون کے گواہی دیگئی
بہتری کی اونکی مروج ہوا اور عمل درآمد سے بلا انکار اون زمان
مین جاری ہوا جیسا کہ اوپر واقع ہون

فن تاریخ پوشیدہ نیست آری ہر شئی را از
اشیا ممدوحہ و شرعیہ مرتبہ است از مراتب
اہمیت و اہمیت و شرافت و اشرفیت و
حسن و احسنیت کہ از تغیر آن مرتبہ بدعت
لازم می آید قد جعل اللہ لکل شئ قدرا
مثلاً ترتیبی کہ در آیات قرآن فیما بینہا و
در تعوذ و بسملہ و سورہ فاتحہ با سور
قرآنی در نماز واقع است بمراتب اہم است از
ترتیب اسورہ فیما بینہا کہ اول از قسم سنت حقیقیہ است
و ثانی از قسم ملحق بسنۃ مثلاً ہر کسیکہ در
قراۃ صلوٰۃ تقدیم سورہ بر فاتحہ یا در مطلق
قراۃ تقدیم سورۃ واحدہ بتقدیم و تاخیر
آیات بعمل آرد زجر شرعی بحدی باو متوجہ
خواہد گردید یا حرمان از ادراک فضیلت
قراۃ قرآن بوجہی لاحق حال او خواہد شد
کہ بعدم رعایت ترتیب سور در قرأت قرآن
عشر عشیر آن نخواہد شد پس کسیکہ ترتیب
سور را مثل ترتیب اول دانستہ سعی بلیغ
در رعایت آن یا انکار شدید بر عدم رعایت
آن نماید البتہ ترتیب مذکور بنسبت او
از قبیل بدعت خواہد گردید و اگر
در زمانے از زمنہ رعایت
ترتیب سورہ بر وجہ مذکور

فن تاریخ کے پوشیدہ نہین ہے ہان واسطے ہر چیز کے
چیزون نیک شرعی سے ایک مرتبہ ہے مراتب اہتمام
اور کمال اہتمام اور خوبی اور کمال خوبی اور بہتر سے
اور کمال بہتری سے کہ تغیر و بدلنے اوس مرتبہ سے
بدعت لازم آتی ہے ترجمہ آیۃ البتہ بنایا ہے اللہ نے
واسطے ہر چیز کے اندازہ - مثلاً جو ترتیب کہ بیچ
آیتون قرآن کے آپس مین اور اعوذ اور بسم اللہ اور
سورۃ فاتحہ مین اور تمام سورتون قرآن شریف کے نماز
مین واقع ہے وہ بمرتبہ کمال اہتمام کے ہے ترتیب
سورتون سے آپسمین کہ ترتیب پہلے قسم سنت حقیقی
سے ہے اور ترتیب دوسری قسم ملحق سنۃ ہے مثلاً جو کوئی
نماز مین پڑہنا سورۃ کا سورہ فاتحہ پر مقدم کرے یا مطلق
قرآن پڑہنے مین مقدم کرے سورہ کو بسم اللہ پر یا مقدم
کرے بسم اللہ کو اعوذ باللہ کے یا پڑہنے کسی سورہ
مین آگے پیچھے کرنا آیتون کا محل مین لاوے تو زجر و توبیخ
شرعی اس وجہ کا اسپر عائد ہوگا یا محروم ہونا فضیلت
پڑہنے قرآن سے اس طرح پر لاحق حال ہوگا کہ بسبب
نہ رعایت کرنے ترتیب سورتون کے پڑہنے قرآن
مین عشر عشیر بھی اوسکا نہ ہوگا پس جو کوئی ترتیب سورتون کو
مثل ترتیب آیتون کے جانکر کمال کوشش اوسکی رعایت
مین یا انکار سخت اوپر نہ رعایت کرنے اوسکے کرے
البتہ ترتیب مذکور بنسبت اوسکے قسم بدعت سیہ ہوگی اور
اگر کسی زمانہ مین نہ ماننے سے رعایت ترتیب سورتون کی اوپر طور مذکور کے

مروج گردد البتہ انکار کردن بر ایشان
در ان باب از جملہ احیاء سنت و امحاء بدعت
شمردہ خواہد شد و بزودی اہل حق لازم خواہد
گردید کہ در مجامع عامہ رعایت ترتیب مذکورہ را
فروگذارند تا افراط اہل زمان فرو نشیند
ہمچنین نماز تراویح۔ اہیئت مخصوصہ سابقہ
بہ تہجد نباید شمرد چنانچہ قول بانی تراویح یعنی
امیر المؤمنین فاروق اعظم فَالَّتِیْ نَنَامُوْنَ
عَنْهَا اَفْضَلُ مِنَ الَّتِیْ تَقُوْمُوْنَ
بِهَا بر آن دلالت صریح میدارد مسئلہ
ثانیہ احکام مستنبطہ مجتہدین سابقین خواہ
باین وجہ باشد کہ فلان امر واجب یا مستحب
یا مباح یا مکروہ یا حرام یا باین وجہ باشد کہ
فلان امر رکن فلان امر ست یا شرط او
یا ہیئت مکملہ او یا سبب او یا لازم او
یا اثر او یا ثمرہ او یا منافی او یا عوض او
و امثال آن و مراد از امر اعم ست از انکہ
از جنس عقائد عقلیہ باشد یا امور قلبیہ یا افعال
جوارح از عبادات یا عادات یا از معاملات
ہمہ از قبیل سنت حکمیہ ست ہرگز در قسمی از
اقسام بدعت داخل نیست چہ حکم مذکور از
قبیل محدثات اصلا نیست چہ جائیکہ از
بدعات باشد اما بستہ شرط **اوّل آنکہ**

مروج ہووے البتہ انکار کرنا اون پر اسباب مین قسم زندہ
کرنے سنت اور گم کرنے بدعت سے گنے جائے گی اور اوپر
ذمہ اہل حق کے لازم ہوگا کہ مجمعون عام مین رعایت
ترتیب مذکورہ کو چھوڑین تو زیادتی اہل زمانہ کے کچھ
کم ہووے اسیطرح نماز تراویح کو صورت خاص پر برابر
تہجد کے نہ چاہیئے گنا جیسا کہ قول معین کرنے والے
تراویح امیر المؤمنین عمر فاروق کا **حدیث**
افضل ہین اون سے کہ قائم ہوتے ہین ساتھ اسکے
اس پر صریح دلالت کرتا ہے **مسئلہ دوسرا**
حکم نکالے ہوئے مجتہدون پہلے کے خواہ اس طرح
ہون کہ فلان حکم واجب ہے یا مستحب یا مباح یا مکروہ
یا حرام یا اسطرح پر ہو کہ فلان کام رکن فلانے کام کا
ہے یا شرط اوسکے یا صورت مکملہ اوسکے یا سبب
اوسکا یا لازم اوسکا یا اثر اوسکا یا نتیجہ اوسکا یا
مخالف اوسکے یا عوض اوس کا ہے یا مانند اوسکے
مراد امر یعنے کام سے عام ہے اس سے کہ قسم عقیدون
عقلے سے ہو یا کامون قلبے یا کامون ہاتھ
پانو وغیرہ اعضائے جسمانے سے قسم عبادتون
یا عادتون یا معاملون سے سب جنس سنت
حکمیہ سے ہے ہرگز کسے قسم مین اقسام
بدعت سے داخل نہین اسلیے کہ حکم مذکور قسم
محدثات سے بالکل نہین ہے پھر کیا وجہ کہ بدعتون
سے ہو مگر ساتھ تین شرطون کے **اوّل یہ کہ**

قیاسیکہ استنباط احکام مذکور بآن
کردہ باشند فی نفسہ صحیح باشد و شرائط صحت
قیاس در کتب اصول فقہ مفصلا مذکور است پس
قیاسیکہ فی نفسہ صحیح نباشد ہرگز مقبول
نیست اگرچہ از مجتہدین سابقین منقول
باشد مثل قیاس عبادات بدنیہ بر عبادات
مالیہ در باب نیابت احیاناً اموات کہ صریح
النفساد است چہ علت دخول عبادت بدنیہ
در امور دینیہ اتعاب نفس امارہ است طاعت
حق جل ذکرہ و اظہار تذلل عبودیت و
اکتساب کیفیات آن افعال در جذر مزاج
روحانی مثل اکتساب کیفیات اغذیہ و ادویہ
در جذر مزاج جسمانی و مثل اکتساب ملکات
نفسانیہ بمزاولہ و افاعیل جسمانیہ و نیابت
درین امور متعذر است والا لازم آید کہ
در باب تادیب حیوان و صبیان و نسوان
و تہذیب اخلاق ایشان و در باب اکرام
و توقیر کبار و در باب اکل و شرب و جماع
و تداوی و در باب تعلم علوم و صنائع و
حرف و ورزش جسمانی و ریاضت نفسانی
و مراقبات و اشغال نیابت جاری باشد
و ثمرات اشیاء مذکورہ از نائب بمنیب
انتقال کند و ھو محال بحسب العادۃ

جس قیاس سے احکام مذکور کو نکالا ہو وہ اپنے
ذات سے صحیح ہو اور شرطین صحت قیاس کے
کتابون اصول فقہ مین مفصل ذکر کئے گئے ہین پس
جو قیاس کہ بذات صحیح نہین ہے وہ ہرگز مقبول
نہین ہے اگرچہ مجتہدون پہلون سے منقول ہو مثل
قیاس عبادت بدنیہ کے اوپر عبادت مالی کے
بیچ مقدمہ نیابت زندون کے مردون کیطرف سے
کہ فساد اسکا ظاہر ہے اسلیئے کہ سبب داخل ہونے عبادت
بدنی کا دین کے کامون مین یہ ہے کہ ڈالنا نفس امارہ کا
ہے بندگے حقتعالی مین اور ظاہر کرنا ذلت بندہ ہونیکی
اور حاصل کرنا کیفیت اون کامون کا بیچ اصل مزاج
روحانی کے مانند حاصل کرنے کیفیتون غذاؤن اور
دواؤن کے اصل مزاج جسمانیہ مین اور مانند حاصل کرنے
نفسانی کے بواسطہ کرنے کامون جسمانی کے اونیابت
ان کامون مین مشکل ہے ورنہ لازم آتا ہے کہ بیچ مقدمہ
ادب سکھانے حیوان اور بچون اور عورتون کے اور
درست کرنے خصلتون ان کی کے اور بیچ مقدمہ تعظیم اور
توقیر بڑون کے اور بیچ مقدمہ کھانے اور پینے اور جماع کرنے
اور دوا کرنیکے اور بیچ مقدمہ سیکھنے علمون اور صنعتون
اور پیشون اور ورزش جسمانی اور ریاضت نفسانی
اور مراقبون اور شغلون کے نائب ہونا جارے ہو
اور فائدے چیزون ذکر کئے گئے کے نائب سے طرف اوسکے
کہ جسکا نائب ہے انتقال کرین۔ اور یہ محال ہے بحسب عادت

امر الٰہیہ وامکان ممکنا بحسب قدرتہ تعالیٰ
وعلۃ دخول عبادت مالیہ در امور دینیہ رفع
حاجت مفالیس وذوی الحاجات است و
نظم سیاست مدینہ وحفظ ضعفاء اہل ملت
از ہلاک وتلف ونیابت در امثال این امور
عرفًا وشرعًا جاریست مثل قضاء دیون
وایفائے حقوق اہل وعیال و جیران و
نوکران ومثل سیاست مدینہ بفصل
خصومات وتعزیر دزدان وقطاع الطریق
ومثل سیاست ملۃ تعلیم علوم وامثال
آن کہ نیابت در آن جاریست وسرانجام
دادن مہمات مذکورہ کہ از نائب صادر شدہ
منسوب بمنیب میگردد وثمرات آن مثل
فراغ ذمہ از دیون وحقوق بمنیب عائد میگردد
بسرانجام وادن مہمات وترقی منصب
وروبروی سلاطین بمنیب عائد میگردد
پس قیاس احدہما علی الآخر در باب نیابت
قیاس بلا علۃ جامع است بالجملہ حکمیکہ
بقیاس فاسد مستنبط باشد از قبیل بدعات
است اگرچہ صاحب آن معذور باشد
نہ از قبیل سنت حکمیہ زیرا کہ آنچہ قائس نظیر
حکم خود فہمیدہ بر آن قیاس کردہ است
فی الحقیقت نظیر او نیست پس فی نفس الامر

الٰہی کی اگرچہ ممکن ہے بحسب قدرت اوسکے اور سبب داخل
ہونے عبادت مالی کا کامون دین مین رفع ہونا حاجت
مفلسون اور اہل حاجتون کا ہے اور بندوبست سیاست
شہر اور حفاظت ضعیفون اہل مین کے ہلاک اور تلف
ہونے سے اور نیابت مثل ان کامون مین عرفًا اور
شرعًا جاری ہے جیسے ادا کرنا قرض کا اور پورا دینا حق
اہل وعیال اور ہمسایون اور نوکرون کا اور مانند سیاست
شہرون کے ساتھ فیصلہ کرنے قصون اور سزا دینے چوروں اور
راہزنون کے اور مانند سیاست مذہب کے ساتھ سکھانے
علمون کے اور مانند اسکے کہ نیابت انمین جاری ہے
اور سرانجام دینا ان کامون مذکورہ کا کہ نائب سے
واقع ہوتا ہے نسبت کیا گیا طرف اوسکی کہ جسکا نائب ہو
ہوتا ہے اور نتیجہ اوسکا مثل فارغ الذمہ ہونے کے
قرض اور حقوق سے اور نیکنامی ساتھ سرانجام ان کامون
کے اور ترقی عہدہ کے نزدیک بادشاہون
کے ساتھ منیب کے رجوع ہوتی ہے پس قیاس ایک کا
دوسرے پر مقدمہ نیابت مین قیاس بغیر علت جامع کے
ہے خلاصہ یہ کہ جو حکم قیاس فاسد سے نکالا گیا ہو
قسم بدعت سے ہے اگرچہ وہ نکالنے والا معذور ہو
نہ قسم سنت حکمیہ سے اسلیے کہ جو کچھ قیاس کرنیوالی
نے نظیر حکم اپنے کی سمجھکر اوسپر قیاس کیا ہے حقیقت
مین نظیر اوسکے نہین ہے پس حقیقت

مین

محدث باشد و وقتیکہ حکم مذکور را از احکام
شرعیہ شمردہ شد پس محدث در امر دین
باشد و ہمین است معنی بدعت **و شرط ثانی**
آنکہ قائس از مجتہدین باشد نہ از مقلدین
و وجہش آنکہ ہر چند وجود نظیر شے در نص
در حکم وجود نفس آن شئ است اما ادراک
آنکہ فلان چیز نظیر فلان چیز است پس
موقوف است بر فطانۃ بالغہ زیرا کہ مراد
از نظیر جز ہا نحن فیہ مشارک اوست در علۃ
حکم نہ مشابہ او در اوصاف باقیہ و ملکہ تمیز
علۃ از سائر اوصاف عمدہ ارکان اجتہاد
است پس بجائی باشد کہ شخصے چیزے را
نظیر چیز دیگر بسبب کمال مشابہت قرار داد
حکم اصل را بر فرع جاری نماید حالانکہ فی الحقیقۃ
چیز مذکور نظیر او نیست بنا بر عدم مشارکت
در علت حکم پس اجرا حکم بر آن چیز فی الحقیقۃ
از قبیل محدثات است اگر شخص مذکور آنرا
از قبیل سنت حکمیہ میشمارد مثلاً بادشاہی
با تباع خود امر فرمودہ کہ زید را اعزاز و اکرام
کنند و زید در نفس الامر باعتبار صورت
و سیرت و حرفہ موصوف است باوصاف
کثیرہ کہ از آن جملہ علم است و مدار حکم اعزاز
و اکرام است و عمرو با او در صورت و سیرت

محدث ہوگی اور جسوقت کہ حکم مذکور کو احکام شرعی
سے گنا گیا پس محدث کام دین مین ہوگا اور یہی ہین
معنے بدعت کے اور **شرط دوسری** یہ ہے
کہ قیاس کرنیوالا مجتہدون سے ہو نہ مقلدون سے
اور وجہ اوسکی یہ ہے کہ ہر چند وجود مثل ایک چیز کا
نص مین بیچ حکم وجود اوسی چیز کے ہے لیکن معلوم
ہونا کہ فلانی چیز مثل فلانی چیز کے ہے موقوف ہی
اوپر عقل کامل کے اسلیے کہ مراد نظیر سے اس گفتگو ہمارے
مین شریک اوسکا ہے علت حکم مین نہ مشابہ اوسکی
وصفون باقی مین اور ملکہ پہچاننے علت کا تمام
وصفون سے عمدہ ارکان اجتہاد کا ہے اسلیے کہ بہت
ہوتا ہے کہ ایک شخص ایک چیز کو مثل چیز دوسریکے
بہ سبب کمال مشابہت کے قرار دیکر اصل کو
اوپر فرع کے جاری کرتا ہے اور حال یہ ہے
کہ حقیقت مین چیز مذکور نظیر اوسکے نہین ہے
بسبب نہ شریک ہونے کے علت حکم مین پس جاری
کرنا حکم کا اوس چیز پر حقیقت مین قسم محدثات سے ہی
اگرچہ وہ شخص مذکور اوسکو قسم سنت حکمیہ سے گنتا ہے
مثلاً ایک بادشاہ نے ساتھ نوکرون اپنے کے
حکم فرمایا کہ زید کے عزت اور تعظیم کرین اور زید حقیقت
مین باعتبار صورت اور خصلت اور پیشہ کے موصوف
ہے ساتھ بہت وصفون کے کہ اونمین سے ایک علم ہے اور وہی
مدار حکم عزت اور تعظیم کا ہے اور عمرو ساتھ اوسکی صورت اور
خصلت

وحرفہ وصنعت وسن ونسب مشابہتہ
تمام میدارد اما جاہل است وبکر با او در جمیع
امور مذکورہ مخالفت میدارد اما عالم است
پس بکر با وجود اینقدر مخالفت نظیر زید است
پس حکم بادشاہی کہ باکرام زید صادر گردید
مشتمل است بر اکرام بکر نیز حکما وعمرو با وجود
مشابہتہ تامہ نظیر زید نیست پس اکرام او
مندرج حکم بادشاہی نیست بلکہ مخالف
اوست پس کسے کہ حکم چیزے را بر نظیر
آن چیز اجرا کند لابد ملکۂ ادراک مدار اصل
حکم داشتہ باشد والا یمکن کہ در ورطہ
مخالفت حکم سلطانی گرفتار گردد وہمین
ملکۂ ادراک مدار اصل حکم را ملکۂ اجتہاد
میگویند پس مسائل مستنبط غیر مجتہدین کہ
بقیاس خفی دریافتہ اند مترددست در آنکہ از
قبیل سنت حکمیہ باشد یا از جنس بدعات حقیقیہ
چہ حکم مستنبط را التباس احکام دین می شمارند
وہرگاہ کہ چیزے متردد باشد درمیان سنت
حقیقیہ وبدعت حقیقیہ باعتبار ضعف
روایت جانب بدعت را ترجیح میدہند و
احتراز از و لازم مے شمارند چنانچہ شیخ
ابن الہمام در فتح القدیر وصاحب مجالس الابرار
تصریح فرمودہ اند پس وقتی کہ چیزے متردد

اور پیشہ اور صنعت اور عمر اور نسب مین مشابہت
تمام رکھتا ہے مگر جاہل ہے اور بکر ساتھ اوسکے سب
باتون مذکورہ مین مخالفت رکھتا ہے مگر عالم ہے
پس بکر باوجود اسقدر مخالفت نظیر زید کے ہے
پس حکم بادشاہی کہ ساتھ تعظیم زید کے وارد ہوا ہے
ملا ہوا ہے تعظیم بکر پر بھی اور عمرو باوجود مشابہت
تمام کے مثل زید کے نہین ہے پس تعظیم اوسکے داخل
حکم بادشاہی کی نہین ہے بلکہ مخالف اوسکے ہے
پس جو کوئی کہ حکم ایک چیز کا اوپر مثل اوسکے
جاری کرے ضرور استعداد معلوم کرنے مدار اصل
حکم کا رکھتا ہو ورنہ ممکن ہے کہ بیچ بیخبر مخالفت
حکم بادشاہی کے گرفتار ہووے اور اسے ملکۂ
دریافت مدار اصل حکم کو ملکۂ اجتہاد کہتے ہین پس
مسئلے نکالے ہوئے غیر مجتہدون کے کہ اپنے
قیاس سے نکالے ہین شکوک ہین اسمین کہ قسم سنت
حکمی سے ہون یا قسم بدعت حقیقی سے اسلیے کہ حکم
نکالے ہوئے کو البتہ حکم دین سے گنتے ہین اور
جسوقت کہ کوئی چیز شکوک ہو درمیان سنت حقیقی
اور بدعت حقیقی کے باعتبار ضعف روایت کے
تو جانب بدعت اوسکے کو ترجیح دیتے ہین اور پرہیز
اوس سے لازم گنتے ہین جیسا کہ شیخ ابن ہمام
فتح القدیر مین اور صاحب مجالس الابرار نے ساتھ
اوسکے تصریح کے ہے پس جسوقت کہ کسی چیز مین تردد

باشد درمیان سنۃ حکمیہ و بدعۃ حقیقیہ
جانب بدعت او البتہ راجح خواہد گردید
و از جنس بدعات حقیقیہ البتہ شمردہ خواہد شد
باجملہ مسائل مستنبطہ مجتہدین سابقین
کہ مسلم الاجتہاد اند بقیاسات صحیحہ بیشک
از قبیل سنت حکمیہ است و اما تخریجات
متاخرین فقہا مثل تحدید مہار کثیر بعشر
فی العشر بنا بر قیاس بر زمین متعلقہ چاہ
و مثل حکم باستحباب تکلم بالفاظ دالہ بر نیت
در باب عبادات بنا بر قیاس بر تکلم الفاظ
عقود در باب معاملات و مثل حکم بوجوب
تقلید مجتہد ہی معین از مجتہدین سابقین
و حکم بالتزام بیعت شیخی معین از شیوخ طریقت
بنا بر قیاس بر اطاعت امام وقت و
التزام بیعت او و مثل حکم بجواز تقبیل قبر
بنا بر قیاس بر تقبیل میت کہ از آنجناب
صلے اللہ علیہ وسلم منقول است بر نسبت
عثمان بن مظعون و از جناب صدیق اکبر
رضی اللہ عنہ بر نسبت آنجناب صلے اللہ علیہ وسلم
منقول است و مثل حکم بجواز ہبہ ثواب عبادات
برائے اموات بنا بر قیاس بر ہبہ
اعیان برائے احیا بخلاف مسئلہ نیابت
عن المیت کہ آن در عبادات مالیہ مسلم است

ہو کہ قسم سنت حکمی سے ہے یا بدعتون حقیقی سے
جانب بدعت اوسکے البتہ غالب ہوگی اور قسم
بدعت حقیقی سے گنی جائیگے ۔ خلاصہ یہ کہ مسئلے
نکالے ہوئے مجتہدون پہلون کے کہ اونکا اجتہاد
تسلیم کیا گیا ہے قیاسون صحیح سے بیشک قسم سنت
حکمی سے ہین اور نکالے ہوئے پچھلے فقیہون کے
مانند حد باندھنے پانے بہت کے ساتھ دہ دہ کے
بسبب قیاس کے اوپر زمین متعلقہ کنہین کے اور
مثل حکم مستحب ہونے کلام ساتھہ لفظون دلالت
کرنیوالون کے نیت پر عبادت کے باب مین بسبب
قیاس کرنے اوپر کلام لفظون عقدون بیع وغیرہ
معاملات کے باب مین اور مثل حکم واجب ہونے
تقلید ایک مجتہد معین کے مجتہدون پہلون سے
اور حکم لازم ہونے بیعت کسے شیخ معین کے شیخون
طریقت سے بسبب قیاس کرنے اوپر اطاعت
امام وقت اور لازم ہونے بیعت اوسکے کے اور مانند
حکم جائز ہونے بوسہ قبر کے اوپر قیاس بوسہ میت کے کہ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا گیا ہے بہ نسبت
عثمان بن مظعون اور جناب ابوبکر صدیق سے بہ نسبت آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے نقل کیا گیا ہے اور مانند حکم جائز
ہونے بخشش ثواب عبادت واسطے مردون کے اوپر
قیاس بخشش مال اسباب وغیرہ واسطے زندون کے بخلاف مسئلہ
نیابت کے میت کیطرف سے کہ وہ عبادت مالیہ مسلم ہے

و در عبادات بدنیہ مختلف فیہ و مثل حکم
بہ منسوخیت احادیث دالہ بر حرمت مزامیر
بنا بر قیاس بر منسوخیت حرمت استعمال
ظروف خمر و امثال آن از تخریجات غیر
محصورہ کہ منقول از متاخرین فقہا و صوفیہ
است و کتب فقہ و سلوک بآن مملو و مشحون است
و اکثر اتباع ایشان ہمین تخریجات محدثہ
را احکام شریعت و اسرار طریقت مے نگارند
ہمہ از قبیل بدعات است و دلائل ایشان
ہمہ از قبیل لطائف شعریہ و نکات مخیلہ
است کہ ہرگز احکام مذکورہ را از حد بدعت
خارج نمیگرداند و در دائرہ شریعت ایمانی
و طریقہ احسانیہ داخل نمیکنند شرط ثالث
آنکہ مرتبہ سنت حکمیہ را کہ بمراتب فروتر از سنت
حقیقیہ و ملحق بالسنۃ است محفوظ دارد
بیانش آنکہ ہرچند مسائل اجتہادیہ کہ
مجتہدین سابقین سلم الاجتہاد آن را
بقیاسات صحیحہ استنباط کردہ باشند از قبیل
سنت حکمیہ است اما فکر بشری را در آن
دخل عظیم است و احتمال خطا در آنجا بیش
دارد بخلاف سنت حقیقیہ و ملحق بالسنۃ کہ
حفاظت ربانیہ و کفالت رحمانیہ بآن متعلق
گردیدہ پس لابد آن ہر سہ امر شعبہ

اور عبادات بدنی مین مختلف فیہ اور مانند حکم منسوخ
ہونے اون حدیثون کے کہ دلالت اوپر حرام ہونے
مزامیر کے رکھتے ہین بسبب قیاس کرنے اوپر منسوخ
ہونے حرمت برتنون شراب کے اور مانند اوسکے
اور باتین نکالی ہوئی بہت سی کہ نقل کے گئی ہی پچھلے فقیہون
اور صوفیون سے اور کتابین فقہ اور سلوک کی اوس سے
بھری ہوئی ہین اور اکثر پیرو اونکے انہین باتون کو
کہ نئی نکالی ہوئی ہین احکام شریعت اور پیرو طریقت
کے سمجھتے ہین تمام قسم بدعت بدعت سے ہین اور
دلیلین انکی سب قسم لطیفون اشعار اور باریکیون
قوت خیالی سے ہین کہ ہرگز حکمون مذکور کو حد بدعت سے
باہر نہین کرتے ہین اور گہیرے شریعت ایمانی اور طریقہ
احسانی مین داخل نہین کرتے ہین **شرط ثالث**
وہ ہے کہ مرتبہ سنت حکمی کو کہ بہت درجی کم سنت
حقیقی اور ملحق بالسنۃ سے ہے نگاہ رکھے بیان
اوسکا یہ ہے کہ ہرچند مسئلے اجتہادی کہ ایسی مجتہدون
پہلون نے کہ جنکا اجتہاد مسلم ہے قیاسون صحیح سے
نکالے ہون قسم سنت حکمیہ سے ہین مگر فکر آدمی کو
اوسمین دخل بڑا ہے اور احتمال خطا کا اوسمین
گنجایش رکھتا ہے بخلاف سنت حقیقی اور ملحق بالسنۃ
کہ کہ حفاظت الٰہی اور ضمانت خداوندی سے اوس سے
متعلق ہے پس بالضرور وہ تمام امر
ایک پر تولا ہے

است از شعشعات باب غیور کہ ظلمات ضلال
بآن مضمحل است و خفاش وہم خطا ازان
دور و دور پس لابد رعایت اختلاف مرتبتین
پیش نظر باید داشت و این رعایت اختلاف
مراتب را در ضمن تمثیلے ایضاح مینمایم پس
میگویم چنانکہ سلاطین عدالت شعار بنابر
نظم و نسق کارخانہ سلطنت و سیاست
رعایا دو قسم سرشتہ کار و بار بر روی کار
مے آرند قسم اوّل آنست کہ مرکز دائرہ
سلطنت ہمانست و مدار اصل سیاست
بر آن و آن سرشتہ حکومت است مثل
تعیین آئین سیاست و امرا و جنود و حکام
بلدان و نائبان ایشان و تقسیم جنود و لشکر
و عساکر بجماعات و تعیین امیرے کبیر بر سر
ہر عسکر و امیرے صغیر بر سر ہر جماعت
و تقسیم اقالیم باضلاع و اضلاع بلدان و قرے
و بلدان بمحلات و تعیین امیرے کبیر بر سر
ضلع و امیرے صغیر بر سر بلدی و گذربانی بر
ہر محلہ بارسال فرامین و پروانجات مشتمل بر
قوانین آئین و احکام سیاست بسوئے
امرا اجناد و عساکر مشتمل بر ماسور کردن
ایشان باجرائے آن احکام بطریق جبر
و حکومت و ارسال اشتہارات بنام

ہے شعاعون پروردگار سے کہ تاریکے گمراہے کے
اوس سے مضمحل ہوتے ہے اور چمگڈر وہم اور چوک
کے اوس سے دور دور رہتے ہے پس ضرور
رعایت اختلاف دونو مرتبون کے پیش نظر چاہیے
رکھنے اور اسس رعایت اختلاف مرتبون کو بیچ ضمن
ایک مثال کے واضح کرتا ہون پس کہتا ہون مین
کہ جیسے بادشاہ عدل والے واسطے بندوبست
کارخانہ بادشاہے اور دیدہ بہ رعایہ کے سرشتہ
کاروبار دو قسم کا ظہور مین لاتے ہین قسم پہلی
وہ ہے کہ مرکز دائرہ سلطنت کے وہی ہے اور
مدار اصل دیدہ بکا اوسے پر اور وہ ہے سرشتہ حکومت ہے
جیسے کہ معین کرنا قاعدون سیاست کا اور امیرون لشکر
کا اور حاکمون شہر کا اور اون کے نائبون کا اور تقسیم کرنا
لشکر کا ساتھ عسکرا اور جماعتون کے اور معین کرنا
بڑے بڑے امیرون کا ہر لشکر پر اور چھوٹے چھوٹے
امیرون کا ہر جماعت پر اور تقسیم کرنا ملکون کا ساتھ ضلعون کے
اور ضلعون کا ساتھ شہرون اور قصبون کے اور شہرون کا
ساتھ محلون کے اور معین کرنا امیر بڑے کا ہر شہر مین
اور گذربان کا ہر محلہ مین ساتھ بھیجنے فرمان اور پروانون
کے جو لکھے ہوئے ہین اوپر قاعدون اور قانون اور
حکمون سیاست کے طرف امیرون لشکر اور شہرون کے
لکھے ہوئے اوپر حکم جاری کرنے احکام اون پر و انجاز کے
کہ بطور جبر اور حکومت کے ہین اور بھیجنے اشتہارون کے نام

سپاہیان اجناد و رعایای امصار مشتملہ بر
احکام سیاست و ماسوساختن ایشان
باتمثال احکام مندرجہ اشتہارات و اطاعت
حکام خود در مقدماتیکہ بریاست و سیاست
تعلق میدارد و امثال این امور بر وجہ
فن ریاست و سیاست پوشیدہ نیست
وقسم ثانی آنست کہ بنابر تتمیم قسم اول
و تکمیل آن و تمہید مقدمات آن تعیین
فرمودہ اند مثل تعیین چوبداران و ہرکارہ
برائے رسانیدن فرامین و اشتہارات
بسوئی اُمراء و رعایا و مثل تعیین عقلائے
اہل کیاست و فطانت در اجناد و اضلاع
کہ از قوالب قوانین و آئین و اشارات
فرامین و فحاوی اشتہارات باصول
مقاصد پے برند و احکام نظام استنباط
نمایند و مہم را از اہم و قبیح را از اقبح
تمیز دہند و امراء را بطریق مشورہ و رعایا را
بطریق تربیت بر آن آگاہ سازند و مثل
تعیین مدبرین و ارباب سلیقہ و مہارت کہ
نظر بمصالح زمان و مکان و اشخاص کردہ
طریقے انسب برائے اجرائے احکام سلطنت
تعیین کنند و اُمراء را بطریق مشورہ بر آن
آگاہ سازند یا طریقے سہل بر ایں امثال

سپاہیون لشکر اور رعایا شہرون کے کہ لکھے ہوئے حکمون
ریاست پر اور حکم کرنے اوپر اون کے ساتھہ بجالانے حکمون
اشتہار کے اور تابعدارے حاکمون اپنے کے اون مقدمات
مین کہ ریاست اور سیاست سے تعلق رکھتے ہین اور امثال ان
کامون کے کہ اوپر واقفون فن ریاست کے پوشیدہ نہین ہین
اور قسم دوسری وہ ہے کہ واسطے پورا کرنے قسم اول
اور کامل کرنے اوسکے اور آراستہ کرنے مقدمات اوسکے
معین کی ہے جیسے تعین کرنا چوبداروں اور
ہرکاروں کا واسطے پہونچانے فرمانون اور
اشتہارون کے طرف امیرون اور رعیت کے
اور جیسے معین کرنا عقلمندون اہل سمجھہ اور بوجھہ کا
لشکرون اور ضلعون مین کہ قالب قاعدون اور
قانون اوضاع رتون فرمان اور روانگی اشتہارون
سے سانہہ اصل مقصد کے کہوج لیجاوین اور احکام
نظرون سے نکالنے کرین اور مہم کو کمال مہم سے
اور ہر یکو کمال بدتر سی بدا کرین اور امیرون کو
بطور مشورہ اور رعایا کو بطور تربیت کے اوسکے
آگاہ کرین اور جیسے معین کرنا پیر جاننے والون
اور اہل سلیقہ اور محاورہ کا کہ نظر اوپر مصلحتون
وقت اور مکان اور شخصون کے کرکے رسانہ
مناسب واسطے جاری کرنے حکمون بادشاہی کو معین
کرین اور امیرون کو بطور مشورہ اوسپر مطلع کرین
یا کوئی رتبہ آسان واسطے بجالانے ۔ حکمون

احکام سلطانیہ تعیین کنند و رعایا را بطریق
شفقت بران ترغیب کنند و مثل تعیین
منشیان ارباب بلاغت و ماہران زبان
آئین و اصطلاحات فرامین دلسان مستعمل
درحضور سلطانے و محاورات دائرہ بائرہ
در ملازمان بادشاہے کہ بخواندن آئین
و فرامین و نوشتن عرائض بحضور سلطانے
خدمت اُمرا و معونت رعایا نمایند
و مثل تعیین محافظان دفتر و تاریخ نویسان
و قائع کہ تواریخ ورود فرامین سلطانے
و وقائع امرا بجنادو اضلاع و احکام مستنبط
عقلا و مصالح نافعہ مدبرین و نکات مہمہ
منشیان را مرتب کردہ در دفاتر و کتب
محرر نمایند تا در حق امرا و عقلا و مدبرین
و منشیان متاخرین نافع باشد پس ہرچند
این ہر دو قسم در کارخانہ سلطنت مندرج
است اما قسم اول را بنسبت قسم ثانے
مرتبتے ہست کہ بر ہیچ یکے از عقلا
پوشیدہ نیست مثلاً ہر کس را از احاد سپاہیان
و رعایا احکام مندرجہ فرامین را تحقیق
باید کرد و در جمیع جنود و اضلاع و اقالیم
تشہیر باید نمود و در ہر جماعت و گذر اشتہارات
بر سر چوبی بلند تعلیق باید کرد و در ہر کوچہ

حکمون بادشاہے کے معین کرین اور رعایا کو بطور شفقت
اوس پر رغبت دلاوین اور جیسے معین کرنا منشیون کا
صاحب بلاغت اور ماہرون زبان قانون اور اصطلاح
فرمانون اور زبان مستعمل دربار شاہے اور محاورون
جاری اور مشہور ملازمان بادشاہے کہ پڑہنے
قانون اور فرمانون اور لکھنے عرضیون دربار
بادشاہی مین خدمت امیرون کے اور مدد رعایا کی
کرین اور جیسے معین کرنا محافظ دفترون اور تاریخ
لکھنے والون اور خبرین لکھنے والون کا کہ تاریخ
وارد ہونے فرمانون بادشاہے اور حال امیرون
لشکر اور ضلعون کا اور احکام نکالے ہوئے عقلمندون
کے اور مصلحتین مفید تدبیر کرنے والون کے اور نکتے مہم
منشیون کے مرتب کرکے دفتر اور کتابون مین
لکھنے کرین تا کہ بیچ حق امیرون اور عقلمندون اور مدبرون
اور منشیون پچھلون کے مفید ہون پس ہرچند
یہ دونو قسمین کارخانہ سلطنت مین داخل ہین مگر
پہلے قسم کو بنسبت دوسرے قسم کے وہ رتبہ ہے کہ
اوپر کسے عقلمند کے پوشیدہ نہین ہے مثلاً ہر ایک
کو افسر و سپاہیون اور رعیت سے احکام فرمان
کے تحقیق کرنے چاہیے اور تمام لشکر اور ضلعون
اور ملکون مین مشہور کرنا چاہیے اور ہر جماعت
اور رستون مین اشتہارات ایک لکڑی بلند پر
لٹکانے چاہین اور ہر کوچہ

و بازار بزبان منادیان بآواز بلند اعلان
باید کرد و در محفل و مجلس ذکر آن باید ساخت
و هر کاتب و امثالش آن باید نوشت و اگر
خود زبان دان است فبها والا از زبان
دانی دیگر که بدست آید بلفظ یقین احتیاج
تحقیق باید کرد و هرگز بر تحصیل زبان دانی
سهو و توقف نباید داشت و هر کس من ناکس را
از سپاهیان و احاد رعایا تمیز امیر عسکر
خود از سائر رؤسا عسکر و رئیس جماعت از
سائر رؤساء جماعات و ناظم ضلع
خود از سائر ناظمان اضلاع و فوجدار بلدهٔ
خود از سائر فوجداران بلاد و گذربانان
محلهٔ خود از سائر گذربانان محلات لازم
آید و التزام اطاعت حاکم خود بتعیین
و تعیین احکام متعلقهٔ حکومت نه آنکه در بعضی
احکام مذکوره اطاعت حاکمی نماید و در بعضی
دیگر اطاعت حاکمی دیگر و اظهار انتساب
خود بحاکم خود بخصوصیته در مقام حاجت
خواه باقرار لسان باشد که از جماعت
فلانیم نه از جماعت فلانی یا از گذر فلانیم
نه از گذر فلانی خواه بکتابت قلم در کواغذ
معاملات خواه باظهار شعار آن جماعت
مخصوصه و لباس مخصوصی که از سائر جماعات

اور بازار مین زبان پکارنیوالون سے یا آواز بلند مشہور
کرنا چاہیے اور مجلسون اور محفلون مین ذکر اوسکا چاہیے
کرنا اور ہر لکھنے والے پڑھنے کو تلاش اوسکے چاہیے
کرنے اگر خود زبان جانتا ہے بہتر ہے ورنہ کسے اور
زبان جاننے والے سے جو کوئی ماتھا آوے بے تعین کسے
ایک کے تحقیق کرلے اور ہرگز اوپر حاصل کرنے زبان
جاننے والے متعین کے سو توقف نہ چاہیے رکھنا اور
ہر کسے کو سپاہیون عہدہ دار و غیرہ اور افراد رعایا سے
پہچان امیر لشکر اپنے کے تمام امیرون لشکرون سے
اور سردار جماعت اپنے کے تمام سردارون اور جماعتون
سے اور ناظم ضلع اپنے کے تمام ناظمون اور ضلع سے اور
فوجدار شہر اپنے کے تمام فوجدارون اور شہر سے اور گذربان
محلہ اپنے کے تمام گذربانون اور محلون سے لازم آئے
اور لازم پاپان تابعدارے حاکم معین اپنے کا کہ بعضے
متعلقہ حکومت مین زیادہ بعضے احکام مذکورہ مین
تابعدارے ایک حاکم کے کرے اور بعضے دوسرے مین
تابعدارے حاکم دوسرے کے اور اظہار نسبت اپنے کا
ساتھ حاکم اپنے کے خاص کر مقام حاجت مین خواہ
باقرار زبانی ہو کہ فلانی جماعت سے ہین ہم نہ فلانے
جماعت سے یا فلانے گذر سے ہین ہم نہ فلانے
گذر سے خواہ لکھنے قلم سے کاغذون معاملہ مین
خواہ ظاہر کرنے وضع اوس جماعت خاص سے
لباس مین مثلاً کہ تمام جماعتون سے

امتیاز حاصل شود همه از ارکان انسلاک
خود در سلک ملازمان بادشاهی در عایا
نسبت سلطانی و همچنین تعیین عساکر متعدد و اشخاص
و تعیین اضلاع و محلات تحدید حدود که
اینقدر اشخاص از منتسبان فلان امیرانند
و اینقدر از منتسبان فلان و ازین مقام
تا بفلان مقام از متعلقات فلان است
و ازین مقام تا بفلان مقام از متعلقات
فلان همه از ارکان نظم و نسق سلطنت است
بخلاف قسم ثانی که هرکس را از عوام سپاهیان
و احاد رعایا تحقیق کردن احکام مستنبطهٔ
عقلاء و مصالح معینه مدبرین و لطائف
و محاورات منشیان و فاقره و قوانع
نگاران ضرور نیست و تشهیر امور مسطوره
در جماعات جنود و مجامع امصار و محلق
ساختن دفاتر مذکوره در هرگذر بطریق
اشتهار و منادی کردن آن در کوچه
و بازار و تذکره آن در محفل و مجلس افتادن
هر واقف و ناواقف در پے تفتیش آن
خارج است از محافظت آئین سلطنت
بلکه اگر با وجود عقل و فطانت قصداً این امر
از و صادر گردد اغلب کجرے با و عائد گردد
و نوعے از بے باو منسوب شود والا بکمال

فرق حاصل ہو سب رکنون داخل کرنے اپنے سے ہے
لڑے نوکرون بادشاہ ہے اور رعیت بادشاہ ہے مین
اور اسیطرح معین کرنا لشکر کا ساتھ گنتے شخصون
کے اور معین کرنا ضلعون اور محلون کا ساتھ مقرر کرنے
حدون کے کہ اتنے شخص منسوب فلانے امیر سے ہین
اور اتنے فلانے امیر سے اور اسمقام سے فلانے مقام
تک تعلق فلانے کا ہے اور اس مقام سے فلانے مقام
تک تعلق فلانے کا سب ارکان بندوبست سلطنت
کے ہین بخلاف قسم دوسرے کے کہ ہر ایک کو عام
سپاہیون اور افراد رعایا سے تحقیق کرنا حکمون
نکالے ہوئے عقلمندون کا اور مصلحتون معین کے
ہوئی مدبرون کا اور لطیفون اور محاورون
منشیون دفتر اور وقائع نویسون کا ضرور نہین ہے
اور شہور کرنا کاسون مذکور کا جماعتون لشکر
اور مجمعون شہر مین اور لٹکانا دفتر مذکور کا ہر رستے
مین بطور اشتہار اور منادے کرنے اوسکے
ہر کوچہ اور بازار مین اور ذکر اوسکا ہر محفل اور مجلس
مین اور پڑنا ہر واقف اور ناواقف کا درپے
تلاش اسکے باہر ہے محافظت قانون سلطنت
سے بلکہ اگر باوجود عقل اور سمجھ کے
دانستہ یہہ کام کسے سے واقع ہو غالب
ہے کہ گناہ اوس کے طرف عود
کرے اور ایک قسم کی نباوت ساتھ
اسکے نسبت کیجاوے بدرجہ کمال

حماقت و سفاہت متہم خواہد گردید و ہمچنین
تعیین شخصے معین از طرف خود بدون
تعیین حکام از چوبداران و ہرکارہا کہ اگر فرمان
سلطانی بہ معرفت او رسد قبول باید کرد
و اگر بمعرفت غیر او از ہرکارہائے معتبرین
برسد قبول نباید کرد و یا تعیین شخصے از
عقلاء فاہمین و ماہرین و مدبرین کہ احکام
مستنبطہ او یا مصالح نافع مستخرجہ او بپسندند
و احکام و مصالح دیگرے اگرچہ از جنس عقلاء
و مدبرین باشد نپسندند و اگر احیاناً از
بعضے عقلاء و مدبرین عند الحاجت حکمی از احکام
مستنبطہ او یا مصلحتے از مصالح مستخرجہ
او استفسار نمودہ آنرا بعمل آورد پس بار دیگر
از کسے دیگر استفسار ننماید و بر آن عمل نکند
بلکہ دائماً خود را از منتسبان بہمان شخص اول
شمارد و در ہر محفل و مجلس اظہار انتساب خود
بادو نفی انتساب بغیر او لازم نباید و ہرگاہ
کہ نام و نسب خود را در کواغذ معاملات
بنویسد این نسبت را ہمدران مندرج
سازد مثلاً باین وضع بنویسد منکہ فلان
ابن فلان ملازم حضور والا منسلک دے
رسالہ فلان ام و در ہمہ ابر آن انیہم بنویسد
تربیت یافتہ فلان کہ در مقدمات خود

نادانی اور حمق کے ساتھ نشاندہ ہوگا اور اسیطرح
معین کرنا کسی شخص خاص کا اپنے طرف سے بغیر معین کرنے
حاکمون کے قسم چوبداردن اور ہرکاردن کے کہ اگر فرمان
بادشاہی معرفت اوسکے پہونچے قبول چاہیے کرنا اگر
معرفت غیر اوسکے ہرکاردن معتبر سے پہونچے قبول
نہ کرنا چاہیے یا معین کرنا کسے شخص کا عقلمندون
سمجھدار اور واقفون اور مدبرون سے کہ حکم نکالے
ہوئے اوسکے یا مصلحتین مفید نکالی ہوئی اوسکی سنے
چاہین اور احکام اور مصلحتین دوسرون کی اگرچہ
جنس عاقلون اور مدبرون سے ہون نچاہیے یعنی
اور اگر کبھی بعضے عقلمندون اور مدبرون سے وقت حاجت
کوئی حکم حکمون نکالے ہوئے یا کوئی مصلحت مصلحتون
نکالے ہوئے اوسکے سے دریافت کرکے عمل مین لایا پس
بار دیگر کسی دوسرے سے دریافت نہ کرے اور اوسپر
عمل نہ کرے بلکہ ہمیشہ اپنے تئین نسبت کے گنون اوسے
شخص اول سے گنے اور ہر مجلس اور محفل مین ظاہر کرنا
نسبت اپنے کا ساتھ اوسکے اور نفے نسبت کے ساتھ غیر
اوسکے لازم جانے اور جسوقت نام اور نسب اپنا کاغذون
معاملہ مین لکھے اس نسبت کو بھی اوسمین درج کرے مثلاً
اسطرح لکھے کہ مین فلان بیٹا فلانے کا ملازم حضور والا
رسالہ فلانے مین نوکر برابر اوسکے یہ بہے
لکھے کہ تربیت یافتہ فلانے کا
کہ اپنے مقامات مین

بر شورہ و مصلحت فلانے عمل مے نمایم و امثال
این امور ہمہ مبنے بر ملاہت و نادانی است
بالجملہ التزام اتباع شخصے معین از عقلاء مدبرین
در باب اخذ احکام استنباطیہ و مصالح نافع
از ارکان انسلاک کسے در سلک متعلقان
پادشاہے نیست ہمین قدر ضرور ست
کہ ہرگاہ بسوئے چیزے از احکام و مصالح
مذکورہ حاجتے پیش آید از عاقل و مدبرے
کہ بدست آید تفتیش آن نماید اما از اول
ہمت بستن بر آنکہ اگر حاجتے بسوئے امور
مذکورہ مرا پیش خواہد آمد از فلانی بالخصوص
یا از کسے از ایشان بالعموم خواہد پرسید
پس اصلا از ضروریات انسلاک مذکورہ
نیست و اما تحصیل انتساب خود بشخصے معین
از ایشان و اظہار اختصاص قولا و فعلا
و اہتمام بامتیاز خود از منتسبان دیگران
پس سفاہت در سفاہت است و اگر این
دعوی با او منضم گردد کہ رعایت اختصاص
مذکور از احکام مندرجہ آئین سلطانے
و فرامین بادشاہے ست در بنصورت
اظہار اختصاص مذکور از اتم جرائم شمردہ
خواہد شد اگر ہوشیار منصف در ینمقام
تامل عمیق فرماید البتہ بر و واضح خواہد گردید

مشورت اور مصلحت فلانی پر عمل کرتا ہون اور مانند اون
کامون کے بنا کیے گئے ہیں توقف اور نادانے پر مبنی ہے خلاصہ
یہ کہ اتباع ایک شخص معین کا عاقلون اور مدبرون
سے بمقدمہ قبول کرنے احکام نکالے ہوئے اور مصلحتون کے
رکن داخل ہونے کسی شخص سے سلسلہ ملازمون بادشاہی
مین نہین ہے اسیقدر ضروری ہے کہ جسوقت طرف
کسے کام کے حکمون اور مصلحتون مذکورہ سے حاجت
آوے ہر عاقل اور مدبر سے کہا چاہے دریافت کرے
اسپر پہلے سے ہمت باندھنے اسپر کہ اگر کوئے حاجت
کسے کام کے کامون مذکورہ سے مجھکو پیش آویگی
فلانے شخص سے خاصکر یا کسے اون مین سے عموماً
پوچھونگا مین سے بالکل ضروریات ملازمی مذکورہ سے
نہین ہے اور حاصل کرنا نسبت اپنے کا کسی شخص
معین کے اون مین سے اور ظاہر کرنا خصوصیت کا
کہنے مین اور کامون مین اور اہتمام کیا ہونے
اپنے کا نسبت کیے گئے دوسرون سے یہ سب
نادانے اور کمال نادانے ہے اور اگر یہ دعوی بھی
اوسکے ساتھ ملایا جاوے کہ رعایت اس خصوصیت
کے حکمون داخل آئین بادشاہ سے ہے بصورت
مین اظہار اس خصوصیت مذکورہ کا
بدترین گناہون سے گنا جائے گا اور اگر
ہوشیار منصف اس جگہہ تامل بغور
کرے البتہ اوس پر واضح ہوگا

که اوامر عقلاء و مدبرین در حق احاد الناس
اصلا واجب الاطاعت نیست بلکه طریق
آن اینست که ایشان امرا را بر آن آگاه
سازند و آن امرا اگر مناسب وقت
دانند آن را در عوام الناس بوجهی از وجوه
اجرا کنند پس باین طریق احکام مذکوره
به نسبت عوام الناس در ایام امارت
آن امیر واجب الاطاعت میگردد چون
این تمثیل ممهد شد پس باید دانست که
حضرت مالک علی الاطلاق و ملک
بالاستحقاق جلت قدرته بنا بر نظم و نسق
ملت حق دو کارخانه عظیم قائم فرموده
اول آنست که مدار شیوع ملت بر آنست
و آن کارخانه است که بشان ملکیت تعین
دارد یعنی تکلیف بندگان خود بسوی
اطاعت خود بطریق جبر و الزام کرچار
و ناچار آنرا قبول باید کرد طوعا و
کرها ریقه اطاعت در گردن خود باید انداخت
و مرکز این کارخانه منصب رسالت است
و فروع آن مناصب اولی الامرست
از خلفاء راشدین و ائمه عادلین و امراء
جیوش و مجاهدین و قضاة امصار مسلمین
و نواب ایشان از مصدقین محتسبین

که احکام عاقلون اور مدبرون کو بیچ حق افراد لوگون کے بالکل
واجب الاطاعت نہین ہین بلکہ طریقہ اوسکا یہ ہے
کہ یہہ امیرون کو اوسپر مطلع کرین اور وہ امیر اگر مناسب
وقت سمجھین اوسکو عوام الناس مین کسی طریق پر
جاری کرین اس طرح پر احکام مذکورہ بہ نسبت
عوام الناس کے زمانہ حکومت اوس امیر مین
واجب الاطاعت ہوتے ہین اور جب یہہ
مثال بیان کیے گئے پس جانا چاہیے کہ
حضرت مالک مطلق اور بادشاہ مستحق
جل شانہ نے واسطے بندوبست مذہب حق
کے دو کارخانہ عظیم قائم فرمائے ہین اول
یہہ کہ مدار شہور ہونے دین کا اوس پر
ہے اور وہ ایسا کارخانہ ہے کہ ساتھہ
شان بادشاہی کے تعلق رکھتا ہے
یعنے تکلیف دینے اپنے بندون کو طرف
بندگی اپنے کے بطور جبر اور الزام کے کہ
چار و ناچار اوسکو قبول کرین اور خوشی
یا کراہت رستے بندگی کی اپنے گردن مین ڈالین
اور مرکز اوس کارخانہ کا عہدہ رسالت ہے
اور شاخین اوسکی عہدہ حکام کا ہے خلیفون
راشد اور امامون عادل اور امراء لشکر
مجاہدون اور قاضیون شہر مسلمانون اور
نائبون اون کے صدقہ جمع کرنیوالون اور محتسبون سے

پس فرمان عالیشان یعنی قرآن واضح البیان
وپروانجات علیہ واشتہارات جلیلہ از احادیث
قدسیہ اولا بسوئی رسول مقبول خود وحی
فرمود وقوانین آئین بنا بر ایضاح مضامین
فرامین کہ مسمی بسنت نبویہ است در دل ہدایت
منزل او الہام نمود وثانیا بمسامع نائبین
مذکورین وبہ اطراف وأکناف عالم شائع
وذائع گردانید وہمہ بندگان خود را بامتابعت
او ونائبان او جبراً مکلف گردانید یعنی ہر کہ
گردن خود را از اطاعت بہند در دنیا مأمون
عقبے از اہل نجات معدود است وہر کہ گردن کشے
نماید در دنیا مبارم الدم وورد عقبے سطرود وہمہ
اعمال او باطل ومساعی او مردود وبنا علیہ جہاد
کفار وقتال بغاۃ وقتل مرتدین واقامت حدود
وتعزیرات بر فساق ومثال آن از احکام سیاسات
از عمدہ ارکان دین شمردہ شد وکارخانہ ثانی بمثابہ
متممات اول ومکملات اوست وآن کارخانہ است
کہ بشان ربوبیت تعلق دارد یعنی مہیا
کردن امور بکہ بندگان را در باب امتثال
احکام آلہیہ واتباع سنت نبویہ بآن
احتیاج پیش مے آید ومرکز این کارخانہ
منصب حکومت است وفروع آن مناصب
علماء واولیا است انتہی اور محدثین کہ

پس فرمان عالی شان یعنے قرآن روشن بیان
ہے اور پروانجات جلیلہ اور اشتہارات عالی
حدیث قدسیہ ہین کہ پہلے طرف رسول مقبول
اپنے کے وحی فرمائے اور قاعدے اور قانون
واسطے واضح کرنے مضمون فرمانون کے کہ تمام
اون کا سنت نبوے ہے دل ہدایت کے جگہہ اونکے
مین القا کیا اور دوسرے وقت ساتھ کوشش
نائبون مذکورہ کے تمام اطراف عالم مین شائع
اور مشہور کیا اور سب بندون اپنون کو ساتھہ
پیروے پیغمبر اور نائبون اوسکے کے جبراً تکلیف دے
یعنے جو کوئے گردن اپنے بندگی مین رکھے دنیا
مین امن دیا گیا اور آخرت مین نجات والون سے گنا
جاتا ہے اور جو کوئی گردن کشی کرے دنیا مین خون اوسکا
مباح اور آخرت مین مردود ہے اور سب کام اوسکے باطل
اور کوشش اوسکی نامقبول ہے اسلیے جہاد کافرون سے
اور لڑائی باغیون سے اور قتل کرنا مرتدون کا اور قائم کرنا حدون اور
تعزیرون کا گنہگارون پر اور مقدمے اوسکے احکام سیاست کے عمدہ رکنون
دین سے گنے گئے ہین اور کارخانہ دوسرا مانند پورا کرنیوالون کا مثل
کرنیوالون کارخانہ اول کے ہے اور وہ کارخانہ ہے کہ ساتھہ شان نبوت
کے تعلق رکھتا ہے یعنی آراست کرنا لوگون کا جو کہ بندگی کو جلالت کے حکم
الہی اور پیروی سنت نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین احتیاج اوسکے ہوتی ہے
اور مرکز اس کارخانہ کا منصب خلیفہ ہے اور شاخین اوسکے منصب
عالمون اور ولیون کا ہے تا ریون اور محدثون سے کہ

احکام الٰہیہ و احادیث نبویہ بجمیع مراتب سانند
و مجتہدین شریعت کہ احکام قیاسیہ استنباط
مے نمایند و شیوخ طریقت کہ بنا بر نظر بمصالح
وقت تدبیرے برائے اجرائے سنت استخراج
مے فرمایند و ائمہ لغت و تفسیر عربیت کہ
نکات محاورات و قوانین زبان دانی
ایضاح مے نمایند و واضعین کتب فقہ
و جامعین فتاوی و مصنفین رسائل
سلوک و مؤلفین کتب عربیہ کہ احکام مجتہدین
و تخریجات مقلدین و کلمات مشائخ و
اقوال علماء عربیہ را مرتب کردہ در دفاتر
مبسوط محرر مے نمایند پس اول را کمال
خلافت و امامت میگویند و ثانی را کمال
علم و ولایت و ہر چند منشاء این ہر دو
کمال توجہ عنایت الٰہیہ است و تربیت
بندگان خود و مہبط اصلی آن ہر دو قلوب
انبیاء ست علیہم الصلوٰۃ والسلام اما
اول نوریست قوی الاشراق کہ از آفتاب
سلطنت الٰہیہ بر مراۃ رسالت پرتو انداختہ
واز ان بطریق انعکاس تمام عالم را
فرا گرفتہ و شب کفر و فساد را مستلاشے
گردانیدہ و روز اسلام و نظام دین را
جلوہ گر نمودہ و ثانی آب زلالی است کہ

حکم الٰہی اور حدیثیں پیغمبر کے تمام امت کو
پہونچاتے ہیں اور مجتہدین شرع کے کہ احکام قیاسی
نکالنے کرتے ہیں اور شیخ طریقت کے کہ بنظر
مصلحتوں وقت کے کوئے تدبیر واسطے
جاری کرنے سنت کے نکالتے ہیں اور پیشوا علم لغت
اور تفسیر اور عربیت کے کہ باریکیاں محاورون کے
اور قاعدے زبان سمجھنے کے واضح کرتے ہیں اور
بنا نیوالے کتابیں فقہ اور جمع کرنیوالے فتووں کے
اور تصنیف کرنیوالے رسالے سلوک اور تصوف کے اور جمع
کرنیوالے کتابیں عربی کہ احکام مجتہدون کے اور باتیں
نکالی ہوئی مقلدون کی اور کلمات مشائخون کی اور قول
علماء عربیت کے مرتب کرکے دفترون دراز بیں لکھتے ہیں
پس پہلے کو کمال خلافت اور امامت کہتے ہیں اور دوسرے کو
علم اور ولایت اور ہر چند منشاء ان دونون کمالون کا
متوجہ ہونا عنایت خدا کا ہے ساتھ تربیت بندون
اپنون کے اور جائے نزول اصلے ان دونوں کی دل
بینون کے ہیں کہ اون پر درود خدا کا اور سلام ہو
پہلا ایک نور ہے بہت روشن کہ آفتاب سلطنت
الٰہیے سے آئینہ رسالت پر سایہ ڈالا ہے اور اس سے
بطور عکس کے تمام عالم کو گھیرا ہے اور رات کفر
اور فساد کو نابود کیا اور دن اسلام اور
انتظام دونون جہان کو ظاہر کیا
اور دوسرا پانی شیریں ہے۔ کہ

که از ابر ربوبیت باریدن و از خوار حکمت
انبیا جوش زده و ازان بحیاض قلوب
خواص مجتمع شده و بکام تشنگان آب طلب
بحسب مدارج ایشان رسیده پس لابد
مرتبه اول را بر ثانی محفوظ باید داشت
و اهتمام یکه باول لابد کرد بثانی نباید گماشت
مثلاً هر فرد بشری از افراد انسان خواه عالم
باشد خواه جاهل خواه عاقل باشد خواه سفیه
خواه کاتب باشد خواه اُمّی تفتیش مضامین
ظاهر کتاب و سنّت و تحقیق آن خواه بفکر خود
خواه باستفسار آن از دیگرے لازم آمد
و التزام اطاعت انبیا و اولی الامر بالتعیین
از اول امر بر جمیع اُمّت واجب آمد و مجاهره
بانتساب خود بایشان ضرور افتاد و احتراز
از تشبیه بکفار و اختلاط مبتدعین و مشارکت
بغاة از ارکان دین شمرده شد و اشاعت
ظاهر کتاب و سنت بسیف و سنان و مناظره
و بیان و تشهیر آن در جمیع قری و بلدان
از ارکان دین سعد و وشد و تعیین و تعظ
که در جمیع مجامع و مساجد بر سر منابر با آواز بلند
بسوی آن دعوة نمایند و تعیین محتسبین
که در هر کوچه و بازار بگیرد و قهر بسوی آن کشند
از افضل عبادات سعد و کرده شد بخلاف

بدلی ربوبیت سے برسا ہے اور فوارہ حکمت
نبیون سے جوش مارا اور وہان سے حوض دلون
خاص لوگون مین جمع ہو کر حلق پیاسون پانی
طلب کرنے والون مین موافق درجون اون کے
پہونچا پس ضرور فوقیت اول کو دوسرے پہ
نگاہ رکہنا چاہیے اور اہتمام پہلے کا کرنا چاہیے دوسرے کا
نہ چاہیے مثلاً ہر شخص کو افراد انسان سے خواہ عالم ہو
خواہ جاہل خواہ عقلمند ہو خواہ بیوقوف خواہ لکہا پڑہا
ہو خواہ اَن پڑہ دریافت کرنا مضمون ظاہر قرآن
اور حدیث کا اور تحقیق اوسکے اپنے فکر سے خواہ
پوچہکر دوسرے سے لازم ہوئی ہے اور لازم پکڑنا
پیروی نبیون اور حاکمون کا بالتعیین پہلے امر سے
تمام اُمّت پر لازم ہوئی اور ظاہر کرنا اپنی نسبت
طرف اون کے ضروریات سے پڑا اور بچنا مشابہت
کافرون اور بدعتیون اور شریک ہونے باغیون
سے رکن دین سے گنا گیا اور مشہور کرنا ظاہر
قرآن اور حدیث کا ساتھ تلوار اور نیزہ اور مناظرہ
اور بیان کے اور شہرت دینے اوسکے تمام قصبون
اور شہرون مین رکن دین سے گنا گیا ہے اور
معین کرنا واعظون کا کہ تمام مجمعون اور مسجدون
مین بر سر منبر با آواز بلند اس طرف کو بلاویں اور معین
کرنا کہنے کرنیوالون کا کہ ہر کوچہ اور بازار مین بجبر و قہر
اسطرف کو کہینچین افضل عبادت سے گنا گیا ہے بخلاف دوسرے

قسم ثانے کہ ہر کس را تحقیق احکام قیاسیہ
واشغال صوفیہ وقوانین عربیہ ضرورنیست
وارادہ وتقلید شخصے معین از مجتہدین
مشایخ درارکان دین بلکہ ہمین قدر کافی
کہ وقتیکہ کہ حاجتے پیش آید از کسے از ایشان
استفسار کردہ شود نہ آنکہ ارادہ تقلید ہم
مثل ایمان بالانبیاء از ارکان دین شمردہ
شود ولقب حنفے وشافعی ہمچو لقب
مسلمان وسنی اظہار کردہ شود وامتیاز
از شافعیان وچشتیان مثل امتیاز از کفار
ورافض از لوازم تدین شمردہ شود و
انتقال را از مذہبے بمذہبے یا طریقہ بطریقہ
مثل ارتداد وابتداع وبغی موجب قتل و
ہلاک سعدو وکردہ شود یا دعوی اجتہاد
وولایت را مثل دعوی نبوت یا دعوی
امامت بطریق بغی بر امام حق باعث
قتال واہانت قرار دادہ شود الخ
کہ باطاعت قاضے جبر کردن میرسد
نہ بر اطاعت مجتہد کہ رد حکم قاضی واحد
قاضے دیگر را ہم نمیرسد چہ جائے احاد ویا
را بخلاف حکم مجتہد کہ بر ہر کسے قبول آن
واجب نیست لاسیما وقتے کہ آنکس خود
مجتہد باشد کہ او را تقلید مجتہد اول اصلا

دوسرے قسم کے کہ ہر کسیکو تحقیق حکمون قیاسیہ سے اور
شغلون صوفیہ اور قاعدون عربیہ کے ضرورت
نہین ہے اور مرید ہونا اور تقلد ہونا کسے شخص معین کا
مجتہدون اور مشایخون سے ارکان دین مین
نہین ہے بلکہ اسیقدر کافی ہے کہ جسوقت حاجت
پیش آوے کسے سے ان لوگون مین سے پوچھ لے نہ
یہ کہ مرید اور مقلد ہونا مانند ایمان کے ساتھ نبیون کے
رکن دین سے گنا جاوے اور لقب حنفے اور قادری
مانند لقب مسلمان اور سنی کے ظاہر کیا جاوے اور فرق
شافعیون اور چشتیون سے مانند فرق کافرون
اور رافضیون کے لازمہ دین سے گنا جاوے اور نقل کرنا
ایک مذہب سے طرف دوسرے مذہب کے یا ایک طریقہ
سے طرف دوسرے طریقہ کے مانند مرتد ہونے اور مبتدع
ہونیکے سبب قتل اور ہتک عزت کا ہووے یا دعوی
ولی ہونیکا مثل دعوی نبوت یا دعوی امامت بطور بغاوت
امام برحق پر باعث قتل اور ذلیل کرنیکا قرار دیا جاوے
آیا نہین دیکھتا تو کہ ساتھ فرمانبرداری قاضے کے جبر
کرنا پہونچتا ہے نہ فرمانبرداری مجتہد پر کہ رد کرنا حکم
ایک قاضے کا دوسرے قاضے کو بہے نہین پہونچتا
چہ جائے کہ ہر ایک کو رعیت سے بخلاف حکم مجتہد
کے کہ ہر کسیکو قبول کرنا اوسکا واجب نہین ہے
خصوصًا جسوقت کہ وہ شخص خود مجتہد ہووے اوسکو

تقلید مجتہد پہلے کے بالکل درست

جائز نیست و بلکہ برامام حق اگرچہ آن بامے
لیاقت امامت داشتہ باشد اصلا جائز
نیست بخلاف دعوی اجتہاد کہ وفتیکہ ملکہ
اجتہاد حاصل نشود لابد دعوی اجتہاد باید کرد
و تقلید را از گردن خود دور باید انداخت
بالجملہ غرض از این کلام آنکہ اشتغال
بہ تفتیش ظاہر کتاب و سنت و تعلم و تعلیم آن خواہ
بخواندن باشد خواہ باستماع مضامین آن
وسعے در اشاعت آن از جنس اکل و شرب
و لباس است کہ مدار زندگانے بر آنست
و اشتغال باحکام فقہیہ معتبرہ و اشغال
صوفیہ نافعہ از قبیل مداوۃ و معالجہ است
کہ عند الضرورت بقدر حاجت بعمل آرند
و بعد ازان بکار اصلے خود مشغول باشند
و عنوان و شعار خود محمدیہ خالصہ و سنن
قدیم باید داشت نہ تمذہب بمذہب
خاص و انسلاک در طریقہ مخصوصہ بلکہ
مذاہب و طرق را مثل دکاکین عطارین
باید شمرد و خود را از منسلکان جند محمدے

پس چنانکہ سپاہیان را عنوان سپہ گری
شعار است و اعلام کلہ سلطانے کار پرداز
و وقتیکہ بہ دوائے محتاج میشوند از ہر دکانے
کہ بدست آید میگیرند و بقدر حاجت بعمل

درست نہیں ہے اور بغاوت امام برحق کے اگرچہ وہ
بانے لیاقت امامت کی رکھتا ہو بخلاف دعوی اجتہاد
کے کہ جس وقت ملکہ اجتہاد کا حاصل ہو ضرور دعوی اجتہاد
کرنا چاہیے اور تقلید کو گردن اپنے سے دور چاہیے
ڈالنا خلاصہ یہ کہ غرض اس کلام سے یہ ہے کہ
شغل دریافت ظاہر قرآن اور حدیث کا اور
سیکھنا اور سکھانا اوسکا خواہ پڑھنے سے ہو
خواہ سننے مضمونوں اوس کے سے اور کوشش
اوسکے مشہور کرنے میں قسم کھانے اور پہننے سے
ہے کہ مدار زندگانے کا اوسپر ہے اور مشغول ہونا
ساتھ حکموں فقیہ معتبرہ اور مشغلوں صوفیہ کے جو
مفید ہیں قسم دوا اور علاج سے ہے کہ وقت
ضرورت بقدر حاجت عمل میں لاوے اور بعد اوسکے
اپنے اصلے کام میں مشغول ہوں اور سرنامہ
اور لباس اپنا محمد سے خالص اور طریقہ سنت
ہمیشہ چاہیے رکھنا اور اختیار نہ کرنا مذہب کسے
مذہب خاص اور داخل ہونا طریقہ خاص میں
بلکہ سب مذہبوں اور طریقوں کو مثل دکان
عطاروں کے گن چاہیے اور اپنے تئیں داخل
لشکر محمدی کرنا چاہیے پس جیسا کہ سپاہیوں کو
سرنامہ سپہ گری لباس اور علم کرنا کلہ بادشاہی کا
کاروبار اور جس وقت دوا کے محتاج ہوتے ہیں جس دکان
سے کہ تہہ آوے لیتے ہیں اور بقدر حاجت استعمال

مے آرند و باقے را برائے وقت ضرورت
نگاہ میدارند و بکار و بار خود مشغول
میباشند ہمچنین محمدیہ خالصہ را شعار خود
باید کرد و اقامت ظاہر سنت را کار و بار
خود باید داشت و احکام فقہیہ صحیحہ را
و اشغال صوفیہ معتبرہ را کہ خالی از شوب
فساد و بدعت باشد بقدر حاجت استعمال
باید کرد و زائد از حاجت بآن تو غل نباید
کرد حاصل کلام آنکہ احکام فقہیہ مجتہدین
سابقین مسلم الاجتہاد و آنرا بقیاسات
صحیحہ استنباط نمودہ اند بیشک از قبیل
سنت ست اما از جنس سنت حکمیہ و در جنب
سنتہ حقیقیہ بچیزے نمے ارزد و پس افراط
و غلو دران از قبیل بدعت است

مسئلہ ثالثہ مسائل اجماعیہ امت
محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتسلیمات
در ہر قرن کہ بوجود آید ہمہ از قبیل مطلق
سنت است چہ سنت آن مسائل در
نفس الامر یا سنتہ حقیقیہ است یا ملحق
بالسنت یا سنتہ حکمیہ و آنہم از قبیل مطلق
سنتہ است ولیکن دراین مقام نکتہ است
بس باریک کہ ایضاح آن درین جزو
زمان سپر ضرورست و آن ادراک امتیاز

کرتے ہین اور باقے کو واسطے ضرورت کے نگاہ
رکہتے ہین اور اپنے کاروبار مین مشغول رہتے
ہین اسی طرح محمدیون خالص کو طریقہ اپنا
کرنا چاہیے اور قائم رکہنے ظاہر سنت کو
کاروبار اپنا چاہیے کرنا اور حکمون فقہ
کو جو صحیح ہون اور شغلون صوفیون کا
معتبر کو جو خالی آمیزش فساد اور بدعت سے ہون
بقدر حاجت استعمال کرنا چاہیے اور زیادہ حاجت
سے اوس مین مشغول نہ رہے حاصل کلام یہ ہے کہ
احکام فقہ مجتہدون پہلون کے کہ جن کا اجتہاد مسلم
ہے اون حکمون کو قیاسون صحیح سے نکالا ہو بیشک
قسم سنت سے ہین مگر قسم سنت حکمیہ سے کہ
مقابل سنت حقیقی کے جو برابر بھی نہین پس
زیادتی اور مبالغہ اوسمین قسم بدعت سے ہے

مسئلہ تیسرا مسئلے اجماعے امت محمدؐ کے
کہ اون پر افضل درود اور سلام ہو جس زمانہ
مین کہ ظاہر ہون سب قسم مطلق سنت سے
ہین اسلیے کہ سند اون مسئلون کی حقیقت
مین یا سنت حقیقی ہے یا ملحق بالسنت یا سنت
حکمیہ اور وہ بھی قسم مطلق سنت سے ہے
اور لیکن اس جگہ ایک نکتہ بہت باریک ہے
کہ واضح کرنا اوس کا اس زمانہ مین بہت
ضرور ہے اور وہ معلوم کرنا فرق کا

است درین مقام اجماع و رواج بیانش آنکه
در بعضے احیان بعضے از محدثات از قسم
علوم و ارادات یا افعال و اقوال بنابر
مصلحت وقت در اہل زمان بطریق عادت
رائج میگردد و اختلاف ایشان آنرا از
اختلاف خو و بطریق رسم تلقی مے نمایند
و ہمچنین بر آن مدت طویله میگذرد و بعد
مرور دہور رشته شان آن امر در رسوم
مسلمه خاص و عوام مندرج میگردد و بتارک
آن طعن اخوان و ملامت اقران متوجه
میگردد پس جمہور انام بنابر خوف لحوق
طعن و ملامت و محافظت آن جد و جہد
مینمایند و بعد انقضاء مدت مدید چون
در تفتیش اصل آن از شرع کلام واقع
میگردد و غیر از رواج مذکوره هیچ اصلی
بدست نمے آید و چون منشاء آن رواج
تفتیش کرده میشود غیر از استحسان بعضی
از اختلاف هیچ واضح نمیگردد حالانکه حکم
شرعی آن امر بسبب اختلاف زمان
مختلف گردید چه در زمان اختلاف بمرتبه
التزام در رواج نرسیده بود و در زمان
اخلاف بسبب التزام و اشتہار بحد بدعت
حقیقیه یا حکمیه رسیده و ہمین معنی را

ہے در بیان اجماع اور رواج کے بیان اوسکا
یہ ہے کہ بعضے وقت بعضے باتین سنے قسم
علوم یا ارادون یا کاموں یا باتون سے
بسبب مصلحت وقت کے زمانہ کی لوگون مین بطور
عادت کے رواج پکڑتے ہین اور پیچھلے اون کے اگلون
اپنون سے بطور رسم کے قبول کرتے ہین اور اسیطرح اوپر
مدت دراز گذرتے ہے اور بعد گذرنے زمانون
کے ہوتے ہوتے وہ کام ایسے رسمون مین جو مسلم ہے
در میان خاص و عام کے داخل ہوتا ہے اور اوسکے
ترک کرنیوالے پر طعنے بہائیون اور ہمسرون کے
متوجہ ہوتے ہین پس تمام خلقت بسبب خوف
لاحق ہونے طعنے اور ملامت کے محافظت اوسکے مین
کوشش کرتی ہے اور بعد گذرنے مدت دراز کے
جسوقت بیچ تلاش اوس کے اصل کے شرع سے گفتگو
آتی ہے تو سوای رواج مذکور کے کچھ اصل نہین ہاتھ
لگتے ہے اور جب منشا اوس رواج کا دریافت کیا جاتا
ہے تو سوائے بہتر سمجھنے بعضے اختلاف پہلے لوگون
سے کچھ ظاہر نہین ہوتا حالانکہ حکم شرعے اوس
کام کا بسبب اختلاف زمانہ کے مختلف ہوتا ہے
اسلیے کہ زمانہ پہلے لوگون مین اختلاف مرتبہ
لازم ہونے اور رواج پکڑنے مین نہ پہونچا تہا
اور زمانے پچھلون مین بسبب لازم پکڑنے اور شہرت
پانے کے بدعت حقیقی یا حکمی کے حد کو پہونچگیا اور ایسی بات کو

رواج میگویم و در بعضے احیان امری جدید
پیش مے آید و اہل زمان در پے تفتیش
اصل آن از دلائل دینیہ و تحقیق حکم آن
از معالم شرعیہ بنظر استقلال مے نہند
و بعد از تامل و تفکر و اصول دینیہ و دلیلے
صحیح از دلائل شرعیہ کہ بر حکم شرعی آن
امر دلالت داشتہ باشد بر جمیع اہل زمان
واضح میگردد و دینا بر وضوح آن دلیل
بر ثبوت حکمے از احکام شرعیہ بر آن امر
ہمہ مجتہدان آن زمان اتفاق مینمایند
این اتفاق را اجماع میگوئیم چون انعقاد
مہد شد پس باید دانست کہ مجرد رواج
چیزے کہ در ما بعد قرون ثلثہ متحقق
شدہ باشد آن چیز را از حد بدعت
خارج نمیگرداند بخلاف اجماع کہ انعقاد
اجماع در ہر قرن کہ واقع شود و مسئلہ
اجماعیہ را در دائرہ سنت داخل میگرداند
و دلیل بر آن آن است کہ مستند در باب
اجماع ہمین کریمہ است وَمَنْ يُّشَاقِقِ
الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى
وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ
مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا
پس در کریمہ مذکورہ لفظ سبیل را بسوے

رواج کہتے ہین ہم اور بعضے وقتون مین کوئی کام نیا
پیش آتا ہے اور لوگ زمانہ کے در پے تلاش اسکے
اصل کے دلیلون دینیہ سے اور تحقیق اوسکے حکم کے
نشانیون شرعے سے بنظر استقلال کے ہوتے
ہین اور بعد تامل اور فکر کے اصلون دین مین کوئی
دلیل صحیح دلیلون شرعے سے کہ اوپر حکم شرعے اوس
کام کے دلالت رکھتے ہو تمام اہل زمانہ پر روشن
ہوتی ہے اور بسبب واضح ہونے اوس دلیل کے اوپر
ثبوت کسے حکم کے حکمون شرعی سے اوسکام پر سب
مجتہد اوس زمانہ کے اتفاق کرتے ہین اس اتفاق کو
اجماع کہتے ہین اور جب یہ مقدمہ بیان ہوا پس
جاننا چاہیے کہ رواج کسی چیز کا کہ پیچھے قرون
ثلثہ کے ثابت ہوا ہو اوس چیز کو حد بدعت سے
باہر نہین کرتا بخلاف اجماع کے کہ منعقد ہونا
اجماع کا جس زمانہ مین واقع ہو مسئلہ اجماعی کو
دائرہ سنت مین داخل کرتا ہے اور دلیل اوسپر
یہ ہے کہ مستند ارباب اجماع کے یہ آیت شریف ہے
ترجمہ آیت شریف اور جو کوئے
خلاف کرے رسول کا بعد اس کے کہ ظاہر
ہوئے اوس کو ہدایت اور پیروی کرے
سوائے راہ مسلمانون کے پھیر دیں گے ہم اسکو وہی
طرف جو اوسنے پھیرے اور ڈالین گے اوسکو جہنم مین اور بری
جگہ پہونچا۔ پس آیت شریف مذکور مین لفظ سبیل کو طرف

مؤمنین اضافت فرموده اند و لفظ مؤمنین
مشتق است و قاعده مقرره است که نسبت
چیزے بسوئے مشتق دلالت میکند بہیئت
مأخذ آن مثلاً حکم بادشاه و حکم قاضی ہمون
حکم را میگویند که از جہت سلطنت و حکومت
صادر شده باشد نه از جہت مشوره و راه
سلاطین و راه امرا و راه سپاہیان
و راه علما و راه مشایخ و اطباہون
امور را میگویند که اشخاص مذکور آن
امور را از جہت سلطنت و امارة و سپہ گری
و علم و شیخت و طبابت اخذ کرده باشند
نه مثل اکل و شرب و جماع و خواب و بول
و براز و امثال آن از حاجت بشریه
که آن را راه اشخاص مذکورین نمے گویند
چنانچه آیة کریمه اَدْعُوْ اِلَی اللّٰهِ عَلٰی بَصِیْرَةٍ
اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ بر آن دلالت میدارد چه او
از سبیل پیغمبر صلے اللہ علیه وسلم زیر قام
امور تبلیغیه است چنانچه لفظ ادعوا الی اللہ علے
بصیرة بر آن دلالت میدارد و چون
اینمقدمه ممهد شد پس باید دانست که مراد
از راه مؤمنین در کریمه مذکوره امور یست
که مؤمنین آنرا از جہت ایمان اخذ کرده
باشند نه از جہت رسم و عادة و مسائل

مومنین کے اضافت فرمائے ہے اور لفظ مومنین
مشتق ہے اور قاعدہ مقرر ہے کہ نسبت ایک چیز
کے طرف مشتق کے دلالت کرتی ہے اوپر سبب ہونے
معنے مصدر کے اوسکے مثلاً حکم بادشاہ اور حکم قاضی
اوسے حکم کو کہتے ہین کہ سلطنت اور حکومت کے
سبب سے صادر ہوا ہو نہ بسبب مشورہ کے اور
راہ بادشاہون اور راہ امیرون اور راہ سپاہیون
اور راہ عالمون اور راہ شایخون اور راہ طبیبون کے
اون کامون کو کہتے ہین کہ اشخاص مذکور نے
اون کامون کو بہ سبب سلطنت و امیری اور سپہ گری
اور علم اور شیخت اور طبابت کے لیا ہو دے نہ مثل
کہانے اور پینے اور جماع کرنے اور سونے اور موتنے
اور بگنے کے اور مثل اسکے حاجتون انسانے سے کہ
اون کو راہ اشخاص ذکر کیے گئے کے نہین کہتے ہین
چنانچہ آیت شریف ترجمہ **آیت شریف** بلاتا ہون مین
طرف اللہ کے اوپر بصیرت کے مین اور تابعدار میرے
اوپر دلالت کرتے ہے کہ راہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
سے اسجگہ حکم ہو پہونچائے گئے ہین چنانچہ بلاتا ہو مومنین
طرف اللہ کے اوپر بصیرت کے اوپر دلالت رکھتا ہے اور
جب یہ مقدمہ ممہد ہوا تب ہوا پس جاننا چاہیے کہ مراد راہ
مومنین سے آیت مذکورین وہ کام ہین کہ مسلمانون
نے اوسکو بسبب ایمان کے لیا ہو نہ بسبب رسم اور
عادت کے اور وہ مسئلہ اجماع

اجماعیہ است نہ رسوم مروجہ چنانچہ حدیث
مَارَاٰہُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَھُوَ عِنْدَ اللّٰہِ حَسَنٌ
بران دلالت میدارد چہ مارآہ المسلمون فرمودہ اند
نہ ما تعامل بہ المسلمون پس معنی حدیث
چنین باشد کہ چیزے راکہ مسلمین از جہت
اسلام یعنے از جہۃ اتقیاد پیغمبر و اتباع
اوامر نہ از جہت رسم و عادت نیک دانند
پس آن چیز نزد خدا نیک است وما اینکہ
ہر رسم مسلمین کہ در قرنے از قرون
متاخرہ رواج پذیرفتہ باشد در سنت
مندرج گردد پس باطل محض است چنانچہ
حدیث اِنَّ الدِّیْنَ بَدَءَ غَرِیْبًا وَّسَیَعُوْدُ
کَمَا بَدَءَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ وَھُمُ الَّذِیْنَ
یُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِیْ
مِنْ سُنَّتِیْ کہ ترمذی از طریق عمرو بن
عوف نقل کردہ بریں معنے دلالت میدارد
چہ مفاد حدیث مذکور ہمین است کہ رسوم
مروجہ قرون متاخرہ مستلزم فساد
سنت است وابطال آن منجر باصلاح
او حاصل کلام آنکہ مسائل اجماعیہ ہر قرن
از قبیل سنت است ورسوم مروجہ قرون
متاخرہ از جنس بدعت **مسئلہ رابعہ**
اشتغال بعلوم آلیہ مثل علوم عربیہ بقدر

اجماعی ہین نہ رسمین رواج پائے ہوئے جیسا کہ ترجمہ **حدیث**
جس چیز کو دیکھا مسلمانون نے اچھا پس وہ نزدیک اللہ کے
بھی اچھی ہے۔ اس پر دلالت کرتی ہے اسلیے کہ جسکو
دیکھا مسلمانون نے فرمایا نہ جو کچھ کہ کیا مسلمانون نے پس معنے
حدیث کے اسطرح ہونگے کہ جس چیز کو مسلمان بسبب اسلام
یعنے براہ فرمانبرداری پیغمبر اور پیروی حکمون اوسکے
نہ بسبب رسم اور عادت کے نیک جانین پس وہ چیز
نزدیک خدا کے نیک ہے اور یہ کہ ہر رسم مسلمانون مین
کہ کسی زمانہ مین پچھلے زمانون سے رواج پکڑے سنت
مین داخل ہوگی پس باطل ہے بالکل جیسا کہ ترجمہ
حدیث تحقیق دین شروع ہوا ہے غریب اور
عنقریب ہوگا جیسا کہ شروع ہوا تھا پس خوشوقتی
ہے واسطے غریبون کے اور وہ لوگ ہین کہ اصلاح
کرتے ہین اوسچیز کے جو فاسد کردی ہے لوگون نے میرے بعد
میری سنت سے۔ کہ ترمذی نے طریق عمرو بن
عوف سے نقل کی ہے اسبات پر دلالت رکھتا ہے
اسلیے کہ خلاصہ حدیث مذکور یہ ہے کہ رسمین مروج زمانہ
پچھلے کے باعث لازم ہونے فساد سنت کے ہین
اور باطل کرنا اون رسمون کا سبب اصلاح سنتون کا
ہے حاصل کلام یہ ہے کہ مسئلے اجماعی ہر زمانہ مین قسم
سنت سے ہین اور رسمین مروج پچھلے زمانہ کی قسم بدعت سے
مسئلہ چوتھا مشغول ہونا ساتھ ان علمون کے کہ وہ آلہ
اور وسیلہ ہین مانند علمون عربی کے بقدر

ضرورت کہ در فہم معنی ظاہر کتاب و سنت
بکار آید و باشغال صوفیہ بقدر حاجت
مثل تحریک لطائف ستہ بذکر خفی و
مثل یاد داشت مسمے بپاس انفاس و
دوام ملاحظہ بسوئے قلب کہ در تحصیل
حقیقت احسان کہ مغاد ظاہر کتاب و
سنت است منفعت بخشد و مزاولۃ
آلات حرب مثل توپ و بندوق و تپنچہ
بقدر کفایۃ کہ در قتال کفار بکار آید
از جنس بدعت نیست زیرا کہ ہر چند
امور مذکورہ از قسم مخترعات و محدثات
ست اما از امور دین نیست اگر کسے
او را از قبیل امور دین شمردہ بعمل خواہد
آورد البتہ بہ نسبت او از قبیل بدعات
خواہد گردید و معنے شمردن آن از امور
دین آنست کہ نفس وجود این امور را
قطع نظر از وسیلہ بودن آنہا ہم از
محامد دینیہ قرار دہد بتفصیل این اجمال
آنکہ وسائل امور دینیہ بر دو قسم ست قسمی
آنست کہ خود ہم از جنس ممدوحات شرعیہ
باشد مثل تحصیل صفت طہارت بوضوء
و غسل اگرچہ او از وسائل صلوٰۃ ست اما
خود ہم از محامد شرعیہ است بقول تعالیٰ

ضرورت کے کہ سمجھنے معنے ظاہر قرآن اور حدیث مین
کام آوے اور ساتھ شغل صوفیون کے بقدر حاجت کے
مانند تحریک کرنے چھ لطیفون کے ساتھ ذکر خفے کے اور
مانند یاد داشت کے کہ نام اوسکا پاس انفاس ہے اور
ہمیشہ ملاحظہ کرنا طرف دل کے کہ حاصل کرنے حقیقت
احسان مین کہ مفاد ظاہر قرآن اور حدیث کا ہے
نفع بخشتا ہے اور شق آلات لڑائے کا مانند توپ اور
بندوق اور تپنچے کے بقدر ضرورت کے کہ لڑائے
کافرون مین کام آوے قسم بدعت سے نہین ہے اسلیے
کہ ہر چند کام ذکر کیے گئے قسم نئے نکالے ہوؤن
اور نئے پیدا کیئے ہوؤن سے ہین اور کاموں دین
سے نہین ہین مگر وسیلون کاموں دین کے ہین
اگر کوئے ان کو قسم کاموں دین سے گن کر عمل مین لاوے
البتہ بہ نسبت اوسکے قسم بدعت سے ہونگے اور معنے
شمار کرنے ان کے امور دین سے یہ ہین کہ ذات خاص
ان کاموں کو قطع نظر وسیلہ ہونے اونکے سے خوبیون
دین سے قرار دیوے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ
وسیلے کاموں دین کے دو قسم پر ہین ایک قسم وہ ہے
کہ خود اپنے قسم خوبیون شرعے سے ہو جیسے حاصل
کرنا صفت پاکے کا ساتھ غسل اور وضو کے اگرچہ
وسیلون نماز سے ہے مگر خود اپنے
خوبیون شرعے سے ہے بسبب
فرمانے اللہ تعالے کے

إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ
وَقَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلطُّهُورُ شَطْرُ
الْإِيمَانِ وَتِلَاوَةُ قُرْآنِ مَجِيدٍ اگرچہ وسائل
تدبرست اما خود ہم عبادت عظیمے ست
واشتغال بحدیث وسیرۃ نبویہ اگرچہ
از وسائل عمل واتباع سنت است اما
خود ہم از شاغل محمودہ ست واعتکاف
اگرچہ وسائل ادراک جماعت واسباب
تعمیر اوقات بذکر الٰہے ہست اما خود ہم
از جنس طاعت است وامثال آن از
امور غیر محصورہ وعلامت اینقسم آن است
کہ حصول این قسم وسائل بر تقدیر خلو
از مقاصد باطل محض بحسب نظر شارع
نیست یعنے اگرچہ صاحب آن تحصیل
نفس وسائل را قصد کردہ وحصول
مقاصد را ملحوظ نداشتہ باشد منفعتے
از منافع دینیہ اگرچہ اقل قلیل باشد
حاصل کردہ باشد مثلاً تجدید وضو وغسل
برائے تحصیل نفس ادامت بر طہارت
اگرچہ در اوقت نیت صلوٰۃ نباشد
نیز از امور محمودہ شرعیہ است وموجب
حصول اجر اخروی وقسم ثانی آنست
کہ خود آن وسائل اصلا از جنس عبادات

ترجمہ آیت شریف تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے توبہ
کرنیوالوں کو اور دوست رکھتا ہے پاکیزگی چاہنے
والوں کو۔ اور فرمانے پیغمبر علیہ السلام کے کہ پاکیزگی
آدھا ایمان ہے۔ اور پڑھنا قرآن شریف کا
اگرچہ وسیلوں فکر اور غور سے ہے مگر بذاتہ بھی
عبادت بڑی ہے اور مشغول ہونا ساتھ علم حدیث
اور خصائل پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے اگرچہ وسیلوں
عمل اور پیروی سنت سے ہے مگر خود بھی شغلوں
نیک سے ہے اور اعتکاف اگرچہ وسیلوں پانے
جماعت اور اسباب زندہ رکھنے وقتوں سے ساتھ
ذکر الٰہے کے ہے مگر خود بھی قسم عبادت سے ہے۔
اور مانند اسکے بہت سے کام ہیں اور علامت اس قسم کے
وہ ہے کہ حصول ایسے وسیلوں کا بر تقدیر خالی ہونے
کے مقصدوں سے بالکل باطل اور بے اصل نظر شارع
میں نہیں ہے یعنے اگرچہ کرنیوالے ان کاموں کے
حاصل کرنا ذات وسیلوں کا قصد کیا ہو اور حاصل
کرتے مقصدوں کا لحاظ نہ کیا ہو تو بھی کچھ فائدے منفعتوں
دین سے اگرچہ کمتر ہو حاصل ہوگا مثلاً نیا وضو یا غسل کرنا
واسطے حاصل کرنے خاص پاکیزگی ہمیشہ کے اگرچہ اسوقت
نیت نماز کے نہ ہو تو بھی نیک کاموں شرعے سے
ہے اور سبب حاصل ہونے اجر آخرت کا اور
قسم دوسرے وہ ہے کہ خود وہ وسیلے
بالکل قسم عبادت سے ہے۔

نیست اگرچہ بنا بر نیت توسل بعبادۃ
از قسم طاعات بالعرض گردیدہ مثل سفر
برائی حج و رفتن در بازار بنا بر نیت دخول
بمسجد و کشیدن دلو از چاہ بنا بر نیت وضو
و نوشتن عرائض بسوے حکام بنا بر
سفارش ذوالحاجات و سائر حرف
و صنائع بنا بر صرف آنہا در اعانت
دین یا خدمت محتاجین پس نفس سیاحت
بلدان و سیر بازار و کشیدن آب چاہ
و تحصیل مہارت در نوشت و خواند عرائض
و سائر صنائع مثل حدادت و صباغت
و خیاطت و امثال آن اصلا از جنس
طاعات نیست بلکہ یا از قبیل لہو است
یا از قبیل امور معاشیہ کہ شدت
جد و انہماک در ان موجب قسوۃ قلب
ست و مورث غفلت روح و باعث
نکرت از عالم قدس پس امور مذکورۃ
الصدر از قسم ثانے ست نہ از قسم
اوّل پس ہر کہ آن را از قبیل اول قرار دہد
آن امور را بہ نسبت او از قبیل بدعت
حقیقیہ اصلیہ میگردد و نیز باید دانست
کہ وسائل بر دو قسم است قسمے آن ست
کہ استعانت بآن بنا بر تحصیل مقاصد ست

نہیں ہیں اگرچہ بہ سبب نیت وسیلہ کر دانے
عبادت کے بالعرض عبادت کے قسم سے
ہوتے ہیں جیسے سفر واسطے حج کے اور جانا
بازار میں بہ نیت داخل ہونے مسجد کے اور کھینچنا
ڈول کنوئیں سے بہ نیت وضو کے اور لکھنا عرضیوں
کا طرف حاکم کے واسطے سفارش حاجتمندوں
کے اور تمام پیشے اور تمام صنعتیں واسطے صرف ان کے
مددگاری دین اور خدمت محتاجوں میں پس
خاص سفر شہروں میں اور پھرنا بازار کا اور کھینچنا
پانی کنوئیں سے اور حاصل کرنا مہارت لکھنے اور
پڑھنے عرضیوں اور تمام صنعتوں میں مانند صنعت
لوہاری اور رنگریتا اور درزی سے اور مثل اسکے بالکل قسم
بندگی سے نہیں بلکہ یا قسم کھیل سے ہے یا قسم کاموں
معاش سے کہ ہیت کوشش اور ڈوب جانا اوس میں
باعث سختی دل کا ہے اور سبب غفلت روح کا
اور موجب مخالفت کا عالم قدس سے پس کام
ذکر کیے گئے اوپر کے قسم دوسرے سے ہیں
نہ قسم پہلے سے پس جو کوئی ان کو قسم پہلے
سے قرار دیوے وہ کام بہ نسبت اوسکے قسم بدعت
اصلی حقیقی سے ہوتے ہیں اور چاہیئے جاننا
کہ وسیلہ بہ دو قسم پر ہیں ایک قسم وہ ہے
کہ مدد لیتے اوس سے سبب
کامل ہونے مقصدوں کا ہے

یعنی مقاصد مذکورہ بہ نسبت حصول خود
آن وسائل حسنی و کمالی در نظر شارع
پیدا میکند کہ بدون وسائط آن وسیلہ
حسن او منقود میگردد و مثل غسل و تجدید
لباس و تعطر برائے نماز جمعہ و عیدین و صعود
بر منبر و اذان و اقامت و تعیین
مسجد برائے جماعت و انسلاک در جماعت
و تسویہ صفوف برائے نماز و وضو برائی
اذکار و نظر در مصحف و تحسین صوت
برائی تلاوت و تلاوت برائی تدبر و اتیان
امام و اطاعت او برائے جہاد و امثال
آن از امور غیر محصورہ کہ برائے تکمیل
اصول عبادات مقصودہ ست کہ فقدان
آن وسائل باعث نقصان حسن مقاصد
در نظر شارع میگردد و قسم ثانی آنست
کہ استعمال آن بنا بر احتیاج فاعل و عجز او
از ادراک مقصد و نقصان او از مرتبہ
لیاقت ادراک مقصد واقع میگردد
و حصول مقصد بدون وسائط
وسائل ہمچگونہ منقضی در حسن مقصد و
کمال او نمیرساند و بوجہ من الوجوہ
باعث سقوط مرتبہ فاعل آن بہ نسبت
شخصے کہ آن مقصد را بواسطہ وسائل

یعنے مقصد مذکور کیئے گئے بسبب حاصل ہونے اون کے ذریعہ
کے نظر شارع مین ایسے خوبی اور کمال پیدا کرتے ہین
کہ بیو سیلے اون کے وہ خوبی نہین ہوتی مثلاً نہانا
اور کپڑے نئے بدلنے اور عطر لگانا واسطے نماز
جمعہ اور عیدون کے اور چڑھنا اوپر جگہ بلند کے
واسطے اذان کے اور اذان اور تکبیر اور تعیین
مسجد واسطے جماعت کے اور داخل ہونا جماعت
مین اور برابر کرنا صفون کا واسطے نماز کے اور
وضو واسطے ذکر اور دیکھنے قرآن کے اور خوش
آوازی واسطے تلاوت قرآن کے اور تلاوت قرآن
واسطے تفکر معانی کے اور مقرر کرنا امام کا اور اطاعت
اوسکے واسطے جہاد کے اور مانند اوسکے بہت سے
کام کہ واسطے پورا کرنے اصل عبادت کے مقصود ہین
کہ نہ ہونا اون وسیلون کا سبب نقصان خوبی کا
مقصدون کے نظر شارع مین ہوتا ہے اور قسم دوسرے
وہ ہے کہ استعمال اوسکا واسطے محتاج چکے فاعل اور
عاجز ہونے اوسکے دریافت مقصد سے یا ناقص
ہونے اوسکے مرتبہ دریافت مقصد سے وقوع مین
آتا ہے اور حاصل ہونا مقصد کا بیو اسطے وسیلون کے
کچھ نقصان خوبی مقصد اور کمال اوسکے مین
نہین پہونچاتا اور تکسیطح سے سبب گرنے مرتبے اوسکے
کر نیوالیکا بہ نسبت اوس شخص کے کہ
اوس مقصد کو بواسطہ وسیلون کے

حاصل کردہ باشد ہرگز نیگردد مثل
کشیدن آب چاہ برائے وضو پس شخصیکہ
بر لب دریا نشستہ وضو بجا آوردہ است
ہرگز طہارت او بوجہ من الوجوہ انقص
طہارت شخصے کہ آب از چاہ کشیدہ وضو
بجا آوردہ است نخواہد شد و از ہمین
باب است استعمال عینک در حق ضعیف البصر
و تفحص صحف معرب بہ نسبت امی و تعلیم تیجے
در حق اطفال و استعمال آلات و ادویہ
در حرب مثل تیر تفنگ و خنجر و توپ و
بندوق و امثال آن بہ نسبت عاجز بعید
و علامت این قسم آنست کہ وقتیکہ مقصد
بوجہ من الوجوہ حاصل شد باز استعمال
وسائل لغو و لا طائل شمردہ میشود و یا طریقے
دیگر از طرق حصول مقصد پیش آمد باز
توقف در اخذ مقصد و انتظار حصول وسائل
یا تکمیل آن از سفاہت معدود و میشود و ذکر
استعانت بوسائل در مقام تمدح بحصول
مقاصد یا اثبات فضیلت بعض بر بعض نابر
استعانت بوسائل در سلک جماعت منسلک
کردہ میشود و مثلاً تیجے کلمات قرآن بعد اتمام
مہارت در قراءۃ حاصل شدن خواہ بہ تیجی خواہ
بغیر تیجے لغو محض ست و وقتیکہ مسلمے در صف

حاصل کیا ہو نہین ہوتا ہے مثل کھینچنے پانے کنوئین
سے واسطے وضو کے پس جو شخص لب دریا پہ پہنچکر
وضو کرتا ہے ہرگز طہارت اوس کی کسی طرح سے
ناقص طہارت اوس شخص سے کہ پانے کنوئین
سے کھینچکر وضو کرتا ہے نہین ہوتے اور اسے
قسم سے ہے استعمال عینک کا واسطے ضعیف
بینائی والے کے اور تلاش قرآن زیر زبر کے ہوئے
کے بہ نسبت اُن پڑہ کے اور سکہنا ناصف تہجی کا بچے
حق لڑکون اور استعمال ہتہیارون دور دارز کا لڑائے
مین مانند تیر اور تفنگ اور ڈہینگلے اور توپ اور
بندوق اور مانند اسکے بہ نسبت وُشمن دور کے
اور نشانے اس قسم کے یہ ہے کہ جسوقت مطلب
کسیطرح سے حاصل ہو جاوے پھر استعمال وسیلون کا
لغو اور بیکار گنا جاتا ہے یا کوئے اور رستہ رستون
حاصل کرنے مقصد سے برآمد ہو پہر توقف حاصل
کرنے مقصد مین اور انتظار پورا کرنے یا حاصل کرنے
کا اُن وسیلون کے بیوقوفے مین گنا جاتا ہے اور
ذکر مدد گارے وسیلون کا مقام تعریف حاصل کرنے
مقصد و نہین یا ثابت کرنے بزرگے بعضون کے بعضون
پر بہ سبب مدد چاہنے کے ساتھہ وسیلون کے جماعتین
شمار کیا جاتا ہے مثلاً تیجے کلمون قرآن کے بعد اسکے کہ
مہارت پڑہنے قرآن مین حاصل ہوئی ہو خواہ ساتہ تیجون
کے خواہ بغیر تیجون کے بالکل لغو ہے اور جسوقت کہ مسلمان صف

جہاد و شمشیر مہندی در کمر سیاہ رو و کافرے
بوجہی قریب اوشدن کہ زیر شمشیر او را
توان گرفت پس درینصورت توقف
کردن در کشتن او بنا بر انتظار رسیدن
تیر و تفنگ یا بنا بر انتظار رسیدن آمدن شمشیر اصفہانے نعمت
محض است و ہمچنین مثلاً زید و عمرو ہر دو تلاوۃ قرآن
در مصحف مجید نمودند اما عمرو بہ سبب ضعف بصر
استعمال عینک میکند پس ذکر استعمال
عینک در مقام ذکر مدائح تلاوت قرآنی
کہ سبحان اللہ عمرو چہ ادب تلاوت قرآن
میکند کہ تجدید وضو کردہ در مسجد
بخشوع و خضوع نشستہ و مصحف کشادہ
و عینک بر بینی نہادہ میخواند یا بیان اینکہ
ہر چند زید و عمرو در مہارت تلاوت قرآن
و تجوید حروف و خشوع و خضوع و تدبر در
صوت مساوی اند اما عمرو در باب تلاوت
افضل است زیرا کہ استعمال عینک می نماید
یا در مصحف معرب میخواند محض حماقت ست
چون این مقدمہ مہد شد پس باید
دانست کہ امور مذکورہ یعنے علوم
الٰہیہ و اشغال صوفیہ و آلات مخترعہ از
قسم ثانی اند کہ بنا بر عجز اہل
زمان از ادراک مقاصد باستعمال وسائل

بہادین تلوار ہندی کر مین رکھتا ہوا ور کوئے کافر
اسطرح پر قریب اوسکے آیا کہ نیچے تلوار کے اوس کو
پکڑ سکتا ہے پس اسصورت مین توقف کرنا اوسکے قتل
مین بانتظار رہنے آنے تیر و تفنگ کے یا بانتظار رہنے
آنے تلوار اصفہانے کے نادانی محض ہے اور اسطرح
مثلاً زید اور عمرو دونونے تلاوت قرآن کی دیکھکر
مصحف شریف مین کی مگر عمرو بسبب ضعف بینائی کے
استعمال عینک کا کرتا تہا پس ذکر استعمال عینک کا
مقام تعریف پڑہنے قرآن مین کہ سبحان اللہ عمرو
کیس ادب سے تلاوت قرآن کی کرتا ہے کہ نیا وضو
کرکے مسجد مین ساتھ عاجزی اور تضرع کے بیٹھکر اور
قرآن کہولکر اور عینک ناک پر رکھکر پڑہتا ہے یا
یہ بیان کرنا کہ ہرچند زید و عمرو بیچ مہارت تلاوت
قرآن اور پڑہنے حزون اور عاجزی
اور تضرع اور فکر معانے اور خوش آوازی مین
برابر ہین مگر عمرو باب تلاوت مین بہتر ہے
اسلیے کہ استعمال عینک کا کرتا ہے یا قرآن
زیر زبر والے مین پڑہتا ہے محض
بیہودہ ہے جب یہ مقدمہ بیان کیا گیا
پس جاننا چاہیے کہ کام مذکور یعنے علوم الٰہیہ
اور شغل صوفیون کے اور ہتیار نکالے ہوئے
قسم ثانی سے ہین کہ بسبب عاجز ہونے اہل زمانہ کے
پانے مقصدون سے جانب استعمال کرنے وسیلون

مذکورہ احتیاج افتاده نه از قسم اول که کملات
علم قرآنی وستمات مقامات احسانی و
مستحبات جهاد باشد پس هر که آن را از
قسم اول شمارد و در حین مناقب علماء
محسنین ومجاهدین آن را مذکور کند و فضیلت
بعضے ایشان بر بعض دیگر بآن اثبات
نماید و در باب تحقیق احق بالامامت
مثلاً علوم مذکوره را داخل وبداین همه امور
به نسبت او از قسم بدعت حقیقیه وصفیه
خواهد گردید ونیز باید دانست که مزاولت
آلات حرب اهم ست از سائر وسائل
واليق است ترویج واعلان به آن
وسائل جهاد ست وبنائی جهاد بر ترویج
واعلان ست بعد ازان علوم آلیه ست
واما اشغال صوفیه پس الیق ست باخفا
وکتمان که دست بکار ودل بایار وخلوة
در انجمن در باب امثال این اسد قولیست
ماثور پس بنا خانقاهات برای آن و
تداعے براجتماع آن محمودیت وازحفظ
مراتب امور دین بعید بلکه اصول مقاصد
احسانیه را در اثنار تذکیر کتاب وسنت
القا باید کرد واشغال طرق بطالبین
آن بدون نظر استقلالی وبدون التزام

مذکور کے حاجت پڑے نہ قسم اول سے کہ کامل کرنیوالون
علم قرآنی اور پورا کرنیوالون مقامات احسانی اور مستحبون
جہاد سے ہو پس جو کوئے کہ اوسکو قسم اول سے گنے اور
وقت تعریف عالمون نیک اور مجاہدون مین اوس کو
ذکر کرے اور بزرگے بعض اُن کی کے بعض دیگرون پر
ثابت کرے اور اثبات استحقاق امامت مین علمون
مذکور کو داخل کرے تو یہ سب کام اوس کے نسبت
قسم بدعت حقیقیہ وصفیہ سے ہوگا اور یہ بھی
جاننا چاہیے کہ مزاولت ہتیارون لڑائے کا
اہتمام زیادہ ہے تمام وسیلون سے اور
بہت لائق تر ہے رواج دینے اور مشہور کرنے مین
اسلیے کہ وہ وسیلون جہاد سے ہے اور بنیاد
جہاد کے اوپر رواج دینے اور مشہور کرنے کے ہے
اور بعد اُسکے علم اسکے ہین اور شغل صوفیون کے
پس لائق ہین ساتھ پوشیدگے اور مخفے رکھنے
کے کہ ہاتھ کام مین اور دل یار مین اور تنہائی مجلس
مین بیچ مثل ان کاموں کے قول ہے منقول
بزرگون سے پس بنا نا خانقاہون کا واسطے اوسکے
اور بلانا لوگون کا اوپر اجتماع اُسکے بہتر نہین ہے اور
محفوظ رکھنے مرتبون کام دین سے بعید ہے بلکہ
اصل مقصدون احسانی کو درمیان یاد دلانے قرآن
اور حدیث کے دل مین ڈالنا چاہیے اور شغل طریقون کے
طالبون اوسکے کو بغیر نظر مستقل اور بغیر لازم کرنے

وضع خاص وبدون تمیز طریقہ از طرق
از غیر آن وبدون دعوت بسوی آن
تعلیم باید کرد تا در ضمن اشتغال باموور
معاشیہ ومعادیہ خود بآن مزاولت نمایند
پس کسیکہ محافظت مراتب مذکورہ ننماید
امور مذکورہ بنسبت او دو قسم از اقسام
بدعت وصفیہ مندرج خواہد گردید ونیز
باید دانست کہ اعتقاد اینکہ فلان چیز
از اصول مقاصد یا از متممات آن یا از
وسائل ضروریہ آنست ہرچند امر
مبطن است ومدار بودن شئے از قسم
بدعت یا سنت برہان است اما
بعضے معاملات ظاہرہ ہم تلو اعتقاد
درین باب مے باشد مثلاً تعداد علوم آلیہ
در سلک علوم شرعیہ وتنقیح بآن منہاج
صاحب آن بانسلاک در سلک علماء محمدیین
در کتاب وسنت یا بشارت دادن دیگرے
او را باین انسلاک وتوقیر آن در مقام
توقیر علماء وتحقیر فاقد آن اگرچہ اطلاع
بہ احکام دین بطریق مجرد استماع از علماء
یا بطریق خواندن ترجمہ قرآن وحدیث
داشتہ باشد مثلاً شخصے زید در علوم آلیہ
مہارۃ تامہ پیدا کرد وچندان بہ احکام دین

وضع خاص اور بغیر اسکے کسے طریقہ کے طریقون
غیر اوسکے سے اور بے دعوت کیطرف اوسکی تعلیم کرنے
چاہئین تو کہ باوجود مشغول ہونے کاسون دنیا اور
آخرت اپنے مین سہولت اوسکے مشق کرین پس جو کوئی
مذکر محافظت مراتبون ذکر کیے گئے کے نکرے تو کام مذکور
بہ نسبت اوسکے کسے قسم مین اقسام بدعت وصفی سے
داخل ہونگے اور یہ بہے جاننا چاہیے کہ اعتقاد اوس کا
کہ فلانی چیز اصول مقصدون یا پورا کرنیوالون اوسکے
یا وسیلون ضرورے اوسکے سے ہے ہرچند یہ بات
ایک امر پوشیدہ ہے اور مدار ہونے چیزونکا
قسم بدعت سے یا سنت سے اسے پہچے کر بعضے
معاملے ظاہر ہے واضح کرنیوالے اعتقاد کے
اسباب مین ہوتے ہین مثلاً گنتے علمون اگلے
کے بیچ لڑے علمون شرعے کے اور تعریف کرنے
ساتھ اوسکے اور خوش ہونا صاحب اوس علم کا
بہ سبب منسلک ہونے سلک عالمون تعریف کیے
گیون مین بیچ قرآن اور حدیث کے یا خوشخبری دینے
دوسرے کیے اوس کو اوس داخل ہونیکے عالمون مین اور
عزت کرنے اوسکی بمقام عزت عالمون مین اور بیزتے
کرنے گم کرنیوالون اون علوم کی اگرچہ اطلاع احکام دین
پر بطور سننے کے عالمون سے یا بطور پڑہنے ترجمہ قرآن اور
حدیث کے رکہتے ہون مثلاً ایک شخص زید نام علمون آلہی
مین مہارت تام رکہتا ہو اور کچہہ نہبت حکمون دین پر

اطلاع نیدارد و عمرو بر احکام دین بطریق
مذکورہ اطلاع میدارد و از علوم الٰہیہ
آشنائی نیدارد پس زید را از قسم علما
شمردن و عمرو را از قسم جہال در باب توقیر
و اجلال یا در باب اعتبار کلام در
مقدمہ افتاء و امر بالمعروف یا در مقدمہ
تقدیم در باب امامت صلوۃ یا بایں کہ
اگر زید در مقدمہ مناظرہ در احکام دین
زبان درازی کند از قسم تادیب شمردہ
شود و اگر بالعکس شود از سوء آداب معدود
کردہ شود پس امثال این معاملات امور
مذکورہ را از جنس بدعات حکمیہ میگرداند
و ہمین قیاس باید بلکہ از ید از ان بمرتبہ
کثیرہ در باب اشغال صوفیہ **مسئلہ**
خامسہ اشتغال بعلم طب و حساب و ہندسہ
و قدرے از مسائل علم ہیئت مجردہ
و منطق مجرد از خلط امور عامہ و قدرے
از زبان فارسی از قسم نظم و نثر و تاریخ
کہ در امور معاشیہ بکار آید و ہمچنین تحصیل
حرف و صنائع و اختراع اطعمہ جدیدہ
و البسہ جدیدہ و آئینہ جدیدہ و اسلحہ
جدیدہ و امثال آن از امور معاشیہ باعتبار
اصل خود از جنس بدعت نیست چہ ہر چند

اطلاع نہ رکھتا ہو اور عمرو پر احکام دین کے بطور ذکر کیے
گئے کے اطلاع رکھتا ہے اور علوم الٰہی سے واقفیت
نہیں رکھتا پس زید کو قسم علماء سے گنا اور عمرو کو قسم
جاہلوں سے باب عزت اور بزرگیمیں یا در باب اعتبار
کرنے بات کے یا بیچ مقدمہ فتوے دینے اور امر بالمعروف
کے یا مقدم کرنے میں واسطے امامت نماز کے
یا اسیطرح پر کہ اگر زید در باب مناظرہ احکام دین کے
زبان درازی کرے تو قسم ادب سکھانے سے
شمار کیا جاوے اور اگر اولٹا ہو تو بے ادبی
میں گنا جائے پس مثل ان معاملوں کے کامون
مذکور کو قسم بدعت حکمی سے کرتے ہیں اور اسیطرح
قیاس کرنا چاہیئے بلکہ اس سے زیادہ گئے
گذرے مرتبہ میں شغلون صوفیہ کے مقدمہ میں
قیاس کرنا چاہیئے **مسئلہ پانچوان**
مشغول ہونا ساتھ علم طب اور حساب اور
ہندسہ اور کچھ مسئلون فہمے علم ہیئت اور
قواعد منطق کے کہ خالے ہون آمیزش امور عامہ
سے اور کچھ زبان فارسے قسم نظم و نثر اور تاریخ سے کہ
بیچ کامون معاش کے کام آوے اور اسیطرح حاصل کرنا
پیشون اور صنعتون کا اور بنانا کہانون نئے اور لباسون
نئے کا اور ایجاد نیا اور ہتیار نئے اور مثل اسکے کامون
معاش سے باعتبار اصل اپنے کو قسم
بدعت سے نہیں ہے ہر چند۔

بعضے ازان از قسم محدثات باشند از کسے
او را از امور دین بیشمارد و نه با و معامله
امور دینیه میکند مثلاً طبیب و سیاق دان را
کسے از علماء دین نمے شمارد و با و معامله
علما نمی نماید آری بعضے از سفهای مان
اهل منطق و هیئت را در تعداد علما معدود
میکنند و در ضمن علوم ممدوحه شرعیه این
هر دو علم را میشمارند پس بنسبت ایشان
اشتغال این هر دو علم از قسم بدعت حقیقیه
خواهد شد اما این قسم اشخاص که در حماقت
بانتهیه قصوی رسیده باشند کمتر یافته میشوند
بنا علیه بدعت این امور مطلقاً حکم کرده
نمے شود آری انهاک در امثال این امور
بلکه سائر امور دنیویه و استغراق همت
در آن موجب قساوت قلب و موجب بعد
عن الله و باعث نسیان تذکر جلال حضرت
حق و سبب تکدر روح است که حدیث

اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنَةٌ وَمَلْعُوْنٌ مَا فِیْهَا اِلَّا ذِکْرَ اللّٰهِ
تَعَالٰی وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا بر آن دلالت
میدارد و هر چند این کلام از مبحث ما نحن فیه
یعنے تحقیق معنے بدعت و سنت خارج است
اما کلام چون باین رسید لابد ذکر نکته
کثیر النفع و نیز مقام لازم آمد بیانش آنکه

بعضے اُن کے قسم نئے کاموں سے ہوں اور نہ کوئے اوسکو
کاموں دین سے گنتا ہے اور نہ ساتھ اوسکے معاملہ
کاموں دین کا کرتا ہے مثلاً طبیب اور سیاق جاننے والے کو
کوئے علمائے دین سے نہیں گنتا ہے اور اوس سے معاملہ
علماء کا سا نہیں کرتا ہے اُن بعضے بیوقوف زمانہ کے
اہل منطق اور ہیئت کو شمار علماء میں گنتے ہیں اور قسم
علموں تعریف کے گئے شرعیہ سے ان دونو علموں کو
گنتے ہیں پس بہ نسبت ان کے شغل کے ساتھ اُن دونوں
علموں کے قسم بدعت حقیقے سے ہوگا اسے پاس قسم
کے اشخاص کہ بیوقوفے میں اِس درجہ نہایت کے
ہوں کمتر پائے جاتے ہیں اسلیے بدعت ہونے
ان کاموں کا حکم مطلق نہیں کیا جاتا ہے اُن بہت
شغل مثل اِن کاموں ہیں بلکہ تمام کاموں دنیا میں
اور ڈوبو دینا ہمت کا اسمیں سبب سخت دلکا ہے اور
باعث دوے کا خدا سے اور سبب بھول جانے یاد
حضرت حق کا اور باعث مکدر ہونے روح کا ہے کہ حدیث

ترجمہ حدیث میں ہے دنیا لعنت کیگئے ہے
اور لعنت کیا گیا ہے جو کچھ او سمیں ہے مگر ذکر اللہ تعالے کا
اور جو چیز کہ نزدیک کرے اوس سے اور صاحب علم اور علم
سیکھنے والا او سپر دلالت رکھتے ہے ہر چند یہ گفتگو بحث امر
کلام سے کہ ہم او سمیں ہیں یعنے تحقیق معنے بدعت اور سنت
سے باہر ہے مگر جب کلام اسجگہ پہونچا ضرور ذکر کرنا اِسکا یکیا
کہ بہت فائدے مند ہے اِستقام پر لازم ہوا بیان اِس کا یہ ہے کہ

تحصیل مہارت در فن شعر مثلاً بچند وجہ
میباشد بعضے اشخاص بنا بر نیت نیک مہارت
آن فن حاصل میکنند مثل تحصیل ملکہ تالیف
مناجات رب العالمین و نعت سید المرسلین
و مناقب عباد مقبولین و ہجو کفار متمردین
و نظم احکام دین و امثال آن از امور نافعہ
در اسلام و بانیوجہ عبادت بالعرض میشود
و بعضے بنا بر تحصیل معاش آن اشتغال
مے ورزند مثل منشیان امرا و معلمان
صبیان پس نسبت ایشان از امور مباحہ
است و بعضے بنا بر تحصیل تعلی و ترفع و
استکبار و تحقیر سادہ لوحان بآن اشتغال
میکنند و بانیوجہ بہ نسبت ایشان از اقبح
معاصی شمردہ میشود و بعضے بنا بر قضاء شہوت
لسانی بذکر محاسن نساء و امرد و بیان
خط و خال و غنج و دلال و ناز و انداز و شراب
و کباب و چنگ و رباب و بیان اوضاع اغلام
و جماع و رقص و سماع و امثال آن از امور
ہیجہ شہوت بآن اشتغال مینمایند و بانیوجہ
بہ نسبت ایشان از قبیل زنا لسانی
شمردہ میشود و بعضی نظر بالتذاذ بمفہوم و ادراک
مضامین لفیہ مخیلہ و معانی عمیقہ مولفہ و اشارات
دقیقہ و کنایات خفیہ و متانت عبارات

حاصل کرنا مہارت کا فن شعر مین مثلاً کئی طرح پر ہوتا ہے
بعضے اشخاص سبب نیک نیتی کے مہارت اس فن کے
حاصل کرتے ہین مانند حاصل کرنے ملکہ کہنے مناجات
رب العالمین اور تعریف پیغمبر خدا اور مناقب بندون مقبول
اور ہجو کافرون سرکش اور نظم کرنے حکمون دین کے
اور مانند اسکے کامون فائدہ مند سے اسلام مین اور
اسوجہ سے یہ عبادت بالعرض ہوتی ہے اور بعضے
بہ سبب حاصل کرنے معاش کے اسمین شغل کرتے ہین جیسے
منشی امیرون کے اور معلم لڑکون کے پس بہ نسبت اون کے
کامون جائز سے ہے اور بعضے بہ سبب حاصل کرنے
بڑائی اور بلندی اور تکبر کرنے اور حقیر جاننے بن پڑھون
کے اسمین شغل کرتے ہین اور اس سبب سے بہ نسبت
اون کے بدترین گناہون سے گنا جاتا ہے اور بعضے واسطے
ادا کرنے شہوت زبان کے ساتھ ذکر حسن عورتون
اور لڑکون کے اور بیان کرنے خط اور خال اور غنچہ
دہنے اور شیرین لبے اور ناز اور انداز اور شراب اور
کباب اور چنگ اور رباب اور بیان کرنا وضعون
اعلام اور جماع اور ناچ اور راگ کے اور مانند اسکے
باتون اوہنا نیوالے شہوت سے شغل کرتے ہین اور
اسوجہ سے بہ نسبت اون کی قسم زنا زبانی سے گنا جاتا ہے
اور بعضے واسطے اوہنا نے لذت کے ساتھ دریافت
مضمونون نفیس خیالی اور سخن گزیدہ تالیف کیے گئے اور
اشارتون باریک اور کنایتون پوشیدہ اور مضبوطی عبارتون اور

وسلامت محاورات وجزالت تراکیب و
لطافت تشبیہات ورشاقت استعارات
وحذوبت الفاظ وخوبی استخوان بندی
ورعایت صنائع لفظیہ ومعنویہ وامثال
آن از امور یکہ تعلق ببلاغت وفصاحت
دارد وبآن اشتغال مینمایند ومدار التذاذ
ایشان ہمین امور مذکورہ است نہ مضمون
خاص از مضامین بلکہ ہر مضمون کہ لیاقت
جریان امور مذکورہ داشتہ باشد ہمان
مضمون جولان گاہ افکار ایشان است
خواہ از باب مناجات ونعت ومنقبت
باشد خواہ از باب ہجو ومدح وخواہ از باب
مضامین شوقیہ باشد خواہ بہاریہ وخواہ
سیر انبیاء باشد خواہ قصص اولیا وخواہ
حکایت صالحین باشد خواہ افسانہای
سلاطین الغرض ایشان را از تلفیق کلام
خود غیر از لذت خیالیہ چیزے دیگر غرض
نمے باشد حال ایشان در حرکت خیالیہ
مثل حال مفرجان بساتین است کہ ایشان
را بجاے رسیدن منظور نمیباشد بلکہ
مقصود اصلے نفس حرکت میباشد ودر حین
ملاحظہ الوان مختلفہ واشکال رنگارنگ بہر تی
کہ متحقق شود وشود وبہر بوستانی کہ گذر

اور سلاستی محاورون اور مضبوطی ترکیب اور لطافت
تشبیہون اور زیبائش استعارون اور شیرینی لفظون اور
خوبی استخوان بندی اور رعایت صنعتون لفظی اور
معنوی کے اور مانند اسکے اون کامون سے کہ
تعلق سادہ فصاحت اور بلاغت کے رکھتے ہین اور اون سے
مشغول ہوتے ہین اور مدار اُن کی لذت کا بھی کام مذکر کیے
گئے ہین نہ کوئے مضمون خاص مضمونون سے بلکہ ہر
مضمون کہ لیاقت جاری ہونے کامون مذکور کے
رکھتا ہو وہے مضمون چوگان فکر دن اون کی کا
ہے خواہ قسم مناجات اور تعریف پیغمبر اور مناقب
اولیا سے ہو خواہ قسم ہجو اور تعریف سے خواہ قسم
مضمونون شوقیہ سے ہو خواہ بہاریہ سے خواہ
عادت نبیون سے ہو خواہ قصے دلیون کے خواہ
حکایت نیک بختون کے ہو خواہ قصے بادشاہون کے
غرض اون کو ترتیب اور جمع کرنے کلام اپنے سے
سوائے لذت خیالی کے اور کچھ غرض نہین
ہوتی ہے حال اون کا حرکت لذت خیالی مین
مانند حال سیر کرنے والون باغکے ہے کہ اون کو کسے جگہ
پہونچنا منظور نہین ہوتا ہے بلکہ مطلب اصلے
ذاتے حرکت کرنا ہے واسطے دیکھنے رنگون مختلف
اور شکلون رنگارنگ کے ہر طرف کو
اتفاق پڑے پڑی اور جس
باغمین گذر ہو

أفتد افتد چنانچہ کریمہ وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ
الْغَاوُونَ ۝ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ
وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ ۝ کاشف
حال ایشانست و بایں وجہ نسبت ایشان
از قبیل لہو است و از کرامات شرعیہ
بلکہ از اضرار شیارست در باب تحصیل
حقیقت احسان و ترک آن از شعار ایشان
ست و متممات احسان کہ کریمہ قَدْ أَفْلَحَ
الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ
خَاشِعُونَ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ
وحدیث مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُ
مَا لَا يَعْنِيهِ بر آن دلالت میدارد و مزاولت
حساب و ہیئت و ہندسہ و منطق را بر مزاولت
شعر قیاس باید کرد کہ اکثر بنا بر اغراض مختلفہ
واقع میگردد پس حکم این مزاولت
مثل حکم آن اغراض است در حسن و قبح و
علامت این مزاولت اکتفاست بر قدر
حاجت نہ افراط و تعمق در ان و در بعضے
احیان بنا بر مجرد میلان بسوئے لذت فکریہ
کہ از استحصال مجہولات عددیہ بطریق تخمینہ و
حساب خطائین و عکس و تبدیل و جبر و مقابلہ
و از استحصال سوالات مشکلہ حسابیہ و از
تخیل حیثیات اشکال ہندسہ و ہیئت و از

ہو جیسے کہ آیت قرآن شریفین ترجمہ آیت شریف
شاعر پیروے کہتے ہین اون کی گمراہ کیا نہین
دیکھتا تو کہ تحقیق وہ ہر جنگل مین سرگردان ہین
اور البتہ وہ کہتے ہین جو کچھ نہین کرتے - ظاہر
کرنیوالے حال اون کے کی ہے اور اسی سبب پر نسبت
اون کی تسمیہ کہنیل سے ہے اور از کرامات شرعی ہے بلکہ بہت
مضر چیزون سے حاصل کرنے حقیقت احسان مین اور چھوڑنا
اوسکا علامات ایمان سے ہے اور کامون پورا کرنیوالون احسان
سے کہ آیت قرانی ترجمہ آیت شریف تحقیق رستگار ہوئے
مسلمان جو اپنی نماز مین گڑگڑاتے ہین اور جو لوگ کہ لغو
سے مونہ پھیرتے ہین اور حدیث ترجمہ حدیث پیغمبر
خوبی اسلام آدمے سے چھوڑنا کامون بیفائدہ کا ہے
اُسپر دلالت رکھتے ہے اور مشق حساب اور ہیئت اور
ہندسہ اور منطق کو اور مشق شعر کے قیاس چاہیئے کرنا
کہ اکثر یہ سبب غرضون مختلف کے واقع ہوتے ہے
پس حکم اس مشق کا مثل حکم اون غرضون کے ہے
بھلائے اور برائی مین اور علامت اس کی مشق کے
اکتفا کرنا ہے اوپر مقدار حاجت کے نہ زیادتی حد سے
اور بہت غور اوسمین اور بعضے وقتون مین فقط
بہ سبب شوق لذت فکرے کے کہ حاصل کرنی نامعلوم عددون
سے بطور تعین اور حساب خطائین اور عکس و تبدیل
اور جبر اور مقابلہ اور نکالنے سوالون مشکل حسابی سے
اور خیال کرنے حیثیتون مشکل ہندسہ و ہیئت سے او

انساق برامین قاطع آن وازالیصال
بدیہیات جلیہ بسوی نظریات عمیقہ بطریقے
کہ احتمال خطا و غلط را در آن گنجایش
نباشد واز استعلام امور یکہ ادراک آن
از عرف و عادات بعید ترنماید مثل
محدود الجہات ومتقاربہ کواکب واوضاع آن
بہ نسبت سفلیات وانتفاع عمارات عالیہ
وجبال شامخہ وعروض انہار واعماق
اسجار وامثال آن واز استعمال آلات
اسطرلاب واکتناہ مفہومات فائدہ وتحدید
تصورات نظریہ وتمیز اجزار عقلیہ و
تفتیش اجزا عقود وتنقیح حقیقت اذعان
وتحقق آن وتحقیق لوازم قضایا وطریق
تالیف اقیسہ وتحلیل وترکیب وتصویر حبائث
صناعات خمسہ بحصول ملکہ تقیید وتوجیہ
ودفع ومنع وحل ونقض وقلب ومعارضہ و
امثال آن از امور یکہ جولان گاہ افکار
اذکیہ تواند شد حاصل میشود ومزاولت امو
مذکورہ تحقق میگردد وانہماک قوت عقلیہ
در مفہومات واستغراق قوت فکریہ در تعمقات
براتب اقوے است از انہماک قوۃ حاسہ
در ملاذ جسمانیہ وقوت تخیلیہ در مضامین شعریہ
والحان موسیقیہ وملاہے شطرنج وامثال

اور انتظام دلیلون تاطرادسکے سے اوپر پہونچنے بدیہات
روشن سے طرف نظریات گہریکے اسطرح پر کہ گمان غلطے وخطا
کا اوسمین گنجایش نرہے اور معلوم کرنے اون کامون کے کہ دریافت
اون کی عادت سے بہت دور دکہائی دیتا ہے مانند محدود الجہات
اور مقدارین ستارون کے اور وضعین اون کے بہ نسبت نیچے والون کے
اور بلندے عمارتون بلند اور پہاڑون اونچے اور چوڑائی نہرون
اور گہراؤ دریاؤن کے اور مثل اسکے اور استعمال کرنے آلات
اسطرلاب اور دریافت کرنے حقیقت مضمونون پہونچے ہوؤن
اور حد باندہنے تصورات نظرسے اور جدا کرنے اجزائے
عقلے اور دریافت کرنے اجزا منعقد ہونے قضیے اور صاف
کرنے حقیقت یقین اور تعلق اوسکے اور تحقیق کرنے
لوازم قضیون اور طریقے مرکب کرنے قیاسون اور
جدا کرنے اور مرکب کرنے اور صورت بنانے بحثون
صنعت خمسہ کے اور وہ حاصل کرنا استعداد تیز لگانے
اور توجیہہ کرنے اور دفع کرنے اور منع کرنے اور دخل
دینے اور نقض اور قلب اور معارضہ اور مانند اسکے اون
کامون سے کہ میدان دوڑنے فکر تیز ذہن والون کا ہے حاصل
ہوتے ہے اور مزاولت کامون ذکر کیے گئے کے ثابت
ہوتی ہے اور مشغولی قوت عقلے کے بیچ مضمونون کے
اور ڈوب جانا قوت فکر سے گہراؤمین بہت مرتبون زیادہ
ہے مشغولی قوت حسے سے لذتون جسمانی مین اور قوت
خیالے مضمونون شعر سے اور آواز سوہیقے اور کہیل
شطرنج مین اور مانند اس کے

آنچہ میدان این جمعقولات نہایت اوسع است
از بساتین مخیلات وحشوش محسوسات ولذت
عقلیہ بغایت الطف است از لذات خیالیہ
حیوان اسپ باد پائی قوۃ متفکرہ بمدارج اسرع
است از استر قوۃ متخیلہ وخر قوۃ حافظہ کاہوی
نظر بمراتب الذ است از وادوش خیال و
خر فتار حواس پس انہماک دران بمراتب
اقوی باشد بہ نسبت انہماک در اخرین واداخل
باشد در جذر قلوب ابعد باشد از شریعت
ایمان کہ طریقہ سلوک اسلاف امین است واقصے
باشد در روش ہمیان کہ بدعت مخترعہ اخلاف
متفلسفین است داخر باشد در تحصیل حقیقت
احسان کہ اخلاص ارادۃ قلبیہ وقطع علائق
ماسوی اللہ از جذر قلب واعراض از التفات
بغیر اللہ خلاصہ اوست واغلظ حجب باشد
در باب تحصیل اطمینان بمعارف انبیاء ہم
کہ طموح بصر بصیرت بسوئے فیض نازل از
حظیرۃ القدس کہ قوالب شریعت وہیاکل
سنت بروز نمودہ از شرائط اوست سبحان اللہ
سخن از کجا تا کجا رسید غرض آنکہ مومن
پاک سر را از بدعت وشرک ما باید کہ ملت
حنیفیہ بیضا را از الواث امور مذکورہ حتی
الامکان پاک دارد ولذت آن را در دل خود

اسلیے کہ میدان ان معقولات کا نہایت چوڑا ہے اور لذت
عقلیہ نہایت لطیف ہے لذت خیالیہ اور حسیہ سے اور گھوڑا
تیز رفتار قوت متفکرہ کا کہ درجہ زیادہ دوڑنے والا ہے
خچر قوت متخیلہ اور گدہے قوت حافظہ حسیہ سے
..... اور وڑ دھوپ عقل کے
بہت مرتبون زیادہ لذیذ ہے بہا گنے خیال اور
بیہودہ چلنے گدہے حواس سے پس مشغولے اوسمین
بہت مرتبون قوے ہوگے بہ نسبت مشغولے کام خیال
اور حواس کے سے اور بہت داخل ہوگے تہ دلمین اور بہت
دور ہوگے شریعت ایمان سے کہ راہ چلنے اگلون ہی
پڑہون کے ہے اور بدرجہ نہایت ہوگے سرگردانے مین
کہ بدعت نکالے ہوئے پچھلون فلاسفہ کے ہے اور بہت
مضر ہوگے حاصل کرنے حقیقت احسان مین کہ فنا کرنا
ارادہ دلے اور منقطع کرنا علاقون ماسوائے خدا کا تہ دل
سے اور موقوف پہیرنا لذتون غیر خدا کے خلاصہ اوس کا
ہے اور بہت بہاری سے پردہ ہوگا حاصل کرنے اطمینان
مین ساتہ معرفت نبیون علیہم السلام کے کہ طبع ہیتابی عقل کے
طرف فیض اوترنے والے حظیرہ قدس سے کہ قالب شریعت
اور صورت سنت مین ظاہر کیا ہے شرطون اوسکے سے
سبحان اللہ بات کہان سے کہان پہونچے غرض یہ کہ
مسلمان پاک بیزار شرک اور بدعت کو چاہیے کہ دین حنیفے
روشن کو نجاستون کام مذکورہ سے حتے المقدور پاک
رکہے اور لذت اوس کے کو اپنے دل مین

جائی ندہد و بر قدر حاجت ازان اکتفا
نمود و اوقات عزیزہ خود را در تعمقات زائدہ
ضائع نگرداند کہ هَلَكَ الْمُتَعَمِّقُونَ حدیث
بنے اے علیہ الصلوٰۃ والسلام است و تلبس امور
مذکورہ را بنا بر ضرورت قضاء حاجت شمارد
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَمَا
كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ

فصل ثانی در بیان حکم بدعت

باید دانست کہ تحقیق حکم بدعت موقوف است
بر تمہید چند مقدمات مقدمہ اولی باید دانست
کہ خلاصہ مفہوم عبارت از تمہید کلام فصل اول چنان
مستفاد گردیدہ کہ ہر عقیدہ و معاد و اے و وحالے
و قولے و فعلے کہ از جنس عبادات باشد
یا عادات یا معاملات و ہمچنین تقیید و
تعیین امور مذکورہ بقیود و حدود معینہ
و ہمچنین تشخیص موقع آن امور از تشہیر و
اعلان یا ستر و کتمان بالتزام عدم
التزام یا التزام و عدم التزام کہ نہ ثابت
بکتاب باشد و نہ بسنت و نہ باشتہار
در واجب در قرون ثلثہ و نہ باجماع اہل حق
و نہ بقیاس صحیح منقول از مجتہدین یقین

جگہہ نہ دہی اور بقدر حاجت اوس سے اکتفا کرے اور
اوقات عزیزہ اپنے بیچ بار یکیون زائد کے ضائع نکرے کے
ترجمہ حدیث ہلاک ہوئے بہت غور کرنیوالے حدیث
بنے اے علیہ السلام کی ہے اور شغل کا سون مذکور کا
واسطے ضرورت حاجت روائے کے شمار کرے
ترجمہ آیۃ شکر ہے خدا کا کہ راہ دکہائی ہمکو طرف
اسکے اور نہ تھے ہم کہ راہ پاتے اگر نہ راہ دکہاتا ہم کو اللہ

فصل دوسری بیچ بیان حکم بدعت کے

جاننا چاہیے کہ تحقیق حکم بدعت کی موقوف ہے اوپر بیان
کئے مقدمون کے مقدمہ پہلا چاہیے جاننا کہ خلاصہ
مضمون بدعت کا بیان کلام فصل پہلے سے ایسا ظاہر
ہوا کہ جو عقیدہ اور مقام اور جوارد اور حال اور جوبات اور
کام کہ قسم عبادتون سے ہو یا عادتون اور معاملون سے
اور اسیطرح قید لگانے اور معین کرنا کامون مذکور کا ساتھ
قید اور حدون معینہ کے اور اسیطرح معین کرنا موقع اون
کامون کا شہرت دینے اور ظاہر کرنے سے
یا پوشیدہ اور چہپا کر کرنے سے یا اہتمام اور نہ اہتمام
کرنے سے یا لازم پکڑنے اور نہ لازم پکڑنے سے کہ نہ
ثابت قرآن سے ہو نہ حدیث سے اور نہ مشہور اور مروج
ہوا ہو قرون ثلثہ مین اور نہ اجماع اہل حق کا ہوا ہو اور نہ
نہ قیاس صحیح نقل کیا گیا ہو اوس پر مجتہد پہلون سے کہ جنکا
اجتہاد مسلم ہے اور کرنیوالا اوسکا اوسکو کام دین سے شمار کرے

و یا باو معاملہ امور دینیہ کند پس ہمان امر را
بدعت میگوئیم و در اکثر مواضع کتاب و سنت
لفظ بدعت بر ہمین معنے مستعمل میشود و
مثل آیت کریمہ قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ
الرُّسُلِ چہ پیر ظاہر است کہ خود آنجناب زمان
سابق موجود نبود و نہ شریعت آن جناب
بخصوصہا بلکہ نظیر آن جناب در وصف رسالت
و نظائر شریعت آنجناب از شرائع متقدمہ
در زمان سابق متحقق بودند بنا علیہ از
ذات آن جناب و شریعت آنجناب بدعت
نفے کردہ شد پس معلوم شد کہ در باب نفی
بدعیت شئے وجود نظیر آن شئے ہم در زمان
سابق کفایت میکند و در احادیث متواترہ
بدعت را مقابل سنت ذکر فرمودہ آن را
نکوہش کردہ اند و اذا اتباع آن نہی بلیغ
نمودہ و در حدیث عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَ
سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ
و حدیث مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي
سنت خلفاء راشدین و سیرت صحابہ
مکررین را در باب وجوب اتباع در اوقات
ظہور بدعات مقارن خود مذکور ساختہ
و در حدیثے کہ ترمذی از طریق ابی سعید
خدری رض روایت کردہ قَالَ قَالَ

یا ساتھ اوسکے معاملہ کا امور دین کا کرے پس اسے کام کو
بدعت کہتے ہین ہم اور اکثر جگہ قرآن اور حدیث مین
لفظ بدعت کا انہین معنون پر استعمال کیا جاتا ہے جیسے کہ
آیت قرآن مین ترجمہ **آیت شریف** کہہ تو نہین
ہون مین نیا رسولون سے - اسلیے کہ بہت ظاہر ہے
کہ تحقیق آن حضرت پہلے زمانہ مین موجود نہ تھے اور
نہ شریعت خاص آن حضرت کی بلکہ مثل آنحضرت کے وصف
رسالت مین اور مثل شریعت آن حضرت کے شریعتون
پہلے سے زمانہ اگلے مین موجود تھے اس سبب سے ذات
آنحضرت اور شریعت آن حضرت سے نفے بدعت کے گئے
پس معلوم ہوا کہ نہونے بدعت ہر ایک چیز مین موجود ہونا
مثل اوس چیز کا پہلے زمانہ مین کفائت کرتا ہے اور
حدیثون متواتر مین بدعت کو مقابل سنت کے ذکر
کیا اور اوسکے مذمت کے اور اوسکے پیروے سے
منع کیا اور اس حدیث مین - ترجمہ **حدیث**
کہ لازم ہے اوپر تمہارے راہ میرے اور راہ خلیفون
راشد اور ہدایت والون کے - اور اس حدیث مین
کردہ وہ چیز ہے کہ مین جس پر ہون اور اصحاب میرے
سنت خلیفون راشد اور خصلت صحابہ بزرگ کو
واجب ہونے پیروے مین وقت ظاہر ہونے بدعتون
کے ساتھ اپنے ذکر کیا اور بیچ اوس حدیث کے کہ
ترمذی نے ابو سعید خدری کے طرف سے
روایت کے ہے کہ ترجمہ **حدیث** کہ فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ
طَيِّبًا وَّعَمِلَ فِيْ سُنَّةٍ وَّاَمِنَ النَّاسُ
بَوَائِقَهٗ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ لَكَثِيْرٌ فِي النَّاسِ
قَالَ وَسَيَكُوْنُ فِيْ قُرُوْنٍ بَعْدِيْ
و در حدیثے کہ مسلم از طریق عائشہ رض
روایت کردہ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا
يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى يُعْبَدَ
اللَّاتُ وَالْعُزّٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ حِيْنَ اَنْزَلَ اللّٰهُ هُوَ
الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى
وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ
وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ اَنْ ذٰلِكَ تَامًّا
قَالَ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ
اللّٰهُ بشیوع سنت و رواج دین در چند
قرون متاخرہ اخبار فرمودہ و آن چند
قرون را در حدیث خَيْرُ الْقُرُوْنِ
قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ
يَلُوْنَهُمْ و امثال آن از احادیث کثیرہ
بقرون ثلثہ تفسیر فرمودہ و در آیت کریمہ
وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا
تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہا حلال اور عمل کیا
سنت پر اور امن مین رہے لوگ برائیون اوسکے سے
داخل ہوا جنت مین پس کہا ایک شخص نے اے رسول
اللہ کے آجکے دن البتہ بہت ہین فرمایا اور قریب ہے
کہ ہونگے بیچ زمانہ کے پیچھے میرے اور بیچ اوحدیث کہ مسلم
نے طریق عائشہ رضہ سے روایت کے ہے کہ ترجمہ
حدیث کہا حضرت عائشہ رضہ نے کہ سنا مینے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین گذرے
گی رات اور دن یہانتک کہ پوجا جاوے گا لات اور
عزے پس کہا مینے اے رسول اللہ کے تحقیق تھے مین
گمان کرتے جسوقت نازل کیا اللہ نے وہ ذات
پاک کہ بہیجا رسول اپنے کو ساتھ ہدایت اور دین سچے
کے تاکہ غالب کرے اوسکو اوپر سب دینون کے اگرچہ
برا مانین شرک لوگ تحقیق یہ کلام پورا ہے فرمایا
تحقیق شان یہ ہے کہ قریب ہے کہ ہوگا اوسمین سے
جوکچھ چاہا اللہ نے ساتھ ظہور سنت اور رواج دین کے کئے
قرنون پچھلون مین خبر دی اور وہ کئے قرن بیچ اسحدیث
کے کہ ترجمہ **حدیث** بہتر زمانون کا زمانہ میرا ہے
پھر جو لوگ متصل ہین اوس سے پھر جو کہ متصل ہین اوس سے اور
مانند اسکے بہت حدیثون سے ساتھ قرون ثلثہ کے تفسیر
فرمائے ہے اور اس آیت مین کہ **آیت شریف** جو کوئی
خلاف کرے رسول کا بعد اسکے کہ ظاہر ہوئے
اوسکو راہ ہدایت کے اور پیروی کرے سوائے راہ

اَلْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ
وَسَآءَتْ مَصِيْرًا۔ اجماع را دریاب وجوب
اتباع سُنت ملحق گردانیدہ پس معلوم شد
کہ مراد از بدعت در احادیث متواترہ و
استعمال لفظ بدعت بر ہمین معنی واقع
گردیدہ پس لابد لفظ بدعت بنسبت معنے
مذکورہ حقیقیہ شرعیہ باشد وحمل او بر ہمین
معنے در صورت عدم قرائن خارجیہ واجب
واستعمال او بر غیر این معنی از قبیل استعمالات
مجازیہ است کہ احتیاج بقرائن خارجیہ
میدارد چنانچہ در کلام حضرت امیر المومنین
فاروق اعظم رض کہ در حق تراویح فرمودہ
نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ واقع گردید چہ مراد
از لفظ بدعت در کلام ایشان ہمین قدر است
کہ خود تراویح باین ہیئت خاصہ وباین
التزام در جمیع لیالے رمضان در زمان
برکت نشان آنجناب صلے اللہ علیہ وسلم
موجود نبود واین معنی اعم است از معنی اول
پس اطلاق لفظ بدعت بران از قبیل
اطلاق لفظ نفاق است بر مطلق تغیر
حال کہ در قول حنظلہ رض نافق حنظلۃ
واقع شدہ و قرینہ تجوز در ینمقام امتناع
حقیقت است بنظر صدور نفس این عبارت

مسلمانون کی پہرین ہم اوسکو اوسیطرف اوڑالین
گے اوسکو دوزخ مین اور برے جگہ ہے جانیکے اجماع
کو مقدمہ واجب ہونے پر دے مین ہماتہ سنت
کے ملانا کیا پس معلوم ہوا کہ مراد بدعت سے حدیثون متواترہ
مین اور استعمال لفظ بدعت کا اسے معنون پر واقع
ہوا ہے پس ضرور لفظ بدعت کا بنسبت معنے مذکورہ کے
حقیقت شرعیہ ہے اور لینا انہین معنون کا بیچ صورت
نہونے قرینون خارجے کے واجب ہے اور استعمال
اوسکا اوپر غیر ان معنون کے قسم استعمال مجازسے ہے
کہ حاجت قرینون خارجے کے رہتے ہے جیسا کہ کلام
جناب امیر المومنین عمر فاروق رض مین کہ تراویح کے
حق مین فرمایا ہے کہ اچھے بدعت ہے یہ واقع
ہوا ہے اسلیے کہ مراد لفظ بدعت سے اوسکے کلام
مین اسیقدر ہے کہ تحقیق تراویح اسصورت خاص
اور اس التزام سے تمام راتون رمضان مین
بیچ زمانہ برکت کے نشان پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کے نہین تھے اور یہ معنے عام ہین پہلے
معنون سے پس بولنا لفظ بدعت کا اوسپر
قسم بولنے لفظ نفاق سے ہے اوپر مطلق
تغیر حال کے کہ بیچ قول حنظلہ رض کے
منافق ہوا حنظلہ واقع ہوا ہے اور قرینہ مجاز کا
اسجگہ منع ہونا معنے حقیقے کا ہے بنظر اس
ہونے خاص اس عبارت کے

از زبان خلیفہ راشد چہ این عبارت دال است
بر تحسین تراویح و تعیین خلیفہ راشد چیزرا
مستلزم انسلاک آنچیز است در سلک سنت
او و سنت خلیفہ راشد ملحق بہ سنت نبوی
است پس مضاد بدعت باشد و چون
این مقدمہ مہد شد پس باید دانست کہ مراد
از لفظ بدعت در ینمقام یعنے در مقام
تحقیق حکم آن معنے حقیقے شرعے است

مقدمہ ثانیہ

باید دانست کہ حکم شارع کہ بسوی بندگان
او متوجہ میگردد بسہ وجہ متحقق میشود و
یعنے یا بالطلب چیزے متحقق میشود مثل
صلوٰۃ و صوم یا بترک چیزے مثل زنا
و سرقہ و یا باباحۃ چیزے یعنے بیان
اینکہ ایشان در آن مختارند اگر خواہند
بعمل آرند و اگر خواہند بعمل نیارند نزد
شارع نہ مدح در آن امر مطلوبست
و نہ ترک آن مثل اکثر مباحات از اکل و
شرب و لباس و ہر چند مراتب حسن امور
مطلوبہ باعتبار مراتب علت مختلف میباشد
مثل خوردن بدست راست و افشردن
بینے بدست چپ و سائر آداب اکل و
شرب و لباس و جماع و غائط و امثال آن

زبان خلیفہ راشد سے اسلیے کہ یہ عبارت دلالت کرتے
ہے اوپر نیک جاننے تراویح کے اور نیک جاننا خلیفہ راشد کا
کسے چیز کو مستلزم ہے داخل ہونے اوسچیز کو سلک سنت
اوسکے مین اور سنت خلیفہ راشد کے ملے ہوئے ہے سنت
پیغمبر سے پس خلاف بدعت ہوگے پس جب یہ مقدمہ بیان
ہو چکا تو جاننا چاہیے کہ مراد لفظ بدعت سے اسجگہ یعنے بیچ
مقام تحقیق حکم اسکے معنے حقیقے شرعے ہے ۔

مقدمہ دوسرا

چاہیے جاننا کہ حکم خدا کہ طرف بندون اوسکے متوجہ
ہوتا ہے تین طرحسے ثابت ہوتا ہے یا کسے چیز کے
طلب مین صادر ہوتا ہے جیسے نماز اور روزہ یا ترک
کرنے کسے چیز مین جیسے زنا اور چوری سے یا مباح ہونے
کسے چیز مین یعنے بیان اس امر کا کہ بندے مختار
ہین اسمین اگر چاہین عمل مین لاوین اور
چاہین نلاوین تردیک شارع کے نہ عمل مین
لانا اوسس کا مقصود ہے نہ ترک کرنا اوسکا
مانند اکثر مباح چیزون کے کہانے اور پینے
اور پہننے سے اور ہر چند مرتبے خوبے کا سون
طلب کیے گئے کے باعتبار سبب کے
مختلف ہوتے ہین جیسے کہانا سیدہے
ہاتھ سے اور سنگنا ناک کا بائین ہاتھ سے
اور تمام آداب کہانے اور پینے اور لباس
پہننے اور جماع کرنے اور پاخانہ پھرنے اور مثل اسکے

از محاسن عادات مرتبہ از حسن میدارد کہ
طلب شارع بحسب ہمان مرتبہ با و متعلق
گردیدہ و محامد اخلاق و واردات و
احوال و مقامات مرتبہ دیگر میدارد از حسن
و تعلق طلب شارع و مسائل عبادات و
معاملات خصوصًا احکام صلوٰۃ مرتبہ دیگر
میدارد و مباحث اعتقادات خصوصًا
توحید و ایمان بالرسالۃ مرتبے دیگر
و مراتب قبح امور ممنوعہ را ہم برہمین سیاق
قیاس باید کرد مثل خوردن بدست چپ
و افشردن بینی بدست راست و امثال
آن از سادی عادات مرتبہ از قبح میدارد
کہ نہی شارع بحسب ہمان مرتبہ با و متعلق
گردیدہ و اخلاق رذیلہ و واردات ردیہ
و احوال و مقامات مردودہ مرتبہ دیگر میدارد
از قبح و تعلق نہی شارع و ارتکاب معاصی
صغائر و کبائر خصوصًا تلوث ببدعات
حقیقیہ مرتبہ دیگر و اتصاف بعقائد باطلہ
خصوصًا باشراک و انکار رسالۃ مرتبہ دیگر
و ہمچنین اگر در یک مرتبہ از مراتب مذکورہ
تامل کردہ شود در ہمان مرتبہ مراتب کثیرہ
واضح میگردد و باز اگر در یک مرتبہ از ین مراتب
نظر کردہ شود در آنہم مراتب دیگر نمایان گردد

نیکو عادتوں سے ایک مرتبہ خوبی سے رکھتے ہین کہ
طلب شارع کے موافق اوسے مرتبہ کے اوس سے
متعلق ہوئے ہے اور نیکیان خلقون اور واردالون
اور حالون اور مقامون کے مرتبہ دوسرا رکھتے
ہین خوبی سے اور متعلق ہونے طلب شارع سے
اور مسئلے عبادتون اور معاملون کے خصوصًا حکم نماز
کے مرتبہ دیگر رکھتے ہین اور بحث براہ عقادون کی
خصوصًا ایک جاننا خدا کا اور ایمان لانا رسالت
کے ایک مرتبہ دوسرا اور مرتبون برائی کامون منع
کیے گئے کو اسے پر قیاس کرنا چاہیے جیسے کہانا
ہاتھ بائین سے اور سنکنا ناک کا دائین ہاتھ سے اور
ماننا اسکے بری عادتون سے ایک مرتبہ برائی سے رکھتے ہین
کہ ممانعت شارع کی موافق اوسے مرتبہ کے اوس سے
متعلق ہوئی ہے اور اخلاق بد اور واردات بری
اور احوال اور مقام مردودہ مرتبہ دوسرا رکھتے ہین برائی
سے اور متعلق ہونے ممانعت شارع سے اور کرنا
گناہون چھوٹے اور بڑون کا خصوصًا آلودگی سات بدعت حقیقی
کی مرتبہ دوسرا اور موصوف ہونا ساتھ عقیدون باطل کے
خصوصًا شریک بنانا ساتھ خدا کے اور انکار کرنا رسالت کا
مرتبہ دوسرا اسیطرح اگر ایک مرتبہ مین تین منکھ سے
تامل کیا جاوے تو اوسے مرتبہ مین بہت سے مراتب واضح ہوتے
ہین اور پھر اگر ایک مرتبہ مین اون مرتبون سے نظر کیجاوے
اوسمین بہت سے مرتبے دوسرے ظاہر ہوتے ہین

وہمچنین میرود الغرض اسپ خوشخرام فکر
از تکاپوئے خود باز بیماند واین میدان
وسیع گاہے باتمام نمیرسد ولہذا آنجہ حضرت
علام الغیوب جلت قدرتہ از درجات جنت
ودرکات نار کہ مجازی آنمراتب ایجاد
فرمودہ است عقل بشر سے از ادراک تفاصیل
آن عاجز است ولیکن چنانچہ اینقدر بالاجمال
متیقن است کہ در جمیع مدارج جنت راحت
است ودر جمیع درکات نار الم ودرجہ
انبیاء ودرحصول معنی راحت اعلی است از
درجہ سائر سابقین ودرجہ سابقین از
درجہ ابرار گو کہ در افراد ہر صنفے از اصناف
مذکورہ اختلاف فاحش بحسب اختلاف وجوہ
تفاضیل واقع باشد وہمچنین قیاس باید کرد
درکات نار شلاً درکہ کفار باعتبار حصول
معنی الم اشد است از درکہ مبتدعین و
درکہ مبتدعین از درکہ فساق و فجار
وہمچنین اینقدر بالاجمال مستعقل است کہ
در جمیع مطلوبات شرعیہ حسنی است خواہ قلیل
خواہ کثیر ودر جمیع ممنوعات شرعیہ قبحے
است خواہ قوے خواہ ضعیف واینقدر
ہم بالاجمال معلوم است کہ مقتضائے بعضے
مراتب طلب شرعے ندب است ومقتضائے

اور اسیطرح چلا جاتا ہے الغرض کہ گھوڑا تیز رو فکر کا
اپنے دوڑ دھوپ سے باز رہجاتا ہے اور یہ میدان وسیع
کبھے آخر نہین ہوتا اسلیے جو کچھ حضرت حق جل شانہ نے
درجون جنت اور مرتبون دوزخ سے کہ مقابل اِن
مرتبون کے پیدا فرمائے ہین عقل بشر سے معلوم
کرنے تفصیل اون کے سے عاجز ہے لیکن جیسا کہ اسقدر
مجمل معلوم ہے کہ تمام درجون جنت مین راحت ہے
اور تمام درجون دوزخ مین تکلیف اور درجہ بنیون کا
حاصل ہونے مضمون راحت مین بلند تر ہے
درجے تمام سابقین سے اور درجہ سابقین کا
درجہ نیکبختون سے اگرچہ فردون ہر قسم مین اقسام
مذکور سے اختلاف ظاہر موافق اختلاف مرتبون
بزرگے کے واقع ہو اور اسیپر قیاس کرنا چاہیئے
درجون دوزخ کا مثلاً درجہ کافرون کا باعتبار
پیدا ہونے مضمون تکلیف کے بہت سخت ہے
درجہ منتبون سے اور درجہ بدعتیون کا درجہ
گنہگارون اور فاجرون سے اسیطرح اسقدر
مجمل معلوم ہے کہ تمام چیزون طلب کیے گئے
شرعے مین ایک خوبے ہے خواہ کم خواہ
زیادہ اور تمام ممنوعات شرعیہ مین ایک برائی
ہے خواہ قوے خواہ ضعیف اور یہ بھی مجمل معلوم
ہے کہ مقتضا بعضے مرتبون مطلوب شرعے
کا استحباب ہے اور مقتضائے

بعضے وجوب و مقتضائے بعضے دخول اصل
ایمان و همچنین مقتضائے بعضے مراتب ممنوع
شرعیہ کراہت است و مقتضائے بعضے
حرمت و مقتضائے بعضے انجرار بکفر بعد
ازان باید دانست کہ تفتیش امر شرعے
در مقدمہ امرے خاص از امور معاشیہ یا معادیہ
بدو وجہے باشد اول تفتیش اجمالی یعنے
تفتیش اینکہ فلان امر شرعا حسن است
یا قبیح یعنے از جنس مطلوبات شرعیہ است
یا ممنوعات و ثانے تفتیش تفصیلے یعنی
در کدام مرتبہ از حسن یا قبح واقع است
و کدام مرتبہ طلب یا منع از جانب
شارع با و متعلق گردیدہ و چنانچہ گزشت را
بمجرد اطلاع بر اینکہ در فلان مقام طعامے
است شرارہ طلب از دل او بوجہے
جوش میزند کہ چار و ناچار کشان کشان
گوکہ اطلاع بر خصوصیت آن طعام نداشتہ
باشد بر آن مقام مے آرد و عاشق صادق را
بمجرد اطلاع بر اینکہ فلان امر باعث رنج
و ملال معشوق اوست انجامے و نفرتے
بہ نسبت آن امر در دل او پیدا میگردد
کہ از حدود قرب وجوار او فرار میکند مثل
جبان و بزدل از قرب وجوار میدان جنگ

بعض کا واجب ہونا اور مقتضا بعض کا داخل ہونا
اصل ایمان مین اور اسیطرح مقتضا بعضے مرتبون
ممنوع شرعی کا کراہت ہے اور مقتضا بعض کا
حرام ہونا اور مقتضا بعض کا پہونچانا کفر مین
بعد اس کے چاہیے جاننا کہ تلاش کام شرعے کی
بیچ مقدمہ کسے خاص کام کے کامون معاش یا معاد
سے دو طرح پر ہوتی ہے اول تفتیش مجمل ہے یعنے
تلاش اس بات کی کہ فلانا کام شرع مین
اچھا ہے یا بُرا یعنے قسم کامون طلب کیے گئے شرع
سے ہے یا ممنوعات شرع سے اور دوسرے
تفتیش تفصیلے ہے یعنے کس مرتبہ مین بھلائے
یا بُرائی سے واقع ہے اور کونسا مرتبہ طلب یا
منع کا شارع کیطرف سے متعلق ساتھ اُس کے
ہے جیسے کہ پہونکے کو اطلاع اس بات پر کہ فلانی
جگہہ کہانا ہے شعلہ طلب کا دل اوسکے سے اسطرح
جوش مارتا ہے کہ چار و ناچار کہینچتا ہوا اگرچہ اطلاع
خصوصیت کہانے پر نہ رکہتا ہو اوس مقام پر
لاتا ہے اور عاشق سچے کو فقط اطلاع اسپر کہ
فلانا کام باعث رنج اور ملال معشوق کا اوسکے
ہے ایسے کراہت اور نفرت بہ نسبت اوس کام
کے اوسکے دل مین پیدا ہوتی ہے کہ حدود
قرب اور ہمسائگی اوسکے سے بہاگتا ہے جیسے کہ
نامرد اور بزدل قرب اور ہمسائگی میدان لڑائی سے

گو کہ بمرتبہ آن ملال اطلاعے نداشتہ باشد
ہمچنین طالب حق را بمجرد اطلاع اینکہ
فلان چیز شرعاً حسن است و در مطلوبات
شرعیہ داخل حرارت طلب آن در دل او
بوجہی میجوشد کہ کشان کشان بر تحصیل
و ترویج و تشہیر و تعلیم او مے آرد کہ حدیث
واللہ لا یؤمن احدکم حتی یکون
ھواہ تبعاً لما جئت بہ بر آن دلالت میدارد
ہمچنین مومن صادق را بمجرد اطلاع بر اینکہ
فلان چیز شرعاً قبیح است و در ممنوعات
شرعیہ داخل نفرت و انجامی نسبت
آن چیز در دل او حادث میگردد کہ دور از
قرب و جوار آن مے گریزد مثل گریختن
ارباب ننگ و ناموس از مظان لحوق عار
و ذلت کہ در حدیث الحلال بین
والحرام بین وما بینھما مشتبھات
فمن اتقی المشتبھات استبرأ لدینہ
و عرضہ آن دلالت میدارد الغرض
تحقیق حکم اجمالے در باب ترغیب و ترہیب
مؤمنان پاک و طالبان چست و چالاک
و موحدان مبرا از شرک کفایت میکند واما
تفتیش تفصیلے پس اصل منصب مجتہدین است
و مقلدین را در پے آن افتادن غیر از

اگرچہ اوپر مرتبہ اوس ملال کے اطلاع نہ رکھتا ہو اسیطرح
طالب حق کو فقط اطلاع اسکے کہ فلانی چیز شرع مین
اچھی ہے اور طلب کے گئے چیزون مین سے ہے مین
داخل ہے گرمے طلب کے اوسکے دل سے ایسے جوش
مارتی ہے کہ کھینچ تان کر اوپر حاصل کرنے اور شہرت
دینے اور سکھانے اوسکے لاتے ہے کہ **ترجمہ حدیث**
قسم ہے اللہ کے نہین مسلمان ہونیکا ایک تمہارا
یہانتک کہ خواہش اوس کے تابع اوس چیز کے کہ
آیا ہون مین ساتھ اوس کے۔ اسپر دلالت رکھتی ہے
اور اسیطرح مسلمانون سچے کو فقط اطلاع اسپر کہ فلانی
چیز شرع مین بُری ہے اور ممنوعات شرعیہ مین داخل
ہے ایسے نفرت اور بے رغبتے بہ نسبت اوسچیز کے اوسکے
دل مین پیدا ہوتے ہے کہ اوسکے قرب اور ہمسائگی
سے دور بھاگتا ہے مانند بھاگنے صاحبان ننگ و ناموس
کے ننگ لگجانے عار اور ذلت سے کہ **ترجمہ حدیث**
حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر اور درمیان اون کی مشتبہات
ہین پس جو کوئی کہ بچا مشتبہات سے بچا دین اپنا
اور آبرو اپنے اسپر دلالت رکھتے ہے غرض کہ تحقیق
حکم اجمالی بمقدار رغبت دلانے اور ڈرانے مسلمانون
پاک اور طالبون چست اور چالاک اور موحدون
پاک کے شرک سے کفایت کرتا ہے اور تحقیق
تفصیلے پس اصل منصب مجتہدون کا ہے اور
مقلدون کو درپے ہونا اوسکے سوا برپا کرنے

بر پا کردن شور و شغب و قیل و قال و مناظره
و جدال منفعت نے بخشد چون این مقدمه
ممهد شد پس باید دانست که مقصود درین
مقام همینست که مطلق بدعت شرعاً حسن است
یا قبیح نه آنکه کدام بدعت در کدام مرتبه حسن
واقع است و کدام بدعت در کدام مرتبه قبیح

مقدمه ثالثه

باید دانست که وقتے که اشیا متعدده در
یک حکم عام مندرج باشند مثل اندراج مسلم و
کافر در مفهوم انسان و اندراج گوشت
گوسفند و خنزیر در مفهوم مطعوم و اندراج
خمر و مار در مفهوم مشروب و اندراج نقد
و جنس در مفهوم مال و اندراج زنا و جماع زوجه
یا کنیزک در مفهوم وطے پس حکم شرعی
بدو طریق بآن متعلق میگردد اوّل آن که
بجمیع یک از ان اشیائے مخصوصه حکمے علیحده
متعلق گردد و بمطلق بالنظر الی ذاته هیچ
حکمے از احکام شرعیه متعلق نباشد مثلاً
گوشت گوسفند حلال است و گوشت خنزیر
حرام و مطلق گوشت را نه حلال توان گفت
و نه حرام پس درین تقدیر در باب ترغیب
و ترهیب از مطلق گوشت تنفیر باید کرد و نه
بسوئے او ترغیب و در باب تحصیل حقیقت

کرنے شور اور غل او گفتگو اور مناظره اور لڑائے
کے فائده نہین و تیا جب یہ مقدمه بیان ہو چکا
پس چاہیے جاننا کہ مقصود اس جگہ یہی ہے کہ
مطلق بدعت شرع مین اچھی ہے یا بری نہ یہ کہ
کونسے بدعت کونسے مرتبہ مین اچھی واقع ہوئی
اور کونسی بدعت کونسے مرتبہ مین بری ہے

مقدمہ تیسرا

چاہیے جاننا کہ جسوقت کتنے چیزین بیچ ایک حکم عام کے
داخل ہون جیسے داخل ہونا مسلمان اور کافر کا
مفہوم انسان مین اور مندرج ہونا گوشت بکرے اور سور کا
مفہوم کہانے کے چیزون اور داخل ہونا شراب اور
پانی کا مفہوم پینے کی چیزون اور داخل ہونا نقد اور
جنس کا مفہوم مال مین اور داخل ہونا زنا اور
مجامعت بیوے اور لونڈے کا مفہوم وطے
یعنے مجامعت مین پس حکم شرعے دو طرح اسکے
ساتھ متعلق ہوتا ہے اوّل یہ کہ ساتھ ہر ایک کے
اون چیزون خاص کی گئے سے ایک حکم علیحدہ متعلق
ہوتا ہے اور ساتھ مطلق کے بنظر ذات اوس کے
کوئے حکم احکام شرعے سے متعلق نہین ہوتا ہے
مثلاً گوشت بکرے کا حلال ہے اور گوشت سور کا حرام اور مطلق
گوشت کو نہ حلال کہہ سکتے ہین نہ حرام پس اسمصور تمہین
رغبت دلانے اور ڈرانے کے باب مین نہ مطلق گوشت سے نفرت
دلانی چاہیے اور نہ طرف اُسکے رغبت اور میل کرنے حقیقت

تقوے و احتیاط کہ از فضل محامد شرعیہ است
احتراز از مطلق گوشت بنا بر آنکہ گوشت
خنزیر حرام از جملہ افراد او ست ہرگز داخل
نیست بلکہ از جنس وسواس است کہ آن در
ممنوعات شرعیہ است و در باب فتوی
ہرگز مفتی را نشاید کہ بر مطلق مذکورہ حکمے
جارے نماید بلکہ سائل را آگاہ سازد کہ
سوال او ناقص است قابل جواب نیست
زیرا کہ مطلق در ضمن اقسام متقسم است پس
اقسام مختلف و ہر قسم را حکمے است علیحدہ
تو در کدام قسم سوال مینمائی مثلاً شخصے سوال
کرد کہ خوردن گوشت حرام است یا حلال
پس مفتی را نشاید کہ بر سوال اجمالے اکتفا
کردہ بحلت یا بحرمت آن فتوے دہد بلکہ
بگوید کہ گوشت منقسم است بگوشت گوسفند
و گوشت خنزیر اوّل حلال است و ثانے
حرام تو از کدام قسم گوشت سوال مینمائی تا بر طبق
آن جواب دادہ شود و در باب بیان احکام
عقد قضیہ کلیہ یا مطلقہ در ینجا مقام مناسب نیست
مثلاً در مقام بیان مطعومات محرمہ گفتن
اینکلام کہ ہر گوشت حرام ست یا ہمین قدر
کہ گوشت حرام ہرگز مناسب نیست
گو کہ نظر بسوئے تفصیلات محلوت و تقییدات

فقوی اور احتیاط مین کہ بہترین بہلاؤن شرع سے ہے
بچنا مطلق گوشت سے بسبب اسکے کہ گوشت سور کا حرام
اسکے افراد مین سے ہے ہرگز داخل نہین ہے بلکہ قسم
وسواس سے ہے کہ وہ ممنوعات شرعے مین ہے اور فتوی
کے مقدمہ مین ہرگز مفتے کو نہین پہونچتا ہے کہ اوپر مطلق
کے کہے گئے کے کوئے حکم جارے کرے بلکہ
پوچھنے والے کو مطلع کرے کہ سوال اُسکا ناقص ہے
قابل جواب نہین اسلیے کہ مطلق اسصورت مین
تقسیم ہوتا ہے طرف کئے قسم مختلف کے اور
ہر قسم کا حکم جدا ہے تو کونسے قسم مین سوال کرتا
ہے مثلاً ایک شخص نے سوال کیا کہ کہانا گوشت کا
حرام ہے یا حلال پس فتوے دینے والیکو نہین
پہونچتا کہ اوپر سوال مجمل کے اکتفا کرکے ساتھ حلال یا
حرام ہونے اوسکے فتوے دیوے بلکہ کہے کہ گوشت
منقسم ہے سا تھ گوشت بکرے اور گوشت سور کے
پہلا حلال ہے اور دوسرا حرام تو کس قسم کے
گوشت سے پوچھتا ہے تو مطابق اوسکے جواب دیا
جاوے اور بیان حکمون مین منعقد کرنا قضیہ کلیہ
یا مطلقہ کا اسجگہ مناسب نہین ہے مثلاً مقام
بیان کرنے کہانون حرام مین یہ کہنا کہ ہر گوشت حرام
ہے یا اسیقدر کہ گوشت حرام ہے ہرگز مناسب
نہین ہے اگرچہ بنظر تحقیق کرنے
عام کے اور قید لگانے۔

مطلقات کلام مذکور بسبب اصل لغت صحیح
باشد چہ ممکن ہست کہ از مدلول مرگوشت
گوشت حیوانات مخصوصہ واز مطلق گوشت
گوشت حیوانات محرمہ مراد باشد لیکن
تکلم بمثل این کلام قبیح است در خواص عوام
وساقط است از درجہ بلاغت یعنے مقتضائے
مقام و بعید است از محاورات کلام بالجملہ
ارادہ کردن ہفتے مذکور از کلام سطور خلاف
ظاہر و غیر متبادر ہست و طریق ثانی آنکہ
مطلق بالنظر الی ذاتہ حکمے از احکام
شرعیہ متعلق گردد و ہمان حکم بر جمیع افراد او باعتبار
آن مطلق جاری باشد۔ پس مطلق بنظر ذات خود
و در جمیع خصوصیات ہمان حکم را اقتضا نماید
اگرچہ در بعضے افراد بسبب عوارض خارجیہ
حکم مطلق مختلف گردد مثل آنکہ مطلق گوشت
خنزیر حرام است اگرچہ در وقت مخمصہ مباح
گردد و مطلق شرب خمر حرام است اگرچہ
در صورت اکراہ واجب میگردد و مطلق
سرقہ حرام است اگرچہ عند الاضطرار
جائز میگردد و مطلق تکلم بکلمات کفر قبیح
است اگرچہ عند الاکراہ معفو میشود و مطلق
نماز حسن است اگرچہ در وقت طلوع آفتاب
ممنوع میگردد و مطلق تلاوت قرآن

مطلق کے کلام مذکور سوافق اصل لغت کے صحیح ہو
اسلیے کہ ہو سکتا ہے کہ مفہوم ہر گوشت سے گوشت
جانوروں خاص کا اور مطلق گوشت سے گوشت
جانوروں حرام کا مراد ہو لیکن بولنا مثل اس کلام
کے بُرا ہے خاص و عام میں اور گرا ہوا ہے درجہ
بلاغت یعنے مقتضائے مقام سے اور دور ہے
محاورون کلام سے خلاصہ یہ ہے کہ ارادہ کرنا مثل
ذکر کیے گئے کا کلام مذکور سے برخلاف ظاہر کلام
کے ہے اور نہ جلد سمجھا جاتا ہے اور طریق دوسرا
یہ ہے کہ کہا ہے مطلق کے بنظر ذات اوسکے کے کوئے
حکم احکام شرع سے متعلق ہوتا ہے اور وہ حکم اوسکے
تمام افراد پر باعتبار اوس مطلق کے جاری ہوتا ہے
پس مطلق بنظر ذات اپنے کے تمام خصوصیات میں
اوسے حکم کو چاہتا ہے اگرچہ بعضے افراد میں بسبب
کسی پیش آنے والی باہر کے حکم مطلق کا پوشیدہ ہوتا ہے
مثل اسکے کہ مطلق گوشت سور کا حرام ہے اگرچہ وقت
شدت بھوک کے جائز ہوتا ہے اور مطلق پینا شراب
حرام ہے اگرچہ بصورت جبر کرنے کسے ظالم کے
واجب ہوتا ہے اور مطلق چوری حرام ہے اگرچہ وقت
اشد ضرورت اور اضطرار کے جائز ہوتے ہے اور مطلق
بولنا کلموں کفر کا بُرا ہے اگرچہ وقت جبر کے معاف
ہوتا ہے اور مطلق نماز اچھی ہے اگرچہ وقت طلوع آفتاب
کے منع ہوتے ہے اور مطلق پڑھنا قرآن کا

عبادت است اگرچہ در صورت جنابت محرم
میگردد و مطلق دوام ذکر افضل قربات است
اگرچہ در عین حالت قضاء حاجت ممنوع
میگردد و پس ہمین تقدیر در باب ترغیب
و ترہیب بسوئے مطلق دوام ذکر ترغیب
کردن و از مطلق شرب خمر تنفیر نمودن
از ارکان اشاعت دین و اعلاء کلمۃ اللہ
است و تفصیل طرق موانع خارجیہ از
ضروریات وعظ و تذکیر نیست بلکہ ممکن
کہ از مفرات آن باشد مثلاً در مقام بیان
معنی آیت کریمہ اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا
وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِہِمْ وحدیث
لا یزال لسانک رطبا من ذکر اللہ
فضائل دوام ذکر و منافع آن مذکور باید
کرد و بیان مسئلہ احتراز از ذکر مقام
خلاء ضروری نیست یا در مقام بیان معنی
آیت کریمہ انما الخمر والمیسر والانصاب
والازلام رجس من عمل الشیطان
فاجتنبوہ لعلکم تفلحون و حدیث
اشہد باللہ واللہ ان شارب الخمر
کعابد الوثن قبائح شرب خمر و مضار
آن مذکور باید کرد نہ مسئلہ وجوب آن در
صورت اکراہ یا در بیان معنی آیت کریمہ

عبادت ہے اگرچہ در صورت حاجت غسل کے حرام
ہوتا ہے اور مطلق ہمیشگی ذکر خدا کے بہترین نیز دیکھون
خدا سے ہے اگرچہ عین حالت دفع بول و براز مین
منع ہوتی ہے پس اسصورت مین بمقدمہ رغبت دلانے
اور ڈرانے کے طرف ہمیشگی ذکر اللہ کے رغبت دلانے
اور مطلق پینے شراب سے نفرت دلانے رکنون مشہور
کرنے دین اور بلند کرنے کلمۂ خدا سے ہے اور تفصیل
طریقون منع کرنیوالون خارجے کے ضروریات وعظ اور
نصیحت سے نہین ہے بلکہ ہوسکتا ہے کہ مفرد اوس
وعظ کو ہو مثلاً مقام بیان معنون اس آیت قرآن مین
ترجمہ آیت جو لوگ کہ ذکر کرتے ہین اللہ کا کھڑے
بیٹھے اور اوپر کروٹون اپنے کے اور اس حدیث مین
کہ ہمیشہ رہے زبان تیرے تر ذکر خدا سے فضیلتین
ہمیشہ ذکر کے اور منفعت اوسکے ذکر چاہئین کرنے
اور بیان کرنا مسئلہ پر ہیز کا ذکر سے مقام پاخانہ مین
ضرور نہین ہے یا ہیچ مقام بیان معنون اس آیت
کے کہ **ترجمہ آیت** سوائے اسکے نہین کہ شراب و جوا
اور بت اور پانسے نجس ہین کام شیطان سے پس
بچو اس سے شاید کہ تم فلاح پاؤ اور اس حدیث
کی گواہی دیتا ہون مین ساتھ اللہ کے قسم ہے اللہ کے
تحقیق پینے والا شراب کا مانند پوجنے والے بت کے
ہے قبائحین پینے شراب کے اور ضرر اوسکے ذکر کرنے پاہئین مسئلہ
واجب ہونے اوسکا صورت جبر مین یا ہیچ معنون اس آیت کے

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْکُلُوْا اَمْوَالَکُمْ
بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ تِجَارَةً
عَنْ تَرَاضٍ مِّنْکُمْ وحدیث الا ان دمائکم
واموالکم واعراضکم حرام کحرمة یومکم
هذا فی بلدکم هذا تقبیح مطلق مال مردم
خوردے وحرمت تصرف در ملک غیر بلا اذن
باید کرد نہ مسئلہ جواز آن در صورت اضطرارے
بلکہ در اکثر احیان بیان این معنی در باب
ترغیب وترہیب مضر سگید و وجہ در نظر
عوام حسن وقبح آن سہل مشیود آرمی در وقت
پیش آمدن صورت مذکورہ تفتیش سائلین
جواب برطبق سوال بیان کردہ شود چنانچہ
ترغیبات وترہیبات در کلام شارع بہمین
نہج واقع گردیدہ وور باب تحصیل حقیقت تقوے
واحتیاط اجتناب از مطلق استعمال نکرات
وتصرف فی ملک الغیر بلا اذن پیش نظر ہمت
خود باید داشت وما دامیکہ یقین کلے
بحلت آن بجہت عوارض خارجیہ حاصل
نشود ہرگز بآن آلودہ نباید شد وما دامیکہ
وہمے ضعیف ہم در جانب عدم ثبوت حلت
آن باقیست نظر بر حرمت اصلیہ آن کردہ
از ان اجتناب ورزد چنانچہ حدیث فمن
اتقی المشتبہات استبرأ لدینہ

ترجمہ آیۃ اے ایمان والو نکھاؤ تم مال اپنے آپسمین
ساتھ جھوٹ کے مگر یہ کہ ہو سوداگرے ساتھ رضامندی
تمہاری کے اور اس حدیث کے کہ خبردار ہو تحقیق
خون تمہارے اور مال تمہارے اور آبرو مین تمہاری
حرام ہین مانند حرام ہونے اس آجکے دن تمہارے کے پاس
شہر تمہارے کے۔ قباحتین مطلق مال مردم خوری بی حرام
ہونے وغیر ملک غیر مین بی اذن مالک کو بیان کرنے چاہئین مسئلہ
جائز ہونے اوسکے کا صورت اضطرار مین بلکہ اکثر اوقات بیان
اس مسئلہ کا رغبت دلانے اور ڈرانے کے باب مین مضر ہوتا
ہے اسلیے کہ نظر عوام مین بھلائے اور برا لے اوسکے سہل
ہو جاتی ہے ہان وقت پیش آنے صورت مذکور اور تلاش کرنے
پوچھنے والون کے جواب مطابق سوال کے بیان کیا جاوے
جیسا کہ رغبت دلانے اور ڈرانے مین ہیچ کلام شارع کے
اسیطرح واقع ہوا ہے اور ہیچ باب حاصل کرنے حقیقت پرہیزگاری
اور احتیاط کے بچنا مطلق عمل مین لانے برے باتون
اور تصرف کرنے غیر کے ملک سے بلا اجازت اوسکے پیش نظر
اپنے ہمت کی رکھنا چاہیے اور جب تک کہ یقین کامل حلال
ہونے اوسکیکا موافق پیش آنیوالون امور خارجیہ کے
حاصل نہ ہو ہرگز اوسمین آلودہ نہ چاہیے ہونا اور جبوقت تک
کہ ایک وہم ضعیف ہے طرف نہ ثابت ہونے حلت اوسکے
باقی ہے نظر اوپر حرمت اصلے اوسیکے کرکے اوس سے پرہیز
کرے چنانچہ حدیث **ترجمہ حدیث** پس جس کسی نے
پرہیز کیا شبہ والی چیزون سے طلب پاکی کیواسطے دین

وغیرہ بر آن دلالت میدارد و در
فتوے مفتے را میرسد کہ حکم حلت یا حرمت
بر مطلق جاے کردہ آید و بدون تفتیش
سائل سوانح خارجیہ را تفصیل نکند و بہ تقسیم
مطلق بسوے حلال و حرام لب نکشاید
بلکہ حکم مطلق را اصل قرار دہد و صور خارجیہ را
کہ در ان حکم مطلق بسبب عوارض خارجیہ
مختلف گردید در سلک شواذ منسلک گرداند
مثلاً اگر کسے سوال کند کہ شرب خمر حلال است
یا حرام پس بر ہمین قدر سوال اجمالی اکتفا
کردہ گوید کہ حرام است و اگر کسے از مسئلہ
اکراہ بخصوصہا سوال کند بر آن تقدیر
مسئلہ اکراہ و حال مکرہ علیہ را تحقیق
کردہ بر طبق آن جواب دہد و تکلم بایں کلام
کہ خمر و خنزیر ہم مثل سائر مطعومات منقسم است
بحلال و حرام اگرچہ ایں کلام بحسب تدقیق
نظر وجہی از صحت داشتہ باشد چہ حلال
است در صورت اکراہ و حرام است در
غیر آن اما کلام مذکور از قسم التفات فقہیہ
است کہ برائے سنجیدن اذہان صبیان
آن را مذکور سازند از قبیل احکام افتا
و قضا کہ بنا بر نظم و سیاست ملت حنیفیہ
آن را قرار دادہ اند بلکہ در باب بیان احکام

اور آپر دا پنے کے اوسپر دلالت کرتے ہے اور فتوے دینے
مین مفتے کو پہونچتا ہے کہ حکم حلال ہونے یا حرام ہونیکا
اوپر مطلق کے جارے کہدے اور بغیر دریافت پوچھنے والیکے
منع کرنیوالون خارجی کو تفصیل ذکر کرے اور ساتھ تقسیم
مطلق کے طرف حلال اور حرام کی لب نہ کہولے بلکہ حکم مطلق
کو اصل قرار دیوے اور صورتون خارجی کو کہ اون مین
حکم مطلق کا بہ سبب پیش آنے امور خارجی کے پوشیدہ ہوتا ہے
بیچ لاوے نادرات کے داخل کرے مثلاً اگر کوئی سوال
کرے کہ شراب حلال ہے یا حرام پس اسیقدر سوال مجمل پر
اکتفا کرکے کہے کہ حرام ہے اور اگر کوئی مسئلہ جبر کو حکم
پوچھے تو اوسصورت مین مسئلہ جبر اور حال جبر کیے گئے کا
تحقیق کرکے موافق اوسکے جواب دے اور کہنا
یہ کلام کہ شراب اور سور جیسے مثل کہانے کے
چیزون کے منقسم ہے ساتھ حلال اور حرام کے
اگرچہ یہہ کلام موافق نظر باریک کے ایک طرح پر
صحیح ہوگا اسلیے کہ حلال ہے صورت جبر مین اور
حرام ہے اسکے سوا مگر یہہ کلام مذکور قسم
پہلیون فقہ سے ہے کہ واسطے آزمانے
ذہن لڑکون کے اوسکو ذکر کرتے ہین نہ قسم
حکمون فتوا دینے اور فیصلہ کرنے سے کہ
واسطے بند و بست اور دہ بدہ دین حنیفے کے
اوسکو مقرر کیا ہے بلکہ مقدمہ

بیان احکام۔

شرعیہ ممکن کہ مثل این کلام از قبیل استہزاء
بآیات اللہ باشد و القاء رداہت در قلوب
عوام بلکہ این کلام باطل محض است باعتبار
مجاورہ عرفیہ اگرچہ صحیح باشد باعتبار حقیقت لغویہ
بلکہ کلام مفید در حق عوام و مطابق بمجاورات
کلام ہمین است کہ ہر خمر حرام است و نجس و مجتنب عن اللہ
و اصل آن قبیح است و آنچہ در صورت اکراہ حکم باباحت کردہ
میشود جاریست مجری شیء اباحی و بمنزلہ عفو کلیہ یا مطلقہ
است نہ بیان تقسیم یعنی ہر خمر حرام است یا ہمین
قدر کہ خمر حرام است نہ اینکہ بعضی از انخمر حلال
است و بعضے حرام چنانکہ کلام شارع بلکہ جمیع
مصنفان کتب فقہ و جامعان فتوی بر ہمین
منوال جاریست و در باب مناظرہ در تحقیق
حکم صورت خاصہ کسیکہ دعوی جریان حکم
مطلق در صورت خاصہ مبحوث فیہا سے نماید
ہمانست تمسک باصل کہ در اثبات دعوی خود
حاجت بدلیل نمیدارد و دلیل او ہمان حکم
مطلق است و بیان خلاف کسیکہ دعوے تخصیص
آن صورت خاصہ میکند کہ دعوی او
خلاف ظاہر است محتاج بدلیل خارج مثلاً
کسیکہ گوید کہ شرب خمر زید احرام
است ہیچ حاجت باقامت دلیل
نمیدارد بخلاف کسیکہ گوید ہرچند مطلق

شرعے مین ہو سکتا ہے کہ مثل اُس کلام کے قسم ہنسی
کرنے سے سا تہ آیات آلہی کے ہو اور ڈالنے سے سے
دلون عوام مین بلکہ یہ کلام باطل محض ہے باعتبار محاورہ
مشہور کے اگرچہ صحیح ہو باعتبار حقیقت لغت کے بلکہ کلام
مفید ہیچ حق عوام اور مطابق محاورہ کلام کے یہی ہے
کہ ہر خمر حرام ہے اور نجس اور دور کرنیوالے خدا سے
اور اصل مین بُری ہے اور جو کچھ صورت جبر مین حکم
اوسکے جائز ہونے کا کیا جاتا ہے وہ قائم مقام نادرات
کے ہے پس حق اسیجگہ بنانا جملہ کلیہ یا جملہ مطلقہ کا ہے
نہ بیان کرنا تقسیم کا یعنے ہر شراب حرام ہے یا اسقدر
کہ شراب حرام ہے نہیں کہ بعضے اوسمین سے حلال ہے
اور بعضے حرام جیسے کہ کلام شارع بلکہ سب تصنیف
کرنیوالون کتابون فقہ اور جمع کرنے والون فتووں کا
اسیطرح جارے ہے اور مقدمہ مناظرہ مین بیچ تحقیق
حکم صورت خاص کے جو کوئے دعوے جارے
ہونے حکم مطلق کا صورت خاص کہ جسمین بحث ہے
کرے وہ ہے تمسک کرنے والا ساتہ اصل کے اسلیئے کہ
ثابت کرنے دعوی اپنے مین حاجت کسے دلیل کے نہین رکھتا
ہے دلیل اسکی وہی حکم مطلق ہے اور بین خلاف اسکے کہ
دعوے خاص ہوئے اوسصورت خاص کی رکھتا ہے کہ دعوے اوسکا خلاف
ظاہر ہے اور محتاج ساتہ دلیل خارج کے مثلاً جو کوئی کہے کہ
پینا شراب کا زید کو حرام ہے کچھ حاجت قائم کرنے
دلیل کے نہین رکھتا برخلاف اوسکے کہ کہے ہرچند مطلق

شرب خمر حرام است و مانند را حلال است
کہ محتاج است بدلیل خارج از اثبات اضطرار
و اکراہ یا جنون یا جہل بحد یکہ مجوز شرب خمر متواند
شد چون این مقدمہ ممہد شد پس میگوئیم
کہ مقصود و درین مقام آن است کہ آیا بدعت از
قسم اول است کہ در ہر بدعت خاصہ تامل
باید کرد کہ آیا حسن است یا قبیح برای اثبات
حسن یا قبح آن در دلائل خارجیہ تامل باید
کرد و بہ مطلق بدعت ہیچ حکم جاری نباید
کرد یا از قسم ثانی کہ مطلق بدعت را
نوعے از حسن یا قبح ثابت باشد کہ در جمیع
بدعات خاصہ قطع نظر از دلائل خارجیہ
متحقق باشد الغرض مقصود تفتیش حکم
مطلق ست نہ تحقیق عوارض طاریہ کہ
بسبب عروض آن عوارض در بعضے صو
حکم مطلق مختلف میگردد پس وقتیکہ چیزہا
از امور متداول در میان اہل زمان ثابت
کردہ شود کہ فلان چیز بدعت است پس
حکم مطلق بدعت از حسن یا قبح آن جاری
خواہد گردید اما کسیکہ دعوی استثنای
آن صورت خاص کند پس باید کہ دلیلے
بر آن قائم گرداند چون این مقدمات ثلثہ
ممہد شد پس میگوئیم کہ درین مقام سہ احتمالات

پینا شراب کا حرام ہے مگر زید کو حلال ہے کہ محتاج ہے
ساتھ دلیل خارج کے مثل ثابت کرنے حالت اضطرار
یا جبر یا دیوانگی کے اس حد تک کہ جائز کرنیوالے پینے شراب
کے ہوسکے جب یہ مقدمہ بیان ہو چکا پس ہونا چاہیے کہ
مقصود اسجگہ وہ ہی کہ آیا بدعت قسم اول سے ہے کہ ہر بدعت
خاص میں تامل چاہیے کرنا کہ آیا اچھے ہے یا برے
اور واسطے ثابت کرنے بھلائے یا برائے اسکے دلیلوں
خارجے میں تامل چاہیے کرنا اور مطلق بدعت پر کچھ
حکم جاری نہ چاہیے کرنا یا قسم دوسرے سے کہ
مطلق بدعت کو کسی قسم کے بھلائے یا برائے
ثابت ہو کہ تمام بدعات خاصہ میں قطع نظر دلیلوں
خارجے سے ثابت ہو غرض کہ مقصد تلاش حکم
مطلق کے ہے نہ تحقیق عوارض ہونے والوں
خارجے کے کہ بسبب عارض ہونے والوں
پیش آنے والوں کے بیچ بعضے صورتوں کے
حکم مطلق پوشیدہ ہوتا ہے پس جس وقت کہ
کسی کام کو کاموں مروج درمیان اہل زمانہ کے
ثابت کیا جاوے کہ یہ کام بدعت ہے پس حکم مطلق
بدعت کا بھلائی یا برائی سے اوس پر جاری
ہوگا اسے پر وہ شخص کہ جو دعوے الگ ہونے
اوسصورت خاص کا کرے پس چاہیے کہ کوئی
دلیل اوس پر قائم کرے اور جب یہ مقدمے تینوں
بیان ہو چکے پس کہتا ہوں میں کہ اسجگہ تین احتمال

تصور توان کرد اول آنکہ مطلق بدعت
باعتبار اصل خود حسن باشد مثل عبادات
شرعیہ از صلوٰۃ و صوم و ذکر و تلاوت
قرآن گو کہ در بعضے احیان بسبب عوارض
مثل لزوم تشبہ بکفار یا استلزام مفسدہ
در اصل علت تقبیح عارض متصف گردد و این
احتمال باطل ست بالاتفاق ہیچ یکے از
عقلاء و سفہا آن نرفتہ چہ جمیع ملیین بدعات را
از عیوب بے شمار مذمت و کمالات آرے
اختراع امور جدیدہ را در امور دنیا شیاع
مثل تیر و کمان مثل شمردہ مشہود و امور
دینیہ بلکہ اتباع ائمہ ملت و التزام تقلید
ایشان و ترویج سنت ایشان را اصل ارکان
دین محدود کردہ مشہود و احتمال ثانی آنکہ
مطلق بدعت را حسن باشد ترقیع مثل مطلق
اکل و شرب و بیاع و تکلم و اکتساب اموال و
اشتغال بصنائع پس منقسم باشد بسوئی
حسن و قبیح و در باب اثبات حسن بدعت
مخصوصہ یا قبیح آن در عوارض طاریہ و
دلائل خارجیہ تامل باید کرد تا احد ہما منکشف
گردد و بجز ملاحظہ آن کہ در سلک بدعات
منسلک است ہیچ حکم نتوان کرد و ہمین است
زبان زد عوام و ہیچ زبان

تصور ہو سکتے ہین اوّل یہ کہ مطلق بدعت
باعتبار اصل اپنے کے اچھے ہو مانند عبادتون
شرعیہ کے نماز اور روزے اور یا وضو اور تلاوت
قرآن سے گو کہ بعضے وقت بسبب عوارض کی مثل
لازم آنے تشابہ کافرون سے یا لازم آنے
مفسدہ اصل دین مین سے برائی عارضے کی موصوف
ہو اور یہہ احتمال باطل ہے بالاتفاق کوئی عقلمند اور
بیوقوف اسطرف نہین گیا اسلیے کہ سب مذہب والے
بدعتون کو عیب سے گنتے ہین نہ کمالات سے ان مکانون
کاسون نئے کاسمانش کے کاسون مین مثل تیر و کمان کے
شمر گنا جاتا ہے نہ کاسون دین مین بلکہ تابعدارے
امامون مذہب کی اور نام جاننا پیروی ان کی کا اور
رواج دینا طریق ان کا اصل کنون دین سے گنا جاتا ہے اور
احتمال دوسرا یہ ہے کہ مطلق بدعت نہ نیک
ہے نہ بد جیسے مطلق کہانا اور پینا اور جماع کرنے
اور کلام کرنا اور کمانا مالون کا اور مشغول ہونا
صنعتون مین پس منقسم ہو گے طرف اچھے اور
برے کے اور مقدمہ ثابت کرنے بھلائے بدعت
خاص یا برائے اسکے مین بیچ عارض ہونیوالون
خارجے اور دلیلون خارجے مین تامل چاہیے
کرنا تا کہ ایک ان دونون مین سے ظاہر ہو اور
بنا لحاظ اسکے کہ لڑے بدعتون مین داخل ہے کچھ
حکم نہین ہو سکتا ہے اور یہی زبان زد عوام کے اس زمانہ مین ہے

وحتمال ثالث آنکہ مطلق بدعت بمعنے
حقیقتے شرعے خواہ حکمیہ باشد خواحقیقیہ اعم
از انکہ اصلیہ باشد یا وصفیہ اعم از انکہ بدعیت
او از جہت تحدیدات و توقیتات مبتدعہ
لازم آمدہ باشد یا از جہت تغیر موقع آن کہ
در سنت ثابت ست این ہمہ اقسام باعتبار
اصل خود قبیح ست اعم از آنکہ مکروہ باشد
یا حرام یا منجر بکفر مثل سائر امور قبیحۃ الاصل
از کذب و فحش و ظلم و غیبت و حسد پس در باب
اثبات قبح آن دلیلے دیگر نے باید ہمین وجہ
کافیست کہ بدعت ست چنانچہ در باب
اثبات قبح کلام کہ مشتمل بر کذب یا فحش باشد
احتیاج بدلیل دیگر نیست ہمین قدر کافیست
کہ مشتمل بر کذب یا فحش ست پس بمجرد ثبوت
اینکہ فلان چیز بدعت است حکم بقبح آن تواں
کرد و در باب تحصیل حقیقت تقوی از ان
اجتناب باید ورزید و در باب ترغیب و
ترہیب جمہور انام از ان تنفیر باید کرد و در
محافل و مجالس تذکیر و از بلند تقبیح آن باید
نمود خصوصاً در اوقاتیکہ رواج پذیر شدہ
باشد کہ در آن اوقات بالغ وجوہ از ان تنفیر
و تحذیر باید کرد و در احتمال و ابطال آن
سعے کردن از جملہ اعلاء کلمۃ اللہ باید شمرد

اور احتمال تیسرا یہ ہے کہ مطلق بدعت بمعنے حقیقی
شرعے خواہ حکمی ہو خواہ حقیقی عام اس سے کہ اصلی ہو
یا وصفی اور عام اس سے کہ بدعت ہونا اوسکا بسبب
حدین باندھنے اور وقت مقرر کرنے صاحب بدعت کے
لازم آیا ہو یا بسبب تغیر موقع اوس کے کہ بیچ سنت
کے ثابت ہے یہ سب اقسام باعتبار اصل اپنے کے
بُرے ہین اعم اس سے کہ مکروہ ہون یا حرام
یا پہونچنے والے کفر تک مانند تمام کامون کے کہ
اصل مین بُرے ہین جھوٹ اور بے حیائی اور ظلم اور
غیبت اور حسد سے پس بمقدمہ ثابت کرنے بُرائے
اسکے کوئے دلیل دوسرے نہین چاہیے جسے وہ کافی
ہے کہ بدعت ہے جیسا کہ بمقدمہ ثابت کرنے برائے کلام کے
کہ ملا ہوا اوپر جھوٹ یا بیحیائے کے ہو احتیاج ساتھ
دلیل کے نہین ہے اسیقدر کافی ہے کہ ملا ہوا اوپر
جھوٹ یا فحش کے ہے پس بمجرد ثابت ہونے اسکے کہ فلانے
چیز بدعت ہے حکم اوسکے بُرائے کا کر سکتے ہین اور بمقصد
حاصل کرنے حقیقت تقوے کے اوس سے پرہیز چاہیے کرنا
اور بمقدار رغبت دلانے اور ڈرانے عوام خلقت ہین اوس سے
نفرت دلانی چاہیے اور محفلون اور مجلسون وعظ مین آواز بلند
بُرائے اسکے چاہیے کرنے خصوص اوسوقت مین کہ
مروج ہونے ہو کہ اوسوقت مین ساتھ مبالغہ کے اوس سے
نفرت دلانے اور ڈرانا چاہیے اور مٹانے اور باطل کرنے
اوسکے مین کوشش کرنے بلند کرنے کلمہ الٰہی سے چاہیے گنتا

بمثابہ آن کہ در زمانیکہ کذب و فحش در میان
مردمان رائج گردد پس آنچہ معاملات امانت
و تحذیر در آن زمان با کذب و فحش باید کرد
ہمان معاملہ باہر بدعت کہ در زمانے رائج
گردد باید نمود چنانکہ از مطلق کذب و فحش
دائما تنفیر باید کرد ہمچنین از مطلق بدعت
دائما تحذیر باید کرد و بل ارشد ازان بمراتب
و کسیکہ بدعت مخصوصہ را از دائرہ قبح
بیرون کشد و در صدد اثبات حسن آن شود
اقامت دلیلے قاطع از دلائل شرعیہ واجب
بر ذمہ اوست نہ بر ذمہ مانع آن مثل کسیکہ
کذبے خاص را یا فحشے خاص را تحسین کند
پس اقامت دلیل قاطع عہدہ ہمانست
نہ عہدہ کسیکہ از ان احتراز مینماید و تقبیح آن
میکند بلکہ احتمال بدعت ہم در باب اجتناب
از ان کفایت میکند چنانچہ شیخ ابن الہمام
در فتح القدیر و صاحب مجالس الابرار بآن تصریح
فرمودہ اند چنانچہ احتمال کذب ہم در باب
روایت حدیث ملحق بمحل کذبست چنانچہ
من روی عنی حدیثا وھو یری انہ کذب
فھو احد الکاذبین بر آن دلالت دارد پس
استاذ من بالجملہ مطلق بدعت بر
احتمال اول مثل ذکر اللہ باشد و بر احتمال ثانی فی

مانند اسکے کہ جس زمانہ مین جھوٹ اور فحش درمیان لوگون کی
رائج ہوا ہو پس جو معاملہ دیانت دینے اور ڈرانے
اوس زمانہ مین سانہ جھوٹ اور فحش کے چاہیے کرنا
وہی معاملہ ساتھ ہر بدعت کے کہ جس زمانہ مین رائج ہو چاہیے
کرنا بیسا کہ مطلق جھوٹ اور فحش سے ہمیشہ نفرت
دلانی چاہیے اسیطرح مطلق بدعت سے ہمیشہ ڈرانا
چاہیے بلکہ زیادہ اوس سے کئی مرتبہ اور جو کوئی کہ خاص
کسے بدعت کو دائرہ برائی سے باہر لاوے اور دلیل
ثابت کرنے بھلائی اوسکی کے ہووے قائم کرنا دلیل
قاطع کا دلیلون شرعے سے واجب اوسکے ذمہ پر ہے
نہ منع کرنے والیکے ذمہ پر مثلاً جو کوئے کسے جھوٹ
خاص یا بیحیائی خاص کو اچھا بیان کرے پس قائم کرنا
دلیل قاطع کا عہدہ اوسکا ہے نہ ذمہ اوس شخص کا
کہ اوس سے پرہیز کرے اور برا جانے اوسکے بیان کرے
بلکہ احتمال بدعت کا بھی پرہیز کرنیمین اوس سے کفایت
کرتا ہے جیسا کہ شیخ ابن ہمام نے فتح القدیر مین اور
صاحب مجالس الابرار نے اوسکو صریح بیان کیا ہے جیسکہ
احتمال جھوٹ کا بھی مقدم روایت حدیث مین ملحق ہوا
ہے احتمال جھوٹ کے ہے بیسا کہ حدیث ترجمہ حدیث
جو کوئے روایت کرے مجھسے حدیث اور وہ دیکھتا ہے
کہ یہ جھوٹ ہے پس وہ ایک جھوٹون مین سے ہے
اوسپر دلالت کرتے ہے اور یہی ہے مذہب حق خلاصہ یہ کہ
مطلق بدعت احتمال اول پر مثل ذکر اللہ کے ہوگے اور احتمال ثانی پر

مطلق تکلم و بر احتمال ثالث مثل تکلم بکذب
و فحش و ثالث مذہب است سوئے بکتاب
و سنت و اجماع و قیاس و احتمال ثانی کہ
زبان زد عوام است باطل است مثل
احتمال اول و آنچہ درین باب تمسک مینمایند
ہمہ ناشے از سوئے فہم ایشان پس دلائل
این مضمون در دو بحث بیان باید کرد
بحث اول در ذکر دلائل مذہب حق
بحث ثانی در ابطال ظنون عوام
بحث اول در ذکر دلائل مذہب حق
و آن مشتمل است بر دو قسم **قسم اول**
در ذکر آیات و احادیث دالہ بر مذہب حق
و آن مشتمل است بر سہ نوع **نوع اول**
در ذکر نصوص دالہ بر قبح مطلق بدعت حقیقیہ و
آن مشتمل است بر چند مسائل **مسئلہ اولی**
باید دانست کہ احداث بدعت حقیقیہ خواہ
اصلیہ باشد خواہ وصفیہ اعم ازان کہ
بدعیت آن از جہت تحدیدات و توقیتات
محدثہ لازم آید یا از جہت
تغیر موقع آن و ارباب اہتمام و عدم اہتمام
و ہمچنین بر آن وجہ قربت دلالت میکند
برانیکہ بدعت مذکورہ و اصاحب آن در
امور دینیہ مندرج میگردد و بدعت و معاوا

مثل مطلق کلام کرینگے اور احتمال تیسرے پر مثل کلام بیہودہ
اور فحش کے ہے اور تیسرا مذہب ہے ثابت کتاب اور سنت اور
اجماع اور قیاس سے اور احتمال دوسرا کہ زبان زد عوام کی ہے
باطل ہے مانند احتمال پہلے کے اور جو کچھ اسباب مین تمسک
کرتے ہین سب پیدا ہونیوالا ان کی بدفہمی سے ہے پس
دلیلین اس مضمون کی دو بحث مین بیان چاہئین کرنی
بحث پہلی بیچ بیان دلیلون مذہب حق **بحث** **بحث پہلی**
و دوسری باطل کرنے گمانون عوام کی **بحث پہلی**
بیچ ذکر دلیلون مذہب حق کے اور وہ ملی ہوئی ہے
دو قسم پر **قسم پہلی** بیچ ذکر آیتون اور حدیثون
دلالت کرنے والے کی اوپر مذہب حق کے اور دو ملی ہوئے
ہے تین نوع پر **نوع پہلی** بیچ ذکر آیتون
دلالت کرنے والے کے اوپر برائے مطلق بدعت
حقیقی کے اور دو ملے ہوئے ہے کئی مسئلون پر
مسئلہ پہلا چاہیے جاننا کہ احداث بدعت
حقیقیہ کا خواہ اصلی ہو خواہ وصفی ہو عام اسس
سے کہ بدعت ہونا اوسس کا بسبب حین باندھنے
اور وقت مقرر کرنے نیون کے لازم آیا ہو یا بسبب
تاثیر دینے موقع اسکے مقدار اہتمام اور غیر
اہتمام مین اور اسسے طرح جاننا سبب قرب
خدا کا دلالت کرتا ہے اوس پر کہ بدعت مذکور کو
صاحب اوسس کا کاسون دین مین داخل
کرتا ہے اور آخر تک مین اوسس کو

نافع سیداند دو دنیا و اجالب رضائے حق یا
سورث یمین و برکت بیشمار و این اعتقاد
بدو طریق حاوث میشود اول آنکہ این امر را
من اللہ داند یعنے چنان اعتقاد کند کہ حق
جل و علا خود این را در امور دینیہ داخل
گردانیدہ و منفعت سعادیہ در و نجشیدہ
و جالب رضائے خود و مقرر فرمودہ و مثل نزول
برکات خود قرار دادہ و این عقیدہ بچند وجہ
بہم میرسد اول آنکہ او را محض بلا دلیل
بروئے کار آرد و بجز دسینہ زور ے
در پے اثبات آن شود کہ من ہمین میدانم
یا ہمین میگویم یا نزد من ہمچنین است یا در
ذہن من ہمچنین نقش شدہ است ہرگز
ازان باز نخواہم آمد اگرچہ دلیلے برین
قائم نشود و این افترا علی اللہ ست و افترا
کذب در مقدمات دینیہ و آن از قبیح قبائح
است و اشنع شنائع و صاحب آن از
درگاہ حضرت حق مردود است و از بارگاہ
حق تعالیٰ مطرود چنانچہ حق جل علا در سورۂ
بقرہ میفرماید یٰاَیُّهَا النَّاسُ کُلُوْا مِمَّا فِی
الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا وَّلَا تَتَّبِعُوْا
خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّهٗ لَکُمْ عَدُوٌّ
مُّبِیْنٌ ۝ اِنَّمَا یَاْمُرُکُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ

منفعت جانتا ہے اور دنیا مین اوس کو سبب رضامندی
خدا یا باعث خیر اور برکت کا گنتا ہے اور دوسرے اعتقاد
دو طرح پیدا ہوتا ہے اول یہ کہ اس کلم کو جانب
خدا سے جانے یعنے ایسا اعتقاد کرے کہ حقتعالے
نے آپ اسکو کاس دین مین داخل کیا ہے اور
نفع آخرت اوسمین بخشا ہے اور سبب اپنے رضامندی کا
مقرر فرمایا اور جگاوتر نے بہ کتون اپنے کے
مقرر کے اور یہ عقیدہ کئے طرح حاصل ہوتا ہے
پہلے یہ کہ دعوی محض بلا دلیل ظاہر کرے اور سانہ
جبر اور سینہ زور ے کے درپے ثابت کرنے اوسکے
ہووے کہ مین یون ہی جانتا ہون یا یون ہین
کہتا ہون یا نزدیک میرے اسطرح ہے یا بیچ
ذہن میرے کے اسی طرح نقش کیا گیا ہے ہرگز اوس
سے باز نہ آون گا اگرچہ کوئی دلیل اسپر قائم نہ ہو اور
یہ بہتان باندھنا خدا پر ہے اور افترا اور جھوٹ
مقدمہ دین مین بدترین قباحتون سے ہے اور بدتر
برائیون سے اور صاحب اون کا درگاہ خدا سے مردود
ہے اور بارگاہ اسکے سے راندہ گیا جیسا کہ حقتعالیٰ سورہ
بقر مین فرماتا ہے ۔ **ترجمہ آیت شریف**
اے لوگو کھاؤ جو کچھ زمین مین ہے حلال پاکیزہ
اور نہ پیروے کرو قدمون شیطان کے تحقیق
وہ تمہارا دشمن ہے ظاہر سوا اسکے نہین
کہ حکم کرتا ہے ساتھ برائے اور بیحیائے کے

وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝
وَدر سورہ انعام میفرماید وَحَرَّثٌ حِجْرٌ
لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَ
اَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا
يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ
سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ وَقَالُوْا
مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ
لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا وَاِنْ يَّكُنْ
مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ سَيَجْزِيْهِمْ
وَصْفَهُمْ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ
قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا
مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا
وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝ ودر سورہ اعراف
میفرماید وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا
عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا قُلْ اِنَّ اللّٰهَ
لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ
مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ودر ہمان سورہ میفرماید
قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ
مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ
الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ
سُلْطَانًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا
تَعْلَمُوْنَ ۝ ودر سورہ نحل میفرماید وَلَا
تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ

اور یہ کہو اللہ پر جو کچھ نہیں جانتے اور سورہ
انعام میں فرماتا ہے۔ اور کھیتی منع ہے نہ کھاوے
اسکو مگر جسکو ہم چاہیں اپنے خیال پر اور بعضے مویشی
کے پیٹھ پر چڑھنا منع ٹھیرا دیا ہے اور بعضے مویشی
کے ذبح پر نام نہیں لیتے اللہ کا اوس پر جھوٹ باندھکر
وہ سزا دیگا اون کو اس جھوٹ کے اور کہتے ہیں جو ان مویشی
کی پیٹ میں ہو سو خالص ہمارے مردکھا دین اور حرام ہی ہمارے
عورتوں کو اور جو مرد ہو تو اوسمیں سب شریک ہوں
سزا دیگا اون کو ان تقریروں کی وہ حکمت والا ہے خبردار
تحقیق نقصان میں آئے جنہوں نے قتل کیا اولاد اپنی کو
نادانی سے بن سمجھے اور حرام کیا جو روزی دی تھی اللہ نے
جھوٹ باندھ کر خدا پر تحقیق گمراہ ہوئے اور نہ آئے راہ پر
اور سورہ اعراف میں فرماتا ہے **ترجمہ آیت** اور جب
کرتے ہیں کوئی بات بیحیائی کی تو کہتے ہیں پایا ہمنے اسپر
اپنے باپوں کو اور اللہ نے حکم کیا ہے اسکا کہہ تو بیشک
اللہ نہیں حکم کرتا ہے ساتھ بیحیائی کے آیا کہتے ہو تم
اللہ پر جو نہیں جانتے۔ اور اوسے سورہ میں فرماتا ہے
ترجمہ آیت کہہ تو سوا اسکے نہیں کہ حرام کیا ہے پروردگار
میرے نے بے حیائیوں کو جو ظاہر ہیں اوس سے اور جو پوشیدہ
اور گناہ اور بغاوت ناحق اور یہ کہ شریک کرو ساتھ اللہ کے
اوسچیز کو کہ نہیں نازل کی ساتھ اوسکے دلیل اور یہ کہو اللہ پر جو
نہیں جانتے۔ اور سورہ نحل میں فرماتا ہے۔ **ترجمہ آیت**
اور نہ کہو تم اوسچیز کو کہ وصف کرتے ہیں زبانیں تمہاری جھوٹ

هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ
الْكَذِبَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ
الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ۝ وَدر سورہ قصص
میفرماید قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ
هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَا اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ
فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا
يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ
اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ اِنَّ
اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَدر سورہ
زمر میفرماید تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى
اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ اَلَيْسَ فِىْ
جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ وَدر سورہ
صف میفرماید وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى
عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰى اِلَى
الْاِسْلَامِ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ
وَاَخْرَجَ مسلم عن ابن مسعود قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَا مِنْ
نَّبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِىْ اُمَّةٍ قَبْلِىْ اِلَّا
كَانَ لَهٗ مِنْ اُمَّتِهٖ حَوَارِيُّوْنَ وَاَصْحَابٌ
يَاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَيَقْتَدُوْنَ
بِاَمْرِهٖ ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ
خُلُوْفٌ يَّقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ
وَيَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ
فَمَنْ جَاهَدَهُمْ

یہ حلال ہے اور یہ حرام تاکہ بہتان کرو خدا پر جھوٹا
تحقیق جو لوگ کہ بہتان کرتے ہین خدا پر جھوٹا نہ خلاصے
پاوین گے۔ اور سورۂ قصص مین فرماتا ہے ترجمہ آیۃ
کہ تو لاؤ کوئی کتاب اللہ کی پاس سے جو ان دونون سے
بہتر ہو چلون مین اوس پر اگر تم سچے ہو پس اگر نہ لاوین
تیرا کہا پس جان تو کہ وہ چلتے ہین اپنے خواہشون پر
اور کون گمراہ زیادہ ہے اوس سے جو چلے اپنے خواہش کو
بغیر ہدایت کے اللہ سے بیشک اللہ راہ نہین دکھاتا
ہے ظالمون کو۔ اور سورۂ زمر مین فرماتا ہے ترجمہ آیۃ
دیکھے گا تو اون کو کہ جھوٹ باندھا ہے اللہ پر سو نہ اون کے
سیاہ ہونگے کیا نہین ہے دوزخ ٹھکانا تکبر کرنیوالون
کا اور سورۂ صف مین فرماتا ہے ترجمہ آیت اور کون
ظالم زیادہ ہے اوس سے جو جھوٹ باندھے اللہ پر
اور وہ بلایا جاتا ہو طرف اسلام کے اور اللہ نہین
راہ دکھاتا قوم ظالمون کو۔ اور نکالی یہ حدیث مسلم نے
ابن مسعود سے ترجمہ حدیث کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے نہین ہے کوئی نبی کہ بھیجا ہو اوسکو اللہ نے
پیچھے اُمت اوسکے کے پہلے مجھسے مگر تھے واسطے اوسکے
امت اسکے سے دوست اور یار کہ پکڑتے تھے طریقہ
اوسکا اور چلتے تھے اوس کے حکم پر پھر تحقیق
پیچھے آتے ہین بعد ان کے پیچھے آنیوالے کہتے ہین
جو کچھ نہین کرتے اور کرتے ہین جو نہین حکم کیے گئے
پس جس کسیئے جہاد کیا اون سے ۞

بیدہ فھو مؤمن ومن جاھدھم
بلسانہ فھو مؤمن ومن جاھدھم بقلبہ
فھو مؤمن ولیس وراء ذلک من الایمان
حبۃ خردل واخرج البخاری عن ابی
ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کل امتی یدخلون الجنۃ الا من
ابی قیل ومن ابی قال من اطاعنی دخل
الجنۃ ومن عصانی فقد ابی واخرج
محیی السنۃ فی شرح السنۃ عن عبد
اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم لا یؤمن احدکم حتی یکون
ھواہ تبعا لما جئت بہ وہو گر آیات واحادیث
کثیر دریں معنی دلالت سیدار دیعنی
پر تشنیع حال کسیکہ بنا بر محض واتباع ہوائی
قلبے بدون استشہاد بہ دلیلے واحکام
الٰہیہ خلل دہد وباد عائے محض وتحکم بحت
متعلق رضائے الٰہی یا سخط او تعالیٰ بچیزے
حکم نماید ومدار تشنیع درینباب ہمین ست
کہ بدون تمسک بدلیل دریں وادی پر ہول
سعی چرب لسانی در کارخانہ ربانی قدم
نہد گو کہ بہ بطلان آن ہم دلیلے قائم
نشدہ باشد ولہذا در مقام تشنیع ہمین
کلمہ فرمودہ اند اتقولون علی اللہ

ساتھ ہاتھ اپنے کے پس وہ مسلمان ہے اور جسنے جہاد
کیا اون سے ساتھ زبان اپنی کے پس وہ مسلمان ہے
اور جسنے جہاد کیا اون سے ساتھ دل اپنے کے پس وہ مسلمان
ہے اور نہین ہے سوا اسکے ایمان سے برابر دانہ رائی کے
اور نکالی بخاری نے یہہ حدیث ابوہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام امت میری داخل ہوگی
جنت مین مگر جس نے انکار کیا کہا گیا کہ کس نے انکار کیا
فرمایا کہ جسنے فرمانبرداری کی میری پس داخل ہوگا
جنت مین اور جسنے نافرمانی کی میری پس تحقیق انکار
کیا اور نکالا محیی السنہ نے شرح سنہ مین عبد اللہ ابن
عمرو سے کہا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں
مسلمان ہوتا کوئی تمہارا یہانتک کہ ہووے خواہش اوسکے
تابع واسطے اوس چیز کے کہ لایا مین اوسکو اور اور آیتین
اور حدیثین بہت اوپر اسے معنون کے دلالت کرتی ہین
یعنی اوپر برائی حال اوس شخص کے کہ فقط واسطے پیروی
خواہش بے کہ بے گواہ ہے کسی دلیل کی احکام الٰہی مین دخل
دیوے اور ساتھ دعوی محض اور حکومت صرف کے بیچ متعلق
کرنے رضائے خدا یا غضب اوسکے کسی چیز پر حکم کرے اور
مدار برائی کا اسباب مین بھی ہے کہ بغیر تمسک کے کسی
دلیل سے اس جنگل ہولناک مین ساتھ کوشش چرب زبانی
کے کارخانہ الٰہی مین قدم رکھے اگرچہ اوپر باطل ہونے
اوسکے بھی دلیل قائم نہ ہوئی ہو اسلیے مقام طعن مین
بھی کلمہ فرمایا ہے ترجمہ آیت آیا کہتے ہو اللہ پر

مَا لَا تَعْلَمُونَ نہ این کلمہ کہ اَتَقُولُونَ عَلَى اللّٰهِ
خِلَافَ مَا اُنْزِلَ عَلَيْكُمْ و ہمچنین در حدیث
شریف واقع گردیدہ وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ
نہ این کلمہ وَيَفْعَلُونَ مَا يُنْهَوْنَ عَنْهُ و وجہ
ثانی انہ وجوہ بہم رسیدن عقیدہ مذکورہ
اتباع تخمین عقلی ست یعنی حسن و قبح بعضے اشیا
یا منافع و مضار آن در بعضے احیان بنا بر
تجربہ یا بنا بر نظر بقرائن یا امثال آن
بر عقل واضح میگردد پس عقل بنا بر وضوح
امور مذکور آن شے را در سلک مرضیات
حضرت حق یا مسخوطات او تعالے بحسب
تخمین خود منسلک میگرداند کہ فلان چیز
چنین و چنان منفعت مے بخشد پس باید کہ
متعلق رضائے حق و مقبول عند اللہ و محل
نزول برکات او باشد و یا چنین و چنان
مضرت میرساند پس باید کہ متعلق
سخط او تعالے و مردود عند اللہ
و سور و لعن او باشد پس صاحب آن
بدون مراجعت بکتاب الٰہی بل بنا بر مجرد
اعتماد بر تخمین عقلے بمقتضائے آن
حکم نماید و ہمین حکم مذکور را خرص و اتباع
الرائے و اتباع الظن میگویند و آن در
امور معاشیہ نہایت کار آمدنی ست و در

جو نہین جانتے تم زیہ کلمہ کہ آیا کہتے ہو اللہ پر خلاف اوسکے
جو نازل کیا گیا ہے تم پر اور اسیطرح حدیث شریف مین
آیا ہے **ترجمہ حدیث** کہ کرتے ہین جو نہین حکم کیے
گئے زیہ کلمہ کہ کرتے ہین وہ چیز کہ منع کیگئی ہین اوس سے
اور وجہ دوسرے وجہون ہم پہونچنے عقیدہ مذکورہ
پیروے اندازہ عقلے کے ہے یعنے بہلائے اور برائے
بعضے چیزون کی یا نفع اور ضرارون کا بعضے وقتون مین
بہ سبب تجربہ یا بنظر قرینون کے یا مانند اسکے عقل پر
واضح ہوتی ہے پس عقل بہ سبب واضح ہونے ذکر فرمائے
اوس چیز کو لڑے مرضیون خدا تعالے یا غضب اوسکے مین
موافق اندازہ اپنے کے داخل کرتی ہے کہ فلانی چیز
ایسا ایسا منفعت دیتی ہے پس چاہیے کہ متعلق ساتھ
رضامندے خدا اور مقبول عند اللہ اور جگہ اوترنے برکتون
اوسکے کا ہو یا کہ ایسا ایسا مضرت پہونچاتے ہے
پس چاہیے کہ متعلق بہ غضب پروردگار اور مردود و
نزدیک خدا کے اور جگہ پڑنے لعنت اوسکے کا ہو
پس صاحب اوسکا بغیر رجوع ساتھ قرآن شریف کے
بلکہ فقط بہ سبب اعتماد اوپر اندازہ عقلے کے
بمقتضائے اوس کے حکم کرتا ہے اور
اسی حکم مذکور کو انکل اور پیروے عقل اور
گمان کے کہتے ہین اور یہ
کاسون دنیا مین نہایت
کا آمد ہے اور کاسون

اسور دینیہ بغایت مردود چنانچہ حق جل وعلا
در سورہ انعام میفرماید قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ
مِنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا إِنْ تَتَّبِعُونَ
إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ أَنْتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ
و در سورہ زخرف میفرماید وَقَالُوا لَوْ
شَاءَ الرَّحْمَٰنُ مَا عَبَدْنَاهُمْ مَا لَهُمْ
بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ إِنْهُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ
أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا مِنْ قَبْلِهِ فَهُمْ بِهِ
مُسْتَمْسِكُونَ ۝ و در سورہ ذاریات
میفرماید قُتِلَ الْخَرَّاصُونَ الَّذِينَ هُمْ
فِي غَمْرَةٍ سَاهُونَ وَأَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَلْ ائْتَمِرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنَاهَوْا
عَنِ الْمُنْكَرِ حَتَّىٰ إِذَا رَأَيْتَ شُحًّا
مُطَاعًا وَهَوًى مُتَّبَعًا وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً
وَإِعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ
وَرَأَيْتَ أَمْرًا لَا بُدَّ لَكَ مِنْهُ فَعَلَيْكَ
نَفْسَكَ وَدَعْ أَمْرَ الْعَوَامِّ فَإِنَّ
التِّرْمِذِيَّ وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ جُنْدُبٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ
فَأَصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ وَأَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ

کاموں وین مین نہایت مردود جیسا کہ حقتعالے سورہ
انعام مین فرماتا ہے **ترجمہ آیت** کہہ تو آیا ہے تمہارے
پاس علم سے پس نکالو تم اوسکو واسطے ہمارے نہین پیروی
کرتے تم مگر گمان کی اور نہین ہو تم مگر اٹکل کرتے اور
سورہ زخرف مین فرماتا ہے **ترجمہ آیت** اور کہا کافرون
نے اگر چاہتا اللہ نہ پوجتے ہم اون کو نہین ہے اون کو
ساتھ اوسکے علم نہین ہین وہ مگر اٹکل کرتے آیا دے ہے
پہنے اون کو کتاب پہلے اس سے پس وہ ساتھ اوسکے تمسک پکڑنے
والے ہین - اور سورہ ذاریات مین فرماتا ہے **ترجمہ آیت**
مارے گئے اٹکل کرنیوالے وہ جو غفلت مین بھول
رہے ہین - اور نکالا ترمذی اور ابن ماجہ نے ابی ثعلبہ سے
ترجمہ حدیث کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے بلکہ حکم کرو تم ساتھ معروف کے اور منع کرو بہی باتون
سے یہان تک کہ جب دیکھے تو خواہش تابعداری کے
گئے اور بخل اطاعت کیا گیا اور دنیا اختیار کی گئی
اور خوش ہونا ہر صاحب عقل کا اپنے عقل پر
اور دیکھے تو اوس کام کو کہ ضرور ہے واسطے
تیرے اوس سے پس بچا تو اپنے جان کو اور
چھوڑ دے کام عوام الناس کو - اور نکالا ترمذی
اور ابوداؤد نے جندب سے **ترجمہ حدیث**
کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے
کہا بیچ قرآن کے اپنے عقل سے اور پہونچا
صلاب کو پس تحقیق خطا کی - اور نکالا ترمذی نے

عن ابن عباس قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم من قال فی القرآن برأیه
فلیتبوأ مقعده من النار وازعظم
وجوه تخمین مذکور کہ موشر است تحسن عقلے مبشود
اتباع رواج قدیم سنت یعنے ہرگاہ کہ می بیند
چیز سرا کہ از مدت مدیده در میان عوام و
خواص مروج گردیده و بر شیوع آن قرون
متوالے منقضے شده پس ہر چند دلیلے
از دلائل منزله سماویه بر آن نمی یابد
اما استمرار و شیوع آن عمل باین از منه
طویله در میان عقلاء و فاہمین بودن
اصل اصیل در عقل او ستبعد مینماید بنابران
حکم مینماید کہ فلان عمل از مرضیات حضرت
حق ست و موجب برکات او تعالی
و الا بقرار او برین مرور دہور صورت
نمے بست و قدمائے عقلا او را قبول نمیکردند
بلکہ حق جل و علا بمقتضائے حکمت خود
او را بر ہم میزد و اکابر اسلاف بران
رد میکردند و این کلام سراسر باطل است
و از اصل مردود و بلکہ در باب اثبات
تعلق رضائے حضرت حق یا سخط
او تعالے بہ نسبت چیزے یا از کلام
الٰہی کتاب منزل میباید یا از کلام

ابن عباس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
جس کسینے کہا قرآن مین اپنی عقل سے پس ٹھکانا اپنا
مقرر کرے دوزخ مین - اور بڑے وجہون اندازہ ذکر
کیے گئے سے کہ سبب اچھا جاننے عقل کا ہوتے ہے پیروے
رواج قدیم کے ہے یعنے جبوقت کہ دیکھتا ہے کسے
چیز کو کہ مدت دراز سے درمیان سب عام خاص کے مروج
ہوے ہے اور اسکے شہرت کو سالہائے دراز
گذرے پس ہر چند کوئے دلیل دلیلون نازل کی گئی
آسمانے سے اوسپر نہین پاتا مگر گذرنا زمانہ دراز
اور جاری رہنا اوس کام کا ان زمانون دراز مین
درمیان عقلمندون اور سمجھدارون کے بے اصل
محکم کے اُسکے عقل مین بعید دکھائے دیتا ہے اسلیے
حکم کرتا ہے کہ فلانا کام مرضیات حضرت حق سے ہے
اور سبب برکتون اوسکے کا ورنہ باقی رہنا اوسکا
اسقدر گذرنے زمانہ پر صورت نہ پکڑتا اور قدیمے
عقلمند لوگ اوسکو قبول نہ کرتے بلکہ حق تعالیٰ کہ
بزرگ اور بلند تر ہے بمقتضائے حکمت اپنے کے
اوسکو برہم کرتا اور بڑے اگلے اوسکو رد کرتے
اور یہ کلام سراسر باطل ہے اور جڑسے رد کیا گیا
بلکہ بیچ مقدمہ ثابت کرنے رضائے حقتعالے کے یا غضب
اوسکے بہ نسبت کسے چیز کے یا کلام
اللہ سے آیا نازل کسے
ہوئے چاہیے یا کلام

معصوم حدیث مسلسل چنانچہ حق جل علا
در سورہ انعام مے فرماید سَيَقُولُ
الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا
وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ
كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ
حَتَّىٰ ذَاقُوا بَأْسَنَا قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ
مِنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا إِنْ تَتَّبِعُونَ
إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ أَنْتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ
قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ فَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ
أَجْمَعِينَ قُلْ هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمُ الَّذِينَ
يَشْهَدُونَ أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ هَٰذَا
ودر سورہ اعراف میفرماید وَإِذَا فَعَلُوا
فَاحِشَةً قَالُوا وَجَدْنَا عَلَيْهَا آبَاءَنَا
وَاللَّهُ أَمَرَنَا بِهَا قُلْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَأْمُرُ
بِالْفَحْشَاءِ أَتَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا
تَعْلَمُونَ ودر سورہ یوسف میفرماید یَا
صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَأَرْبَابٌ مُتَفَرِّقُونَ
خَيْرٌ أَمِ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ مَا تَعْبُدُونَ
مِنْ دُونِهِ إِلَّا أَسْمَاءً سَمَّيْتُمُوهَا
أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهَا
مِنْ سُلْطَانٍ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ
ودر سورہ شعرا میفرماید وَاتْلُ عَلَيْهِمْ
نَبَأَ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ

پیغمبر سے حدیث مسلسل جیسا کہ حق تعالی سورہ انعام میں
فرماتا ہے **ترجمہ آیت** قریب ہے کہ کہیں گے وہ لوگ
جو شرک کرتے ہیں اگر چاہتا اللہ نہ شرک کرتے ہم اور
نہ باپ ہمارے اور نہ حرام کرتے ہم کچھ چیز ایسے جھوٹ
باندھا دن لوگوں نے جو ان سے پہلے تھے یہانتک کہ
چکھا عذاب ہمارا کہہ تو کیا ہے نزدیک تمہارے کچھ
علم پس نکالو اوسکو واسطے ہمارے نہیں پیروی
کرتے تم مگر گمان کی اور نہیں ہو تم مگر اٹکل کرتے کہو تو واسطے
اللہ کے ہے دلیل غالب پس اگر چاہتا البتہ راہ دکھاتا
تم سبکو تو کہہ بلاؤ گواہوں اپنوں کو جو گواہی دیتے
ہیں کہ تحقیق اللہ نے حرام کیا ہے۔ اور سورہ اعراف
میں فرماتا ہے **ترجمہ آیت** اور جبوقت کرتے ہیں
کچھ بے حیائی کہتے ہیں پایا ہمنے اسپر باپوں اپنوں کو
اور اللہ نے حکم کیا ہے ہم کو ساتھ اسکے کہہ تو تحقیق اللہ
نہیں حکم کرتا ساتھ بیحیائی کے آیا کہتے ہو تم اللہ پر
جو نہیں جانتے۔ اور سورہ یوسف میں فرماتا ہے۔
اے مصاحبو میرے بندے خانہ کے آیا خدا متفرق بہتر
ہیں یا اللہ ایک غالب نہیں پوجتے تم سوا خدا کے
مگر نام ہیں کہ نام رکھے ہیں تم نے اور باپوں تمہارے
نے نہیں نازل کی اللہ نے اسپر کوئی دلیل نہیں ہے
حکم مگر واسطے اللہ کے۔ اور سورہ شعرا میں فرماتا ہے
ترجمہ آیت اور پڑھ تو ان پر خبر ابراہیم کے
جبوقت کہا واسطے باپ اپنے اور قوم اپنے کے

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالُوْا نَعْبُدُ
اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عَاكِفِيْنَ قُلْ هَلْ
يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ هُمْ اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ
اَوْ يَضُرُّوْنَ قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَا اٰبَآءَنَا
كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ۝ قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ
تَعْبُدُوْنَ ۝ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ
فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ
الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ ۝ و در سورہ
لقمان می فرماید وَمِنَ النَّاسِ مَنْ
يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى
وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ
اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ
مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ كَانَ
الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ
و در سورہ زخرف میفرماید۔ وَقَالُوْا
لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ مَا لَهُمْ
بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ
اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ
بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ۝ بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ
اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ
مُّهْتَدُوْنَ ۝ وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا
مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا
قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا

کیا پوجتے ہو تم سوا خدا کے کہا پوجتے ہیں ہم بتوں کو
پس سارا دن اون پاس بیٹھے رہتے ہیں کہا کیا
سنتے ہیں تمہارے جب پکارتے ہو اون کو یا نفع دیتے
ہیں تم کو یا ضرر پہونچاتے ہیں کہا ملکہ پایا ہم نے باپون
اپنے کو کہ ایسا کرتے تھے کہا آیا دیکھتے ہو تم جو کچھ
پوجتے ہو تم اور باپ تمہارے اگلے پس تحقیق وہ شمن
ہیں میرے مگر پروردگار جہان کا جسنے پیدا کیا مجکو
پس وہ راہ دکھائیگا مجکو۔ اور سورہ لقمان میں فرماتا
ہے۔ اور بعض لوگ لڑتے ہیں بیچ اللہ کے بغیر جاننے
اور بے ہدایت اور بے کتاب روشن کے اور جب
کہا جاتا ہے اون کو پیروی کرو اوسچیز کے جو اوتاری
خدا نے کہا ملکہ پیروی کرتے ہیں ہم اوس چیز کے کہ
پایا اوس پر اپنے باپون کو آیا اگر ہو شیطان کہ بلاتا ہو
اون کو طرف عذاب دوزخ کے۔ اور سورہ زخرف
میں فرماتا ہے۔ **ترجمہ آیت** اور کہا اونہنے
اگر چاہتا خدا نہ پوجتے ہم اون کو نہیں ہے اون کو
اسکے علم نہیں ہیں مگر اٹکل دوڑاتے آیا دی ہے
ہمنے اون کو کتاب پہلے اس سے پس وہ ساتھ
اوسکے تمسک پکڑتے ہیں بلکہ کہا کہ تحقیق پایا ہم نے
باپون اپنون کو اوپر ایک مذہب کے اور ہم اونکے پیچھے
اون کے راہ دکھائے گئے ہیں اور اسی طرح
نہیں بھیجا ہمنے پہلے تجھسے بیچ کسی بستی کے کوئی ڈرانیوالا
مگر کہا سرداران اونکے نے تحقیق پایا ہمنے باپون اپنے کو

عَلٰی اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓی اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ
قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰی مِمَّا وَجَدْتُّمْ
عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ
بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝
• ودر سورہ احقاف میفرماید ائْتُوْنِیْ
بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ
عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ واخرج
الترمذی عن عمرو بن عوف
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اِنَّ الدِّيْنَ لَيَاْرِزُ اِلَى الْحِجَازِ
كَمَا تَاْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا وَلَيَعْقِلَنَّ
الدِّيْنُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاُرْوِيَّةِ مِنْ
رَاْسِ الْجَبَلِ اِنَّ الدِّيْنَ بَدَاَ غَرِيْبًا
وَسَيَعُوْدُ كَمَا بَدَاَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَآءِ
وَهُمُ الَّذِيْنَ يُصْلِحُوْنَ مَآ اَفْسَدَ
النَّاسُ مِنْ بَعْدِیْ مِنْ سُنَّتِیْ وَ
اَخْرَجَ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ
عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِیَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ
لَا يَبْقٰى مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُهٗ
وَلَا يَبْقٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ
مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَّهِیَ خَرَابٌ مِّنَ
الْهُدٰى عُلَمَآؤُهُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ
اَدِيْمِ السَّمَآءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ

اوپر ایک مذہب کے اور تحقیق ہم اوپر قدموں اون کے
پیروی کرتے ہیں کہا اگر لایا ہوں میں تمہارے پاس زیادہ ہدایت
اوس سے جس پر پایا تم نے اپنے باپوں کو کہا تحقیق ہم ساتھ
اوس چیز کے کہ بھیجے گئے ہو تم کافر ہیں پس لیا ہم نے
اون سے پھر دیکھ کیسا تھا انجام جھٹلانیوالوں کا اور سورہ
احقاف میں فرماتا ہے **ترجمہ آیت** لاؤ تم میری پاس
کتاب پہلے اس سے یا کوئی دلیل علم سے اگر ہو تم سچے
اور نکالا ترمذی نے عمرو بن عوف سے **ترجمہ حدیث**
کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق دین شروع ہوا ہے غریب اور عنقریب
ہو جائے گا جیسا کہ شروع ہوا ہے پس
خوشوقتی ہو واسطے غریبوں کے اور وہ وہ لوگ
ہیں کہ اصلاح کرتے ہیں جو کچھ بگاڑ کیا ہے لوگوں
نے میرے بعد میرے سنت سے اور نکالا ہے
بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ
سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
قریب ہے کہ آوے گا اوپر آدمیوں کے زمانہ ایسا
کہ نہ باقی رہے گا اسلام سے مگر نام اوس کا
اور نہ باقی رہے گا قرآن سے مگر لکھا ہوا اوسکا
مسجدیں آباد ہونگے اور وہ خالی ہونگے
ہدایت سے علما اون کے بدتر ہونگے
نیچے روئے آسمان کے اونہیں
میں سے نکلیگا

الفتنۃ وفیہم قعود واجمالہ حسان مذکور

قیاس ناقص است یعنی چیزیکہ در شرع وارد شدہ

باشد واین شخص چیزی دیگر بر آنرا کہ مشابہ اوست در

بعضے اوصاف وعقل ناقص خود نظیر آن قرار داد

حکم چیزیرا کہ در شرع آمدہ واین قیاس را ضلالت

است ودخل در القرآن در احکام دینیہ مردود

چنانچہ حق جل وعلا در سورۂ بقر میفرماید اَلَّذِیْنَ

یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ

الَّذِیْ یَتَخَبَّطُہُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِکَ

بِاَنَّہُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ

اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا واز جملہ وجوہ مذکور

افراط در امور دین است یعنے بندکہ چیزی

در شرع ثابت شدہ وشارع بسوی آن ترغیب نمودہ

ومحامد ومنافع آن ذکر فرمودہ پس آن شخص را

این ظن بہم میرسد کہ ہر قدر کہ در آن افراط

کردہ شود ہمانقدر مدح شرعی باو عائد میگردد

ومنفعت اخروی برا و بیشتر مترتب میشود و

توجہ رحمت الٰہیہ بسوی او اقوی میباشد وبرکات

غیبیہ بر آن او زیدہ نزول میفرماید حالانکہ ہر چیزی

از امور دینیہ حدی ست از حدود کہ شارع

آن امر را بہمان حد محدود ساختہ وموقعی ست

از مواقع کہ شارع آنرا در آنموقع نہادہ پس تعلق

رضای حضرت حق وترتب منافع اخرویہ نزول

فتنہ اور اوہنہیں میں پھیلا جائیگا - اور سب نیک سمجھ گئے کہ اون

مذکور سے قیاس ناقص ہی یعنے ایک چیز کہ شرع میں وارد ہوئی ہو

اور یہ شخص دوسری چیز کو کہ مشابہ اوسکے ہے بعضے وصفون میں

اپنی عقل ناقص میں مثل اُسکا قرار دیکر حکم اوچیز کا کہ شرع میں

وارد ہوئی ہے غیر وارد ہونے والی شرع میں بھی جاری کرے

اور یہ قیاس ہمراہ گمراہی ہے اور دخل کرنا اوسکا حکمون دین

میں روکیا گیا ہی جیسے کہ حقتعالی اسورۂ بقر میں فرماتا ہی ترجمہ آیت

جو لوگ کہ کھاتے ہیں بیاز نہیں اوٹھنے کے قبرون سے مگر جیسے کہ

کھڑا ہوتا ہی وہ شخص کہ خبطی کر دیا اوسکو شیطان نی چھو کر اِس

سبب سے کہا اونہون نے کہ سوا اِسکے نہیں کہ بیچنا مانند

بیاز کے ہے اور حلال کیا ہی اللہ نے بیچنے کو اور حرام کیا

سود کو - اور تمام وجہون سے ذکر کیے گئے سے زیادتی

یہ کامون دین کے ہی یعنے دیکھتا ہے کہ ایک چیز شرع

میں ثابت ہوئی ہے اور شارع نے اوسکی طرف رغبت دلائی

ہے اور تعریفین اور منفعت اوسکی ذکر فرمائی پس اِس شخص کو

یہ گمان ہم پہنچتا ہے کہ جسقدر اِسمین زیادتی کیجاوے اور سیقدر بہتری

شرعی ہوگی اور منفعت آخرت اوسپر زیادہ مترتب ہوگا اور توجہ

رحمت خدا کے طرف اوسکے زیادہ ہوگے اور برکتین

غیبیہ اوسپر زیادہ نازل ہونگی حالانکہ ہر چیز کے لیے کامون

دین سے ایک حد ہے حدود شارع سے کہ اوسکام کو

اوس حد کے ساتھ معین کیا ہے اور ایک موقع ہے

موقعون شارع سے کہ اوسکو اوس موقع مین رکھا ہی پس تعلق

رضای الٰہی اور مرتب ہونا فائدون آخرت اور اترنے

برکات غیبیہ ہمان تقدیر است کہ آن شی سجدہ
خود محدود باشد و در موقع خود وقع چنانچہ حق جل
علا در مواضع کثیرہ از قرآن مجید میفرماید تِلْكَ حُدُودُ
اللّٰهِ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ
و در سورہ نسا میفرماید وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ
حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُهِينٌ
و در مسلم بطریق ابی ثعلبہ روایت کردہ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ فَرَائِضَ
فَلَا تُضَيِّعُوهَا وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْتَهِكُوهَا
وَحَدَّ حُدُودًا فَلَا تَعْتَدُوهَا بالجملہ تربیت
دینیہ بر معالجہ جسمانیہ قیاس باید کرد و مجموع امور فنیہ
را مثل ادویہ کثیرہ مختلفۃ الاوزان والمقادیر
تصور باید کرد کہ طبیب حاذق ہر دوائی را از ادویہ
مذکورہ بوزنے محدود یافتہ و برای استعمال آن طریقے
معین از تطبیخ و نقوع و نشوق و سعوط و ضرورو
لعوق و لدود و ضماد و طلا و نطول و کحول و فرزجہ و
حقنہ و شیافہ و امثال آن مقرر فرمودہ و اوقات
مخصوصہ را از صباح و وقت نوم برای آن تعیین نمودہ
و بتعدی تقویت ہر روز و تبدا دوی و تنقیہ گاہ گاہ
حکم کردہ پس اگر مریض معالجہ جسمانیہ تفریط و افراط ہر دو
در حق مکلف مقبول پس باید دانست کہ افراط
اگر دربارہ اعتقادات و مقامات و واردات و حالات
متحقق شود آنرا غلو گویند و اگر در باب علوم و اعم

برکتون غیبی کا اوسی صورت پر ہے کہ وہ چیز اپنے اندازہ پر ہو اور
اپنے موقعہ پر چنانچہ حق تعالیٰ بہت جگہون قرآن شریف مین
فرماتا ہے ترجمہ آیت یہ حدین ہین اللہ کے جو کوئی
تجاوز کرے حدون خدا سے پس تحقیق ظلم کیا اوسنے
اپنی جان پر اور سورہ نسا مین فرماتا ہے ترجمہ آیت اور جسنے
نافرمانی کی اللہ اور رسول اوسیکے اور بڑہ گیا حدون
اوسکی سے داخل کرینگے ہم اوسکو دوزخ مین ہمیشہ رہیگا
اوسمین اور اوسکو ہے عذاب ذلت دینے والا - اور
اور در صحیح طریق ابی ثعلبہ روایت کیا ہے ترجمہ حدیث کہا فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ نے فرض کیے ہین فرائض
پس ضائع کرو انکو اور حرام کیا چیزون حرام کو پس نہ پردہ
کرو انکی اور مقرر کی ہین حدین پس نہ تجاوز کرو انسے - خلاصہ یہ کہ
تربیت دینی کو اوپر معالجہ جسمانی کے قیاس کرنا چاہیے اور
تمام کاموں دینی کو مانند دواؤن بہت کے مختلف وزن اور مقدار
مین ہون تصور کرنا چاہیے کہ طبیب حاذق نے ہر دوا کو دواؤن مذکور
سے ساتھ ایک فن کے معین کیا ہے اور راہ استعمال اوسکی ایک یا جوشاندہ
یا عصارہ یا ناک مین ٹپکانی یا نگلنی یا چاٹنی یا سکنی یا لیپ یا طلا یا
تر یا خشک اور فتیلہ اور قنبعہ اور حقنہ اور شیاف سے اور مانند اسکے مقرر فرمایا
اور وقت خاص صبح اور وقت سونے کے اوسکے لیے معین کیا اور تغذا اور
تقویت کی ہر روز اور بسا اوقات دوا اور تنقیہ کی کبھی کبھی حکم کیا ہے پس جیسا کہ ہیچ
علاج جسمانی کی کنہ یا وفی و نوچیز حق ہیا کہ مضر ہو اسی طرح علاج
روحانی مین سستی اور تاخیر زیادتی دونو ہیچ حق مکلف کرنا مقبول مین پس
جاننا چاہیے زیادتی اگرچہ متعلق باعتقادون اور مقامون اور حالات اور

م مرتضیٰ عفی عنہ چونکہ ہر دو عبارت را خلاف یافت و تفتیش بسیار نمود حق

شود آنرا تعمق میگویند واگر در باب اخلاق وعبادات واقع
شود آنرا ریبانیۃ وتشدد میگویند واگر در عادات واقع
شود آنرا تکلف میگویند واگر در باره طہارت ونجاست
واقع شود آنرا وسواس میگویند واگر در باب عدم محافظہ
مراتب وسائل ومقاصد یا اصول وفروع واقع شود یعنی
وسائل را مثل مقاصد پیش نظر ہمت خود دارد ومقاصد
را مثل وسائل پس پشت خود انداز د یا فروع را مثل اصول
اہم داند واصول را مثل فروع سہل انگارد آنرا ظلم و
سفاہت میگویند چنانچہ محافظہ مراتب مذکورہ را
انصاف وفقاہت چنانچہ حق جل وعلا در سورہ بقر فرماتا
اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ
الْكِتٰبَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ یعنی تعلیم حاکم ہیں تلاوت
کتاب وسیلہ عمل وتہذیب نفس ست وشما نفس تعلیم وتلاوت را
مقصود لذاتہ قرار دادہ واصل کمال فہمیدہ پیش نظر
ہمت خود نہادہ اید وتہذیب نفس را کہ اصل مقصود ست
پس پشت انداختہ اید پس سفیہ ہستید کہ عقل نمیدارید ودر
ہمان سورہ میفرماید وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ
لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ كِتٰبَ اللّٰهِ
وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ وَاتَّبَعُوْا مَا
تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ
وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَآ
اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ یعنی
علم شرعیہ کہ مدار اصل نجات است

ہو تو اوسکو تعمق کہتے ہیں اور اگر اخلاق وعبادات میں ہو تو اوسکو
ریبانیۃ اور تشدد کہتے ہیں اور اگر عادتوں میں واقع ہو تو اوس کو
تکلف کہتے ہیں اور اگر پاکیزگی اور نجاست میں واقع ہو تو اوسکو وسواس
کہتے ہیں اور اگر بہ مقدمہ دینی مدنظر ہو تو اوسکو اصول اور مقصودوں یا
اصول اور فروع میں واقع ہو یعنی وسیلوں کو مانند مقصودوں کے پیش نظر
ہمت اپنی کرلی ہو اور مقصودوں کو مثل وسیلوں کے پس پشت ڈالی یا
فروع کو مانند اصول کے کمال اہتمام جانی اور اصول کو مثل فروع کے سہل
سمجھ اوسکو ظلم اور نادانی کہتے ہیں جیسا کہ گنجائشوں کو ترک کرنا اور
سمجھ لینا جیسا کہ خدا تعالیٰ سورہ بقر میں فرماتا ہے ترجمہ آیت آیا حکم
کرتے ہو تم لوگوں کو نیکی کے اور بھولتے ہو اپنی جانوں کو اور تم پڑھتے ہو کتاب
پس کیا نہیں سمجھتے ہو یعنی سکھانا محکوم دین اور پڑھنا کتاب کا وسیلہ عمل
اور راستگی نفس کا ہے اور تعلیم اور تلاوت کو مقصود بالذات قرار دیکر
اور اصل کمال سمجھکر اگی ہمت اپنی کر رکھا ہے اور راستگی اپنے نفس کو اصل
مقصد ہے پیٹھ پیچھے ڈالا ہے پس احمق ہو تم کہ عقل نہیں رکھتے ہو اور اسی
سورہ میں فرماتا ہے ترجمہ آیت اور جب آیا اوسکی طرف رسول خدا
کے پاس سچی بات بتاتا جو کچھ انکی پاس ہے چھینک دیا ایک فرقہ نے
اوسنمیں سے کہ دیئی گئی تھی کتاب کتاب خدا کو پیٹھ پیچھے گویا کہ وہ
نہیں جانتے ہیں اور پیروی کی اوسکے جو پڑھتے تھے شیطان نے سلطنت
حضرت سلیمان علیہ السلام میں اور نہیں کفر کیا سلیمان علیہ السلام نے مگر
شیطانوں نے کفر کیا سکھاتے تھے آدمیوں کو
جادو اور جو کچھ اوتارا گیا دو فرشتوں پر بیچ شہر
بابل کے کہ نام اونکا ہاروت اور ماروت ہے یعنے

پس پشت انداختہ در پے تحصیل علوم زوائد
کہ در منافع اخرویہ ہیچ دخل ندارد و چنانچہ
کریمہ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي
الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۝ بر آن دلالت
میدارد افتادہ اند اگرچہ در نفس الامر بعضے
از آن علوم ماخوذ از شیاطین اند و بعضے
از ملائکہ لیکن ہرگاہ کہ در امور اخرویہ
دخل ندارد بہ نسبت ایشان ہمہ از قبیل لغو
و لاطائل است بلکہ سعی در تحصیل آن مضر و در
ہمان سورہ میفرماید ثُمَّ أَنْتُمْ هَٰؤُلَاءِ
تَقْتُلُونَ أَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا
مِنْكُمْ مِنْ دِيَارِهِمْ تَظَاهَرُونَ
عَلَيْهِمْ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَإِنْ
يَأْتُوكُمْ أُسَارَىٰ تُفَادُوهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ
عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ
الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ ۝ فَمَا
جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذَٰلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا خِزْيٌ
فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ
إِلَىٰ أَشَدِّ الْعَذَابِ ۝ یعنے وجوہ نصرت
مظلوم بمراتب اوون ست از مرتبہ
نفس ظلم و در اوّل اہتمام عظیم مینماید
و در ثانی بے جرأت بی تحاشا پس در دنیا
و آخرت نکال این قسم موضوع خواہد کشید

پیٹ پیچھے ڈال کر درپے تحصیل کرنے علوم زائد کے
کہ فائدہ آخرت مین کچھ دخل نہین رکھتے مین جیسا کہ
یہہ آیت **ترجمہ آیت** اور البتہ جانا اونہون
نے کہ جو کوئی خریدار ہوا اوسکا نہین ہے اوس کو
بیچ آخرت کے حصہ - اوس پر دلالت کرتے ہے پڑے
ہین اگرچہ حقیقت مین بعضے اون علوم سے لئے گئے
شیاطین سے ہین اور بعضے فرشتون سے لیکن
جسوقت کہ کام اون آخرت مین دخل نہین رکھتے
بہ نسبت ان کی سب قسم کہیل اور بیہودگی سے ہین
بلکہ کوشش اونکے حاصل کرنیمین ضرر اور اوسی سورت
مین فرمایا ہے **ترجمہ آیت** پھر تم قتل کرتے ہو جانون
اپنی کو اور نکالتے ہو ایک فریق کو شہر اون کے سے
مدد کرتے ہو باہم گناہ اور سرکشی پر اور اگر آتے ہین
تمہارے پاس قیدی تو چھڑاتے ہو اون کو اور وہ حرام
ہے تم پر نکالنا اون کا آیا ایمان لاتے ہو بعضے کتاب پر
اور کفر کرتے ہو بعض کا پس کیا جزا ہے اوسکے
جو کرے ایسا تم مین سے مگر ذلت زندگانی دنیا مین
اور دن قیامت کے پھیرے جائینگے طرف عذاب
سخت کی **یعنے** مرتبے مددگاری مظلوم کے لیے -
درجے کم ہین مرتبہ خاص ظلم سے اور پہلے مین
اہتمام بڑا کرتے ہین اور دوسرے مین جرأت
بے تحاشا پس دنیا اور آخرت مین وبال
اس اولے سے متصدی کا چاہین گے کھینچنا

ودر ہمان سورہ میفرماید سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَّاهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا قُلْ لِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ونیز میفرماید لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ۝ یعنی استقبال قبلہ مخصوص از اصول دین و ارکان حقیقت تقوی نیست تا تفاضیل ادیان بدو واضح گردد پس در مقام بیان تفاضیل ادیان گفتگو در آن ناشی از سفاہت ست بلکہ آنچہ اصول دین و ارکان حقیقت تقوی ست این امور مذکورہ است پس در مقام ایضاح تفاضل ادیان

اور اوسی سورت مین فرماتا ہے ترجمہ آیت قریب ہے کہ کہین گے احمق آدمیون سے کس چیز نے پھیرا اون کو اوس قبلہ سے کہ تھے اوس پر کہدو واسطے اللہ کے ہے مشرق اور مغرب راہ دکھاتا ہے جس کو چاہے طرف رستے سیدھے کے۔ اور یہ بھی فرمایا ہے ترجمہ آیت کہ نہین ہے نیکی یہ کہ پھیرو تم مونھ اپنے طرف مشرق اور مغرب کی اور لیکن نیکی یہ ہے کہ جو کوئے ایمان لایا اللہ پر اور دن آخرت اور فرشتے اور کتابون اور نبیون پر اور دیا مال اوپر محبت خدا کے رشتہ داردن اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون اور سوال کہنے والون اور آزاد کرنے گردنون مین اور قائم کے نماز اور دے زکوٰۃ اور پورا کرنیوالے عہد اپنا جب عہد کرتے ہین اور صبر کرنے والے بیچ سختیون اور ضرر اور وقت لڑائی کے یہی لوگ ہین سچے اور یہی لوگ ہین پرہیزگار یعنے مونھ کرنا قبلہ خاص کیطرف اصل دین اور حقیقت پرہیزگاری سے نہین ہے تو فضیلت دینون کے اوس سے واضح ہو پس مقام فضیلت دینون مین گفتگو اوس مین حماقت سے ہے بلکہ جو کچھ اصل دین اور رکنون حقیقت پرہیزگاری سے ہے یہ کام مذکورہ ہین پس بیچ مقام واضح کرنے فضیلت دینون —

وارکان حقیقت تقوے درین امور تامل
باید کرد کہ اہل کرام دین بآن متصف اند
و کدام نے و در سورۂ آل عمران میفرماید
هَآ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيمَا لَكُمْ
بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيمَا لَيْسَ لَكُمْ
بِهٖ عِلْمٌ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا
تَعْلَمُوْنَ یعنے چیزیکہ اصل آن از کتاب
اللہ معلوم نیست در پے تفتیش آن افتادن
بیجا ست زیرا کہ احاطہ جمیع معلومات شان
ربانی ست نہ شان انسانی و ازین
ہنی ست از تعمق و برہمین مضمون دلالت
میدارد آنچہ در ہمان سورۂ میفرماید -
هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ
اٰيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَ
اُخَرُ مُتَشٰبِهَاتٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ
فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ
ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ وَمَا
يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ وَالرّٰسِخُوْنَ
فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ
عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا
الْاَلْبَابِ ۝ وآنچہ در سورۂ بنی اسرائیل
فرمودہ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ
لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ

اور رکنون پہ پیرگاری کی ان کاموں مین تامل چاہیے
کرنا کہ کون سے دین والی ساتھ اوسکے موصوف
ہین اور کون سے نہین اور سورۂ آل عمران مین
فرماتا ہے ترجمہ آیت خبردار ہو کہ تم لڑتے ہو ہم لائل
اوسچیز مین کہ تم کو اوسکا علم ہے پس کیون جھگڑتی ہو ہم
اوسچیز کے کہ نہین ہے تم کو ساتھ اوسکے علم اور اللہ جانتا
ہے اور تم نہین جانتے یعنے جو چیز کہ اصل اوسکے کتاب الٰہی
سے معلوم نہین ہے در پے تفتیش اوسکی ہونا بیجا ہے
اسلیے کہ گہیرنا تمام معلومات کا شان خدائی ہے
نہ شان انسانی اور بھی منع ہے تعمق سے اور ایسی
مضمون پہ دلالت کرتا ہے جو کچھ اوسی سورہ مین
فرمایا ہے ترجمہ آیت وہ خدا کہ اوتارا تجھ اوپر تیرے
کتاب بعض اوس سے آیتین مضبوط ہین کہ وہ اصل
کتاب ہین اور بعض متشابہات ہین پس وہ لوگ
جن کے دل مین کجی ہے پیروی کرتے ہین متشابہ کی
اوس سے طلبگار فتنہ کے اور طلبگار اوسکی تاویل کے
اور نہین جانتا تاویل اوسکے مگر اللہ اور جو مضبوط ہین علم مین
کہتے ہین ایمان لائے ہم ساتھ اوسکے سب ہمارے رب کے
پاس سے ہے اور نہین پند پذیر ہوتے مگر صاحب
عقل - اور جو کچھ سورۂ بنی اسرائیل مین فرمایا -
ترجمہ آیت اور نہ پیروی کر اوس چیز کے
کہ نہین ہے تجھ کو اوس کا علم تحقیق
کان اور آنکھ -

وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا

ونیز درہمان سورہ فرمودہ وَيَسْئَلُونَكَ
عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي
وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا
وآنچہ درسورہ کہف فرمودہ سَيَقُولُونَ
ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ
كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ
وَثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ قُلْ رَّبِّي أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ
مَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ
إِلَّا مِرَاءً ظَاهِرًا وَّلَا تَسْتَفْتِ
فِيهِمْ مِّنْهُمْ أَحَدًا ونیز فرمودہ قُلِ اللّٰهُ
أَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوا لَهُ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ
وَالْأَرْضِ أَبْصِرْ بِهِ وَأَسْمِعْ مَا لَهُمْ
مِّنْ دُونِهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا يُشْرِكُ
فِي حُكْمِهِ أَحَدًا وَاتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ
مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ
وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَدًا یعنے
تعلیم وتلاوہ کتاب اللہ وتحقیق علوم
شریعہ مشغول باید شد نہ باحاطۂ علم
الٰہی وتفتیش وقائع تکوین ودرسورۂ
آل عمران میفرماید مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ
يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَ
النُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا

اور دل ہر ایک ہوگا سوال کیا گیا اور اوسی سورہ
مین فرمایا ہے - پوچھتے ہین تجھسے روح سے کہ تو کہہ
امر رب میرے سے ہے اور نہین دیئے گئے تم
علم سے مگر تھوڑا - اور جو کچھہ سورۂ کہف مین فرمایا
ہے ترجمہ آیت عنقریب کہین گے کہ تین ہین
چوتھا اون کا کتا ہے اور کہین گے پانچ ہین چھٹا اون کا
کتا ہے اٹکل پچو اور کہین گے کہ سات ہین آٹھوان
اون کا کتا ہے کہہ تو پروردگار میرا خوب جانتا ہے
گنتے اون کے نہین جانتے اون کو مگر تھوڑی پس
نہ جھگڑ اگر نہ اون کے مگر جھگڑا ظاہر اور نہ پوچھ
ہیچ شخص ما اون کے کسے سے انہین سے - اور یہہ
بھی فرمایا ہے ترجمہ آیت کہ تو اللہ خوب جانتا ہے
جیتے رہے وہ واسطے اوسکے ہے غیب آسمانون اور
زمین کا دیکھہ ساتھہ اوس کے اور سن نہین ہے
واسطے اون کے سوا خدا کے کوئی کارساز اور
نہ شریک کرے ہیچ حکم اوسکے کسیکو اور پڑھہ جو کچھہ
وحی کیا گیا ہے طرف تیرے کتاب پروردگار تیرے
سے نہین ہے کوئی بدلنے والا کلمون اوسکیکا اور
نہ پائیگا تو سوا اوسکے ہرگز پناہ - یعنے سکہانی اور پڑہنی
کتاب اللہ اور تحقیق علمون شریعت مین مشغول
چاہیے ہونا نہ کہ درنے علم الٰہی اور تلاش حالات
آیندہ مین - اور سورۂ آل عمران مین فرمایا ہے -
ترجمہ آیت نہ تھا واسطے کسے آدمی کے کہ دی ہو اوسکو

عِبَادًا لِّي مِن دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِن كُونُوا ۱۹
رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ
وَبِمَا كُنتُمْ تَدْرُسُونَ ۝ وَلَا يَأْمُرَكُمْ
أَن تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ وَالنَّبِيِّينَ
أَرْبَابًا أَيَأْمُرُكُم بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ
أَنتُم مُّسْلِمُونَ ۝ یعنے آنچہ بتعظیم و
اکرام انبیاء اللہ و اکرام ملائکہ حکم
میفرماید منیش این نباید فہمید کہ ایشان
را عبادت باید کرد یا ایشان را شان نیست
یعنی تصرف در امور تکوینیہ بالاستقلال
ثابت باید کرد یا خود را مقہور قدرت
ایشان تصور باید کرد این امور مقتضیات
علاقہ عبودیت و ربوبیت ست و آن مختص
ست باو تعالیٰ و کسے دیگر را در آن دخل
دادن کفر ست و منافی اسلام و این سبب

بندے میرے سوا خدا کے ولیکن کہیگا کہ ہو تم اللہ والے
ببب اسکے کہ سکھاتے ہو تم کتاب اور ببب اسکے ہو تم
پڑھتے اور نہ حکم کریگا تمکو کہ پکڑو فرشتون اور نبیون کو
خدا آیا حکم کریگا تمکو ساتھ کفر کی بعد اسکے کہ تہے تم
مسلمان یعنے جو کچھ ساتھ تعظیم نبیون خدا اور
فرشتون اوسکے کے حکم فرماتا ہی معنے اوسکے یہ نہین
سمجھنے اون کو عبادت کرنی چاہئی یا انکو شان
خداوندی یعنے دخل کا مون ہونے والے
عالم مین مستقل ثابت کرنا چاہیے یا اپنے تئین
مغلوب انکی قدرت کا تصور کرنا چاہیے یہہ
کام مقتضائے علاقہ بندگے اور خداوندے
کے ہین اور وہ خاص ہے ساتھ حق تعالےٰ
کے اور کسے دوسرے کو اوس مین دخل
دینا کفر ہے اور مخالف اسلام کے
اور بہیتہ کرنا باب غلو

تمت ... غلوات فقط ... کا ہے فقط

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ دین آوان فرحت توامان رسالہ ایضاح الحق الصریح فی احکام المیت الضریح تصنیف فاضل اکمل محدث بی بدل قامع مبتدعان شرک و بدعت مبین الموحدین امام المسلمین حافظ کلام ربانی شہید فی سبیل اللہ مولوی محمد اسمٰعیل رحمۃ اللہ علیہ معہ ترجمہ اردو بنتیجہ ہمت عالیہ مولوی عبدالکریم صاحب دام فیضہ بہ تصحیح مولوی احمد الدین صاحب شاگرد مولوی احمد علی صاحب سہارنپوری و مولوی سید حمید علی صاحب شاگرد جناب مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی ۱۳۱۲ھ

بمطابعہ طبع ہیرسنہ مطبوع لطائف خاص و عام گردید

فبشر عباد الذين يستمعون القول فيتبعون احسنه

الحمد لله والمنة كه درين زمان سعادت توامان و آوان همعنان اقتران بتوفيق ازلى و تائيد لم يزلى نسخهٔ قامع بدعت مسمى بـ

نظم البيان فى ابطال البدع والطغيان

مصنفهٔ فاضل مولوى عبد الغفور صاحب عظيم آبادى نكرنهسوى ازالت شهرت يافته

بحسن اهتمام سمى الاكرام حامى دين مولوى تلطف حسين صاحب عظيم آبادى لازال الله عليه الايادى

در مطبع فاروقى دهلى باهتمام محمد معظم طبع گرديد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً

حمد باری تعالیٰ

سزاوار حمد و ثنا وہ الٰہ
کہ ہے خالقِ خلق و عالم پناہ
اُسی سے یہ افلاک و شمس و قمر
اُسی سے پری دیو و جن و بشر

زمین و زمان و مکین و مکان
اُسی سے ہین پیدا یہ خورد و کلان
وہ واجب ہے بمثل و ندّ و نظیر
وہ ہے مثل ممکن پہ دائم قدیر

وہ ذات و صفت مین ہے اپنے قدیم
نہین اُسکا کوئی شریک و سہیم
وہی خالق و مالک دو جہان
وہی حاکم و داور داوران

سبھی اُسکے ساجد وہ مسجود ہی
وہی جملہ عالم کا معبود ہی
سعادت وہ نیک کاران دہے
گنہ بخش عصیان شعاران دہے

حیات و ممات و نشاط و ملال
جسے چاہے دے قادرِ ذو الجلال
جسے چاہے دے ملک و مال و منال
رکھے جسکو چاہے شہ و خستہ حال

بنائے جسے چاہے ابدال وہ
بنی دولی و غریب و امیر
سبھی اُسکے محتاج و فرمان پذیر
کسیکو نہین تاب و طاقت ذرا

رکھے چاہے جسکو سعد اضال وہ
بڑا وہ شہنشاہ جبّار ہے
بڑی شان و شوکت کی دربار ہے
کرے حکم مین اُسکے چون و چرا

کرے حکم مین اُسکے چون و چرا
نیا عالم اک اور پیدا کرے
جو چاہے وہ اُسمین ہو پیدا کرے
زمین و فلک کوہ اور بحر و بر

زمین و فلک کوہ اور بحر و بر
پیمبر سے گر ہو دین کُل انس و جان
بڑھے اُس سے اُسکی نہ توقیر و شان
کسی سے نہ کام اُسکا رونق پذیر

نہین اُسکا کوئی وزیر و مشیر
کہ یکہ و تنہا توانا ہے وہ
وگرنہ شیاطین کے ہو دین سبھی
کسیکا نہ محتاج اصلا ہے وہ

جو چاہے کرے خود وہ مختار ہے
کہ ہے جاے آداب اے بے تمیز
نہین غیر کو کچھ یہان بار ہے
بس آگے قدم رکھنہ عبد العزیز

کہان تو کہان حمد رب جہان
کہ عاجز ہے یان انبیا کی زبان
لکھون مدحت و نعت خیر الانام
پسندیدۂ حضرت کبریا

نعت

ہوا جسپہ کار نبوت تمام
رسول خدا و شہ انبیا

نبی محرم و رازدار خدا — شفیع گنہگار روز جزا — عطا کیں اُسے حق نے سب خوبیاں — وہ ہے ناسخ دین پیشینیاں

جو اُس ذات اطہر نے پایا ظہور — جہاں سے ہوئی ظلمت کفر دور — بڑھی رونق دشمن دین آگہ — ہوے کافران خوار و زار و تباہ

کرے کیا کوئی اُسکا رتبہ بیان — کہ جسکا ثنا خواں ہے رب جہان — خدا کا ہو اُسپر درود و سلام — اور اصحاب ارکان دین پر تمام

آغاز کتاب

اور ازواج و اولاد و احفاد پر — پس از نعت احمد شہ مرسلان — سنو کھولکر کان اے مومنو — اور اُنپر جو ہین دین کے راہبر

پس از حمد خلاق کون و مکان — اطاعت کرو اُسکی لیل و نہار — عبادت مین اُسکی رہو روز و شب — تمنائے دنیائے دون چھوڑدو

خدا پر رکھو اپنا دار و مدار — وہی غیب کا ہے علیم و خبیر — جہان چاہے برسائے پانی وہی — اُسی سے کرو اپنی حاجت طلب

سمجھ لو وہی ہے سمیع و بصیر — کہ اِسمین ہے بیٹی یا بیٹا رہا — وہی جانتا کل جو تو کچھ کرے — وہی موت دے زندگانی وہی

رحم کا وہی حال ہے جانتا — وہی واقف آشکارہ و نہان — وہی دے ہے بیماری جانگداز — وہی جانتا جس جگہ تو مرے

وہی خالق و رازق بندگان — جسے چاہے رکھے وہی بینوا — خدا کے سوا کس مین یہ باتوان — وہی درد مندون کا ہے چارہ ساز

غنی ہے وہی سب کے سب ہین فقیر — نبی ولی اور شاہ و وزیر — یہ ساری صفت ہین خدا کے لیئے — کسیکو جو ہو پہنچائے سوز و زیان

کسیکو نہ ساجھی بنانا کبھی — کہ مجبور ہین اُسکے آگے سبھی — نہ مشکلکشا غیر کو جاننا — نہ پیر و ولی انبیاء کے لیئے

کہ ہین کام یہ شرک کے سر بسر — ہے لازم تمہین اُس سے کرنا حذر — نہ کچھ ہو سکے اور جو دو ستو — نہین نذر غیر خدا مانتا

حذر بدعت و بدعتی سے کرو — نہ تم ایسے کامونمین ہرگز پھنسو — ڈرو کفر سے شرک سے تم مدام — عقیدہ تو اپنا بھلا صاف ہو

خلاصی ہو پھر اُس سے دشوار تر — کہ دی ہے نبی نے تو ایسی خبر — کہ کہتا ہے یون داور ذوالجلال — وگرنہ تمہارا ہو دوزخ مقام

جو آوے میرے یان بحال تباہ — برابر زمین کے ہون اُسکے گناہ — اُسے بخشدون مین نہ راہ عطا — زروے عنایات و فضل کمال

نکالون نہ مشرک کو دوزخ سے گاہ — اگرچہ وہ کرتا رہے آہ آہ — اگر ہو نہ بندہ وہ مشرک مرا — رہائی

نہین شرک سے جبتلک ہو بری — رہائی نہ دوزخ سے ممکن تری — بتاکید تو شرک سے رہ جدا

قبول اب نہ حج اور روزہ نماز — کریگا کبھی خالق بے نیاز — نہ ہرگز خدا تجھپہ رحمت کرے

تو پھر جب کیا تونے شرک ایجان — رہین کیونکہ باقی تیری نیکیان — نہو جڑ تو سب گر پڑین ٹہنیان

نہ دانہ ملیگا نہ پانی کبھو — مگر ہان وہی پیپ تھوہڑ لہو — عوض مین تمہین شرک کے دان خدا — رکھیگا گرفتار دوزخ سدا

اُسے پھر جلائینگی نار سقر — بنیگا وہ پھر جسم بار دگر — وہان جسم جلکر کے جب نار ہو — سر نو سے پھر جسم تیار ہو

رہیگی نہ یہ صورت دلستان — یہ نازو کرشمہ یہ انگڑائیان — یون ہی جسم جلکر بنے پھر جلے — اسی حال مین پھر وہ دائم رہے

کوئی بچھ ہو کوئی بندر بنے — کوئی اُسکے بدہیئت مسخ ہو کر عجب شکل وان — کوئی صورت سگ مین ہو بیگمان

وہ سر سوج کر ہوے کوہ بلند — تڑپتا رہے آگ مین جن سپند — فغان و دمبدم آہ کرتا رہے — کہ خود آپکو دیکھ ہو نیم جان

سدا لاٹریان گود گڑتا رہے

کرے نالہ و شور مثل جرس — نہو کوئی واں لیک فریاد رس — وہی نار ہو یا کہ جان حزین
نہ کام آوے زن کچھ نہ اولاد — رہے کھینچتا آہ آٹھوں پہر — نہو کوئی حامی نہ کوئی معین
صد افسوس تمکو نہ آیا خیال — کہ روز جزا کیا تمہارا ہوحال — کسیکو کسیکی خبر واں نہین — مصیبت مین ہر ایک اپنے دگیر
کہا جو کہ شیطان نے مانا اُسے — ہمیشہ رہے خواب غفلت مین — نہ آئے کبھی تم ذرا ہوش مین
خدا سے پھرے کچھ نہ جانا اُسے — کبھی یاد اُسکی آئی تمہین — خدا کی محبت نہ بھائی تمہین
فقط نام کو تم مسلمان ہوئے — بدل تابع حکم شیطان ہوئے — سدا شرک و بدعت مین شاغل رہے
حدیث نبی سے رکھا کچھ نہ کام — رہے مائل عیش دنیا مدام — اسی سے ہوئے دل تمہارے سیاہ
سیاہی بڑی قلب پر چھا گئی — گیا نور تاریکی اب آگئی — بس اب شرک سے توبہ کرای عزیز
خدا ہی کا ہو بندۂ خاص تو — خدا ہی سے رکھ اپنا اخلاص تو — ادھر اور اُدھر مت بھٹک ایجوان
عبادت نہ کچھ اور جو ہو سکے — بھلا اپنا ایمان تو قائم رہے — جو ایمان ہو باقی تو رکھ یہ امید
جو یہ بھی نہ ہو پھر ٹھکانا کہان — چلا جاوے دوزخ کے تو درمیان — کہ ہو روبرو حق کے تو سپید
اسی پر تجھے چاہیے کرعمل — پڑے تا نہ ایمان مین کچھ خلل — نہین ہے جس سے ایمان سلامت ترا
موافق جو ہو مان لینا ضرور — مخالف سے رہنا سدا دور دور — حدیث اور قرآن سے تول تو
کہ یہ مسئلہ ہے کہان سے کہا — حدیث اور قرآن سے دو بتا — وہین اُس سے تو یہ ذرا پوچھ لے
نہین معتبر ہو یہ قول عوام — کہ مشکل رسول خدا کا کلام — اُسے مان لے کر نہ چون وچرا
سمجھ لے جو کوئی کہ نادان ہے — بہت ہے نہین کچھ یہ آسان ہے — سمجھ لے جو کوئی کہ داناں ہے
سمجھنا فقط مجتہد کی ہے شان — کہا ان کا لین مان ہم بیگمان — خدا خود ہے قرآن مین کہتا صاف
کہ یہ قول بیشک ہی نص کے خلاف — نہون منکر اسکے بجز فاسقین

اٰمنا بہین آیات صاف و مبین — وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ

وہ ہے جسنے بھیجا ہے جہال مین — رسول ایک انمین سے تا مان لین — پڑھے اُنپر آیات اُسکی مدام — کرے پاک اُنکو سکھاوے تمام
کلام خدا اور حکمت کے کام — اگرچہ وہ پہلے تھے گمرہ تمام
سمجھ لیگا اسکو جو ہوشیار ہے — کہ ہرگز نہ مومن پہ دشوار ہے — اور اسکا جو منکر ہے فاسق ہے
سنو مومنو جو خدا نے کہا — وہی پھر پیمبر نے فرما دیا — سدا صحبت مشرکین سے نفور
تو پھر کس لیے ہائے غافل ہوئے — سمجھ بوجھکر ایسے جاہل ہوئے — کہ کرنے لگے شرک و بدعت کے کام
کوئی نذر درگاہ مانے کہین — کوئی فال وگنڈے کو جاوے کہین — برائی کو سمجھے بھلائی تمام
کوئی قبر کو آکے سجدہ کرے — کرے گرد قبروں کے کوئی طواف — کوئی لیکے جھاڑو کرے قبر صاف
کوئی ہو کے پابوس اُلٹا پھرے — کوئی بیٹا مانگے کہین شوق سے — ملیدہ چڑھاوے کوئی فوق سے
کوئی لے چراغ اور کوئی ہار پان — کوئی لے ستار آوے مجرے کو آن — بدل ہے پرستندۂ بی بی آس

کوئی پوجے پریونکو کوئی شہید — فرشتون اماموںکو کوئی پلید — پیمبرکو کوئی کوئے پیر کو — کوئی شیخ سدوکو گرویدہ ہو

کوئی وقت حاجت ہر یکے پیر کو — کہے میری مشکل کو حل کیجیو — رکھے کوئی چوٹی کو بھی کوئی — پری یا کسی پیر کے نام کی

قسم غیراللہ کی کوئی کھائے — کوئی حوضِ مخدوم مین جا نہائے — کسیکے کوئی نام ہیڑا بہائے — کوئی کر سفر سوئے اجمیر جائے

کوئی غیراللہ کے نام پر — کرے ذبح بہتر سمجھ جانور — کوئی قبر پر ہوکے بیٹھے فقیر — کوئی ہو مجاور بنے شیخ وپیر

کرین ساری رسمین یہ کفار کی — اور اسلام کے ہوویں پھر مدعی — کہا سچ خدا نے سنو مومنو — ہے قرآن مین یاد اسکو رکھو

جو کہتے ہین اپنے تئین مومنین — وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ — ہے انمین سے اکثر کو ایمان نہین

بذاتِ خداوندِ عرشِ برین — ف — مگر شرک کرتے ہین وہ مشرکین

کہے کوئی تم ہو مسلمان اگر — تو کیون شرک کرتے ہو شام سحر — جواب اُسکو دیتے ہین وہ گرہان — کہ ہم شرک کرتے نہین بلکہ ہان

حضور بزرگان و پیغمبران — شہیدان و پیران دین پروران — قطب غوث و ابدال و اوتاد مین — ہم اپنے عقیدہ کو ظاہر کرین

جب اُنکو خدا کے برابر نہین — تب البتہ ہم لوگ مشرک نہین — سو ایسا نہین کہتے ہم اعتقاد — مگر جو وہ بندے ہین نیکو نہاد

عبادت مین کی صرف عمر عزیز — خدا کے ہوئے بندۂ باتمیز — ہوئے سب پسندیدگانِ خدا — تصرف کی قدرت ہوئی پھر عطا

پس اب جیسا چاہین تصرف کرین — دعا اُنسے یا اب مدد مانگنا + — بعینہ تضرع ہے پیشِ خدا

وہ عالم مین پھر کرتے یہ اُنسے ڈرین — کہ مقبول ہین پیشِ پروردگار — مدد کیے ہوئے اُنسے ہم خواستگار

جو چاہین کرین اُنکو ہے اختیار — سمجھ کر یہی دل مین لیل و نہار — یہ مقبول ہین ہم بھی کیا ہم عجیب — وسیلون سے ہون انکے مقبول سب

کرینگے تو ہوویگی حاجت روا — یہ قربِ خدا ہمکو ہوتا نصیب — غرض ایسے واہی تواہی جواب — خوشی سے مرین یہ ایمان خراب

پہونچتے ہین جتنا ہم اُنکے قریب — سمجھتے ہین رسمون کو ایمان سے — وگرنہ نہین کرتے ایسا کلام — سمجھ لیتے تحقیق کر یہ تمام

سبب کہ جاہل ہین قرآن سے — جو کہتے ہین یہ درانہین جا بجا — خدا نے ہے قرآن مین شرک کیا

کہ آتے تھے جب مشرکین عرب — حضور پیمبر یہی کہتے سب — وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللَّهِ الآية

وہ پوجے ہین اُسکو خدا چھوڑکر — نہ پہونچائے جو اُنکو نفع و ضرر — کہین یہ کرینگے سفارش میری — خدا سے تو کہلے نسے میرے نبی

خبر اُس سے دیتے ہو اللہ کو — زمین اور جو آسمان مین نہو — وہ ہے پاک عیبون سے پروردگار — شریک اُسکا کوئی نہین نہار

کہ یعنی جنہین مگر ہان جہان — ف — پکارین ہین مشکل مین اُنکو کہان

خدا نے ہے دی قدرت اک پیغمبر — جو پہونچائین بخیر و نکو نفع و ضرر — اس آیت سے ظاہر ہوا یہ نامور — سمجھکر شفیع اپنا کوئی اگر

لیکو بھی پوجے وہ مشرک ہوا — کہ یہ کہ تم تو مشرکینو نکا تھا — یہ فرماتا ہے پاک پروردگار — کتاب مقدس مین ہن بار بار

کہ وہ لوگ جو غیراللہ کو — وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا — سمجھے ہین مشکل کشا انکا ہو

کہتے ہین ہم پوجتے ہین نہین — إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ إِنَّ اللَّهَ — کسیکو مگر اسلیے بالیقین

لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ ۝

کہ پہونچا دین وہ ہمکو اللہ تک
مقرب کرین اُسکا بے شبہ و شک

کریگا خدا فیصلہ صاف صاف
وہ کرتے ہین جس چیز مین اختلاف
ہدایت کریگا نہ اُسکو خدا
جو ناشکر ہے اور چھوٹا بڑا

جو انعام خاص خدا تم پہ تھا
ف
وہ یعنی کہ سنتا تھا ہر اسطا

دعائین تمہاری سنا جاتی تھین
وہ تھا ٹالتا سب بلیات کو
زیادہ تھا سب سے تمہارے قریب
دعاؤن تمہاری کا ہوتا مجیب

نہین سمجھے تم ہاے ناحق شناس
ہوئے بلکہ تم ایسے ہونا سپاس
کہ اورون کو اس مین کیا واسطا
سمجھنے لگے اُنکو حاجت روا

کرو اسمین قرب خدا آرزو
ہوئے جیسا ایسے تم حیلہ جو
نہ ہرگز تمہین ہان خدا راہ دے
نہین اس سے قرب الٰہی ملے

اس آیت سے یہ بات ظاہر ہوئی
اس امید سے بھی جو پوجے کوئی
کسیکو کہ ہون یہ سبب نیک پے
تقرب مین اللہ کے شرک ہے

نہ قائل تھے وہ مشرکین عرب
خدا کے سوا اور ہے کوئی رب
یہی شرک کرتے تھے وہ برملا
جو تحریر پہلے کہ مین کر چکا

اسی پر بھی ناطق تو قرآن ہے
شہادت کو کافی یہ فرقان ہے

قُلْ مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ۝

یہ فرماتا ہے ایزد ذوالجلال
کہ پوچھو اُنسے پیغمبر نیک فال
کہ وہ کون ہے صاحب اقتدار
وہی جسکی چاہے حمایت کرے
نہ اُسکے مقابل کوئی کر سکے
اگر جانتے ہو تو دینگے جواب

تو کہہ اُنسے کیون خبط تمکو ہوا
ف
کسی نے ہے کیا تم پہ جادو کیا

ملخص یہ ہے اسکا سن لیجیے
کہ جب مشرکین سے بھی پوچھیے
کہ ہے کون مختار عالم تمام
کہ ہو ہاتھ مین جسکے سب اختیار

نہ اُسکے مقابل مین کوئی کرے
تو وہ بھی کہینگے خدا ہی ہے بس
کہ اللہ ہے ایسا عالی جناب
حمایت کرے خلق کی لاکلام

ہوا یا نسے معلوم اے ہوشیار
کسیکو نہین جز خدا اختیار
کسیکی حمایت جو کچھ کر سکے
نہین غیر کی شان ہے بالہوس

اور اُسوقت بھی جب سوال خدا
تھے زندہ نہین مشرکو بے کہا
نہ جانا بتون کو برابر مین وہ
ضرر یا وہ پہونچا کسی پر سکے

اُسکے ہین مخلوق بندے وہ سب
ف
خدا کے کہا بلکہ کمتر ہین وہ

غضب ہے خدا نے تو پیدا کیا
تن و جان خرد ہوش تمکو دیا
دیے اُسنے سامان عشرت تمام
ہوئے اُسکے ہوئے یا ریاضت سے مقبول تب

ہوئے تم جو فرزند سے بہرہ ور
لگے رکھنے غیر خدا پر نظر
شریک اُسکے بندون کو اُسکا کیا
کیا زوج و فرزند سے شاد کام

ہوئے اُسنے خواہان امداد تم
سنانے لگے اُنکو فریاد تم
سدا اُٹھتے اور بیٹھتے اُنکا نام
جو حق اُسکا تھا غیر کو دیدیا

بھلا ظلم کیسا ہے یہ آشکار
کہ خالق ہو وہ اور پروردگار
اُسے بھول غیرون کو پوجا کرو
خوشی سے لگے لینے ہر صبح و شام

مین ہون تم سے اکبات اب پوچھتا
حدیث اور قرآن سے دو بتا
کہ یہ کام مین تمنے جتنے کیے
نہ خوف و خجالت ذرا تمکو ہو

مگر گمرہی کا مین دون کیا جواب
اُٹھا کر نہین دیکھتے تم کتاب
کہ ہو نیک و بد تم پہ سب آشکار
کہا کب پیمبر نے ہے اسلیے

ولے گفتہ پیر مکار ہے
دغا باز بے علم بدکار ہے
بدل پیرو پیر بدکار ہو
کرو پھر رہ راستی اختیار

حدیث اور قرآن سے بیزار ہو

ہمین اپنے یان وہ ہمین راہ دے

نہ اندیشہ قہر خدا سے تمہین — نہ خطرہ ہے روز جزا سے تمہین — سدا جھوٹی باتون سے اُلفت تمہین — کھانے دقصے سے رغبت تمہین

کرو تم وہی جو کہے وہ شقی — نہ خوف خدا ہو نہ شرم نبی — نبی و خدا سے نہ کچھ کام ہے — دھیان پیر کا صبح اور شام ہے

ہوئے اسطرح سے ندیم و ندم — لگے بھرنے ہر دم محبت کا دم — نماز اور روزہ بلا سے نہ ہو — کہا پیر کا لیک اُلٹا نہ ہو

گئے ہائے خوف خدا دے بھول — پذیرا کیا دین پیر جہول — صد افسوس تم پھنس گئے دام مین — نظر کی اُنکے ذرا کام مین

نہ تم ہر کسیکا کہا مان لو — نہ جب تک اُسے خوب پہچان لو — کہ ظاہر مین ہین کام اُنکے نکو

وے اُنکو دین سے نہ اصلا خبر — زیادہ ہین شیطان سے وہ حیلہ گر — بھرے اُنکے دلمین ہر امر مرغل

بچھاتے پھرین جا بجا دام زور — نہین اُنکو کچھ خوف روز نشور — پھنسے دام مین آ کوئی مالدار

کہ حاصل ہو جس سے زر و گنج و مال — اگر جائے دین بھی نہین کچھ خیال — کرین بات یہ دیکھی و بوالفضول

کہین مسئلہ کوئی ظاہر کرین — نہین اُنکو شرم خدا و رسول — کہین اُسکو جائز کرین لاکلام

کسی جا خلاف اُسکے ڈر سے کہین — کہین کہدین رفع یدہ ہے حرام — غرض وہ کرین جس سے بن آوے کام

وہ ترجیح سنت مین سمجھین فساد — کہین ہون سپیدی نہ ڈاڑھی کو کالی — اگرچہ وہ اوستاد ہو یا ولی

نہین پاک اسمین وہ اصلا کرین — ملاقات مشرک سے ہون دلمین شاد — کہین اُسکو دنیا بی و راضی

کرین کام ایسا وہ ہون مقتدا — محض طمع سے زر کے فتوی لکھین — نہ گرد ایسے پیرو کے ہرگز پھرو

کتاب خدا سنت مصطفے — ذرا سوچ تو دل مین مرد خدا — ہمیشہ رہو اُس سے کرتے نفور

چلے جو خلاف کتاب و حدیث — اسی سے رکھو کام صبح و مسا — مسلمان نہین ہے وہ مردود خبیث

ف

سمجھنا نہین اس سے اے نیک پے — کہ تخریب تقلید منظور ہے — نہین ناروا اُسکو مین جانتا — وے مثل نص مین نہین مانتا

کرون پیروی نص کی مثل قبول — طلب غیر نص پر کرینگے دلیل — مگر معنی تقلید کے مینگے دد — بیان کرتا دونو نکو ہو نہین سنو

ہے ایک بات نا قول اُسکا جمیل — کہ ہو قول جسکا نہ شرعی دلیل — طلب اُسپہ کرنا نہ مجتہ کوئی — اور ایسی نہ تقلید جائز ہوئی

کرون دوسرے معنی اب مین بیان — جو جائز ہے واجب نہین یگمان — کہ جو مسئلہ ایسا ہو مردد مین — جسے ظاہر نص مین پاتا نہین

نہ آثار اصحاب مین ہو پتا — نہ اجماع اُسپر ہے ابتک ہوا — عمل اُسپہ کرتا ہے جاودان — نہین جبتلک نص مین پاؤ نشان

نہ آثار اصحاب و اجماع سے — جو پاؤ تو پھر ہے یہ لازم تجھے — عمل نص و اجماع اثر پر کرے — قیاسون پہ کرنا عمل چھوڑ دے

کہ تمکو ہوا ہے یہ حکم خدا — فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ — رکھو مومنو یاد دلمین سدا

تمہین مسئلہ جب معلوم ہو — اُسے عالم دین سے پوچھ لو — طلب اُسپہ حجت بھی کرنا ضرور — شہادت دین اُسکی کتاب و زبور

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

کہا پھر خدا نے سنو مومنو — ذرا زنگ آئینہ دل سے دھو — پیمبر کی بعد اسکے تم کیجیو +

اطاعت کرو پھر اولی الامر کی — کرو حاکم دین کی پیروی — کسی مسئلہ مین جو جھگڑا کرو — حدیث اور قرآن سے تم جانچ لو

جو ایمان لائے ہو تم مومنو — ف — تو حکم خدا و رسے یہ مان لو

یہی آیتون سے ہوا ثابت کہ — سمجھ دلمین اے مومن ہوشیار — مقدم اطاعت ہے قرآن کی — ہے بعد اسکے تعمیل حکم نبی

جو ہو مسئلہ تجھپہ ظاہر نہین — ہوا نص سے اور تو ہو قادر نہین — نکالے اسی نص پہ کر کے قیاس — تو لے پوچھ عالم سے اچھی سنا سنا

دلیلون کے ساتھ اور جو بے دلیل — لیا مان تو نے تو ہوگا ذلیل — جو ہووے دلیلون سے اسپر عمل — نہ جب تک ملے نص کرے بے خلل

قیاس اور نص ہو مقابل جہان — عمل نص پہ واجب ہے واں بیگمان — کہ محتاج تقلید کا تو ہے واں — جہان نص مین پاتا نہین ہو نشان

گئے لکھ بزرگان دین ہین تمام — کہ تقلید نص مین نہین بیکلام — قیاسی مسائل مین بیشک ہان — بلا قید مذہب روا بیگمان

لکھا تاج دین نے ہے تم دیکھ لو — قال تاج الدین عثمانی فی جامع الفواد من یعمل بقول — جو عامل قیاسی مسائل کا ہو

اسے دین و دنیا مین ہے نیکوئی — المجتہد فھو مثاب فی الدنیا والاخرۃ مالم یجد الحدیث — نہ پائے حدیث نبی جب کوئی

جو پائے تو ہے اسکو لازم یہی — الصحیح المتصل الاسناد اذا وجد یعمل بالحدیث — کرے پیروی حدیث نبی

قال الشیخ المحدث عبد العزیز الدھلوی فی تفسیر فتح العزیز تحت آیۃ کریمۃ ولئن اتبعت اھواءھم بعد الذی جاءک من العلم الخ ازین آیت معلوم شد کہ بعد از وضوح دلائل و سطوع براہین تقلید باطل است زیرا کہ اتباع ہوا بعد معرفت حق

تفسیر مین شاہ عبد العزیز — یہ لکھتے ہین کر تو ذرا اب تمیز — کہ آیت سے یہ بات ظاہر ہوئی — جو بعد از ظہور دلائل کوئی

تعصب سے تقلید کرتا ہے — نہین رسم آبا سے اپنے پھرے — یہ تقلید ہے باطل فارو — کہ بعد علم کے پیروی ہوا

اس آیت سے ثابت ہوئی جو ہم — اور اسمین بھی امر ہے لاکلام

یہ لکھتے ہین ملا محب اللہ — قال الملا محب اللہ البہاری فی مسلم الثبوت العدول — مسلم مین وہ جنت آرامگاہ

کہ عقل اور دانش سے بس دور ہو — من الدلیل الی التقلید خلاف المعقول کیف و — دلیلون کو کر ترک تقلید کو

کرے لازم اپنے کوئی نفس — فیہ ریب وقد امر نا بان نکہ فی الحدیث المنقول — نہ تقلید آبا سے وہ پھیرے سر

یہ کیون عقل سے ہو وہ یہ بات دور — کہ حق ہے تو اسمین ہے شک ہو ضرور — کہ ہووے جو شکوک تم چھوڑ دو

اور امر پیمبر ہے ہم لوگ کو

قال الشیخ محی الدین فی باب عبادات عمدۃ السالکین کہ در باب عبادات عمدہ کلی ہر آن کند یعنی ہر آنچہ از حدیث ثابت است و از خلاف او عدول نہ اندیشد

لکھا ہے مؤلف نے قاموس کے — یہ سفر السعادت مین تو دیکھ لے — کہ کلی رکھ اسبات پر اعتماد — حدیثون مین ثابت جو ہو پاکر رہ

نہ ڈر تو کبھی زید اور عمرو سے — کہ اسمین وہ تیرے مخالف ہے رہے — قال القاضی ثناء اللہ پانی پتی فی تفسیر المظہری تحت

آیۃ قل یا اھل الکتاب آیۃ اتخذوا احبارھم ورھبانھم ارباباً من دون اللہ بعد نقل حدیث عدی بن حاتم

ومن ھھنا یظھر انہ اذا صح عندنا حدیث مرفوع من النبی صلعم سالما عن المعارضۃ ولم یظھر لنا نسخہ

وکان فتوی ابی حنیفۃ رح مثلا خلافہ وقد ذھب علی وفق الحدیث احد من الائمۃ الاربعۃ یجب علینا اتباعہ

الحدیث الثابت ولا یمنع الجمود علی مذھبہ من ذلک لئلا یلزم اتخاذ بعضنا بعضا ارباباً من دون اللہ

جو تفسیر مشہور ہے اوسمیں تفسیر کی — جو پاوے حدیث صحیح نبی
نہ ناسخ بھی ہو اوسکی ظاہر ہوئی — مگر بو حنیفہ کی ہو وہ خلاف
اُسے پیروی حدیث نبی — اگر اب بھی سنت ہے ہو نفور
جنھوں نے بنائے خدا کے سوا — ہین درویش اور عالمو نکو خدا
اگر کو ئی جاہل کہے مجھ سے — بنائے خدا جنسے حق کے سوا
کہو نگا نہین جا ہے تقریر کی — اور آیت ہین ہے ذکر کفار کا
خدا غیر کو ہم بناتے ہین کب — مخالف ہوئی رائے اہو نکی صاف
پیمبر نے خود اُسکی تفسیر کی — تو اون مشرکون مین ہو نگا ضرور

ف

لقل عن عدی بن حاتم کان نصرانیا فاتی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقرء سورۃ البراءۃ فلما وصل الی ھذہ الآیۃ قال عدی انا لسنا نعبدھم فقال الیس یحرمون ما احل اللہ ویحللون ما حرم فقلت بلی فقال تلک عبادتھم

عدی ابن حاتم سے منقول ہے — جو نصرانی پہلے تھے ہوئے نیک پے
پڑہی جب یہ آیت تو بولے کہا — نہین پوجتے ہم ہین غیر خدا
نہین کرتے تم ہو کہا بولے ہان — کہا آپ نے تب ہی بیگمان

ف

کہ مین ایک دن اتفاقاً گیا — تلاوت تھے کرتے رسول خدا
کہا کیا حلال خدا کو حرام — حرام خدا کو حلال ایسے کام
عبادت ہوئی غیر اللہ کی — نہ ہرگز ہوئی اُس شہنشاہ کی
وہ غیر خدا کو بنانا خدا — خدا کی کرے غیر کی ویسی ہی
اُسے مولویون نے جو کچھ کہا — حلال اُسکو سمجھے ہے قیل و قال
کہا گر حرام اُسنے مانا وہی — کہا اوسنے جو کچھ یہ مانے گیا
غرض مثل حکم خدا بید لیل — خدا کہہ دے غیر و نکو بھی بجا
کرا سا تو ہر گز نہو دونے بھی — کئے جنسے پیدا ہون ارض و سما
مگر کام اون کا ہی تھا برا — نہ حکم خدا کچھ تھے سمجھا نتے
غرض مولوی اور درویش — جہان پایا نفس بس مین تنگ گئے
بنا موجہ کو غصے سے لال لال — نہین کھسکے ایسا میرے امام

قال الامام فخر الدین الرازی فی تفسیرہ الکبیر قد شاھدت جماعۃ من مقلدۃ الفقھاء قرأت علیھم ایات کثیرۃ من کتاب اللہ فی مسائل کانت تلک الآیات مخالفۃ لمذاھبھم فیھا فلم یقبلوا تلک الآیات ثم یلتفتوا الیھا وکانوا ینظرون الی کالمتعجب یعنی کیف یمکن العمل بظواھر تلک الآیات مع ان الروایۃ عن سلفنا وردت بخلافھا ولو تاملت حق التامل وجدت ھذہ الداء ساریا فی عرق الاکثرین انتھی

یہ کہتے ہین حسن فخر رازی امام — جو تھے ہادی و پیشوائے انام
کہ دیکھے مقلد فقیہون کے ہین — بہت ایسی جنپر پڑہین آیتین — نکات و مسائل کئی سب بیان
مگر بعض ایسے مسائل بھی تھے — مخالف فقیہون کی میسر ہوئے — تعجب مین آکر یہ طیش کمال
کئے معنے آیات کے پھیر ہان — ہوا پھر تعصب سے اونکا یہ حال

مری طرف ہر دم تھے کرتے نظر — نہیں دہ یہاں آیاتِ قرآن پر — تعجب ہیں یعنی تھے اِسبات کے — عمل کیونکہ ظاہر پہ آیات کے

رواہو جو اسکے خلاف — روایت سلف سے مری صاف صاف — تامل کرے طالبِ حق اگر — تو اکثر تجھے ایسے آوین نظر

کہ جنکی رگونمیں یہ بیماری ہے — کہیں حق سمجھتے نہیں کیا ہے شے

قال الطیبی فی شرح المشکوۃ فی ھذا الحدیث توبیخ وتقریع یشأمن غضب عظیم علی من ترک السنۃ وما عمل بالحدیث استغناء عنہا بالکتاب فکیف من رجح الرأی علی الحدیث واذا سمع حدیثا من الاحادیث الصحیحۃ قال لا اعمل بھا فان لی مذھبا معینا اتبعہ انتھے

جو طیبی کہ شارح ہے مشکوۃ کا — اوسی شرح میں ہے یہ اونے لکھا — کہ ہے اِس حدیث نبی سے عیاں — پیمبر کا اوسپر غضب ہے گمان

کرے ترک سنت کو کر اعتماد — کتابِ خدا پر جو ہو اعتقاد — صد افسوس پھر اوسکا کیا حال ہو — جو ترجیح سنت پہ دے رائے کو

حدیثِ صحیح نبی جب سُنے — نہ اوسپر کرونگا عمل وہ کہے — کہ میرے لئے ایک مذہب ہے بس — اوسی کا ہوں تابع نہیں کچھ ہوس

وقال شیخ الصوفیۃ محی الدین بن العربی فی الفتوحات المکیۃ اذا صح الحدیث وعارضہ قول صاحب او امام فلا سبیل الی العدول عن الحدیث ویترک قول ذلک الامام والصاحب للخبر ولا یجوز ترک آیۃ او خبر لقول صاحب او امام ومن یفعل ذلک فقد ضل ضلالا بعیدا وخرج عن دین اللہ

فتوحات میں شیخ اکبر نے بھی — جو لکھے شیخ صوفیہ تحریر کی

جو صحت کو پہونچے حدیث نبی — اور اُسکے مخالف ہے گر کوئی — معارض ہو یا اُسکے قول امام — تو پھر کوئی صورت نہیں بیگمان

کہ تو چھوڑ دیوے حدیث نبی — نشانی جو ہے تیرے ایمان کی — تجھے چاہیئے بلکہ عالی مقام — کرے ترک اُسوقت قولِ امام

کہ ہرگز یہ جایز کسیکو نہیں — حدیث اور آیت کو چھوڑے کہیں — کرے گر کوئی ایسا گمراہ ہے — نہیں داخل دین اللہ ہے

وہ خارج ہوا دین اللہ سے — نصیب اوسکو دور ہی درگاہ سے

قال الشیخ ولی اللہ الدھلوی فی رسالۃ الوصیۃ والنصیحۃ

کہ دایما تفریعات فقہیہ را بر کتاب وسنت عرض کردن آنچہ موافق باشد درحیز قبول ودرون دا لا کالای بدرپیش خا ونداد ن امت را ہیچ وجہ از عرض مجتہدات ہر کتاب وسنت استغنا حاصل نیست وسخن متقشفہ فقہا را کہ تقلید عالمی را دستاویز ساختہ تتبع کتاب وسنت را ترک کردہ نشنیدن وبدیشان التفات نکردن وقربت خدا جستن از دوری اینہا

شیخ زمان عالم وپیشوا — ولی اللہ دہلوی نے لکھا — کتاب وصیت میں اپنے مومنین — نصیحت مری کر لو طرز نشین

مسائل جو فقہیہ ہوں تنکجو — کتاب اور سنت سے تم جانچ لو — موافق جو ہو نفس کے تم مان لو — مخالف کو مردود دل جان لو

کہ ہست کو ہرگز کسیطرح پیچ — نہیں چارہ اِس سے تنکو سر مپیچ — کتاب اور سنت پر اقوال گیر — کرے دائما پیش ہے یہی خیر

نہ سُن تو کبھی اُن فقیہوں کی بات — نہ اونکی طرف کرنا کچھ التفات — کہ حال اُن فقیہوں کا ہے واقعی — کہ تقلید ایک عالم دین کی

سدا دوست آویزا سکو بنا — نہیں نص پہ ہرگز نظر ڈالنا — کتاب اور سنت سے گردانہ رو — سخنہاے اغیار کی آرزو

ف

جو قرب خدا ہو تیری آرزو — کہ تقلید واجب نہیں یہ نہا — فقیہوں کی دو رہیے کر جستجو

ذرا غور کر یا نسے ای ہوشیار — کہ ظاہر روایات سے ہے یہی — کہ واجب ہے حکم خداوندی

ملے جبتک نص عمل واسپر
مخالف ہو نص کے گر مان لے
مخالف ہو یہ بھی نص کے اگر
نہیں پاتا اے مومن کا سگا
وسیلے سے اُنکے جو پہونچا نجے
اگر بے دلیل اور کا مان لے
یہی چاہیئے ہر مسلمان کو
عمل واسپہ کرتا ہے حیظ
صحابہ سے لے تین سو سال تک
یہی سب کا معمول تھا بر ملا
نہ ہر گز تھے وہ تابع یک امام
جو تھے نام تحقیق سے رکھتے عار
قیاسات کو اور لما مان کے
جو ہر قول کو اونکے دہ بیدلیل
سمجھتے رہے حق ہیں بے قال و قیل
مقلد ہو ہر گز دہ تقلید کو

بہٹک تو نہ ہر گز ادہر اور ادہر
جو ہو دے مخالف دے چھوڑ
تو اقبل ثالث پہ کر تو نظر
نہ کر قول اغیار کا اعتبار
نہ انکار اسمیں پھو نچتا تجھے
سمجھ واجب اُسپر عمل پھر کرے
یہی چاہیئے اہل ایمان کو
مخالف کوئی نص جو آئے نظر

ف

نہیں جانتے جب کوئی مسئلا
حدیث اور قرآن کے تابع مدام
مقلد بنے وہ تعصب شعار
خطا سر بسر وہ سمجھنے لگے
لگے ماننے حق نہ کی قال و قیل
حدیث اور قرآن کو بیدلیل
نہیں جانتے واجب اے مومنو

اور اسمیں نہ پاے اگر نیکنام
اسیطرح سے پھر کرانے امور
غرض حبتلک قول ایسا نہیں
کہ یہ دین ہے دین اللہ کا
کہ ایمان لایا نہیں پر ہے تو
نکل دین اللہ سے تو گیا
مخالف نہو جبکہ قول امام
کرے ترک نص پر عمل وہ کرے

کسی مفتی دین سے کرتے سوال
زمانہ گذر خیر کا جب گیا
تعصب سے بس ایکہی کا قیاس
حدیث نبی سے رکھا بھی کام
ملے اہل تحقیق بے شبہ و شک
سوا نص کے اقوال رکان دین

تو کرنا نظر سوے قول امام
نظر سوے قول امام دگر
کہ ہر گز ہو نص کے مخالف نہیں
پیمبر ہوئے اسمیں ہیں واسطا
کہا انکا لے مان بے گفتگو
شریک نبی اور کو کر دیا
حدیث اور قرآن کے تو دام
یہی اپنا معمول دائم رکھے

نہیں جانتے واجب اے مومنو
نہ لعین تخصیص کا تھا خیال
ہوا نام پیدا یہ تقلید کا
سمجھنے لگے حق وہ ناحق شناس
بنے ہان مگر سمجھے اپنے امام
زمان پیمبر سے اسدم تلک
بلا بینہ مانتے وہ نہیں

قال الشیخ ولی اللہ فی حجۃ اللہ البالغۃ اعلم ان الناس کانوا قبل المائۃ

الرابعۃ غیر مجتمعین علی التقلید الخالص لمذھب واحد بعینہ

کہا شاہ صنعا نے اے مومنو
کبھی اُس سے پوچھا کبھی اُس سے جا

تعصب کر دور دل سے سنو
کہا جسنے حق مان اُسکو لیا

کہ چوتھی صدی سے جو تھے پیشتر
تجسس میں راہ نبی کے مدام

نہ تقلید خالص رکھتے نظر
وہ ساعی تھے تقلید سے تھا نہ کام

قال الشیخ فی المحدث المذکور وقال الشیخ عزالدین بن عبدالسلام

لم یزل الناس یسئلون من اتفق من العلماء من غیر تقیید المذھب ولا انکار علی احد من السائلین الی ان ظھرت ھذہ المذاھب ومتعصبوھا من المقلدین فان احدھم یتبع امامہ مع بعد مذھبہ عن الادلۃ مقلدا فیما قال کانہ نبی ارسل وھذا نائی عن الحق وبعد عن الصواب لا یرضی بہ احد من اولی الالباب وقال الامام ابو شامۃ ینبغی لمن اشتغل فی الفقہ ان لا یقتصر علی مذھب امام ویعتقد صحۃ ما کان اقرب الی دلالۃ الکتاب والسنۃ المحکمۃ

کہا پھر کر وہ پیشوا و امام
بلا قید مذہب کے کرتے سوال

گئے لکھہ ہیں شیخ ابن عبدالسلام
اور اس سے نہ منکر تھے اہل کمال

ہمیشہ یہی سب کا معمول تھا
کسی مفتی دین سے مسئلا

سلف مین نہ انکار پایا گیا | تو اجماع سیر ہے گویا ہوا | یہانتک کہ ظاہر مذاہب ہوئے | وہ سب پیشوایان دین مر گئے
تو پیدا مقلد تعصب شعار | ہوئے ایکدین کو کہ جس نے چار | خدا جانے سمجھے ہین کیا یہ عوام | جو اُس حالمین ہین مطیع امام
کہ پاتے مخالف ہین را اہ سے امام | حدیث اور قرآن کے لے نکنام | نبی سمجھے گویا ہین اپنے امام | کہ لائے ہین حق سے آئین تمام
یہہ اعراض سے حق سے مردِ گرین | کبھی اس سے راضی نہون اہل دین | کہا شیخ بوشا نے سن جوان | جو ہو مشتغل فقہ کے درمیان
نہین ایک مذہب پہ جم جاوے | ذرا دلمین خوفِ خدا لاوے | وہ نہ میزان نص مین اُسے تول لے | پر کہہ کر یہ سودے ادین مول لے

قال الشیخ ولی اللہ الدھلوی فی عقد الجید قال الامام مجتہد العصر الشیخ عز الدین بن عبد السلام ومن العجائب ان الفقہاء المقلدین یقف احدہم علی ضعف ماخذ امامہ بحیث لا یجد لضعفہ مدفعا وھو مع ذلک یقلدہ فیہ ویترک من یشہد لہ الکتاب والسنۃ الی ان قال بل یتخیل لہ فی ظاہر الکتاب والسنۃ ویتاولھا بالتاویلات البعیدۃ الباطلۃ

یہ لکھتے ہین شیخ ابن عبد السلام | تعجب فقیہون سے ہے اتم | کہین دیکھتے ضعف قولِ امام | نہ کچھ کر سکے جسمین تائید کام | نہ تقلید ضعف سے مونہہ موڑ لے
یہ طرہ ہے تارک ہوئے کے ہین | نہ سانہ اسکے بھی ہین اوچھوڑتے | کہ شاہد حدیث و قرآن جسکے ہین | کیے جاتے تاویل مین بیخطر | نہ حق اور باطل مین کرتے نظر
بگاڑین یہ نص کو بنائین قیاس | نہ برعکس سکے کہ ہون حق شناس

قال الشیخ عبد الحق المحدث الدھلوی فی رسالتہ تحصیل التعرف فی معرفۃ الفقہ والتصوف لزوم اتباع المجتہدین والاقتداء بہ طریقتان فکان طریق المتقدمین انہم لا یرون التزام مذہب معین واتباع مجتہد واحد بل کان للمجتہدین العمل باجتہادہم وکان سبیل العوام ان یستفتوا الفقہاء ویرجعوا الیہم من غیر متابعۃ احد بعینہ قال الحافظ ابو محمد بن حزم الظاہری ما نعلم احدا فی زمان القرون الثلثۃ الذین ہم خیر القرون اخذ بقول احد بعینہ وانما حدث ذلک بعد تلک القرون من غیر انکار فحل محل الاجماع دلیلہم علی ذلک قولہ تعالی فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون ویقولون ان الناس مامورون بالعمل بالکتاب والسنۃ والاجماع والاقتداء بالعلماء فیما یفتون فاوجب التعیین والتخصیص والی ہذا الاشارۃ قول النبی صلے اللہ علیہ وسلم اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم والعلماء کلہم فی حکمہم وہذا القول اقرب الی الانصاف والعدل انتہے

رسالہ تصوف مین ہے شیخ کا | اوسی مین ہے تفصیل سے یہ کہا
کہ فرمان بر تیغ امامان دین | طریقے مین ہے اوسکی یہ مومنین | طریقہ سلف کا یہی تھا مگر | نہ تعیین مذہب تہی در نظر
جو تھے مجتہد اونمین کرتے عمل | قیاسون پہ اپنے سدا تھے تکل | اور اونمین جو ہوتے تھے اکثر عوام | فقیہون سے وہ پوچھتے تھے مدام
بلا قید مذہب کے حکم نہی | اطاعت کرتے کسی خاص کی | یہی ابن حزم آپ ہی لکھ گیا | قرونِ ثلثہ مین ہر گز نہ تھا
کوئی ایسا جسنے کیا اختیار | کسی خاص کا قول ہونا مدار | قرونِ ثلثہ گئے جب گذر | یہ تعیین تخصیص آئی نظر

اور اسمین جو نہیں متفق خاص عام ۔ ہوا اسپہ اجماع گویا تمام ۔ دلیل اُنکی آیت ہے قرآن کی ۔ کہ ہے ترجمہ جسکا یہ واقعی

تمھین جب نہ معلوم ہو مسئلا ۔ اوسے پوچھ لو مولویون سے جا ۔ مسلمان ہین ہاں مو اسباب کے ۔ کہ عامل ہون سنت کے آیات کے

اور اجماع امت کی وہ پیروی ۔ کرین عالمون اہل تحقیق کی ۔ یہی بات جب ہو چکی دین کی ۔ تو کیا وجہ تخصیص و تعیین کی

اشارہ نبی نے علیہ السلام ۔ کیا ہان اسیطرف ہے لا کلام ۔ صحابہ ہین میرے ستارے تمام ۔ میری طرف سے ہین مُدرّا نام

کسیکا جو انمین سے ہو جائیگا ۔ کوئی پیرو وہ راہ دین پائیگا ۔ ہوئے عالم اونکے ہین قائم مقام ۔ ہدایت ہین گمراہ کی لا کلام

یہی بات بیشک ہے طار نشین ۔ کہ ہے عدل و انصاف کے ہمقرین

وفی میزان الشعرانی کان الامام ابن عبد البر یقول لو بلغنا عن احد من الائمۃ انہ الزم اصحابہ بالتزام مذہب معین لاریری صحۃ خلافہ بل المنقول عنہم تقریرھم الناس علی العمل بفتوی بعضہم بعضا لانہم کلہم علی ھدی من ربھم

امام ابن عبد البر پیشوا ۔ یہہ فرماتے اکثر تھے صدر حبرا ۔ امامان دین سے نہ پہونچی خبر ۔ کہ لازم کیا ہو کسی شخص پر

کسی مذہب خاص کو ہان مگر ۔ تو اترتو الی یہ پہونچی خبر ۔ حضور امامان ارکان دین ۔ یہ تعین تخصیص تھی کچھ نہین

یہ اوسوقت مین تھی سبیل عوام ۔ ہر اک مجتہد کو سمجھتے امام ۔ کبھی اسکے فتوی پہ کرتے عمل ۔ کبھی اسکے فتوی پہ وہ تنجیل

نہین ہم سے منکر تھا کوئی امام ۔ ہوئے بلکہ سب متفق تھے تمام

قال حبیب اللہ الفاضل القندھاری فی مغتنم الحصول قال شیخ الفقہاء مولینا اکمل صاحب لعنایۃ فی تقریر الوصول من المعلوم انہ لا یشترط ان یکون المجتہد مذہب مدون وانہ لا یلزم احد ان یتمذہب بمذہب احد من الائمۃ بحیث یاخذ باقوالہ کلہا ویدع اقوال غیرہ کلہا کما قد منا ہ بابلغ من ھذا او من ھہنا قال القرافی فی العقد الاجماع علی ان من سئل فلہ ان یقلد من شاء من العلماء من غیر حجر واجمع الصحابۃ رضی اللہ عنہم علی ان من استفتی ابا بکر و عمر رضی اللہ عنہما وقلدھما فلہ ان یستفتی ابا ھریرۃ و معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما و غیرھما فمن ادعی رفع ھذین الاجماعین فعلیہ البیان اقول واعلم ان اجماع الصحابۃ لا یحمل النسخ باجماع اخر انتھی

کہ تقریر مین قدوہ صفیا ۔ ہے شیخ اکمل پیشوا نے لکھا ۔ کہ معلوم ہے اے سراپا شعور ۔ ہوئے مغتنم مین ہین ناقل سفور

کہ مذہب مدون ہوا اوسکا ہو ۔ نہین یہ بھی لازم کسی شخص کو ۔ نہین مجتہد کے لئے ہے ضرور ۔ کرے مذہب خاص کو اختیار

کل اقوال کا اُسکے عامل رہے ۔ سب اقوال کو غیر کے چھوڑ دے ۔ کسی مجتہد کے رکھے یہ شعار ۔ اسی جاسے قرافی نے یہ کہا

مسلمان یہ ملحوظ دائم رکھے ۔ عمل جسکے فتوی پہ چاہے کرے ۔ کہ اجماع اسپہ ہے قائم ہوا

کہ سن اتفاق صحابہ تمام ۔ ہم اسپہ قائم رہا ہے مدام ۔ نہین یہ کہ ہو معتقد ایک کا ۔ ہے دوسرے کا وہ منکر سند

وہ مستفتے ہو بوہریرہ سے اب ۔ معاذ جبل سے ہو فتوے طلب ۔ جو سائل ہو جاکر ابو بکر سے ۔ دیا ہو عمر سے ہے لازم اسے

جو ہو مدعی رفع اجماع کا ۔ دلیلون سے ثابت کرے یہ دعا ۔ نہین ایک کو کرلے اپنا امام ۔ اور اُس دوسرے سے رکھے کچھ کام

اور اسکو ہے تو جانتا ہو شعار ۔ کہ اجماع اصحاب ہے الاتبار

نہیں ناسخ اوسکا ہوا جماع غیر | کہ اجماع صحابہ ہے سب سے خیر | وقطع الموالع الانوار حاشیۃ درالمختار قال الملا عابد سندھی نقلا عن ابی المعالی وجوب تقلید مجتہد معین لا حجۃ علیہ لا من جھۃ الشریعۃ ولا من جھۃ العقل کما ذکرہ الشیخ ابن الھمام من الحنفیۃ فی فتح القدیر وفی کتاب المسمی بتحریر الوصول وبعدم وجوبہ صرح الشیخ ابن عبد السلام فی مختصر منتھی الوصول من المالکیۃ والمحقق عضد الدین من الشافعیۃ وذکر ابن امیر الحاج فی شرح التحریر ان القرون الماضیۃ من العلماء اجمعوا علی انہ لا یحل لحاکم ولا لمفت تقلید رجل واحد بحیث لا یحکم ولا یفتی فی شئ من الاحکام الا بقولہ انتھے

سنو ملا عابد جو تھے سندھ کے | وہ ہیں بو المعالی سے ناقل ہوئے

کہ تقلید واجب کسی خاص کی | نہیں ہے اگر ہو کوئی مدعی | نہیں اوسکے دعوے پہ کوئی دلیل | نہ شرعاً نہ عقلاً ہے مروجیل

یونہی لکھ گئے شیخ ابن الہمام | جو تھے پیرو ابو حنیفہ امام | وہ تحریر ہے اور فتح القدیر | کہ یہ جسمیں تقریر ہے لیدیر

وہی مالکی مقتدائے انام | کہ یعنے وہ شیخ ابن عبد السلام | بہ تصریح وتحقیق یہ مسئلا | کتاب اپنی ہے مختصر میں لکھا

وہ قاضی عضد جو کہ تھے شافعی | اونھوں نے بھی ہے اسکی تصریح کی | کتاب ایک جو شرح تحریر ہے | یہ شارح نے کی اُسمیں تقریر ہے

کہ پہلے زمانہ میں کان دین | نہیں حاکم دین کو ہے حلال | نہیں مفتی دین کو اسکا کمال

کہ ہوں وہ مقلد کسی خاص کے | ہیں اسکے مذہب قدیم جسے | نہیں حکم وفتوی وہ دین غیر پر | فقط اپنے مذہب ہاں بخطر

فی شرح التحریر قال السید بادشاہ فتح الشیخ المتفق علی علمہ وصلاحہ العلامۃ عز الدین بن عبد السلام فی فتاواہ لا یتعین علی العامی اذا قلد اماما فی مسئلۃ ان یقلدہ فی سائر المسائل لان الناس من لدن الصحابۃ الی الآن ظھر المذاھب یتساھلون من غیر نکیر

ہیں نا قل ہوئی سید بادشاہ | کتاب اپنی جنت آرامگاہ

کہ لکھتے ہیں شیخ ابن عبد السلام | فتاوی میں اپنی وہ عالی مقام | کسی مسئلہ میں جو عامی کوئی | کسی مجتہد کی کرے پیروی

وہ ہرگز نہ پابند اسکا رہے | کہ اوسکی ہی تقلید کرتا رہے | زمانہ سے لے جملہ اصحاب کے | یہانتک کہ پیدا مذاہب ہوئے

یہی سب کا معمول تھا بیگمان | جو ہوتی ضرورت کوئی درمیان | وہیں پوچھتے عالم اونسے | نہیں خاص ایک عالم دین سے

نہ تھا مذہب خاص سے اونکو کام | کہ ہر مجتہد کو سمجھتے امام | کیسو نہیں اونمیں انکار تھا | کہ تحقیق سے واں سروکار تھا

قال الفاضل القندھاری فی مغتنم الحصول وقد اطبقت القرون الفاضلۃ علی عدم القول بذلک بل لا یصح للعامی مذھب ولو تمذھب بہ لان المذھب انما یکون لمن لہ نوع نظر واستدلال ومعرفۃ باقوال الامام واحکامہ واما من لم یتاھل لذلک وقال انا حنفی او شافعی کان لغوا کقولہ انا فقیہ او نحوی انتھے

یہ خود صاحب مغتنم نے لکھا | سلف نے یہی اجماع سپر کیا | نہ عامی کا مذہب کوئی بالیقین

اُسے مفتی دین نے جو کہدیا | وہی اوسکا مذہب مقرر ہوا | کہ سُن اہل مذہب ہو وہ پرہنر | جو ہو بارہ علم سے بھرپور

امامون کے اقوال سے باخبر | اوسے اور حاصل ہو نوع نظر | اور اتنا بھی جو شخص واقف نہو | اور اسپر کہے شافعی آپکو

ویا بوحنیفہ کا پیرو کہے — ویا مالکی حنبلی ہی رہے — یہ ہو لغو بیشک ہے کار سفیہ — کہ گو یا کہا اُسنے ہوں میں فقیہ
ویا منطقی صرفی نحوی ہو میں — محدث ہوں میں اور صولی ہوں میں — اور حال آنکہ وہ جانتا کچھ نہیں — مگر صرف بیہودہ باتیں کہیں

قال الشیخ ابن الہمام ھل یقلد غیرہ فی غیرہ المختار نعم للقطع بانھم کانوا یستفتون مرۃ واحدا ومرۃ غیرہ
غیر ملتزمین مفتیا واحدا ولو التزم کابی حنیفۃ والشافعی قیل لا کمن لا یلتزم وھو الغالب علی الظن انتھے

گئے لکھے میں یہ شیخ ابن الہمام — محشی ہدایہ کے عالیمقام — کسینے کسی مسئلہ میں جو کی — کسی مذہب خاص کی پیروی
آیا اوسکو جائز ہے پھر غیر کی — کسی اور میں کرلے وہ پیروی — کرے ہاں یہی بات مختار ہے — نہیں اسمیں کچھ جائے انکار ہے
سلف میں یہی کام تھا بارہا — کبھی اس سے پوچھا کوئی مسئلہ — کبھی دوسرے سے کوئی دوسرا — نہ انکار اسمیں سلف کو تھا
نہ لازم پکڑتے تھے وہ ایک کو — کہ تھے اہل تحقیق و پاکیزہ خو — کسی مذہب خاص کو ہاں اگر — کرے لازم اپنے کوئی نفس پر
خلف کا ہے اسمیں ہوا اختلاف — بیان اسکو کرتا ہوں میں صاف صاف — کہا بعض نے ہے جائز اُسے — جو مذہب خاص ہی پر رہے
کسی نے کہا ہے نہ جائز اُسے — یہی ایک قرب ہے تحقیق سے

قال ابن امیر الحاج فی تحبیر شرح التحریر وھل یقلد غیرہ
ای من قلدہ اولا فی شئ فی غیرہ ای فی غیر ذلک الشئ کان یعمل اولا فی مسئلۃ بقول ابی حنیفۃ وثانیا فی اخری
بقول مجتھد اخر المختار نعم بما ذکرہ الآمدی وابن الحاجب للقطع بانھم ای المستفتین فی کل عصر من زمن الصحابۃ
وھلم جرا کانوا یستفتون مرۃ واحدا ومرۃ اخری غیر ملتزمین مفتیا واحدا او شاء وتکرر ولم ینکر والیضا فی
مقام اخر اذ لا واجب الا ما اوجبہ اللہ تعالی ورسولہ ولم یوجب اللہ ورسولہ علی احد ان یتمذھب بمذھب رجل
من الائمۃ فیقلدہ فی کل ما یاتی ویذر غیرہ

جو تحریر کی شرح تحبیر ہے — یہ شارح کی خود اسمیں تحریر ہے
کسی مسئلہ میں اگر پیروی — کسی نے کسی مجتہد کی جو کی — ایا ہے روا کرلے وہ پیروی — کسی دوسرے میں کسی غیر کی
کرو فرض جو ہو کوئی شافعی — کرے بوحنیفہ کی یہی پیروی — ایا اوسکو جائز ہے یا ناروا — ہے مختار جائز سبھوں نے لکھا
یونہیں کرگئے ذکر میں آدمی — اور وہ ابن حاجب جو تھے مالکی — روا کیوں نہو صاحب امتیاز — صحابہ سے لے تا زمان دراز
پیا پے یہی امر جاری رہا — کہ جب مسئلہ کوئی پیش آگیا — کسی مفتی دیں سے پوچھا اُسے — کبھی دوسرے کو کسی اور سے
نہیں اونکو پابندی کی تھی یہی — کہ تقلید کرتے کسی خاص کی — یہی دوسری جا میں ہے مرقوم — یہہ لکھتے ہیں تم یاد اسکو رکھو
کہ تقلید واجب کبھی نہیں — کہ واجب نہیں اُس سوا الیقین — جو واجب ہے ایزد ذوالجلال — ویا اوسکا پیغمبر نبک فعال
اور ایسا کسی پر نہ واجب کیا — خدا و نبی نے کہیں دو بتا — کرے مذہب خاص کو اختیار — کسی مجتہد کے کوئی نامدار
کل احکام پر اسکے عامل ہے — نہ ہرگز عمل غیر پر وہ کرے

قال مولانا عبد العلی بحر العلوم اللکھنوی فی شرح التحریر
اعلم انک قد علمت ان التکلیف من الشارع لیس الا بالعمل بفتوی مجتھد علی التخییر وتخصیص العمل بفتوی مجتھد
دون مجتھد تحکم لا یلتفت الیہ بل ھو تغییر لحکم الشارع من دون برھان وحجر رحمۃ اللہ الواسعۃ انتھی

یون ہی لکھ گئے فاضل لکھنوی | وہ بحر العلوم اعنے عبد العلی | کیا تو نے معلوم تحقیق کر | کہ تکلیف شارع سے اے باخبر
نہیں ہے مگر صرف اس امر کی | کسی مجتہد کی کرے پیروی | ہے مختار تو جسکی چاہے کرے | نہ پابند ہو ایک ہی کا رہے
کہ پابند ہو رہنا بس ایک کا | نہیں فرق کرنا بد و نیک کا | محکم ہے بے حجت و بینات | نہ ہرگز ہے یہ قابل التفات
سراسر ہوا بلکہ اذہی عقول | بدل دینا حکم خدا و رسول | اور انکار ہے رحمت حق سے صاف | کہ سن عالموں کا جو ہو اختلاف
وہ ہے رحمت واسعہ در تو | ہوا جبکہ پابند بے گفتگو | رہی واسطے تیرے رحمت کہاں | کہ شمول رحمت ہو تو بیگماں

فی القول السدید قال ابن الملا فروخ الحنفی المکی اعلم انہ لم یکلف اللہ تعالی احدا من عبادہ بان یکون حنفیا او شافعیا او حنبلیا بل وجب علیہم الایمان بما بعث بہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم | گئے لکھ ہیں یہ ابن ملا فروخ | جو تھے مفتی مکہ شیخ الشیوخ
کتاب اپنی میں جو ہی قول سدید | کہ تو جان لے اے سعید حمید | خدا نے کسیکو نہ تکلیف دی | کہ ہو مالکی شافعی حنبلی
و با پیرو ابو حنیفہ امام | مگر اسکی تکلیف دی لائے کام | کہ ایمان لائے پیمبر پہ تو | اور اوسپر کرلائے پیمبر میں جو

وفی عقد الفرید قال الملا حسن شرنبلالی الحنفی فیحصل مما ذکرناہ انہ لیس علی الانسان التزام مذہب معین وان یجوز العمل بما یخالف ما عمل علی مذہب مقلدا فیہا غیر ملتزم بہا مستجمعا لشروط المعتبرۃ فی ذالک | جو ملا حسن کی ہے عقد الفرید | اوسمیں یہ تحریر ہے اے سعید
کیا ذکر مینے ہے جو کچھ یہاں | یہی اس سخن کا ہر سو ایگماں | مسلمان کو لازم نہیں ہے یہاں | کرے مذہب خاص وہ اختیار
کسیکا کسی مسئلہ میں اگر | ہوا پیرو کوئی ہوائے نامور | اُسے جان لی ہے روا بیخلل | کرے وہ دوسرے مسئلہ پر عمل

قال الملا علی القاری الحنفی فی شرح عین العلم ومن المعلوم ان اللہ سبحانہ وتعالی ما کلف احدا من بکون حنفیا او شافعیا او مالکیا او حنبلیا بل کلفہم ان یعملوا بالسنۃ اذا کانوا علماء ویقلدوا اعالما انکانوا جہلاء
کہا ملا قاری نے فرخندہ پے | کسیکو نہ تکلیف دی حق نے ہے | کہ ہو حنبلی مالکی شافعی | کرے بو حنیفہ کی یا پیروی
مگر دی ہے تکلیف اللہ نے | حدیث اور قرآن کا عامل ہے | جو ہو عالم اور جو کہ عالم نہیں | محض جاہل و عامی مردود ہیں
کسی عالم دین سے حکم نبی | وہ پوچھے اوسکی کرے پیروی

قال جلال الدین السیوطی فی کتابہ الرد علی من اخلد الی الارض ھل ابا ح مالک واحمد والشافعی وابو حنیفۃ رحمہم اللہ تعالی قط لاحد تقلیدہم حاشا للہ منہم بل انہم نھوا عن ذالک ولم یفسح لاحد فیہ انتہی | رسالہ میں اپنے سیوطی نجبی | بہت کر کے تحقیق تحریر کی
ایا شافعی مالک نیکنام | و یا احمد و بو حنیفہ امام | مباح اپنی تقلید ہیں کر گئے | کسی پر جو وہ دین کے ارکان ہے
قسم ہے نہ اون نے کہا ہے کبھی | کسیکو کر و تم میری پیروی | کیا منع ہے بلکہ اس بات سے | کہ وہ ایسے کاموں سے راضی نہ تھے

قال شیخ الصوفیۃ محی الدین الاکبر بن العربی فی الفتوحات المکیۃ وصیۃ الذی اوصیک بہ ان کنت عالما الزام علیک ان تعمل بخلاف ما اعطاک اللہ دلیلا ویحرم علیک تقلید غیرک مع تمکنک من حصول الدلیل فان لم تکن فی ھذہ الدرجۃ وکنت مقلدا فایاک وان تلتزم مذہبا معینا بعینہ بل اعمل کما امرک اللہ وھو ان تسئل اھل الذکر

ان کنت لا تعلم واهل الذکر هم العلماء بالکتاب والسنة واطلب رفع الحرج عن نازلتك ما استطعت واسئل عن الرخصة فی ذلك حتی تجدها فان الله تعالی یقول ما جعل علیکم من حرج وان قال المفتی هذا حکم الله او حکم رسوله فی مسئلتك فخذ به وان قال لك هذا رأیی فلا تاخذ به وسل غیره انتهی

فتوحات مکیہ مین دیکھ لو — لکھا شیخ اکبر نے ہے مؤمنو — وصیت میری سُن لے اے باتمیز — کہ ہے اہل دین کے لیے خوب چیز

اگر تو ہو عالم سے تجھپر حرام — عمل کرنا اُس قول پر لاکلام — کہ ہووے خلاف اُسکے تیری دلیل — جو دی ہے خدا نے تجھے اے خلیل

کہ حاصل جو قدرت نظر کی ہوئی — حرام اب تو تقلید ہے غیر کی — اور اس درجہ تک جب نہ پہونچا ہو تو — رہ راست کی لیک ہو آرزو

نکر مذہب خاص تو اختیار — بچا اپکو اس سے اے دیندار — عمل تو کرے بلکہ اسطرح پر — خدا کا ہوا حکم جس طرح پر

کہ تو پوچھ لے صاحب ذکر کے — نہ معلوم ہو مسئلہ جب تجھے — وہ ہے صاحب ذکر پاکیزہ خو — حدیث اور قرآن سے واقف جو ہو

اور اپنا سے حرج رفع دائم کرے — حوادث مین تو جب نمٹک ہو سکے — سوال اہل دین سے کر اسانکا — کہ خصلت ہے کس امر مین دقتا

ہے اسکی کوشش مین نیکو نہاد — یہانتک کہ حاصل ہو تیری مراد — غرض ہے یہی جنتلک ہو سکے — طلب سہل ایسا کرتا رہے ؛

عمل کر زاجیسر نہو تجھ کو بار — کہ ہے اسطرح حکم پروردگار — کہ تیسر حرج ہے نہ لازم ہوا — کسی امر مین شکر لاؤ بجا

اور اسطرح جب مفتی دین کہے — کہ یہ حکم ہے اسمین اللہ سے — پیمبر سے یا اُسکے یہ حکم ہے — اُسے مان لے دل سے فرخندہ رے

اگر وہ کہے رائے یون ہے میری — نہین ماننا اُس سے ہو ناری — کسی اور سے پوچھ لینا اُسے — کہ ہے اسمین کیا حکم اللہ سے

اگر وہ بھی رائے اپنی ظاہر کرے — تو چھوڑ اُسکو پھر قیسے کہے — غرض جستجو مین رہے تو سدا — یہانتک کہ نفس سے کوئی دے بتا

وقال الشیخ جلال الدین السیوطی فی جزیل المواهب الانتقال من مذهب الی مذهب هو جائز

امام سیوطی نے صدر حبا — کما جزم به الرافعی و تبعه النواوی انتهی — جزیل المواہب مین اپنے لکھا

کہ گر اپنا مذہب کوئی چھوڑکر — کرے اختیار اور کا نامور — روا بے گمان ہے نہین کچھ کلام — کہ تھے اہل حق سے وہ چار امام

اسی کا یقین کر گئے رافعی — قال مولانا بحر العلوم عبد العلی فی شرح مسلم الثبوت لو وجد روایة صحیحة من مجتهد آخر یجوز العمل بها الا تری ان المتاخرین افتوا بتجلیف الشهود اقامة له مقام التزکیة علی مذهب ابن ابی لیلی انتهی

امام نواوی بھی حق کے ولی — وہ بحر العلوم اعنی عبد العلی — بڑے جو کہ تھے فاضل لکھنوی — یہ شرح مسلم مین ہین لکھ گئے

کسی مجتہد کی کہ ہو وہ صحیح — مخالف ہو مذہب کے اُسکے صریح — عمل اُسپہ کرنا ہے بیشک روا — کسیکو جو ایسی روایت ملے

کہ مذہب پہ ابن ابی لیلی کے — کھلا نا قسم سب روا کر گئے — گواہون کو اے مؤمن باخدا — خلف کو نہین تو ہے کیا دیکھتا

والیضا فی شرح مسلم الثبوت وقیل لا یجب الاستمرار ویصح الانتقال وهو الحق الذی ینبغی ان یؤمن به یعتقد به ولکن ینبغی ان لا یکون الانتقال للتلهی فان التلهی حرام فی التمذهب کان او فی غیره اذ لا واجب لذاته اوجبه الله تعالی والحکم له ولم یوجب الله علی احد ان یتمذهب

بمذهب جل من الائمة فایجابه تشریع جدید انتهی

کہ لازم کرے گر کوئی نفس پر — کسی مذہب خاص کو پیروی کا
کسی نے کہا ہاں یہی چاہیے — جو مذہب خاص ہی پر رہے
روا انتقال اسکو ہے بیخطر — کرے ایک مذہب سے سوے دگر
اسی قول پر وہ رکھے اعتقاد — اور ایمان لائے مبارک نہاد
اور ایسا خدا نے نہ واجب کیا — کسی پر کرے پیروی وہ سدا
بنائی مگر ہے یہ شرع جدید — تعصب سے بے شبہ مرد سعید

اسی شرح میں پھر یہ تحریر ہے — یہ پاکیزہ شارح کی تقریر ہے
آیا ہے یہ واجب جادہ رہے — عمل اپنے مذہب پہ دائم کرے
ولے اہل تحقیق نے یہ کہا — نہ واجب ہے اسپر رہے وہ جما
یہی قول ثانی سزاوار ہے — کہ جو شخص مومن ہے دیندار ہے
کہ واجب نہیں جز خدائے کریم — کسی غیر کا حکم مرد سلیم
کسی مذہب خاص کی ہم نفس — تو تقلید واجب ہوئی کیسی بس

ایضا قال فی شرح التحریر واما المجتهد فمن اتبعوهم باحسان فکلهم سواء فی صلوح التقلید لهم فان وصل فتوی سفیان بن عیینة او مالک بن بنار یجوز الاخذ به کما یجوز الاخذ بفتوی الائمة الاربعة الا انهم یقع عن الائمة الاخرین نقل صحیح الا اقل القلیل ولذا منع من منع من التقلید لایاهم فان وجد نقل صحیح منهم فی مسئلة فالعمل به والعمل بفتوی الائمة الاربعة سواء انتهی

کہ چاہے اور انکے سوا سب امام — برابر تھے وہ مقتدائے انام
کوئی پاوے فتوی جو سفیان کا — ویا مالک اہل عرفان کا
مگر چونکہ چاروں کے اعیار کے — صحیح اب اقوال باقی رہے
کیا منع ہے انکی تقلید سے — سبب وہ نہ کیا ہے جو مانع ہوئے
کیا کرتے ہرگز تعصب نہ تھا — مقلد تھے کل مجتہد کے سدا
کہ چاہے عمل انکے فتوے پہ کر — ویا چاروں کے قول پر نامور

وہی شرح تحریر میں لکھ گئے — اور اس مسئلہ میں محقق ہوئے
کرے جسکی تقلید چاہے کوئی — نہ تعیین و تخصیص واجب ہوئی
کرے انکے فتوے پہ وہ بیخطر — عمل جیسے چاروں کے اقوال پر
رہے ہاں ہیں باقی قول اقلیل — اسیواسطے بعض نے اے خلیل
کہ بیشک سلف میں یہی تھا تھی — کہ چاروں کے غیروں کی بھی پیروی
صحیح اب جو فتوی ملے غیر کا — برابر ہے یہ یاد رکھنا ذرا

قال الشیخ عبد الحق الدهلوی فی رسالته تحصیل التعرف فی معرفة الفقه والتصوف نقل عن الخانیة فی مسئلة تعلیق الطلاق بالتزوج انه قال اصحابنا رحمهم الله تعالی ان صاحب الحادثة اذا استفتی عدلا من اهل التقوی فافتی ببطلان الیمین وسعه ان یاخذ بفتواه ویمسك المراة فان تزوج اخری بعدها وقد حلف بطلاق کل امراة تزوجها فاستفتی فقیها اخر مثله فافتاه بصحة الیمین ووقوع الطلاق المضاف الیه بالتزوج فانه یمسك الاولی ویفارق الثانیة وهذا کله دلیل علی انه یجوز الرجوع من فقیه الی فقیه وان یکون الشخص حنفی المذهب فی مسئلة وشافعی المذهب فی غیرها فاخری ولا یجب تقلید اماما معینا انتهی

رسالہ میں اپنے لکھا شیخ نے — ہوا یوں ہی منقول خانیہ سے
جو اسطرح کہا ئی کسی قسم — کہ جس پر سے اپنا کریں عہد ہم
کسی مفتی دین سے یہ اجرا — کیا جاکر اظہار و سائل ہوا
دیا اسکو مفتی نے فتوی وہیں — طلاق اسپہ واقع ہوئی یا نہیں

کہ مذہب کے میرے بزرگان دین — یہی کہہ گئے ہیں سبھی مومنین
ہوا سر طلاق اور وہ کد خدا — کسی زن سے بعد از قسم ہو گیا
طلاق اسپہ واقع ہوئی یا نہیں — بتا دیجئے حکم دین مبین
تو فتوے پہ کرلے عمل اسکے بس — کرے عورت اپنی کو وہم نفس

نکاح اب کیا دوسرے سے اگر | قسم پہلی ابتک ہے مدنظر | ولے پوچھا یہ اور سے مسئلا | نہ پہلے سے ترا سنے فتوی دیا
طلاق اُسپہ واقع ہے بیشک ہوئی | تو سائل کو اب چاہئے ہے یہی | زن اولین پاس اپنے رکھو | اور اُس دوسری کو جدا وہ کرے
سلف کے پس اقول اسپر ہیں دال | کہ جائز ہے اے مرد صاحب کمال | رجوع اک سے سوئے فقیہ دگر | اور احناف سے جو ہو فرخ سیر
مقولہ شیخ ۱۲
کرے مذہب شافعی اختیار | وہ ہو پیرو مالک نامدار | اور اُسپر نہ تقلید واجب ہوئی | دلیلوں سے ہرگز کسی خاص کر

مکتوب شانزدہم مرزا مظہر جانجانان در عمل بحدیث کہ در کتاب مقامات مظہریہ مرقوم ست + پرسیدہ بودند کہ در مسئلہ عمل بحدیث و انتقال از مذہبے بمذہبے چہ می فرمایند مخدوما در عمل بحدیث شیخ محدث مدنی رسالہ رحمہ اللہ نوشتہ ملخص آن بفارسی محرر می شود قال اللہ تعالیٰ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوٰاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ حدیث صحیح ست روایت کردہ است آنرا ابو القاسم ابن اسمٰعیل بن فضل اصفہانی در کتاب الحجۃ وذکر کردہ در روضۃ العلماء کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ فرمودہ اند اذا تر کوا قولی بخبر الرسول صلی اللہ علیہ وسلم وقول الصحابۃ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ وقول مشہور ست ازان امام کہ فرمودہ کہ اذا صح الحدیث فھو مذھبی پس کسیکہ مہارتے در فن حدیث دارد و ناسخ از منسوخ و قوی از ضعیف می شناسد اگر بحدیثے ثابت عمل نماید از مذہب امام برنے آید چرا کہ قول امام اذا ثبت الحدیث الخ نص ست درین باب اگر با وجود اطلاع بر حدیث ثابت عمل نہ کند این قول امام را ترکوا قولی بخبر الرسول صلعم الخ خلاف کردہ باشد و مخفی نیست کہ ہیچ یکے از علماء راست جمیع حدیث را احاطہ نکردہ است چنانچہ قول امام اترکوا قولی الخ نص ست بر آن کہ جمیع احادیث بامام نرسیدہ بلکہ بعض ازانہا فوت شدہ و چرا فوت نشود کہ مثل خلفاء راشدین کہ اعلم اہل امت و ملازم صحبت جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم بودند بعض احادیث ازیشان نیز فوت شدہ و مے داند یعنی را ہر کہ معرفتے بفن حدیث دارد و ظاہر ست کہ بر افراد امت اتباع پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم واجب ست و اتباع ہیچ یکے ازین ائمہ واجب نیست و اہل امت مختار اند مذہب ہر کہ از مجتہدین خواہند اختیار نمایند و ہر کہ مے گوید عمل بحدیث از مذہب امام برمے آرد اگر برہانے برین دعوی دارد بیارد و اما انتقال از مذہبے بمذہبے ازین مذاہب مشہورہ تفسیری خواہد امام سیوطی رسالہ مسمّٰی بتذیل المواہب فی انتقال المذاہب تالیف کردہ خلاصۂ آن اینست کہ انتقال از مذہبے بمذہبے جائز ست و جزم کردہ بان امام رافعی و در پے او امام نووی و در روضہ گفتہ کہ بعد تدوین مذاہب آیا جائز ست مقلد را کہ انتقال از مذہبے بمذہبے بکند گوئیم کہ لازم ست ہر مقلد را کہ طلب علم بر احوال ہر دو مجتہد نماید چون غالب شد ظن او کہ طرف ثانی اعلم ست جائز ست او را بلکہ واجب و اگر مخیر کنیم نیز جائز انتہی و مر مقلد را حالات اند و حصر عقل از چہار حال خالی نہ چرا کہ مقلد یا عامی ست یا عالم و این ہر دو را باعث بر انتقال یا غرض دینی ست یا دنیوی پس اگر عامی و عاری ست از معرفت فقہ و از مذہب خود جز اسم نمی داند و از انتقال ارادہ حصول مال یا جاہ کردہ پس امر او اخف ست کہ بحقیقت انتقال او استہزاء ست و اگر عالم فقیہ بود و برائے

دنیا انتقال کند پس امر او اشد ست زیرا که ملاعبت بمذہب می کند برائے غرض دنیوی یعنی غیر جائز ست واگر در مذہب خود تفقہ ست و باعث انتقال نے سبب دینی ست و مذہب دیگرے نزد او ترجیح یافتہ بقوت ادلہ پس بریں چنین کس انتقال واجب است و بروایتے جائز و اگر عاری از تفقہ است و در مذہب خود بتفقہ مشتغل شدہ و جاہل ماندہ و مذہب غیر را بر خود سہل و سریع الادراک دانستہ و او را تفقہ درین مرجوست بریں چنین کس نیز انتقال واجب ست زیرا کہ تفقہ در مذہبے بہتر ست از جہل در جمیع مذاہب کہ غالبًا عبادت جاہل درست نمی شود و اگر انتقال را ہیچ سببی دینی یا دنیوی نیست بلکہ از ہر دو مذہب قصد مجرد عمل بود پس جائز ست عامی را و ممنوع ست مرفقیہ را زیرا کہ او در مدتے فقہ این مذہب حاصل کرد چون بمذہب دیگر انتقال کند عمر دیگر باید برائے تفقہ دراں مذہب و از عمل کہ مقصود ست باز ماند پس اولا ترک انتقال اولی ست و آنچہ می گویند کہ اگر غیر حنفی بمذہب حنفی انتقال کند جائز ست و عکس آن جائز نے محض تحکم و تعصب ست و دلیلے ندارد زیرا کہ ائمہ کلہم رحمہ اللہ در حقیقت برابر اند و اگر در تقدیم مذہب حنفی یا در مذہب دیگرے بر مذہبے بعضے از آیۃ و حدیث وارد بودے تقلید آن مذہب بر ہر فرد امت واجب بودے و تقلید دیگر جائز نبودے و اینمعنی خلاف اجماع ست و صاحب جامع الفتاوی کہ حنفی مذہب ست گفتہ کہ جائز ست مرد را یا زن را انتقال از مذہب شافعی بمذہب حنفی و عکس آن اما باید کہ بکلیت مذہب اختیار کند نہ در بعض مسائل بسیار کس از سلف و خلف انتقال نمودہ اند اگر جائز نبودے نکردندے و ہر کہ بر خلاف آن گوید

قول بدلیل ست و نامعقول و غیر مقبول والسلام علی من اتبع الھدی

ف

یہ مکتوب تھا چونکہ ازبس بڑا	سمجھتے ہین فارس کی اکثر زبان	نہین ترجمہ مینے اسکا کیا
کہ ہے فارسی اہل ہندوستان	سمجھنا نہ دشوار ہے زینہار	اور اس جا پہ منظور ہے اختصار
	کیا ترجمہ مینے جو بعض جا	
	زیادہ نہ وہ چند سطر و سی تھا	

مولوی شاہ نعیم اللہ بہرائچی در معمولات مظہریہ کہ در احوال شیخ مظہر جانجانان علیہ الرحمہ تالیف کردہ می نویسند معمول چنین بود کہ صلوات خمسہ را در اوقات مخصوصہ و مستجاد ادا می نمود و در رعایت اعتدال رکوع و سجود و قیام و قعود و قومہ و جلسہ بجا می آورد و می فرمودند کہ شریعت عبارت ازینہمین اعتدال و اقتصاد ست و دست را برابر سینہ می بستند و می فرمودند کہ این روایت ارجح ست از روایات زیر ناف اگر کسے گوید کہ در ینصورت خلاف حنفیت بلکہ انتقال از مذہب بمذہب لازم می آید گوئیم بموجب قول ابی حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ اذا ثبت الحدیث فھو مذہبی از انتقال در مسئلہ جزئی خلاف مذہب لازم نمی آید بلکہ موافقت در موافقت ست انتہی

کتاب اپنی مین شاہ بہرائچی	یہ لکھتے ہین عادات سے پیر کی	کہ معمول تھا حضرت میرزا	نماز اچھے وقتون مین کوتے ادا
بتعدیل کرتے رکوع و سجود	وہ قومہ وہ جلسہ قیام و قعود	ہمیشہ تھے فرماتے وہ پاکباز	شریعت ہے تعدیل ہی سمراد
وہ ہاتھ اپنا سینہ پہ رکھتے تھے	نمازون مین کہتے وہ عالی مقام	کہ ترجیح ہے اس روایت کو صاف	بلاشبہ اُسپر جو ہے زیر ناف
کہے گر کوئی یہ تو جائز نہین	خلاف اپنے مذہب کے ہرگز یقین	جواب اُسکو دونگا نہین ہے خلاف	کہ خود کہہ گئے بوحنیفہ ہین صاف

کذا فی ہے پاس در رعایت سلف + سلف جو دری ہوئی زیر ناف +

کہ ثابت جو ہووے حدیث نبی	وہی میرا مذہب ہے اے متقی	جو جزئی مسائل مین ہو انتقال	خلاف اسکو لازم نہین با کمال
پس اک مسئلہ پر جو ہو دو قوی	حدیثون سے تائید جسکی ہوئی	کرے گر عمل کوئی ہوگا مصیب	بقول امام اے حبیب لبیب

شاہ غلام علی صاحب دہلوی در مقامات مظہریہ کہ در احوال پیر خود یعنی میرزا مظہر جانجانان تالیف کردہ اند میفرمایند کہ حضرت میرزا صاحب میفرمودند کہ علم مسائل ضروریہ خواندن یا در صحبت علماء باستماع آموختن بجہت صحت عمل لازم ست و ہم می فرمودند کہ علم حدیث جامع تفسیر و فقہ و دقائق سلوک ست از برکات این علم نور ایمان می افزاید و توفیق عمل نیک و اخلاق حسن پیدا می شود عجب ست کہ حدیث صحیح غیر منسوخ کہ محدثین بیان آن نمودہ اند و احوال رواۃ آن معلوم ست و بچند واسطہ میرسد بہ نبی معصوم کہ خطا را بر آن راہ نیست بعمل نمی آرند و روایت فقہ کہ ناقل آن قضاۃ و مفتیان اند و احوال ضبط و عدل آنہا معلوم نیست و بزیادت ازدہ واسطہ می رسد بمجتہد کہ خطا و صواب از شان ہا وست معمول گردیدہ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا الخ

بنا بر غلام علی دہلوی	کئے لکھ جو عادات ہین پیر کی	یہ بعض انکی عادات سے ہے لکھا	کہ فرماتے اکثر تھے وہ پیشوا
ضروری مسائل جو ہین دین کے	اُسے عالمون نیک آئین سے	پڑھو یا کہ صحبت مین انکی رہو	جو صحت عمل کی ہے حاصل کرو
سنو ہان کہ علم حدیث نبی	پڑھو ہے یہ تفسیر قرآن کی	مسائل بھی فقہیہ ہین اسمین سب	ہو سالک اسی سے دقائق طلب
یہی نور ایمان دلمین بھرے	یہی حسن اخلاق پیدا کرے	تعجب مجھے اُسنے ہے سخت تر	جو ہین ڈوبے تقلید مین سر بسر
اور اقوال و افعال خیر الانام	حدیث پیمبر علیہ السلام	صحیح و قوی غیر منسوخ کو	کہ جسکا بیان عالمان نکو
کتابون مین تفصیل سے کر گئے	ثقہ جسکے راوی ہین یکسر ہوئے	کئی واسطون سے پیمبر تلک	پہونچتی ہے صحت سے بے شبہ شک
پیمبر بھی ایسے کہ بے اشتباہ	نہ اُن تک خطا نے کبھی پائی راہ	نہ مانین نہ اسپر کرین وہ عمل	مجھے دے پناہ ایزد عزوجل
کرین پیروی کسکی طرہ سنو	روایت جو پہونچی فقیہون سے ہو	کہ ناقل ہوے جسکے ہین مفتیان	وہ قاضیان جہان اور نشان
نہ معلوم کچھ ہے کہ کیسے تھے وُہ	ثقہ تھے وہ یا ایسے ویسے تھے وُہ	پہونچی روایت ہے یہ اُن تلک	کہ تھی شان ہے جسکے بے شبہ شک
صواب و خطا وہ نہ معصوم تھے	پیمبر کے ہر طرح محکوم تھے	عمل اُسپہ کرتے مقلد ہین سب	نہین قول معصوم پر ہے غضب
	گنا ہو نسے میرے خدا درگذر	خطا اور عصیان سب عفو کر	

وہم در آن کتاب ست و نیز میفرمودند طریق ورع و تقوی پیش گیر و متابعت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم بجان پذیر احوال خود بر کتاب و سنت عرض نما اگر موافق ست شایان قبول انگار و اگر مخالف ست مردود پندار بالتزام عقیدۂ اہل سنت و جماعت حدیث و فقہ آموزد در صحبت علما ثواب اُخروی اندوزد و در عمل بر حدیث مواظبت کن اگر می توانی والا گاہے بعمل آر تا از نور آن محروم نمانی عمل بہ نیت اتباع حبیب خدا یا بمحض رضائے مولی اختیار کن و دل از اغراض ہر دو جہان بیزار کن

کبھی یون تھے فرماتے وہ ہاے	کہ کر تو ورع و تقوی کو اختیار	دل و جان سے کر پیروی نبی	جو کچھ کیف و حالات ہو وہ مین تیری
کتاب اور سنت پہ تو پیش کر	موافق مخالف پہ کر تو نظر	موافق جو ہو اُسکو کر لے قبول	مخالف کو مردود لے ذی عقول

عقیدہ پہ سنت جماعت کے تو — حدیث اور کر فقہ کی جستجو — پڑھے خوب تو عالم دین سے — اور انکی ہی صحبت مین حاصل کرے

ثواب و سعادات تو اخروی — پیمبر کی دائم کرے پیروی — عمل پھر حدیث نبی پر کرے — سدا نور سے اُسکے دل کو بھرے

سدا گر نہ تجھ سے عمل ہو سکے — حدیثون پہ وقتاً فوقتاً کرے — جو یہ بھی نہو نور ایمان کہان — نہ محروم کر آپ کو نوجوان

عمل کر حدیثون پہ مرد خدا — یہ نیت مگر دل مین رکھنا سدا — کہ ہے پیروی نبی ہی ہمی — محض یا برائے رضائے خدا

غرض اور دلمین نہ رکھ تو کبھی — قال القاضی ثناؤ اللہ الفانی فتی فی رسالۃ العمل — بجز اتباع خدا و نبی

بالحدیث و من تعصب بواحد بعینہ من الائمۃ دون الباقین کالرافضی والناصبی والخارجی فھذہ طریق اھل البدع والاھواء الذین ثبت بالکتاب والسنۃ والاجماع انھم مذمومون خارجون عن الشریعۃ انتھے +

گئے لکھ رسالہ مین قاضی ثنا — جو پیرو کسی مذہب خاص کا — تعصب سے مذہب اپنے جما — نہین اور اماموں کی وہ مانتا

نہین مانتے جیسے حق رافضی — ویا جیسے ہین ناصبی خارجی — طریقہ نہین ہے یہ دیندار کا

حدیث اور قرآن و اجماع سے — ہوا جسمے ثابت ہون لکھتا اُسے — کہ یہ لوگ مبتلے ہین حق سے پھرے

ف

تو ثابت اب نقل اقوال سے — سلف اس سے انکار کرتے رہے — تجھے چاہیئے ہے یہی نیکنام

وہ ارکان دین اس سے راضی تھے — کرے جسکی جی چاہے تو اقتدا — روا ہے عمل اسکے مذہب پہ کر

سمجھ اپنا لے بسکو تو پیشوا — حدیث اور قرآن فرخندہ پے — ہو النص کا بالذات پیرو ہے تو

کہ مرجع بھولنکا تو بس ایک ہے — اُسی پر عمل کرنا عالی مقام — خطا اُن مین کب ہے صواب انمین کب

کہ کک کا موافق ہے نص کے کلام — قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

نبی سے کہا حق نے اے مؤمنو — اطاعت کرو میری شام و سحر — کہ اس سے ہو راضی رہیگا خدا

کہ الفت خدا کی ہو رکھتے اگر — نہ جبتک وہ میری کرے پیروی — یونہین صاحب مشکوٰۃ نے بھی لکھا

کہ تم مین سے مؤمن نہ ہووے کوئی — ویا قول اصحاب مقبول رب — میرے قول کو چھوڑنا لاکلام

حدیث نبی تمکو ملجائے جب — وہ مذہب میرا ہے تو اُسپر چلے — کرے گر حدیثون پر اب جو عمل

حدیث صحیح نبی جب ملے — نہ ہوگا وہ ہرگز سزائے ملام — مگر ہان جو پائے حدیث صحیح

کہ مشعر اُسی کو کہے قول امام — کہ نا نہین اُسنے قول امام — ہے ظاہر بھلا کچھ تو مخفی نہین

وہ مذہب سے خارج ہوا لاکلام — حدیثین ہون مؤمن جسکو معلوم سب — حدیثین نہ ہون کسیکو تمام

نہ ایسا ہوا اور ہووے گا کب — تو ہم پیرؤون کو یہ فرماتے کب — حدیث اثر تمکو ملجائے جب

حدیثین ہون گر تمکو سب — جو تھے عالم باعمل باخدا — کوئی بات حق جو ہو اور خطا

گئے لکھ رسالہ مین قاضی ثنا — یہ ہے شیوۂ اہل بدع و ہوا — پس اب چاہیئے اسکی کر جستجو

جو پیرو کسی مذہب خاص کا — نکل دین اللہ سے ہین گئے — صواب خطا سے مرکب ہین سب

نہین مانتے جیسے حق رافضی — کہ تقلید شخصی نہ لازم تجھے — کہ تم اپنی امت کو کہہ دیجیو

حدیث اور قرآن و اجماع سے — کہ جتنے بزرگان دین ہین تمام — نبی نے بھی امت سے فرما دیا

ہوا جسمے ثابت ہون لکھتا اُسے — ویا اُسکے مذہب پہ کر بے خطر — کہ ہے بوحنیفہؒ نے فرما دیا

تو ثابت اب نقل اقوال سے — پس اب چاہیئے اسکی کر جستجو — ہے مشہور یہ اور قول امام

وہ ارکان دین اس سے راضی تھے — صواب خطا سے مرکب ہین سب — نہ جائیگا مذہب سے اپنے نکل

سمجھ اپنا لے بسکو تو پیشوا — کہ تم اپنی امت کو کہہ دیجیو — اور اُسپر نہ عامل ہو مرد قبیح

کہ مرجع بھولنکا تو بس ایک ہے — نبی نے بھی امت سے فرما دیا — کہ کوئی اماموں سے اے مؤمنین

کہ کک کا موافق ہے نص کے کلام — کہ ہے بوحنیفہؒ نے فرما دیا — اسی پر تو ہے دال قول امام

نبی سے کہا حق نے اے مؤمنو — ہے مشہور یہ اور قول امام — وہین چھوڑ دو میرے قولون کو سب

کہ تم مین سے مؤمن نہ ہووے کوئی — نہ جائیگا مذہب سے اپنے نکل

حدیث نبی تمکو ملجائے جب — اور اُسپر نہ عامل ہو مرد قبیح

حدیث صحیح نبی جب ملے — کہ اُسپر نہ عامل ہو مرد قبیح

کہ مشعر اُسی کو کہے قول امام — کہ اُسپر نہ عامل ہو مرد قبیح

وہ مذہب سے خارج ہوا لاکلام — کہ اُسپر نہ عامل ہو مرد قبیح

نہ ایسا ہوا اور ہووے گا کب — کہ اُسپر نہ عامل ہو مرد قبیح

حدیثین ہون گر تمکو سب — کہ اُسپر نہ عامل ہو مرد قبیح

بھلا کیون نہو جب صحابہ تمام — جو رہتے حضور پیمبر مدام — خصوصاً وہ چارون کہ تھے راشدین — خدا شین تمام اُنکو یہ یقین نہین

میری بات کو وہ کریگا یقین — حدیثون سے واقف جو ہو مرد دین — پس اب تم سنو پیروی نبی — ہر افراد امت پہ واجب ہوئی

کسی مجتہد کی مگر پیروی — کسی پر نہ ہرگز ہے واجب ہوئی — کرو جسکے مذہب پہ چاہو عمل — نہین اس سے تقلید مین کچھ خلل

کسیکو جو دعوی ہو اس بات کا — عمل ہے حدیثون پہ ہان نارو — اگر اُسکے دعوے پہ ہو کچھ دلیل — کرے پیش مذہب کا بنکر وکیل

خدا و نبی نے ہے جو کچھ کہا — وہ البتہ واجب ہے لا تو بجا — بھلا اسطرح غیر کے حکم کو — سمجھ لیگا واجب جو مرد نکو

تو ٹھیرا یا اب تو نے شارع نیا — کہ واجب ہے حکم اُسکا مثل خدا — وہین مبتلا شرک مین ہو گیا — بزرگون نے تصریح سے ہے لکھا

جناب شاہ عبد العزیز دہلوی در تفسیر فتح العزیز بعد تفسیر آیۂ فَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ میفرمایند در اینجا باید دانست چنانچہ عبادت غیر خدا شرک و کفر ست اطاعت غیر او تعالیٰ بالاستقلال کفر ست و معنی اطاعت غیر خدا بالاستقلال آنست کہ او را مبلغ احکام ندانستہ ربقۂ تقلید او در گردن اندازد و تقلید او را لازم شمارد و باوجود ظہور مخالفت حکم او باحکم خدا تعالے دست از اتباع او برندارد و این ہم نوعیست از اتخاذ انداد کہ در آیۂ کریمہ اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ والمسیح بن مریم نکوہش آن فرمودہ

یہ تفسیر مین شاہ عبد العزیز — بیان کرتے ہین سُن لے والا تمیز — عبادت جو ہو غیر اللہ کی — وہ ہی مطلقاً شرک سُن لے سہی

اطاعت بھی غیر و نکی حق کے سوا — جو ہو مستقلاً ہے کفر اے فتا — اطاعت کہ ہو مستقل غیر کی — جسے شرک کہتے ہین ہے وہ یہی

سمجھ کہ نہ اُس غیر کو واسطا — کرے اُسکی فرمانبری تو سدا — وہ تقلید کا پٹہ گردن مین ڈال — کرے لازم اپنے پر اُسکو خیال

اور اُسوقت مین بھی جو حکم اُسکا ہو — مخالف خدا کے نہ تم چھوڑ دو — کرو پیروی بلکہ تم شاد ہو — خدا کی اطاعت سے آزاد ہو

مگر داخل اُن مشرکون مین ہوئے — بلاشبہ اُن مگرہون مین ہوگے — اس آیت مین جنکی برائی بیان — کیا حق نے مین ہون مترجم یہان

کہ درویش اور عالمون کو خدا — بنائے ہین لوگون نے حق کے سوا — بنایا مسیح ابن مریم کو بھی — خدا دوسرا اور نہ سمجھے نبی

اعتراض مبتدعین بر موحدین وجواب آن

اگر تو کہے سُنئے حضرت ذرا — کہ حکم نبی کو بھی واجب کہا — یہان جب نہ لازم کیا شرک کو — ہوئے کس طرح پھر مرے عیب جو

کہون تجھ سے اے مرد خیر رائے — کہ قول پیمبر ہے وحی خدائے — نبی نے نہ اپنی طرف سے کہا — وما ینطق ہے قرآن مین لکھا

نہ معصوم ہے مجتہد کو کہا — کہ صادر ہین اُنسے صواب و خطا — پیمبر سے غیرو نکو نسبت ہے کیا — سمجھ لے اگر کچھ ہے فہم و ذکا

فضیلت ہے قول پیمبر کو جان — قیاس اُسکا ہوے مخالف جہان — ولے ہے تعجب مجھے سر بسر — کہ یہ دین فروشان پرخاش خر

فضیلت تو کیا دین ہی جانتے — حدیث نبی کو نہین مانتے — جو یہ دیکھ لیوین کوئی مسئلا — وہ اُس لین مُنیہ مین ہے یہ لکھا

یا ایسی ویسی کتابون مین ہے — نہ قرآنمین نے حدیثون مین ہے — نہ پھر اُسکی تحقیق کرتے کہین — کہا بو حنیفہ نے ہے یا نہین

اُسے مثل وحی خدا جانکر — اطاعت کرین دل سے شام و سحر — نہین بلکہ وحی خدا چھوڑکر — پیمبر کے کہنے سے مونہہ موڑکر

نام کتاب ۱۲

کرین صاحب مسئلہ کی پیروی — ہو دعوی کہ ہم ہین محب نبی — کہے گر کوئی کیون نہ مانے حدیث — تو کہتا ہے کیا خوب مرد حنیف

مقلد جو ہین بو حنیفہ کا ہون — کہا غیر کا کسطرح مان لون — مقابل مین اُنکے کسیکا کہا — نہین مانتا مین نہین مانتا

کہا بو حنیفہ کا کافی ہے بس — حدیث نبی کی نہین کچھ ہوس — حدیث نبی پر ہوا کسکا عمل — عقید مین جسکے پڑا ہو خلل

کہ وہابی و گمرہ و خارجی — کرین بے ادب پیروی نبی — مقلد ہون مجھسے بھلا ہو یہ کب — کہ وہابی سا ہون نہین بے ادب

بڑا کام چھوٹے سے ہوتا نہین — کہ رتبہ پیمبر سا میسر نہین — خدا نے مجھے دی ہے عقل رسا — تو ملحوظ پاس ادب ہے سدا

دلا تا بزرگی نیاری بدست — بجائے بزرگان نباید نشست — اور اُنکو نہ تقلید سے کچھ ہے کام — کہ ہین ولسے یہ دشمنان امام

پیمبر کی اُنکو محبت نہین — ولی اور پیر دین سے کفت نہین — فقیہون سے سرگرم کین وعناد — رہین ولسے ازراہ شور و فساد

مشائخ کو اصلا نہین مانتے — تصور کرے جو کوئی شیخ کا — دیا اُسنے قبرون کو سجدہ کیا

وہ یا چلہ کش ہووے یا بوسہ گیر — اور ایسا مشائخ نے میرے کیا — یونہی کر گئے باپ دادا میرے — لیسر کیونکہ اب اُنکے اُلٹا کرے — یہ ہر طرح سے ہین سزاے ملام

جواب طعنہاے مبتدعین

زبان روک اپنی ذرا بے شعور — کیا تو نے خوف خدا دلسے دور — کہانتک بکے جائیگا بے ادب — بھلا کچھ تیرے دلمین ہے خوف رب

جو ہے اہل توحید پر طعنہ زن — ستایش مین مشرک کے گرم سخن — حدیثون مین ہے جا بجا یہ خبر — کہ فرما گئے خود ہین خیر البشر

من رغب عن سنتی فلیس منی ومن احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی فھو معی فی الجنۃ

جو پھیرے کوئی میری سنت سے سر — وہ مجھسے نہین اُس سے ہون دور تر — جو لاوے کوئی میری سنت بجا — وہ ہے دوست راضی ہون اُس سے سدا

مرے جدّ مرد مبارک نہاد — میرے ساتھ جنت مین ہووے گا شاد — اور اقرار تیرا ہوا ہے ابھی — کہ وہابی ہین پیروان نبی

سند انکی قرآن حدیث و اثر — ہین تابع یہ اجماع کے سر بسر — اور اُنکا اُسی پر ہے دار و مدار

خلاف نبی تو کرے صبح و شام — اور اُس سے رکھین یہ تنفر تمام — تیرا رسم آیا پہ ہو کا روبار — حدیث نبی پہ ہین یہ جان نثار

ذرا سوچ اب دل مین اے بیحیا — محب کون ہے کون دشمن ہوا — خلاف پیمبر کسے رہ گزید — کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

کسانیکہ زین راہ برگشتہ اند — برفتند و بسیار سرگشتہ اند — میندار سعدی کہ راہ صفا — توان رفت جز بر پے مصطفی

سنو مالک و بو حنیفہ امام — اور ادریس اور احمد نیکنام — اور اوستاد و شاگرد اُنکے تمام — سبھی داعی دین حق تھے مدام

امام ہدی وارث انبیا — بدل تابع سنت مصطفا — حدیث اور قرآن پہ اُنکا عمل — چلے راہ مولا مین وہ سر کے بل

یہی وعظ اور پند رہتا تھا کام — ملی حق سے تھی خدمت اتہام — کمر بستہ رہتے وہ نیکو نہاد

جو کی ہادی رہبر گورنے سعی کثیر — ہوا تب تو یہ دین رونق پذیر — کراب اُنکی فردوس اعلی مین جا

تمہارے ہین پیشکہ وہ سب پیشوا — جو تھا دین اُنکا وہ مذہب میرا — کہے جو کہ اُسپر خدا کی ہو مار

اور اس سے نہ تقلید مین کچھ خلل | حدیثون پہ اپنا جو ہے یہ عمل | کہ خود اُن بزرگان دین نے کہا | نہ تقلید ہرگز مین ہے روا
کہا جو اماموں نے سن مجھسے تو | نہونا دگر بار پھر حیلہ جو

قال ابو حنیفة رحمہ اللہ تعالی اترکوا قولی بخبر الرسول صلی اللہ علیہ وسلم وبخبر الصحابة

یہ کہتے ہین خود بو حنیفہ امام | هكذا في روضة العلماء | خدا اُنپہ پہونچائے رحمت تمام
کہ وارد جہان ہو حدیث رسول | دیا قول اصحاب کر لو قبول | مرے قول کو تم وہان چھوڑ دو | نہ ہرگز مری پھر اطاعت کرو

نقل عن ابی حنیفه رح في الكتاب الحنفية اذا صح الحديث فهو مذهبي وهكذا في روضة العلماء

یہ منقول پھر بو حنیفہ سے ہے | کہ فرماتے اکثر وہ فرخندہ پے | کہ پاؤ جہان تم حدیث صحیح | عمل کر لو اسپر نہ جانو قبیح
حدیث نبی دل سے تم مان لو | وہی خاص مذہب مرا جان لو

قال الشیخ محی الدین الاکبر ابن العربی في الفتوحات المكية قال ابو حنيفة رح حرام على من لا يعلم دليلي ان يفتي بكلامي او يأكم

فتوحات مکیہ مین ہے لکھا | وانقل بالرأي وعليكم باتباع السنة فمن خرج عنها ضل | کہ ہے بو حنیفہ رح نے فرمادیا
کہ مفتی کو ہرگز نہین ہے حلال | کہ فتوی وہ دے میرا سنکر مقال | نہ ماخذ میرا جبتک جان لے | دلیلونکو میری نہ پہچان لے
کہ مینے کہان سے نکالی یہ بات | اور اسپر ہین کیا حجت و بینات | ڈراب قول بالرای سے متقی | ہے لازم تجھے اتباع نبی
پیمبر کی جسنے نہ کی پیروی | ہوا وہ تو گمراہ اور دوزخی | عمل جو کرے اور نہ جانے دلیل | ہوا خبط اُسکو ہے بے قال و قیل

وصرح علی القاری في رسالته الاشارة لو احسن الظن بالكيدانی وتاويل كلامه لكان كفره صريحا واراد صحيحا اهل يحل للمؤمن بالله تعالى ان يحرم ما ثبت بفعله صلعم ما كاد نقله ان يكون متواترا او جميع حيل فعاله عامة العلماء اكابرا عن اكابر والحال ان الامام الاعظم والهمام الاقدم قال لا يحل لاحد ان ياخذ بقولنا ما لم يعرف ماخذه من الكتاب والسنة واجماع الامة

علی ملا قاری نے ہے یہ لکھا | او القياس الجلي في المسئلة انتهى | جزا اُسکو دے خیر یا کبریا
کہ ہو رفع سبابہ مشہور عام | اور اُسکو یہ کیدانی کہدے حرام | نہوتا اگر حسن ظن لے ہمام | اور اس سے نہ تاویل پاتا کلام
وہین یہ تو ہو جاتا مرتد صریح | اور اسکی بھی تکفیر ہوتی صحیح | ایا ہے روا مؤمن نیکنام | کہ فعل نبی کو کوئی سمجھے حرام
ویا مانع اُس کام کا ہو کہین | ہوے متفق جسمین ارباب دین | یہ خود کہہ گئے بو حنیفہ امام | عمل میرے قولون پہ اُسکو حرام
کہ جواب تلک ہے نہین جانتا | کہ سُنّت یا قرآن سے ہیں لیتے لکھا | اثر مین صحابہ کے ہے یا نہین | یا اجماع اُسپہ ہوا ہے کہین
ویا ماخذ ایسا قیاس صریح | کہ ماخوذ ہوتا ہو جس سے صحیح

فی روضة العلماء الزاهدية سئلنا عن صاحب الهداية رح اذا قلت قولا وكتاب الله يخالفه قال اتركوا قولي بكتاب الله فقيل اذا كان خبر رسول الله صلعم يخالفه قال اتركوا قولي بخبر رسول الله صلعم فقيل اذا كان

سنا چاہئے دل سے فرخندہ پے — قول الصحابۃ یخالفہ قال اترکوا قولی بقول الصحابۃ — کہ قائل مصنف ہدایہ کا ہے

کہ سائل ہوا یون کوئی آنکر — کہ اے اعظم بوحنیفہ رض اگر — مخالف ہو قرآن کے قول اُنکا — کرونگا مین کیا دو مجھے تم بتا

کہا تم میرے قول کو چھوڑ دو — خدا کی ہی فرمانبری کیجیو — کہا گر مخالف حدیثون کے ہو — کہا پیروی تم نبی کی کرو

کہا گر ہو آثار کے وہ خلاف — کہا چھوڑ دو قول کو میرے صاف — نکر میری تقلید نہ غیر کی — سمجھ لے مگر دل مین مردِ ذکی

کہ ماخوذ احکام کس سے ہوئے صفحہ ۱۲ — حدیث نبی یا کہ قرآن سے — جو بائے صحیح اُنکے ماخذ کو تو — عمل کرلے بے ریب بے گفتگو

وگرنہ اُنہین چھوڑ بے عار و ننگ — نکر اُسمین تاخیر اور کچھ درنگ

قال الشیخ عبد الوھاب الشعرانی فی الیواقیت والجواھر روی عن ابی حنیفۃ رحہ انہ کان اذا افتی یقول ھذا رای النعمان بن ثابت یعنی نفسہ وھو احسن ما قدرنا علیہ فمن جاء باحسن منہ قبلناہ والی بالصواب ھکذا فی الدراسات اللبیب +

کہا عبد وہاب شعرانی نے — یواقیت مین مردِ حقانی نے — کہ دیتے جو فتوی امام ہدا — وہین تھے یہ فرماتے وہ برملا

کہ ہے علم نعمان کو جسقدر — یہ فتوی لکھا اُس سے ہے سوچکر — زیادہ مدلل کسیکا کلام — جو ہو اس سے اولی ہے اے نیکنام

فی شرح سفر السعادۃ للشیخ - اصحاب ابی حنیفۃ رحہ متفقون انہ کان یقول اذا وجد حدیث ہو خلاف قولہ فحدیث النبی اولی ترازیاسی واجتہادی کذا

ہوے متفق اسمین اصحاب سب — امام اعظم بوحنیفہ کے تب — کہا گو حدیث نبی ہو ضعیف — قیاسون سے اولی ہے مردِ لطیف

قال الامام مالک رحہ ما من احد الا وھو ماخوذ من کلامہ ومردود علیہ الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھکذا فی الیواقیت والجواھر کذا فی الدراسات اللبیب +

کہا کرتے یہ مالکِ نامجو — ہر ایک قول مین اپنے اخوذ ہو — اور اُنکے ہون مردود سارے کلام — نہ جبتک کرین اپنی حجت تمام — ولے قول و فعل و سکوت نبی — نہ محتاج حجت وہ ہو مین کبھی

وروی الحاکم والبیہقی عن الشافعی رحمہ اللہ انہ کان یقول اذا صح الحدیث فھو مذھبی ویقول اذا رایتم کلامی یخالف کلام رسول اللہ صلعم فاعملوا بالحدیث واضربوا بکلامی الحائط کذا فی الدراسات اللبیب

ہین راوی ہوے حاکم و بیہقی — کہ فرمائے یہ حضرت شافعی — حدیث صحیح رسول خدا — ہین پیرو ہون اُسکا وہ مذہب مرا

کبھی کہتے وہ سرورِ مؤمنان — کہ ہو قول میرا مخالف جہان — حدیثون کے تو تم اُسے مان لو — میرے قول کو مارو دیوار پر

وقال الامام الشافعی رحہ یوما للمزنی یا ابراھیم لا تقلدنی فی کل ما اقول وانظر فی ذلک لنفسک فانہ دین اللہ و لاحجۃ قول احد دون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھکذا فی دراسات اللبیب وغیرہ ملخصا انتھی

کہا اے براہیم نیکو سیر — نہ تقلید ہر امر مین میری کر — یہ ہے امر دین کا نہ بیباک ہو — سمجھ گر تجھے کچھ بھی ادراک ہو

کہ یان قول غیر حجت نہین — بجز قول پیغمبر پاک دین — کہ اس جا خدا و نبی کے سوا — نہ فرمانبری ہے کسیکی روا

وقال الامام احمد رحمہ اللہ تعالی لرجل لا تقلدنی ولا تقلد مالکا ولا الاوزاعی ولا النخعی ولا غیرھم وخذ الاحکام من حیث اخذوا من الکتاب والسنۃ ھکذا فی الیواقیت والجواھر ذکرہ صاحب الدراسات اللبیب +

امام احمد رہنما نے کہا	کسی سے کہ اے مؤمن باخدا	نہ مالک نہ میری نہ اوزاعی کی	نہ نخعی کی تقلید کرنا کبھی
ولے پیرو رہنما اُسیکا سدا	جو ماخذ ہے اِن سب کے اقوال کا	وہ قرآن ہو یا حدیث رسول	اثر اصحاب کا لے ذی عقول
	اطاعت اُسیکی ہمیشہ کرو	نہیں غیر سے کچھ سروکار تمہیں	

فی المیزان الشعرانی وکان ولدہ عبد اللہ یقول سالت الامام احمد عن الرجل یکون ببلد لا یجد فیھا الا صاحب حدیث لا یعرف صحیحہ من سقیمہ وصاحب الرای فمن یسئل منھما عن دینہ فقال یسئل صاحب الحدیث ولا یسئل صاحب الرائی وکان کثیرا ما یقول ضعیف الحدیث احب الینا من رای الرجال وکذلک نقل عن الامام داؤد

میری بات اب سُن دل لگا	کہ میزانِ شعرانی مین ہے لکھا	امام احمد رہنما سے کہا	یہ بیٹے نے اُنکے کہ اے پیشوا
کوئی ایسا قریہ ہو جسمین نہین	بجز اُس محدّث کے مفتی دین	کہ ہرگز حدیث صحیح و سقیم	نہ پہچانتا جو ہو مرد سلیم
اور ایک ہو فقیہ اُسمین ایسا کوئی	نہین جانتا جو حدیث نبی	پس اب کس سے عامی کوئی مسئلا	کرے جاکے دریافت تب یہ کہا
کہ پوچھے محدّث سے وہ مسئلا	نہین صاحب رائے سے مطلقا	ہے محبوب مجھکو حدیث ضعیف	قیاسون سے البتہ مرد نظیف
یون ہی نقل کرتے ہین ائمہ دین			جو تھے پیشوا رہنما خلق کے
خدا اُنسے راضی ہو شام و گاہ	ف		جو تھی بات حق کہدی وہ سر بسر
ہوا دہوس سے جو مجھے یہ پرے	کہ گذرے نہین حق سے یہ مین بناہ	تکبر نہ تھا علم اور فضل پر	اور اُنکے ہین وتاہی پیرو مدام
عقیدہ جو اُنکا تھا انکا وہی	تو ترویج دین مین ہمیشہ رہے	یہ چارون بلا شبہ شک ہین امام	اُسیطرح اُنکے مقلد ہوئے
مخالف جہان نص کے پا دین کلام	حدیث اور قرآن کی پیروی	وہ تقلید کو جسطرح کہہ گئے	اطاعت کرین اُسکی یحق شناس
غرض ایسی تقلید رکھتے روا	کرین ترک اُسکو بحکم امام	موافق جہان نص کے ہوئے قیاس	کہ میری نہ تقلید کرنا تمام
مخالف جو نص کے میرا قول ہو	امامون نے جس طرح فرمادیا	نہین یہ کہ کہتا ہوا اپنا امام	مگر دعوی تقلید کا ہو ضرور
کہان ہے ابے کاذب زبان	وہین بے تعصب اُسے چھوڑ دو	نہ مانین اور اُس سے رہین دور دور	بہت ہو چکا اب تو بیدار ہو
سمجھنے کی ہے بات کچھ سوچ تو	جو تقلید اپنی تھا کرتا بیان	ذرا خواب غفلت سے ہشیار ہو	وہ دعوے مین کون اپنے مین جھوٹا ہوا
وہ تحقیق و تفتیش قول امام	نہ اتنا بھی ہو بیحیا خیرہ رو	کہ تقلید ہے کون لایا بجا	کہ قدیہ و تنسیہ کا معلوم ہے
کبھی عالی ہمت ہو گر آپ کی	کرے تو یاد تا بانی نیکنام	تبرا متبلغ علم معلوم ہے	کہ بھولے سے آوے زبان پر نہ نام
امامون کے اقوال سے باخبر	ہوا یہ ہو سے نظر آپکی	حدیث اور قرآن سے نظر تمام	اسیکو سمجھتا ہے تقلید تمام
شب و روز قربون ہے حاجت طلب	مطیع اپنے پیرو کا شام و سحر	رہ و رسم آبا پہ نازان مدام	فقط کام ہے گفتۂ پیر سے
اگرچہ نہین بو حنیفہ حرام	رہے شرک و بدعت مین تو روز و شب	ہے رغبت سماع و نماز مین سے	نہین غیر کو دم زدن کی مجال
بتا کام کیسا ہے یہ بوالعجب	مگر کون سنتا ہے انکا کلام	کرین کوئی جو ہو وہ بیشک حلال	
	نہین شرم آتی تجھے ہے غضب	نہین مانتا کہہ گئے جو امام	مقلد رکھا کیون بھلا اپنا نام

تقلد ہوا سر بسر پیر کا — تجھے بو حنیفہ سے اب کام کیا — کہ مردود ہے اُلکی درگاہ کا
اگر ہم ہین پیرو وہ ہین پیشوا — وہ ہین مقتدا اور ہم مقتدی — رہ راست کی یعنی شرع نبی
ہدایہ کو منیہ کو بھی مانتے — موافق جہان نص کے ہو مالین — مخالف جہان ہو اُسے چھوڑ دین
یہ نہین جب ہمارے پیشوا کہہ گئے — اور ایسے ہی جو ہون فقیہ ولی — ہمپیر کے دین کی کرین پیروی
اُنہین پیشوا اپنا ہون جانتا — نہین جو کہ صورت مین پیر ہدا — عمل اُنکا دیکھو نہ شیطان سا
نہ الفت حدیث اور قرآن سے — سدا محفل حال کرتے بپا — وہ قوال امرد پہ ہوتے فدا
ستار اور مرد نگ بین و رباب — مزامیر سے شوق رکھتے کمال — یہی اُنکا ہو باعث وجد و حال
فن رقص و تقلید مین اوستاد — کبھی ناچنا وجد مین آپکا — تھرکنا کبھی تالیون کو بجا
وہ گھنگھرو بڑھانا اداؤنکے ساتھ — دکھانا وہ کھڑ رکھ کے چھاتی پہ ہاتھ — چھپانا وہ گھونگھرو مین مونہہ اپکا
یہ سن عرض کی اُسنے میرے جواب — یہ ریش سفید اور یہ ناچنا — جو سمجھین کہ میری برائی امید
نہ نخل تمنا ہوا بار ور — ہوئین تربتہ آرزدیان بھی مرید — کمائی ہے اپنے بفرط سرور
کرون گی ادا نذر قربان ہو — اگر آرزو اب ہے شام و سحر — عقیدت مری تیرے دامین بھرے
ترقی پہ ہو کام اسکا مدام — حیاتن بھی آئیگی پابوس کو — نہین غنچۂ آرزو گل ہوا
کرو دونو جہان مین رہو شادمان — بنین ارجمندان دولت غلام — تو پھر چوستی آکے ہون یہ قدم
جو کامل اُسے پاوین اخلاص مین — سدا عیش و عشرت سے ہو کامران — رہے دمبدم تازہ تر یہ بہار
کرین کام شیطان کا ہو تین پیر — توجہ یہ دین خلوت خاص مین — خوشامد سے بیہودہ کردار نے
رنگا سوہا جوڑا گلے بیچ ڈال — اور اسپر نہ ہووے کوئی جب گیر — یہ بے پردہ کرتے ہین سیکو مرید
وہ پیشوا رکھے جگی پیرہن — وہ دونو طرف گیسوؤنکو سنبھال — بھلا ایسی پیری پہ کیون نہ نماز
مریدون کو اپنے بجاتے چلے — دکھانا مریدون کو سو سو پھبن — ضعیفی مین بھائی بہار شباب
تماشے سب اُنکو دکھاتے چلے — تماشہ سب اُنکو دکھاتے چلے — وہ دیکھا اپنے جوبن کو کہنا کہان
تماشے مین کچھ اُسکے یہ پیر ہین — فریبی و خامین بڑے شریر ہین — چلے آپ درگاہ کو ناز سے
طواف اُسکا کرکے مراقب ہوا — بندھے نقش کے ساتھ اُنکا دھیان — ہر ایک محو لطف تماشائے پیر
سمیع بصیر و علیم و کفیل — وہ ہر کام کا اپنا جانین کفیل — کبھی قبر پر جاکے سجدہ کرین

کہا راویوں نے ہے ایسا بیان
ہوا جبکہ گوسالہ طیار وان
کیا سامری نے یُسوقت کام
کہ بہکا یا لوگوں کو پھر صبح و شام

تمہارا یہ معبود ہے لاکلام
پرستش کرو اسکی اب تم مدام
یہ سُن اکثروں نے تو باور کیا
لگے پوجنے اُسکو صبح و مسا

کیا سحر پھر سامری نے عیان
کہ آتے پرستش کو جب مرد و زن
تو گوسالہ کے آگے جا یہ دلیر
بجاتا تھا باجا وہان تا بہ دیر

اِس آواز سے ہو کے مدہوش مست
وہ سب ناچنے مارتے پا دست
عجب ہے کہ یہ صوفیان زمان
خوشی سے ہین کافر کے فرمانبران

نہ ابلاغ احکام سے کام ہے
نہ تقلید رکا یا نہ کچھ نام ہے
نہ قول پیمبر کا ہے اعتبار
صحابہ کے آثار کا کیا شمار

کرے بوحنیفہ پڑھے کب ایسے کام
دیا اُنکے شاگرد والا مقام
حلال اُسکو کہتے ہین کیون یہ بھلا
نہ تقلید سے کام رکھتے ذرا

مگر کیا کرین سخت مجبور ہین
ہوا و ہوس سے یہ معذور ہین
پھینسے دام مین اُسکے یہ بوالہوس
بھری دلمین جو خواہش مال و زر

تو بہبود آئی اسی مین نظر
کہ ہو مال حاصل نہ بدنام ہون
بنے صورت طفلک بیخبر
وہ بھولے آئے کھو مین آئے نظر

کہ لڑکا نہین ہے سزائے ملام
نہین جیسے لڑکون کو شرم و حجاب
کرین اُنکے چوچی مین آئے شتاب
نہین اُنکو شرم و حیا کچھ رہی

یہی مکر و حیلہ کا پھیلا کے دام
زن و مرد سب اِس مین یہ خود مدام
پھنسے پیر نابالغ اب ایسے ہی
شب و روز سر گرم تلبیس ہین

بدل تابع حکم ابلیس ہین
بنے جاہل اور اسپر ہین خلوت نشین
نئی بات دلسے نکالین سدا
کرین ظاہر اُسکو ہے حکم خدا

خیالات نادان خلوت نشین
ہوئے آپ گمراہ اور طرفہ تر
سکھاوین مریدونکو شام و سحر
طریقہ رکھو پیرحق جو کا تم

تصور میرا دلمین رکھنا سدا
اسی سے ملیگا تجھے تو خدا
ہمیشہ وظیفہ ہو یا شیخ کا
نماز خدا گو ادا ہو نہ ہو

ولے خوشیہ کو قضامت کرو
اسی سے کشایش ہو ہر کام کی
فلان پیر کی دے مٹھائی نیاز
وہ مشکل مین ہونگے تیری چارہ ساز

کسیکے لیے گوشت روٹی ہو کھیر
کسیکو ملیدہ کسیکو پنیر
کبھی توشہ کرنا کسیکے لیے
جو ہو عرس چادر چڑھانا ضرور

ملیدہ پہ قل بھی پڑھانا ضرور
پیا پے کیا کرنا مولود کو
کبھی حاجتی بنکر اجمیر جا
یہ کہنا کہ اے پیر مشکلکشا

ہو لی در پہ محتاج کی حاضری
کرو جلد مشکلکشائی مری
ردولی کبھو چھہ مگن پور بھی
مراقب وہان ہو کے باندھ نیاز

دعا کے لئے ہاتھ کرنا دراز
نہ مرتے کبھی غوث اور اولیا
مگر تیری آنکھون پہ پردہ پڑا
سبھی اُنپہ ظاہر خفی ہے نہین

وہ رکھتے خبر دور و نزدیک کی
برابر ہے موت اُنکی اور زندگی
مدد کو وہ ہونگے تیرے وہین
ہے دخل اُنکو کار جہان مین اللہ کے

وہ سب مین وکیل اُسکی درگاہ کے
بدل مین جو چاہین اُسے اولیا
عجب طرح کے ہین یہ بکنے نشان
سمجھتے نہین ہائے ناعاقبت

تعریض بر قول صوفیہ زمانہ

مجازی جو ہین جا گمان رہین — مقابل مین اُنکے تو یار نہین — کہا شاہ کا اپنے مانین نہین
کرین حکم مین اُنکے ردو بدل — نگہان لین تا نہ پہونچے خلل — بنے اپنے بندون کا فرمان پذیر
نوشتہ جو ہو لوح محفوظ کا — اُسے ڈر سے پیرونکے دے وہ مٹا — بزرگون پہ ایسی نہ تہمت لگا
ولی تو خدا نے اُسیکو کہا — جو ہووے مطیع رسول و خدا — اُسیکی رہے یاد مین دمبدم
بجا ایسا ہو کب رائی مین دخل — مگر قہر حق سے وہ ڈرتا رہے — جو حکم خدا کو ذرا دیوے ٹال
نہین ڈرتے افسوس پیر زبان — عضب مین خدا سے یہ بیباکیان — قریب دعا مین ہین لیل و نہار
مریدونکو دیتے ہین دھوکے سدا — کہ گانا بجانا اور یہ ناچنا — جسے اہل ظاہر ہین کہتے حرام
شریعت مین البتہ ہے ناروا — طریقت مین ہے لیک جائز ہوا — شریعت طریقت یسکھلا ہین ہین
لسیکو شریعت کی تلقین کی — کسیکو طریقت ہی بتلا ہے دی — چلا آیا سینہ بسینہ تمام
نہ اہل شریعت کو حاصل ہوا — اسی سے یہ کہتے ہین جلکر سدا — سفیہ اور مکار ہین حیلہ گر
نہ رکھا اہل ظاہر سے گفت و شنید — مگر بھاگنا اُنسے تو اے مرید — غرض کیا بلا سے نہین دین ہو
اسی سے ہین سب کچھ یہ سامان و ساز — بھلا دین مین کب ہین یہ آئین و ناز — کہ از بہر دنیا دہ دین بباد
اب اب بھی تو ہو مومن باوفا — مبادا دل آن فرد پایہ شاد — ذرا مکر مکار سے ہوشیار

رد ہر اعتقاد و قول صوفیہ زمانہ

کہ یہ کام سب پیر عیار کے — حدیث اور قرآن مین ہین کیا لکھے — دیا بو حنیفہؒ نے فرما دیا
دیا مُنیہ مین یا ہدایہ مین ہے — دیا کنز مین یا وقایہ مین ہے — کہ یہ کام حضرتؓ نے کیسا کیا
خدا نے تو اُسکو نہین ہے کہا — نبی نے بھی ایسا نہ فرما دیا — نہ منقول حضرت حسن بصری سے ہوا
نہین باقر پیشوا نے کیا — نہین غوث اعظم کا ایما ہوا — نہ ہرگز مجدد کو ہے یہ پسند
لکھا بلکہ سب صوفیون نے حرام — ہوئے متفق اسمین چارون امام — شریعت طریقت ہے دو شے نہین
کمال شریعت طریقت ہے جان — نہین غیریت کا ہے نام و نشان — جو دو سمجھا اُسکو وہ کافر ہوا
کہ لائے نبی ایک ہی دین تھے — منافق کی لائے نہ آئین تھے — پیمبر پہ اُسنے کیا افترا
پیمبر کو تھا حکم اللہ کا — کہ ظاہر کرین دین کو برملا — چھپا کر کبھی اُسکے اُٹھا کہا
نہ معصوم پر ایسی تہمت لگا — اگر دل مین ہے خوف قہر خدا — جو حق کی سدا کرتے فرما نبری
صحابہ سے یا تابعین سے کہین — ویا جو کہ تھے تابع تابعین — نشان اُسکا قول پیمبر سے دو
کہا کس سے بوبکرؓ نے کہہ ذرا — علیؓ نے کیا کس سے یہ تذکرا — صحابہ نے کسپر کیا ہے بیان
کہ ہے علم سینہ طریقت بنام — مغائر شریعت کے ہین اُسمین کام — یہو پہنچا ہے جن تک تیرا سلسلہ
(یعنی حسن بصری نے کب کہا) — طریقت مین جایز ہوئے لاکلام — شریعت مین جو کچھ ہوئے ہین حرام

ثبوت اسکا سینہ بسینہ ہی ہے — سفینہ مین ہرگز نہین ہے شئے — حسن بصری سے جب ثابت ہوا — بھلا کیونکر مین تیرا مانون کہا

حدیثون کے راوی وہ مردِ خدا — اور اُسنے نہ اسکا کہین ہو پتا — جو صوفی ہوئے (تابعی) پہلے ارکان دین — نشان اسکا اُسنے ہے پیدا نہین

قرونِ ثلثہ مین صوفی جو تھے — کتاب اُنکی کوئی ذرا دیکھئے — کہ دیکھون کچھ اُسمین ہے اسکا نشان — سراسر ہے باقول ناراستان

قرونِ ثلثہ مین جبتک نشان — نہ دوگے نہ مانونگا اے مگرہان — تم ہی جسکے ہو نام لیوا ہوئے — نہ منقول ہے اُسنے پھر کس لیئے

یہ بے اصل باتین ہو کرتے بیان — کہ جسکا سلف مین نہ نام ونشان — کہانی وقصہ پہ دارو مدار — تمہارے ہے مذہب کا لیل ونہار

نہ بے اصل باتو نکو سنتا ہو نہین — ہوا مین نہین سر کو دھنتا ہو نہین — جو بے اصل یون شرع وآئین ہو — جہان مین نہ پھر کوئی بیدین ہو

نہ گبر ونصاریٰ مجوس ویہود — نہ نرسا نہ بودھ اور قوم ہنود — نہ مشرک نہ فاسق نہیں راہزن — نہ زانی نہ لوطی نہ خاطر شکن

کہ ہر ایک حق اپنے مسلک کو جان — ہمارا ہی مسلک یہ بیشک بھلا — کہ آیا ہے سینہ بسینہ چلا +

میرے باپ دادا اسی پر ہوئے — جواب مخالف مین کھولے زبان — جب اُنکا تمہارا جواب ایک ہو — تو پھر کیا تمیز بد و نیک ہو

اسی پر جیئے پھر اسی پر موئے — اسی پر ہوئے پھر اسی پر ہوئے — جوابون سے مجبور ہو صوفیان — کیا کرتے اکثر ہین ایسا بیان

اگر عمدًا بھی خرقِ عادت کے ہو — یہی جو گیون سے بھی تم دیکھ لو — طریقت ہے نام اُسکا کارنگا نام — یہی فرق دونو مین ہے لاکلام

کہ جو کام اعضائے ظاہر کے ہین — شریعت بلاشبہ اُسکو کہین — غلط ہے سراسر یہ اُنکا کلام — مریدونکو دیتے ہین دھوکے تمام

شریعت کو جانین ہین عالم تمام — طریقت کو یہ صوفیانِ کرام — نہ خارج ہین نص سے دونکے کبھی — ہین مذکور اُسمین بہ بسط تمام

کہ قرآن مین اور حدیثون مین بھی — بتصریح مذکور ہین یہ سبھی — تعجب ہے پھر کیون نہ جانے اُسے — جو واقف حدیث اور قرآن سے

جو مذکور ہین نص مین دونو عزیز — تو سینہ بسینہ وہ ہے کون چیز — بظاہر بنے صورت جبرئیل — حقیقت مین شیطان کے پورے وکیل

اور اُسکو ہون یہ جانتے گمرہان — جو صوفی بنے خلق کے درمیان — ذرا سوچ اتو فراز ونشیب — کھلے تجھپہ تا صوفیونکا فریب

کہ اعضائے ظاہر کے جتنے ہین کام — شریعت نہین صرف روزہ نماز — کہ روزہ نما اور حج وزکوٰۃ — جہاد اور قربانی وصدقہ سات

ستون مکان شریعت ہین جان — ستونون سے قائم ہے ہوتا مکان — یہ ظاہر ہے پیش کہان وہان — ستون صرف ہوتے نہین ہین مکان

نہ جبتک ملے اُنمین سامان اور — سمجھ تو ذرا دلمین اب کر کے غور — تجھے پیر نے دیدیا سخت جُل — سمجھنے لگا جُز کو تو ہے جو کُل

شریعت کو آسان سمجھنے لگا — تب آئی طریقت کی دلمین ہوا — ہوا جاہر مدا اس بدانجام سے — نہ واقف طریقت سے جو نام سے

سکھا اُسنے اشراقِ رہبان بنا — طریقت کا دھوکھا تجھے دیدیا — نہ ہرگز نبی کا یہ آئین ہے — طریق حکیمان بیدین ہے

اُسی سے یہ پیرانِ خانہ خراب — سکھاوین مریدون کو اپنے شتاب — کہ تو یاد رکھ اے مریدِ عزیز — شریعت طریقت نہین ایک چیز

کلام اُنکا سچ شک نہ اسمین کوئی — طریقت خلاف شریعت ہوئی — مگر یہ طریق پیمبر ہے کب — جسے کہتے پیرانِ دنیا طلب

میرا اور دعوٰی تھا ایمر دنیک — شریعت طریقت نبی کی ہے ایک — نہین فرق اُنمین ہے کچھ نیک خو — مسمّٰی ہے اگر ہین اسم دو

یہ شرع نبی ہان نہ ایسی ہے چیز — کہ اس مختصر مین لکھون اے عزیز — کہان اُسکا سارا ہوا سجا بیان — مگر مختصر کچھ ہوون لکھتا یہان

کہ حکم خدا اور رسول خدا — بجا لائے اخلاص سے تو سدا — زکوٰۃ و حج و صوم و صدقہ نماز — جہاد اور قربانی اے پاکباز

کیا کرادا بے ریا تو مدام — غرض یہ نہو ہووے مشہور نام — رضائے خدا ہووے مدنظر — نہیں حرص دنیا سے ہو حیلہ گر

رہے بدعت و شرک سے دور دور — ہو رنج و بلائے خدا پر صبور — رہے صفحۂ دل میں حق کا دھیان — نہو اور غیر و لکا نام و نشان

رہے یاد مولا میں ثابت قدم — نہ بے یاد اُسکے کبھی مارے دم — نہ رکھ خلق سے دل میں خوف و خطر — خدا ہی کو رکھے یاد اُسی سے ہی ڈر

حقوق زن و والدین و عیال — قریب و سا کین نساء و رجال — یتیمان و ہمسایہ و شاگرد کو — ادا کر سدا تو بطرز نکو

مئے الفت حق سے سرشار رہ — سدا دشمن اُسکے سے بیزار رہ — نہیں دوستی دشمن حق سے کر — نہ کر مال و دولت پر اُسکے نظر

خدا دوست کا دوست شاہ و گدا — رہا کر بدل اُسکا تو خیر خواہ — رعونت سے عجب و تکبر سے دور — نہو تو کبھی پائے بند غرور

نہ تو قتل بیجا پہ باندھے کمر — نہیں غصہ ناحق مسلمان پر — ترحم کرم اپنا رکھ تو شعار — مسلمان کو ایذا نہ دے زینہار

اگر کوئی تجھ سے برائی کرے — عوض میں تو اُسکے بھلائی کرے — بدی را بدی سہل باشد جزا — اگر مردی احسن الی من اساء

تکبر نہ ہستی پہ کر زینہار — سدا آپکو نیست کر ناشمار — غذا ہو سدا تیری رزق حلال — حرام اور شبہات سے ہو ملال

کرے پیشہ راستی اختیار — نہ کچھ کذب و فا راستی سے ہو کار — کسیکی نہ غمازی نمامی کر — چغلخور ہو کر نہ تکرے جگر

کسی میں جو کچھ عیب ہو رو برو — جتاوے نہ کہہ پیٹھ پیچھے کبھو — رہ عاجزی میں تو ہو گام زن — کسیکا کبھی ہو نہ خاطر شکن

جو اپنے لئے ناپسندیدہ ہو — روا غیر کے واسطے مت کھو — شناعت ملامت سے لب بند رکھ — رعایت نفس کی خرد مند رکھ

کسیکی رعایت نہ ایسی کرو — کہ فرمان بری اُسمیں حق کی نہو — کوئی کام ایسا نہ ہرگز کرو — مسلمان بہم جس سے ہو کینہ جو

بہم دو مسلمان میں کینہ ہو گر — ملاوے انہیں درمیان آنکر — حدیث اور قرآن میں جو پائے تو — عمل میں اُسے بیخطر لائے تو

نہیں شرع سے جو ہو ثابت کبھی — سچا آپکو اُس سے مرد گزین — ریاضت نبی کی ہی سی کر اقتدا — نہ افراط و تفریط والا تبار

نہ اُلٹا لٹک کر کے پڑھنا نماز — کہ اُلٹی شریعت ہے یہ پاکباز — نہ رہبان بن سختی اپنے پہ لے — طریق حکیمان بدچھوڑ دے

نہ تو ذکر کلبی نہ قمری کو کر — نہ انسان سے بن جانور بیخبر — شرافت نہ دے ہاتھ سے زینہار — نہ قصداً کرے آپکو خوار و زار

نہ اولاد اور زن کو تو چھوڑ کر — بھٹکتا پھرے بن میں بیطور و طعم — کہ خارج شریعت سے ہیں ایسے کام — رعایت شریعت کی رکھنا مدام

شریعت سے باہر نہ رکھ تو قدم — رہے پاس شرع نبی دمبدم — غرض ہے جو اخلاق پیغمبری — کرے حاصل اُسکو نہ ہو تو بری

ولی خدا ہو گیا جان لے — طریقت اسے کہتے ہیں مان لے — صفائی شریعت میں جب آئیگی — طریقت وہیں منہ تو دکھلائیگی

شریعت میں جبتک کامل نہ ہو تو — طریقت کی ہرگز نہیں تجھ میں بو — نبی نے بھی ارشاد یوں ہے کیا — کہ قرآن میں ہے خدا نے کہا

کہ کوئی نہیں ہے ولی خدا — اِنْ اَوْلِیَآؤُہٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ — مگر متقی جو گنہ سے بچا

فی شرح العقائد للنسفی الولی ھو العارف باللہ وصفاتہ حسب ما یمکن المواظب علی الطاعات المجتنب عن

یہ شرح عقاید میں دیکھو لکھا — المعاصی عن الانہماک فی اللذات والشھوات انتھی — سوا اسکے اور دن میں بھی جا بجا

ولی اُسکو کہتے ہین اہلِ صفا | جو پہچانے ذات و صفاتِ خدا | جہانتک ہو قدرت عبادت کرے | ہمیشہ گناہون سے بچتا رہے

نہین یہ کہ لذات و شہوات مین | ف | رہے غرق وہ دن مین اور رات مین

نہین وہ ولی متقی جو نہین | یونہین لکھ گئے سب بزرگان دین | اگرچہ ریاضت اور اشراق سے | ہوا مرتبہ ایسا حاصل اُسے

کہ ہو خرق عادت بھی صادر کبھی | کرامت جسے جانین یہ مدعی | اسی سے ولی اُسکو مین جانتے | پہ شرطِ کرامت نہ پہچانتے

یہ شرطِ کرامت ہے تم جان لو | کہ وہ مشرک و فاسقین سے نہو

مولانا شاہ محمد نعیم اللہ بہڑایچی در معمولاتِ مظہریہ می نویسند کہ حضرتِ ایشان محمد معصوم قدس اللہ سرہ این مطالب را باستیعاب در رسالۂ خود نوشتہ اند فقیر خلاصۂ آن را در ینجا ایرادی نماید اے برادر از صحبتِ ناجنس و مخالف احتراز نماید از مجالست مبتدع بگریز و کسیکہ خود را در سندِ شیخی گرفتہ است و عمل او نہ بروفقِ سنّتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و بجادۂ شریعت متحلی نیست زنہار از و دور باش بلکہ در آن شہر ہا مباش مبادا بمرورِ ایام بدو میلانے پدید آید و خلل در کارخانۂ اعظم اندازد کہ اقتدا را نشاید او دزدے ست پنہان و شیطانے ست از رایت نہان ہر چند از وے انواع خوارقِ عادات بینی و از دنیا بظاہر بے تعلقش یابی فمن صحبتہ اکثر ما تقرمن الاسد

محمد جو مشہور معصوم تھے | رسالہ مین اپنے ہین وہ لکھ گئے | برادر میرے مؤمنِ پاک زاد | سدا یہ نصیحت میری رکھنا یاد

کہ صحبت سے ناجنس کے گریز | نہ ساتھ اہلِ بدعت کے کر خفت و خیز | جو مسند پہ شیخی کے بیٹھے کوئی | ولایت کا اپنے وہ ہووے دعوی

ولیکن جو تو خوب دیکھے اُسے | کہ عاری ہو پیرایۂ شرع سے | موافق نہ سنت کے ہون اُسکے کام | وہ بدعات ہی مین ہو مشاغل مدام

نہ پاس اُسکے جانا یہ ہو نیک خلل | نہین بلکہ اُس شہر سے جا نکل | کہ پوشیدہ ہے دزدِ ایمان کا | بچھائے ہوئے دام شیطان کا

اگرچہ بظاہر وہ عابد بنا | کنارہ ہو دنیا سے زاہد بنا | نہ تم دیکھ کر خرقِ عادات کو | سمجھنا ولیِ خدا تا نہ جو

مگر بھاگ اب اُسسے جلد اسطرح | کہ بھاگے نہ تو شیر سے جسطرح

جناب قاضی ثناء اللہ پانی پتی در آخرِ کتاب الاُبّد منہ می فرمایند بدان ارشدک اللہ تعالیٰ انہمہ کہ گفتہ شد صورتِ ایمان و اسلام و شریعت ست و مغز و حقیقتِ آن در خدمتِ درویشان باید جست و خیال نباید کرد کہ حقیقت خلاف شریعت ست کہ این سخن جہال ست و کفر بلکہ ہمین شریعت ست کہ در خدمتِ درویشان رنگ دیگر پیدا می کند چون قلب از تعلق جسمی و علمی کہ بماسوی اللہ داشت پاک شود و رزائل نفس بر طرف گشتہ نفس مطمئنہ شود و اخلاص بہم رساند شریعت در حق او با مغز شود و نیز فرمودہ کہ ولی در قرآن شریف متقی را فرمود اِنْ اَوْلِیَآؤُہٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ و در حدیث علامتِ اولیاء اللہ فرمود کہ از صحبت او خدا یاد آید یعنی محبت دنیا در صحبتِ او کم شود و محبتِ حق زیادہ گردد واللہ اعلم ولیکن کسیکہ متقی نباشد او ولی نباشد

مولانا روم فرمودہ ؎

	اے بسا ابلیس آدم روئے ہست	پس بہر دستے نباید داد دست	
پذیرفتہ بارگاہ خدا	وہ پانی پتی شاہ قاضی ثنا	یہ لکھتے ہیں اے مومن کامگار	کیا تجھ پہ یا ننگ جو کچھ آشکار
وہ صورت ہے شرع اور اسلام کی	حقیقت جو منظور ہو کام کی	تلاش ولی خدا کر جوان	تجھے اس سے حاصل ہو بیگمان
مگر دلمین لانا نہ ہرگز خیال	نہ شیطان لعون کو دے تو مجال	کہ شرع نبی اور طریقت ہے اور	کہ یہ کفر ہے بیگمان کر غور
کہ یہ قول جہال بیدین کا ہے	خدا اس سے لازم ہے فرخندہ	سمجھ بلکہ یہ بات تو اے ذکی	یہی شرع خدمت میں درویش کی
مجلا مصفا ہو رنگ دگر	کرے پیدا کچھ اور بھی گوش کر	کہ جب قلب مومن ہوا ترسناک	تعلق سے غیر خدا کے بھی پاک
برائی جو تھی نفس کی وہ گئی	طمانینت نفس حاصل ہوئی	اور اخلاص اس کا ہوا منعکس	رہی یاد مولی ہی کی اس میں بس
تو باطن اسکی شریعت ہوئی	یہی اسکے حق میں طریقت ہوئی	وہی مرد درویش ہے باصفا	کہ یاد آئے صحبت میں جسکے خدا
محبت ہو دنیا کی کم دین کی	زیادہ ہو وہ پیر ہو متقی	کہ جز متقی کب ولی کوئی ہو	یہ آیا ہے قرآن میں دیکھ لو
	نہیں کوئی ہرگز ولی خدا	مگر جو گناہوں سے بچتا رہا	

وجناب شاہ غلام علی دہلوی مرحوم در مقامات مظہریہ نوشتہ کہ حضرت میرزا مظہر جانجانان شہید علیہ الرحمۃ میفرمودند کہ ظہور خرق عادات شرط علو کمالات نیست اصحاب کرام رضی اللہ عنہم باوجود علو درجات کہ ہیچ ولی بآن نتواند رسید مصدر کثرت خوارق عادات و نسبتہائے شوق و ذوق و وجد و استغراق نہ بودند انتہی

کہا مظہر جان جاناں نے ہے	ولی خدائے جہانبان نے ہے	ولایت نہیں خرق عادات ہے	نہ شرط ولایت کرامات ہے
ولایت کا اسپر نہیں ہے مدار	نہ وجد و تواجد پہ اے نامدار	صحابہ جنہیں رتبہ ایسا ملا	کہ کوئی نہ بعد انکے انسا ہوا
	نہ مصدر تھے وہ خرق عادات کے	بکثرت نہ وجد اور حالات کے	

مولوی نعیم اللہ بہڑائچی علیہ الرحمۃ در معمولات مظہریہ نوشتہ کہ مولانا قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی در حاشیہ رسالۂ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کہ مسمّی بالمقالۃ الرضیہ فی النصیحۃ والوصیہ بہت می نویسند کہ در بیعت کردن دست در دست کسے دادن واجب است کہ عجلت کار نفرماید مبادا دست او در دست شیطانی افتد و ایمان از دست دہد و این نصیحت مخصوص باہل این زمانہ نیست بلکہ اکابر سلف ہم اینچنین فرمودہ اند ؎ اے بسا ابلیس آدم روئے ہست + پس بہر دستے نباید داد دست

و نیز شیخ سعدی می فرمایند ؎ نگہدارد آن مرد در کیسہ زر + کہ داند ہمہ خلق را کیسہ بر + و طریق دریافتن شیخ کامل مختص در آن نیست کہ در وے ظہور خوارق عادات و اشراف بر خواطر باشد یا وجد و حال و شوق یافتہ شود زیرا کہ در بعضے ازین چیزہا جوگیہ و فلاسفہ و براہمہ ہم شرکت دارند پس این امور دلیل سعادت نیست بلکہ دلیل صحیو و علامت شناختن شیخ کامل مکمل آنست بدان اسعدک اللہ کہ اول باید شیخ را بظاہر شرع مستقیم و بکتاب و سنت عامل بیند تا اطلاق متقی بروے ممکن باشد کہ حق تعالیٰ ولایت را در تقوے حصر فرمودہ و گفتہ اِنْ اَوْلِیَآؤُہٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ ؕ

مرید اُنکے لکھتے ہین قاضی ثنا | کہ عجلت نہ بیعت مین ہرگز روا | نہ ہر ایک کے ہاتھ مین ہاتھ دے | مگر پیر کو پہلے پہچان لے
کہ شیطان ہین اکثر بشکل ولی | فریبون مین اُنکے نہ آنا کبھی | مبادا کہ ایمان برباد جائے | نہ نقصان سوا ہاتھ کچھ تیرے آئے
نگہدار و آن مرد در کیسہ دُر | کہ داند ہمہ خلق را کیسہ بُر | وہی شیخ کامل نہین باذکا | جو مظہر بنے خرق عادات کا
وہ یا ہووے وہ صاحب جذب حال | ریاضت مین کھتا ہو از بس کمال | کہ جوگی حکیمان اور برہمن | جو خارج ہین اسلام سے جان من
شریک ایسے کامومنین ہین بالیقین | دلیل سعادت یہ ہرگز نہین | مگر شیخ کامل وہ مرد سلیم | جو شرع نبی پر رہے مستقیم
وہ عامل کتاب و سنت کا ہو | بنے متقی جس سے وہ نیک خو | کہ ہرگز ولی خدا وہ نہین | نہو متقی جو کہ اے اہل دین
خدا نے اُسیکو کہا ہے ولی | ف | | گناہون سے بچتا رہے جو کوئی
اگر خرق عادت ہی سے ہو ولی | مسلمان نہین جوگیان شقی | اور اسلام اشراق نادان ہو | وہ رہبان پکا مسلمان ہو
وہ دجال ہو کا ملون مین شمار | وہ شیطان ملعون بڑا دیندار | کہ یہ خرق عادت تو اُنسے بھی ہو | لکھا ہے کتابون مین تم دیکھ لو

فی شرح العقائد للامام الطحاوی وفواعد الایمان الملا علی القاری الحنفی الاستدراج یجری علی ید المتلاھۃ والکافر والفاسق انتھی

طحاوی کی شرح عقائد مین ہے | وہ ملا علی کے قواعد مین ہے | کہ ہون خرق عادات کفار سے | اور ارباب بدعات و فجار سے
وہ فاسق اور اُنسے جو ہون مدعی | کہ ہم ہین خدائے زمان و زمی | اور اتنا ہو تم جانتے بالضرور | ولی یہ نہین ہین ولایت سے دور
ہوئے بعض خارج ہین اسلام سے | نہ واقف شریعت کے ہین نام سے | سدا اُنپہ ہے لعنت کردگار | ہین خشم و غضب مین گرفتار و خوار
ولی خرق عادت سے ہو کب عزیز | حکایت | | ولایت اور اشراق مین کر تمیز
سنو قصۂ حضرت بایزید | کہ ناقل ہوا اُنسے کوئی سعید | کہ اک رات مین ایک صاحب کمال | پہنچتا ہے مکے مین ہے کیسا حال
کہا اُس ولی خدا نے وہین | کہ ہرگز یہ جائے تعجب نہین | کہ مشرق سے مغرب تلک اے ولی | بیک لحظہ جاتا ہے شیطان بھی
وہ حالانکہ ملعون ہے بدنہاد | حکایت | | نہ کر ایسے کاموں پہ تو اعتماد
اور ایکروز پھر حضرت بایزید | نصیحت سے کہنے لگے اے مرید | کوئی شخص ایسا جو آئے نظر | کہ اُسمین کرامات ہون بیشتر
اُڑے مثل مرغان بر ہوا | وہ یا جائے پانی پہ وہ خشک پا | نہ کھانا فریب اُس سے اور جاننا | کہ ہے بے ریا یہ ولی خدا
نہین جب تلک اُسکو تم جان لو | شریعت مین کیسا ہے پہچان لو | اوامر و نواہی مین کیسا حال ہے | ہے اخلاص یا مکر کا جال ہے

شاہ نعیم اللہ بہرائچی در معمولات مظہریہ مے نویسند کہ سلطان وقت ابو سعید ابو الخیر را گفتند کہ فلان کس بر روے آب میرود گفت سہل است خسے نیز بر روے آب میرود گفتند فلان کس بر روے ہوا مے پرد گفت مرغ و صعوہ نیز بر ہوا مے پرد گفتند فلان کس در یک لحظہ از شہرے بشہرے میرود گفت شیطان نیز در یک نفس از مشرق بمغرب می رود اینچنین چیزہا را این قیمت نیست مرد آنست کہ در میان خلق نشیند و داد و ستد کند و زن خواہد و با خلق آمیزد و یک لحظہ از خدا تعالیٰ غافل نباشد انتہی

وقتے زمان حضرت بو سعید | ابو الخیر سے پوچھے تھے مرید | کہ یک شخص چلتا ہے پانی پہ یون | روان ہوتی دریا مین کشتی ہے جون

کہا یہ تو مشکل نہین اے جوان — خس و خار دریا مین ہوتے روان — کہا ایک اُڑ کر سوئے آسمان — ہے جاتا کہا مرغ و صعو بھی ہان
کہا ایک سے دوسرے شہر کو — پہونچتا ہے دم بھر مین اڑ بیخبر — کہا یہ بھی مشکل نہین زنہار — کہ شیطان بیدین نخوت شعار
ادہر سے ادہر اور یہانسے وہان — پہونچتا ہے دم مین کہانسے کہان — اگر ہو مشرق مین پہونچے دمین — پلک مارتے سوئے مغرب مین
نہ یہ کام ہے قابل آفرین — نہ کھانا فریب اس سے مردِ گزین — نشان شیخ کامل کا ہے یہ عیان — کہ بیٹھے وہ خوش خلق کے درمیان
وہ من چاہے داد و ستد بھی کرے — سدا خلق سے خوش ہو ملتا رہے — وہ ساتھ اس تعلق کے اے نیک زاد — رہے یادِ مولا مین ہر لحظہ شاد

ایضاً در معمولات مظہریہ نوشتہ کہ قدوۂ اہل اللہ ابو علی رودباری را پرسیدند از کسیکہ ملاہی می شنود و می گوید کہ من بدرجۂ رسیدہ ام کہ خلاف احوال در من اثر نمی کند جواب گفت آرے بہ تحقیق رسیدہ است الا بجہنم رسیدہ است انتہی

جو پوچھے گئے رودباری ولی — بڑے پیشوا حضرتِ بوعلی — کہ اک شخص ہو راگ باجون مست — یہ کہتا ہو وہ شخص شہوت پرست
کہ پہونچا ہوا اس درجہ مین ہے حلال — سماع و مزامیر سب حال و قال — کہا سماع و مزامیر کی — مؤثر نہین ہوتی مجھ مین کبھی
کہا سن یہ حضرت بنے آشفتہ ہو — کہ پہونچا ہے ہان وہ مگر تم سنو — کہ وہ کون درجہ ہے جسمین گیا — جہنم ہے نام اُسکا ڈر تو سدا

فصل در ذکر سماع و مزامیر

کسی شیخ نے ہے نہ بجا جانا — سدا ایسے کامون کو سمجھے بُرا — سنو جو جہان مین ہے مشہور عام — مریدون پہ اُسکو نہ جائز کیا
نہ کی محفل رقص ہرگز بپا — یہ پیرزمان کے ہین سب افترا — کہ سنتے تھے باجو نکو صوفی تمام
نہین اسکا ہرگز کہین ہے پتا — نشان جسکا ہے سُن بے مرد خدا — کہے بعض صوفی نے ایسا کیا
کہ خلوت مین آتا کبھی جو ہان — بُلا کر وہان پھر مرید جوان — سنا دے ذرا کوئی مرد ذکی
کہ ہے شوق احمد سے دل بیقرار — یہ فرماتے کوئی غزل نعت کی — فقط آپ تھے یا غزل خوان تھا
غزل خوانی بھی تھی تمنی سے دور — اور اُجرت دیتے تھے والا حضور — نہ رنڈی نہ قوال مرد تھے وان — نہ تھی اسطرح کثرتِ مردمان
نہ ہولی نہ ٹھمری نہ ٹپہ خیال — نہ چلیا سے جُبنا کا مذکور حال — نہ طنبور مرد زنگ بین دستار — کہ حرمت کے قائل تھے سب نامدار

قال شیخ الصوفیۃ محی الدین عبد القادر الجیلانی فی غنیۃ الطالبین رحمۃ اللہ علیہ ھذا اذا کان خالیا عن المنکر کالطبل والمزمار والعود والنای والرباب والمعازف والطنابیر والشین والشات والجعفران الذی یلعب

سنو غوث اعظم نے ہے یہ لکھا — بہ الترک لا یجلس ھناک لان کل ذلک محرم — سماع ایسا بستہ جائز ہوا
جو خالی ہو مزمار طنبور سے — طبل و رباب عود پرشور سے — نہ شات اور شین اور جعفران — نہ ناؤ معازف کا ہووے نشان
غرض ہو نہ لہو و لعب کا سمان — پڑھے حمد یا نعت کوئی وہان — تو البتہ ہوگا وہ ملعون نہین
اگر راگ باجے ہون دونون جہان — کبھی گر کوئی اُسکو سن لے کہین — یہ لہو و لعب کے ہین بے شبہ کام
نہین چاہیے کوئی مٹھے وہان — کہ بیشک مزامیر ہین سب حرام — بتے اس سے پرہیز کرتے مدام

حکایت

سنا کرتے تھے راگ سلطان جی — حضرت نصیر الدین چراغ دہلی — سدا اس سے انکار رکھتے خدید

سلطان جی سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیا محبوب الٰہی علیہ الرحمۃ والرضوان کا نام ہے نصیر الدین اولیا محمود اودھی سلسلہ ۱۲

کسی نے کبھی اُنسے جاکر کہا — سماع آپکے پیر نے ہے سنا — تو پھر کیون ہوا آپکو اسسے عار — نہین وجہ کوئی ہوئی آشکار

کہا حضرتِ باخدا نے وہین — کہ ہرا مر مین پیروی ہے نہین — خلافِ شریعت جو ہو کار و بار — نہین مانتا اُسکو مین زینہار

عمل میرا اُسپر رہا ہے تمام — کہ خُذ ما صفا اور دَع ما کدر — جو یہ جاکے سلطانجی سے کہا — ہوئے خوش کہا واہ وا مرحبا

وہ قاضی ضیا جبکہ بیمار تھے — عیادت کو سلطانجی تھے گئے

حکایت

کھڑے در پہ ہو کی اجازت طلب — جو ہو حکم آوین عیادت کو اب — یہ سُن قاضی صاحب نے اُسدم کہا — کہ آخر زمانہ میرا اب ہوا

کوئی دم مین جاتا ہون خلد بریں — مجھے اس گھڑی تو گوارا نہین — کسی بیعتی سے جو ہون ہمکلام — کہ اسدم خدا سے ہمارا ہے کام

سُنا جبکہ سلطانجی نے کہا — کہو بیعتی نے ہے تو یہ کیا — یہ سن قاضی صاحب نے فرمادیا — عمامہ میرا راہ مین دو بچھا

کہو اُنسے تشریف اب لائین آپ — قدم اسپہ رکھتے چلے آئین آپ — کہ بیشک ہین یہ شیخ اور پیشوا — یہی آگ کا روگ اک انمین تھا

اسی سے ولایت مین نقصان تھا — سو توبہ سے اب وہ بھی جاتا رہا — جو حضرت نے دیکھا عمامہ پڑا — ادب سے اُٹھا اُسکو سر پر رکھا

لے جاکر اُس کان اسرار سے — ملاقی ہوئے یعنی بیمار سے — وہ تھی حالت نزع بیمار کی — اجل نے پھر اُسوقت فرصت نہ دی

کوئی ایکساعت بھی گذری نہین — روانہ ہوئے سوے خلد بریں — ہوئے پھر تو سلطانجی بیقرار — برابر رہے دفن تک اشکبار

ف

سنو شیخ سعدی نے توبہ ہی کی — خطا سے جو ہوتے ہزارے ملام — وہین توبہ کرتے وہ مردان راہ — گلستان مین لکھتے ہین خود وہ لی

یہی سب بزرگان دین کا تھا کام — کیا اُنکا کیونکر ہو تجھپر روا — کہ فرماگئے خود ہین خیر الانام — کہ اصرار کو تھے سمجھتے گناہ

جو بالفرض بعضون نے ایسا کیا — میرے بعد ہے تابعی کا بھلا — ہے پھر تابعی کے ملاقی کا خیر — محمد ہوا اُنپر درود و سلام ؛ ہامین

کہ بہتر ہے سب سے زمانہ میرا — اور امت مین بدعات پاوین ظہور — پھر اُسوقت مؤمن وہی ہے وہی — نہین بعد اسکے ہے باقی کا خیر

مگر ہوین کثرت سے فسق و فجور — کتاب و سنن سے اُسے کار ہو — کرے میری سُنت کی جو پیروی

نہین تابع قولِ اخیار ہو — سُنے اہلِ بدع و ہوا کی نہ بات — اور اب یہ زمانہ وہی ہے وہی — کہ جسکی خبر دے گئے ہین نبی

تجھے چاہیئے مؤمنِ پاک ذات — تو عامل حدیث اور قرآن کا ہو — نہ پیرو کبھی نفس و شیطان کا ہو

حدیث اور قرآن مین جو ہی خبر — بیان اُسکو کرتا ہون اب سر بسر

قال اللہ تعالیٰ وَذَرِ الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَعِبًا وَلَهْوًا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ✦ ✦ ✦

یہ کہتا ہے پروردگار مجید — مخاطب ہو سوے رسولِ حمید — انہین چھوڑ دے پھر کہا اُسنے کام — جو لہو و لعب مین ہین ہمہ تمام

اسیکو ہی دین اپنا ٹھیرا لیا — وقال اللہ تعالیٰ ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ ویتخذھا ھزوا اولئک لھم عذاب مھین — اور اس زندگی پر بھروسا کیا

یہ کہتا ہے پھر قادرِ ذوالجلال — خریدین سدا کھیل کی بات — کہ ہین بعض ایسے بھی گمراہ و ضال

تماشے مین ہتے ہین دن رات — کہ بہکا دین غیر و نکو تا دے سے — نہین ملنے دین اُنکو اللہ سے

ہین کرتے پسند ایسے آئین کو — انہین پر ہوئی لت کہ ہے سازِ عذاب — کہ ہین دین حق کو یہ کرتے خراب

قال السیوطی فی الدر المنثور اخرج ابن جریر وابن مردویہ عن ابن عباس فی قولہ تعالیٰ ومن الناس من یشتری لھو الحدیث قال باطل الحدیث وھو الغناء ونحوہ لیضل عن سبیل اللہ قال قراءۃ القرآن وذکر اللہ نزلت فی رجل من قریش اشتری جاریۃ مغنیۃ انتھی

سیوطی کی جو دُرِ منثور ہے
کسی نے خریدی تھی ایسی کنیز
اور ابن جریر ابن عباس سے
اور اسجا سبیل خدا سے مراد
مدارک جو تفسیر ہے معتبر
کہ ہے لہو سے بان یہ قصہ مراد
کہ آیت مین جو لہو مذکور ہے
کتاب اپنی مین بیہقی نے لکھا
کہ فرماتے سردار والاجناب

یہ شانِ نزول اُسمین مذکور ہے
اسی سے ہوا باخبر ہر کوئی ٭
غناؤ مزامیر ہے پاک زاد
قران کی قرارت خدا کی ہے یا
لکھا اُسمین ہے دیکھ لے شک نکر
ہے اور ابن عباس باجود نے
یہی راگ تو اُس سے منظور ہے
کہ ہے ابن مسعود نے یہ کہا
غناول مین کرتا ہے پیدا نفاق

کہ گانے بجانے مین کتنی تمیز
ہے راوی ہوا یاد رکھ تو اسے
کہ آیت مین لہو لعب سے مراد

اُسی مین یہ آیت ہے نازل ہوئی

وقال صاحب المدارک لھو الحدیث نحو السمر والغناء وکان ابن عباس وابن مسعود رضی اللہ عنہما یحلفان انہ الغناء انتھی

غنا اور مثل اسکے نیکو نہاد
نال البیہقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء الزرع انتھی

یہ کہا ئی قسم ابن مسعود نے
اُگاتا ہے جسطرح سبزہ کو آب

سمجھ لو اُسی طرح اہل نفاق

قال الفقیر فی مجمع البحار نقلا عن الطیبی ما احدث المتصوفۃ من السماع والرقص والآلات فلا خلاف فی تحریمہ حتی ظھرت علی کثیر منھم افعال المجانین فیرقصون بحرکات متطابقۃ وتقطیعات متلاھفۃ وزعموا ان تلک الامور من البر بئس سنیات الاحوال وھذا ذندقۃ انتھی

مؤلف نے مجمع کے ہے یہ لکھا
کہ پیرزمانے کے سب کاروبار
سمجھنا پھر انکا کہ ہے یہ بھلا

وہ طیبی سے اسطرح ناقل ہوا
بتانا غضب کا وہ انداز سے
کسیکو بھی اسمین نہین کچھ کلام

وہ محفل وہ گانا بجانا سماع
ہمین اس سے حاصل ہو قرب خدا
وہ پیر ایسے زندیق وگمراہ ہین

وہ مجنون بن ناچنا ناز سے
سبھون کے ہین نزدیک بیشک حرام
وہ مردود درگاہ اللہ ہین

فی فتاوی البیھقی التغنی واستماعھا وضرب الدف وجمیع انواع الملاھی حرام ومستحلھا کافر ھدی اللہ الزھاد المتجھلۃ الذین ابتلوا بہ وقد حل علیھم الکفر انتھی کذا فی غایۃ الکلام ٭

فتاوے مین ہے بیہقی نے لکھا
جو سمجھا حلال اُسکو کافر ہوا

کہ گانا بجانا مزامیر کا
ہدایت کر ان مردمون کو خدا

وہ سُننا سنانا یہ سب ہے حرام
سمجھکر جہالت سے جو یہ حلال

سراسر ہین لہو لعب کے یہ کام
ہوئے ہائے ہین کافر بد مآل

فی فتاوی القاضی خان اما استماع صوت الملاھی کالضرب بالقصب ونحو ذلک حرام ومعصیۃ لقولہ علیہ السلام استماع الملاھی معصیۃ والجلوس علیھا فسق والاستلذاذ بھا من الکفر انتھی ٭

فتاوے مین ہے قاضیخان کے لکھا
جو بیٹھے کوئی ایسی مجلس مین آ

کہ سُننا سماع ومزامیر کا
بڑا وہ گنہ گار وفاسق ہوا

حرام اور ہے یہ گناہ عظیم
جو خوش ہو کر اسکا ثنا خوان ہو

کہ فرما گئے خود رسول کریم
بلاشبہ کافر وہ نادان ہو

یہی لکھ گئے شاہ عبد العزیز — ف — وہ تفسیر اپنی میں لے بامتیز

اور ایسے ہی کافی ہدایہ میں ہے — محیط و کفایہ نہایہ میں ہے — حدیث اور تفسیر و فقہ و اثر — یہی سب میں مرقوم ہے بیشتر

غرض متفق اسپہ ہیں اہل دین — کوئی راگ سے کھیل بڑھکر نہیں — کرے باجیا کو یہی ہیجیا — بڑھائے یہی دل میں حرص و ہوا

اسی سے زیادہ ہوں شہوت کے کام — بحث در تصور شیخ — اسی سے ہوں سب مبتلائے حرام

تصور کرے اسطرح شیخ کا — جو کوئی مرید اُسکا کافر ہوا — کہ ہے وسعت روح شیخ اسقدر — نہاں و عیاں اُسمیں ہیں جلوہ گر

خبردار ہر شے سے ہے بالضرور — ہو ظاہر نہاں یا ہو نزدیک و دور — بنا بر نزخ اُسکی وہ تصویر کو — سمجھتا ہو دل میں بیگو سیدہ خو

کہ وہ روح ہنگام ذکر خدا — ہے حاضر ہوئی واسطہ فیض کا — ہے واقف میرے وہ سب احوال سے — وہ ماضی ہے مستقبل و حال سے

کما قال الشیخ فخر الدین ابو سعید عثمان بن سلیمان الحیانی الحنفی فی رسالتہ ناقلا عن البزازیۃ وغیرھا من کتب

سنو فخر دین شیخ ہیں لکھ گئے — الفتاوی من قال ارواح المشائخ حاضرۃ تعلم یکفر اتفقوا — وہ بزازیہ سے ہیں ناقل ہوئے

کہ جو کوئی قائل ہو اسبات کا — کہ ارواح زہاد اور اولیا — ہوئیں حاضر اسجا پہیں جانتیں — تو شک کفر میں اُسکے ہرگز نہیں

ودر تفسیر فتح العزیز شاہ عبد العزیز قدس سرہ در انوار ع مشرکین میفرمایند چہارم پیرپرستان گویند چون مردہ بزرگے کہ بسبب کمال ریاضت و مجاہدہ مستجاب الدعوات و مقبول الشفاعت عند اللہ شدہ بود از نیجہان میگذرد روح او را قوتے عظیم دوستے بس فخیم بہم رسد ہر کہ صورت او را بر نزخ سازد یا در مکان نشست و برخاست او و یا بر گور او سجود و تذلل تمام نماید روح بسبب وسعت و اطلاق بر آن مطلع شود و در دنیا و آخرت در حق او شفاعت نماید انتہے ✣ ✣ ✣

وہ تفسیر میں شاہ عبد العزیز — یہ لکھتے ہیں سن مرد والا تمیز — چہارم ہیں مشرکہ وہ پیران پرست — جو ہوں الفت پیر میں سخت مست

کہا کرتے جو ایسا صاحب کمال — وفور ریاضت سے فرخندہ حال — دعا جسکی مقبول ہوں بیشتر — وہ جاتا ہے جب اس جہاں سے گذر

تو روح اُسکی کو قوت بس عظیم — یہ سختی ہے اور وسعت بس فخیم — پس صورت اُسکی جو برنخ بنائے — مکانپر وہ یا قبر پر اُسکی جائے

بنائے ذلیل آپ کو خوار و زار — بھلائی کا اپنے وہ ہو خواستگار — تو روح اپنی وسعت سے ہو باخبر — شفاعت کرے اُسکی شام و سحر

ودر فتاوے محک الطالبین مسطور ست کہ دیگر طائفہ در دیشان جاہل و عامی مردمان را می گویند ہر وقت پیران حاضر اند و مردگان رفتہ را حاضر می گویند کافر می شوند زیرا کہ حاضر کسے است کہ او را از حال اہل مجلس علم و خبر باشد و مردگان از احوال زندگان خبر ندارند کذا فی زاد المتقین - انتہے

بہت ایسے جاہل ہیں بیدین فقیر — جو کہتے ہیں ہر وقت حاضر ہیں پیر — وہ مردوں کو کہتے ہیں حاضر ہیں یاں — ہوے اس سے کافر وہ بیگانگان

کہ حاضر وہی ہے وہی جان لو — خبر اہل مجلس سے رکھتا جو ہو — اور احوال سے وہ تو واقف نہیں — ہوئے دفن جو ہیں بزیر زمیں

اور اُسمیں نہیں شرک کی ہو شمار — ف — کریگو جو یاد آئے تصویر یار

کہ حاضر سمجھتا نہیں زینہار — وفور محبت سے ہے بے قرار — مگر پیشوایان دین نے لکھا — کہ داخل کرے اُسکو بھی حق تعالی

کہ جز یادِ حق دل مین اہلِ خدا	نہین کھٹکے وہ محوِ حق ہین سدا	یہ اکثر فتاوے مین مذکور ہے	یہ بسط تمام اُنمین مسطور ہے

بحث نذر غیر خدا و استعانت و دعا خواستن از مردگان و طواف و سجدہ و قربانی وغیرہ کردن بر گور آنہا و شرک بودن این ہمہ افعال

سنو نذر غیرِ خدا ماننا	دعا کرنا فریادرس جاننا	بڑا شرک ہے کیونکہ اصل دعا	عبادت ہے یہ غیر کو کب روا
عبادت خدا ہی کو شایان ہے	فی معالم التنزیل الاستعانۃ نوع تعبد انتھی		یہی شیوۂ اہل ایمان ہے
	معالم مین ہان دیکھ لو تم ذرا	عبادت دعا مانگنا ہے لکھا	

وفی تفسیر النیشاپوری قال جمھور العلماء ان الدعاء من اعظم مقامات العبودیۃ انتھی

یہ تفسیر دیگر مین ہے نیکنام	کہ ہین متفق اسمین عالم تمام	دعا ہے مقامونسے اعلیٰ مقام	عبودیت عبد کی لاکلام

فی مجمع البحار فان العبادۃ وطلب الحوائج والاستعانۃ حق اللہ وحدہ انتھی

مؤلف نے مجمع کے ہے یہ لکھا	مدد مانگنا کرنا طاعت ادا	طلب کرنا حاجت کا یہ سب کا کام	خدا ہی کے حق ہین فقط اے ہمام

وقال حجۃ الھند قاضی شھاب الدین دولت آبادی ضمن تفسیر بحر المواج فی العقائد الاسلامیۃ بیان الفاظ الکفر والافعال التی تحبط بھا الطاعات کلھا من الخواص والعوام سواء کانت بالقصد او بالسھو منھا استباحۃ استماع اصوات الملاھی وخلوۃ الاجنبیات والنظر الی الامرد وضرب الوجہ وضرب الاقدام بعد الصلوٰۃ العراقیۃ وقراءۃ علی المشائخ الذین یتبعون النبی علیہ السلام فی الحرکات والسکنات والاقوال والاحوال واستحلال المعصیۃ صغیرۃ کانت او کبیرۃ واستخفافھا واستھزاء الشریعۃ واستھانتھا وطلب الحوائج من الاموات والاستعانۃ بھم وتکذیب الرسل او واحد منھم فیما اخبر عن امر دینی او الدین وتحقیرھم او واحد منھم وترک التعظیم للملائکۃ علیھم السلام وتصدیق الکاھن فیما اخبر عن الغیب انتھی

گئے لکھ عقائد مین والاجناب	محدث عمدہ قاضی شہاب	کہ الفاظ کفریہ اور ایسے کلام	کہ ہوجائیگا ن جنکے طاعت تمام
نہ طاعت کا پھر گر ملے کچھ ثواب	ہمیشہ خدا کا ہو اُسپر عذاب	وہ قصداً ہون یا سہو سے کیجئے	وہ ہین یہ تفصیل سُن لیجئے
سمجھنا سماع و مزامیر کا	حلال اور کہنا نہین ہے بُرا	جو خلوت نشین ہو بغیر از نکاح	زن اجنبی ساتھ سمجھے مباح
نظر کرنا سوئے جمالِ صبیح	و یا سوئے امرد ہو اُسکا مبیح	گیارہ قدم چلنا سوئے عراق	نمازونکے پیچھے ہے اہل وفاق
کرین خود ہی اور ازدہ افترا	کہین اُن بزرگون نے بھی تھا کیا	جو تابع نبی کے تھے ہر حال مین	سب اقوال افعال و احوال مین
سمجھنا خفیف اور کہنا حلال	گنا ہونکو اے مرد صاحب کمال	اہانت شریعت کی اور مضحکہ	شریعت کے کامونمین بے دغدغہ
طلب کرنا مُردون سے حاجات کے	مدد مانگنا اُنسے گر دیدہ ہو	رسولونکو جھٹلانا یا ایک کو	شریعت مین یا اُنکی تحقیر ہو
نہ کرنا فرشتونکا پاسِ ادب	سدا اُنپہ رحمت کرے میرے رب	خبر ہائے غیبی مین کرنا یقین	نجومی و رمال کے مؤمنین

شیخ عبد السلام حسام الدین ابن حبیب اللہ العلوی در محک الطالبین نوشتہ وجزاین ہمہ نوع زیارت کردن بہتر ہیئتیکہ باشد

ممنوع و محظور ہست، و گاہ باشد کہ خوف کفر بود در صورتیکہ زائر سجدہ کند قبر را و یا از میت حاجت خواہد و حصول مراد از میت داند و بنام آن میت قربانی کند

گئے لکھے ہین شیخ عبد السلام	سو اتین صورت کے سب ہین حرام	زیارت ہین ہی کفر کا اُسمین ڈر	کرے سجدہ قبر زائر اگر
دعا مانگے مردون سے یا بد نہاد	و یا اُنسے جانے حصول مراد	کرے یا وہ قربانی مُردون کے نام	اسیطرح کے اور جو ہون کام

اخرج احمد عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان رسول اللہ صلعم کان فی نفر من المہاجرین والانصار فجاء بعیر فسجد لہ فقال اصحابہ یا رسول اللہ نسجد لک البہائم والشجر فنحن احق ان نسجد لک فقال اعبدوا ربکم واکرموا اخاکم کما قال السکونی

سنو گوش جان سے روایت یہ ایک	کہ کہتا ہی یون راوی مرد نیک	نبی و صحابہ تھے بیٹھے جہان	وہان آگیا اونٹ یکتا گہان
پیمبر کو اُسنے سجدہ کیا	یہ دیکھ اُنکے اصحاب یون کہا	درخت و بہائم ہون سجدہ گذار	ہم اس آرزو مین ہین دلفگار
ہمین اذن دے سرور دو جہان	کہ آگے نہون ہم تیرے سجدہ کنان	نبی نے کہا اُنسے اے اہل دین	سزاوار سجدہ بجز حق نہین
مجھے یا اخا بھائی حاتم جان لو	اسی ڈھب کی تعظیم کرتے ہو	نہ سجدہ نہ بابوسی چیزی کرو	سلام ایسے کامون سے بیزار ہون

اخرج ابو داؤد عن قیس بن سعد قال اتیت الحیرۃ فرایتہم یسجدون لمرزبان لہم فقلت لرسول اللہ صلعم احق ان نسجد لک واتیت رسول اللہ صلعم فقلت انی اتیت الحیرۃ فرایتہم یسجدون لمرزبان لہم وانت احق ان نسجد لک فقال لی ارایت لو

روایت سنو دوسری سنکے یہ	صورت بقبض اکنت تسجد لہ فقلت لا فقال لا تفعلوا		گئے شہر حیرہ مین قیس ابن سعد
وہان دیکھا جاکر کہ خاص و عوام	کہ مین اپنے راجہ کو سجدہ تمام	یہ دیکھا آگیا اُنکے دل مین ہی	کہ راجہ سے بہتر ہین میرے نبی
نہ پھر کیون پیمبر کو سجدہ کرون	دل و جان کیون اُنکی الفت مین دون	وہانسے ہوئے پھر جو وہ رہسپر	کہا قصہ حضرت سے سب آنکر
پیمبر نے سنکر کہا بشتاب	کہ اسبات کا تو مجھے دے جواب	کہ اگر قبر پر میرے گذرے کبھو	کریگا تو پھر سجدہ اے نام جو
کہا قیس نے اے رسول خدا	کہ دل گاہ سجدہ مین تربت کو ہا	یہ سُن اُسنے بولے خدا کے حبیب	کہ جب مجکو آخر فنا ہے نصیب
نہ کر سجدہ تو مجکو اے باصفا	کہ مسجود عالم ہے وہ کبریا	کہ ہے ذات کو جسکے ہر دم قرار	کئے جسنے پیدا یہ ہنردہ ہزار

و شاہ عبد العزیز دہلوی در تفسیر فتح العزیز تحت تفسیر وسیلہ در تاویل القران تو تیلا فرمودہ کہ درین نوع تقرب متقرب الیہ را دو چیز می باید اول احاطۂ علمی باذکار تقلیبیہ و لسانیہ ذاکرین با وصف تخالف امکنہ و ازمنہ و مدرکہ و السنہ تا ذکر قلبی و لعانی ہر ذاکر معلوم کند دوم قوت نزدیک شدن و در مدرکۂ او در آمدن و آنرا پُر کردن و حکم صفت او پیدا کردن کہ در عرف شرع آنرا فنا و توحید و تدلی و نزول و قرب خوانند و این ہر دو صفت خاصۂ ذات پاک او تعالیٰ ست ہیچ مخلوق را حاصل نیست آرے کفرہ در حق بعضے از معبودان و بعضے پیر پرستان از زمرۂ مسلمین در حق پیران خود امر اول را ثابت می کنند و در وقت احتیاج بہمین اعتقاد آنہا استعانت می نمایند انتہی

یہ لکھتے ہین حسن شاہ عبد العزیز	تقرب مین شرطین ہین دو تمیز	تقرب ہو جسکی طرف آرزو	یہ وصف اُسمین ہون لے یہ تو

کہ اک تو محیط ایسا علم اُسکا ہو	کہ ذکر اسانی و قلبیہ کو	سمجھتا ہو حالانکہ ہون ذاکرین	کہین وہ کہین کہین وہ کہین
نہ کجا یہ ہون ہو خلاف مکان	خلاف زبان خلاف زبان	یہ ہے دوسرا وصف سنو رکھو	کہ اسطرحکی قوت اُسمین ہو
کہ جس شخص کے چاہے نزدیک جائے	وہ ہر قوت مدرکہ مین سمائے	سمائے پھر اُسکو وہین وہ بھرے	صفت اُسکی کا حکم پیدا کرے
شریعت مین تعبیر فرخندہ پے	تدلی و قرب و نزول اس سے ہے	اور اسطرح کے دونون ہین وصف خاص	خدا ہی مین موجود بالاختصاص
کسی غیر کو ہین یہ حاصل نہین	برابر ہین اسمین کہین وہین	مگر کافران شقاوت نشان	صفت پہلی معبود باطل مین ہان
کیا کرتے ثابت ہین فرائے ہی	پرستار پیران پیرون مین بھی	جو راسخ ہے دلمین یہی اعتقاد	مصیبت مین پیر و ولی کو کرتے ہین یاد
	مدد مانگتے اُنسے حاجات مین	نہ خوف خدا ہے کسی بات مین	

وفی البحر الرائق شرح کنز الدقائق واما النذر الذی یقع کثیرا من العوام علی ما هو مشاهد کان یکون للانسان غائب او مریض او له حاجة ضروریة فیاتی فی بعض مزارات الصلحاء فیجعل ستارة علی راسه و یقول یا سیدی فلان بن فلان ان رد غائبی او عوفی مریضی او قضیت حاجتی فلك من الذهب کذا و من الفضة کذا و من الطعام کذا و من الشمع کذا و من الزیت کذا فهذا النذر باطل بالاجماع بوجوه منها انه نذر للمخلوق و النذر للمخلوق لا یجوز لانه عبادة و العبادة لا تکون لمخلوق و منها ان المنذور له میت و المیت لا یملك و منها ان المیت یتصرف فی الامور دون الله و اعتقاده بذلك کفر انتهی

لکھا بحر مین ہے بہ بسط تمام	کہ جو نذر کرتے ہین اکثر عوام	کسیکا کوئی جیسے غائب ہوا	عزیز اُسکا بیمار یا ہو گیا
و یا کوئی مشکل ہوا ایسا کام	خور و خواب جس سے ہوں اُسپر حرام	تو جا صالحون کی وہین قبر پر	تضرع سے سر کو جھکا ڈھانک کر
وہ کہتا ہے اے پیر مشکل کشا	اگر میرا غائب یہان آگیا	و یا میرا بیمار اچھا ہوا	و یا ہو گئی میری حاجت روا
زر و نقرہ و شمع و زیت و طعام	چڑھاؤن یہان سب کو حضرت کے نام	کئی وجہ سے ہین یہ باطل تمام	سلف کا ہوا اسپہ اجماع تام
کہ ہے ایک تو نذر مخلوق کی	نہین نذر مخلوق جائز ہوئی	کہ ہے نذر بیشک عبادت ذکی	عبادت نہین ہوتی مخلوق کو
یہ ہے دوسری وجہ خاطر نشین	کہ ہے نذر جسکے وہ زندہ نہین	نہ مردہ ہو مالک کسی چیز کا	سنو تیسری وجہ تم دل لگا
کہ ہے اعتقاد اسمین یہ اسنوا	تصرف کا مُردے کو ہے اعتقاد	اور اس امر کا کفر ہے اعتقاد	دلون مین رکھو مومنو اسکو یاد

وایضا فی البحر الاجماع علی حرمة النذر للمخلوق و لا ینعقد و لا یشتغل الذمة به و انه حرام بل سحت و لا یجوز لخادم الشیخ اخذه و لا اکله و لا التصرف فیه بوجه من الوجوه انتهی

ہوئے متفق حرمت نذر پر	ہر یک غیر اللہ کے پر ہنر	کرے گر کوئی نذر غیر خدا	نہین اُسپہ لازم ہے کرنا ادا
کہ ہے نذر بے شبہ ایسی حرام	نہین خادم شیخ کو اس سے کام	کہ کھائے وہ یا صرف اسکو کرے	حرام ہو ہے وہ پیٹ اپنا بھرے

فی الفتاوی الهندیة و النذر الذی یقع من اکثر العوام بان یاتی الی قبر بعض الصلحاء و یفرق ستارة

قائلا یا سیدی فلان بن فلان ان قضیت حاجتی فلك من الذهب کذا باطل بالاجماع انتهی

جو اسطرح کی نذر اکثر عوام — کیا کرتے ہین باخشوع تمام — کہ جا قبر صالح پہ پردہ اُٹھا
کہ اے پیر مشکلکشا میرا کام — پڑے اگر کچھ تو حضرت کے نام — مین زر اسقدر یا نیہ حاضر کرونگی
ہوئی نذر ایسی ہے بیشک حرام — ہوا اسپہ اجماع اہت تمام — بصد پاس آداب مانگین دعا
بہت خادم باب عالی کو دون

قال محمد بن اسمٰعیل الیمنی فی تطهیر الاعتقاد عن ادران الالحاد والعباد البدنیة کالقیام والرکوع والسجود والصوم والطواف کله والمالیة کاخراج جزء من المال امتثالا لامره مختصة به تعالیٰ فافراد الله تعالیٰ بتوحید العبادة لایتم الا ان یکون الدعاء کله لله تعالیٰ والنداء فی الشدائد لایکون الا لله تعالیٰ والاستعانة بالله وحده والنحر له وجمیع انواع العبادات من الخضوع والقیام مرتبن للا والرکوع والسجود والطواف کله لایکون الا لله ومن فعل ذلك لمخلوق من حی ومیت سواء کان ملکا او نبیا او ولیا او شجرا او قبرا او جنیا فقد اشرك فی العبادة وان اقر بالله وحده انتهی

محمد تھے بیٹے سماعیل کے — رکوع وسجود وطواف اے ہمام — وہ مالیہ ازراہ فرمان بری — ہمین مین وہ اسطرح ہین لکھگئے
عبادت بدن کی وہ صوم وقیام — پس اب تمسے توحید پوری نہو — مگر جبکہ مانگو اُسی سے دعا — کہ مال اپنے سے جو نکالے کوئی
یہ سب خاص ہین ایزد پاک کو — اُسیکے کرو نام قربانی سب — غرض یہ عبادات ہین جسقدر — پکارو نہ سختی مین اُسکے سوا
اُسی سے مدد چاہو تم روز وشب — نہین ہے مگر سب برائے خدا — کسی نے اگر کام ایسے کئے — قیام ورکوع وخضوع اے پسر
سجود وطواف اور اسکے سوا — کہ وہ غیر حق زندہ یا مردہ ہو — نبی یا ولی قبر جن یا ملک — خدا چھوڑکر غیر حق کے لئے
نہین فرق ہے اسمین کچھ جان لو — اگرچہ وہ توحید کا دم بھرے — اور اقرار وحدت کا اُسکی کرے — شجر یا وہ مشرک ہے بیشبہ وشک

وقال الامام ابن القیم فی زاد المعاد والمقصود ان النفوس الجاهلة الضالة اسقطت عبودیة الله سبحانه وتعالیٰ اشرکت فیها من تعظمه من الخلق فبجدت لغیر الله ورکعت وقامت بین یدیه قیام الصلوٰة وحلفت لغیره ونذرت له وذبحت لغیره وطافت بغیر بیته وعظمته بالحب والخوف والرجاء والطاعة کما تعظم الخالق وسوت من تعبده من المخلوقین برب العلمین وهؤلاء هم الذین ضادوا دعوة الرسل وهم الذین بربهم یعدلون وهم الذین یقولون وهم فی النار مع آلهتهم یختصمون تالله ان کنا لفی ضلال مبین اذ نسویکم برب العلمین وهم الذین قال الله تعالیٰ فیهم ومن الناس من یتخذ من دون الله اندادا یحبونهم کحب الله والذین آمنوا اشد حبا لله وهذا کله من الشرك وان الله لایغفر ان یشرك به انتهی

کتاب اپنی مین ہے جو زاد المعاد — امام ابن قیم نے والا نژاد — لکھا ہے کہ مقصود ہے میرا — کہ جہال گمراہ ہرزہ سرا
عبادت کو خلاق عالم کے چھوڑ — سراسر اطاعت سے مُنہ اپنا موڑ — عبادت کی مخلوق کی اختیار — نہ کچھ اُنکو ہے خوف روز شمار

جو سجدہ کیا غیر حق کو کیا — دیا سر جھکا پیش غیر خدا — کھڑا ہو نمازوں میں جیسے کوئی — کھڑے قبر پر جا یہوں ویسے ہی

قسم غیر اللہ کی دم بدم — زبان پر ہے جاری کچھ اس کا غم — کریں نذر غیر خدا صبح و شام — خدا چھوڑ کر ذبح غیر کے نام

خدا کی سی تعظیم انکی کریں — بامید راحت اور اُنسے ڈریں — کریں چھوڑ کر کعبہ کو بے شعور — طواف مقابر وہ جا دور دور

ہیں مخلوق و خالق برابر کئے — مگر ظالموں میں یہ مشہور ہے — یہ انمیں ہیں جو سخت جاہل ہوئے — رسولوں سے جا جا مقابل ہوئے

یہی انمیں ہیں جو کہ حق سے پھرے — رہ راست سے جا پڑے ہیں پرے — یہی ہیں جو دوزخ میں جائینگے ان — لڑیں اپنے معبود باطل سے وان

کہ ہتھوڑے سخت گمراہ تھے — تمہیں جو خدا کے برابر کئے — یہی ہیں یہی جنکی ہے شان میں — یہ فرماتا اللہ قرآن میں

کہ بندے میرے بعض مجھ سے پھرے — کیا غیر کو جو برابر میرے — محبت رکھیں اُنکی جیسے مری — سمجھ دلمیں اُنکی میری ہمسری

اور ایمان میں ہمپہ جو لا چکے — حلاوت جو ایمان کی پا چکے — وہ میری ہی الفت میں سرشار ہیں — محبت سے غیروں کی بیزار ہیں

پس اب یہ جو عادات مسطور ہیں — مروج جو نزدیک اور دور ہیں — بلاشبہ سب شرک میں کارگر — نہ بخشیگا مشرک کو پروردگار

وشاہ عبد العزیز دہلوی در تفسیر فتح العزیز تحت تفسیر آیہ یحبونہم کحب اللہ فرمودہ و برخے از ایشان ارواح مدبرہ و ملائکہ مؤکلہ را بر مخلوقات یا ارواح انبیاء و اولیاء و عباد و رہبانیین و احبار و علما را بے ملاحظہ علاقہ بندگی خدا و محبوبیت او بالاستقلال در محبت برابر خدا می سازند و نذر و قربانیں بنام آنہا میدہند و احکام ایشان را بے تامل در ما خذ آنہا برابر وحی ناطق الٰہی می شمارند بلکہ بعض از ایشان باصور و ہیاکل و قبور و معابد و مساکن و مجالس آنہا افعالیکہ در مسجد و کعبہ براے خدا باید کرد بعمل می آرند مانند سر بزمین نہادن و گرد آگرد گشتن و دست بستہ بصورت استقبال قبلہ در نماز استادن، حالانکہ محبت ایشان مقتضاء ایمان بخدا و برائے رسول نیست تا نزد خدا مفید افتد و در رضامندی او بکار آید بر اگہ این محبت از حد محبت مخلوق در گذشتہ است و در ایمان لازم ست کہ در محبت مخلوق و خالق فرق کردہ شود انتہی

سنو لکھ گئے شاہ عبد العزیز — اس آیت کی تفسیر میں با تمیز — کہ بعض انمیں سے جو شریک خدا — ہیں ٹھہرائے غیر و نکلو وہ بیجا

مدبر جو ہیں روح شام و سحر — فرشتے مؤکل جو ہیں خلق پر — دیا روح پیغمبر و اولیا — و یا روح رہبان و احبار و صفیا

بھوں کو خدا کے برابر کریں — محبت میں ہرگز نہ اُس سے ڈریں — کریں نذر و قربانی سب انکے نام — بجا لائیں احکام انکے تمام

تامل نہ فرمانبری میں کریں — اُسے مثل وحی خدا وہ گنیں — کہ تصویر یا ہیئتیں یا قبور — ہوئے بلکہ بعض ایسے ہیں بے شعور

مکان نشست و عبادت کی جا — جہاں پائیں اُنکے وہ اہل ہوا — بجا لائیں وہ کام اُنکے حضور — جو کعبہ میں ہیں پیش خدائے غفور

وہ ہیں جیسے قبروں کو سجدہ کریں — دیا گرد قبروں کے جا جا پھریں — کھڑا قبلہ رُخ جیسے مؤمن نماز — پڑھے دست بستہ زوے نیاز

کھڑے غیر کے سامنے ویسے ہی — تعظیم ہوتے ہیں جاہل سبھی — نہیں مقتضا ہے یہ ایمان کا — نہیں اسمیں فرمانبری خدا

جو پیش خدا روز محشر مفید — پڑے تیرے کام آئے مرد سعید — کہ ایسی محبت گئی ہے گذر — محبت سے مخلوق کے دور تر

اور ایمان میں لازم ہے پاکیزہ خو — محبت میں مخلوق ہو خالق کے تو — کرے فرق ورنہ زیانکار ہو — یہ ہے راہ توحید ہشیار ہو

ودر تنویرات شاہ ظہور الحق عظیم آبادی فرمودہ بدانکہ عبادت ذلیل ساختن خود ست بدل نزد کسے باامید نفع یا بیم مضرت ازوے واین مختص بحضرت باری تعالی است زیراکہ اگر تعظیم رسول صلوٰۃ اللہ علیہ ست امید نفع وبیم مضرت از ایشان نیست بلکہ تعظیم ایشان بحسب امر الٰہی ست بسان تعظیم قرآن شریف والا ایشان مالک نفع وضرر خویش نبودند تا دیگر چہ رسد کما قال اللہ تعالی قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ واگر کسے امید نفع وبیم مضرت از ایشان داشتہ تذلل کند البتہ شرک ست واز عبادت اصنام فرقے نیست وایضاً کما قال اللہ تعالی خطاباً لنبیہ علیہ السلام وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ

سنو اہل حق کی یہ تحریر ہے	بیان کیسا پاکیزہ تقریر ہے	عبادت بنانا ذلیل آپ کو	باامید نفع وضرر لے ہو
یہ مخصوص ہے حضرت حق کو جان	نہ کر ایسی تعظیم غیروں کی ہان	رسول خدا کی ہے تعظیم گر	نہیں ہے باامید نفع وضرر
سنو بلکہ امر الٰہی سے ہے	قرآن کی سی تعظیم فرخندہ ہے	وگرنہ پیمبر کو قدرت کہاں	کہ پہونچاوین اپنے کو سود وزیان
نہ ہو ہاتھ مین جسکے نفع وضرر	وہ پہونچائے غیروں کو کب مو شگر	رسول خدا کو خدا نے کہا	کہ کہہ میرے پیغمبر باصفا
کہ مالک نہیں نفس کا اپنے ہون	جو نفع وضرر کچھ بھی پہونچا سکون	مگر ہان خدا ہی کی ایسی ہے شان	جسے چاہے پہونچائے سود وزیان
اگر جانتا بات مین غیب کی	بہت جمع کر لیتا مین نیکوئی	پہونچتی نہ مجھ تک برائی کوئی	نہین ہون بنو مین مگر ہون یہ
کہ مین مومنون کو سناتا ہون	خوشی کی ہون پھر انکو دیتا خبر	رکھے جو کہ امید نفع وضرر	پیمبر سے کر حال اپنا بتر
تو یہ شبہ یہ شخص مشرک ہوا	سبھی بت پرستون مین جا کر ملا	خدا نے مخاطب ہو پھر یہ کہا	پیمبر کو ہوا نہ رحمت سزا
کہ بہت غیر اللہ کو تو پکار	جو نافع نہین تیرا ہوے نہ ضرر	کریگا اگر تو کبھی ایسا کام	تو پھر ظالمو نہین تیرا ہوگا نام

وقد قال الامام الهمام ابن القيم في اغاثة اللهفان قال ابو الوفاء ابن عقيل ما لفظه لما صعبت التكاليف على الجهال عدلوا عن اوضاع الشرع الى تعظيم اوضاع وضعوها لانفسهم فسهلت عليهم ولم يدخلوها تحت امر غيرهم قال وهم عندنا كفاهة الاوضاع مثل تعظيم القبور باكرامها بما نهانا عنه الشرع من ايقاد النيران وتقبيلها وتخليقها وخطاب الموتى بالحوائج و كتابة الرقاع فيها يا مولاي افعل كذا افعل كذا واخترتها تبركا وافاضة الطيب على القبور وشد الرحال اليها والقاء الخرق على الشجر اقتداء لمن عبد اللات والعزى انتهى ما في اغاثة اللهفان

امام ابن قیم بھی ہین لکھ گئے	مگر بوالوفا سے ہین نا قل ہوئے	ہوئی جبکہ تکلیف جہال پر	کسی طرح کا انکو پہونچا ضرر
تو تدبیر اوضاع شرعی کو چھوڑ	خدا کی اطاعت سے مونہہ اپنا موڑ	نئی رسمین لے نکالین کئی	خدا و نبی کی اطاعت گئی
کہا ایسے بے شبہ کفار ہین	نہین مومنون مین یہ نہار ہین	وہ قبرونکی جیسی کہ تعظیم ہے	نہین شرع مین ایسی تکریم ہے
جلانا چراغونکا قبرون پہ جا	اُسے چومنا چاٹنا بر ملا	وہ چادر چڑھانا و نذر خطاب	کہ پہونچو مدد کو میرے تم شتاب

وہ لکھ عرضیاں جاکے دنیا وہان — کہ اے مولا مشکل میری حل ہو یان — تبرک سمجھ خاک قبر وکی لین — خشوع وخوشی سے بدن پر ملین
وہ قبروں پہ پھر عطر دینا بہا — پہونچا سفر کی صعوبت اٹھا — درختوں سے جا باندھنا دھجیان — مگر پیروی انکی ہے بے گمان
پرستش مین تھے لات وعزیٰ کی جو — ف — سدا حضرت حق سے مردود ہو
اسیکو نہین شرک کہتے سنو — کہ مثل خدا غیر کو تم کہو — کہ اس معنی کر مشرکین عرب — جو نفس سے ہین مشرک نہین ہوتے اب
کہ وہ تو نہ قائل تھے اسبات کے — کہ مثل خدا کوئی بھی ہو سکے — فقط وہ تو ہم شکل پیغمبران — بنا کر وہ بت تھے پرستش کنان
امید شفاعت تھی خاطر نشین — حضور خداوند عرش برین — اسی سے خدا نے ہے مشرک کہا — انھین دیکھ قرآن مین جا بجا

قال الامام فخر الدین الرازی فی التفسیر الکبیر ما نصہ انہم وضعوا ھذہ الاصنام علی صور انبیائہم واکابرھم وزعموا انہم متی اشتغلوا بعبادۃ ھذہ التماثیل فان اولئک الاکابر تکون الشفعاء لھم عند اللہ ونظیرہ فی ھذا الزمان اشتغال کثیر من الخلق لتعظیم قبور الاکابر علی

گئے لکھ یہ تشریح وتصریح تام — اعتقاد انہوا اذا عظموا قبورہم فانہم یکون شفعاءہم عند اللہ — وہ تفسیر مین فخر رازی امام
کہ اُن مشرکین کا یہی کام تھا — کہ ہم شکل پیغمبر واولیا — بناتے تھے بُت پوجتے تھے اُسے — اور امید رکھتے کہ اللہ سے
ہماری شفاعت کرینگے یہ سب — بچائین خدا جب کریگا غضب — اُنہین کیا کہون مرمٹے وہ بھی — بہت ایسے ہین اس زمانے مین بھی
شروع قبرون کو پوجا کرین — یہی اعتقاد اپنے دل مین رکھین — کہ جب ہم پرستش مین انکی مرین — حضور خدا یہ شفاعت کرین

وقال الشیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ فی فتوح الغیب لیس الشرک عبادۃ الاصنام فحسب بل اذا رکنت الی غیرہ فقد اشرکت بہ عز وجل فاحذر ان تکون منہم

یہی غوث اعظم مین لکھتے سنو — اشرکت بہ عز وجل فاحذر ان تکون منہم — نہین بُت پرستی ہی بس شرک ہے
وہین مشرکینون مین داخل ہوا — جسکے جبکہ تو سوئے غیر خدا — حذر اس سے لازم تجھے ہے سدا — نہ مائل ہو تو سوئے غیر خدا

وقال الشیخ عبد الحق الدہلوی فی ترجمۃ المشکوٰۃ بت پرستان اگرچہ بتان را مانند خدا ومخالف او تعالیٰ نمی دانند ولیکن چون آن را می پرستند وتعظیم می کنند گویا مثل وماننداومی دانند واعتقاد دارند کہ ایشان را از عذاب خدا می رہانند

یہ لکھ شیخ عبد الحق دہلوی — گئے شرح مشکوٰۃ مین واقعی — کہ یہ بت پرستان تو بتونکو بنا — اگرچہ نہین کہتے مثل خدا
نہ اُسکو مخالف خدا کا گنین — مگر چونکہ دن رات پوجا کرین — تو گویا کہ اُسکو بنایا شریک — خدا کا جو ہے وحدہ لاشریک
اور اسپر رکھا دل مین یہ اعتقاد — کہ شافع میرے ہونگے یوم التناد — عذاب خدا سے بچائینگے یہہم — ہمین لیکے جنت مین جائینگے یہہم

بیان سفر برائے زیارت قبور صلحاء

بسوئے مقابر نہ کر تو سفر — کہ اندیشہ کفر ہے سر بسر — تقرب سے تو غیر اللہ کے — ڈرا کر کہ ہین کام گمراہ کے

وقال الشیخ ولی اللہ محدث الہند فی التفہیمات الالٰہیۃ من ذہب الی بلاد اجمیر او الی قبر سالار مسعود غازی وما ضاہاھا لاجل حاجۃ یطلبہا منہ انہ اتی کبیرا من الکبائر والزنا لیس مثلہ الا من کان یعبد المصنوعات او مثل من کان یدعو اللات والعزیٰ انتہی

محدث ولی اللہ دہلوی — گئے لکھ ہین ہو رحمت اللہ کی — کہ جائے سفر کرکے ہان جو کوئی — طرف قبر سالار مسعود کی

دیا سوئے اجمیر یا اور جا	قبور پسندیدگان خدا	توڑ پھوڑ گنہگار اُنسے ہوا	ہوئے مرتکب جو بقبل وزنا
نہیں ہے کوئی مثل اُسکا مگر	وہی جو کہ معروف شام وبحر	پرستش میں غیر خدا کے رہا	ویا لات وعزّی کو پوجا کیا

وقال الشاہ عبد العزیز المحدث الدہلوی فی التفسیر العزیزی واز ہمیں جا واضح شد سرّ تاکیدات بلیغہ کہ در حدیث شریف در نہی از زیارت قبور واز شدّ رحال سوے موضع غیر از مسجد ثلثہ وازاں کہ قبور انبیا را مسجد سازند وارد شدہ مدّعا ہمیں ست کہ درین عمل کثیر جہال را اعتقادے کہ مشرکین را در بزرگان خود بہم رسیدہ است بہم میرسد توجہ الی اللہ صرف باقی نمی ماند مگر در پردہ وحجاب آن ارواح وانیقدر توجہ در آخرت کہ وقت ظہور صلاح وفساد نفس انسانیہ ہست بکار نمی آید انتہے

سنو شاہ صاحب کی تقریر ہے	یہ تفسیر میں اُنکی تحریر ہے	کہ ظاہر اسی جا سے سب ہو گئے	جو اسرار قول پیمبر میں تھے
یہی قول ہے جسکو وہ نامدار	بتاکید فرما گئے بار بار	کہ ہرگز سفر کر تم اے مؤمنین	بقصد زیارت نہ جاؤ کہیں
مگر تین مسجد میں ہیں وہ یہی	مدینہ کی مسجد ہے یا کعبہ کی	ویا مسجد بیت مقدس ہے جان	نہ مسجد بنا مدفن مرسلان
غرض ہے میری تم ذرا یہ سنو	کہ ایسے ہی کام مومنین جہال کو	وہی اعتقادات ہیں دلنشین	بزرگوں سے رکھتے تھے جو شر کیر
توجہ نہ خالص ہو سوئے خدا	مگر جب وہ روحین ہیں واسطا	وے جب ظہور صلاح وفساد	بروز قیامت ہو نیکو نہاد
	نہ ایسی توجہ کبھی کام آئے	سر شک ندامت میں ڈوب جائے	

ذکر التحناء وطواف وتقبیل مسح قبور صلحا واولیاء اللہ کہ جہال مسلمانان بلکہ بعضے از خواص آنان مرتکب آن کار ہا ہستند

نہ جائز ہے تو خاک غیرت کی لے	بر تنگ سمجھ کر بدن پر ملے	پھرے گرد یا اُسکے تو بار بار	کرے جان کعبہ پہ جیسے نثار
کھڑا سامنے اُسکے ہو سر جھکا	ویا بوسہ لے خوف ہے کفر کا	غرض قبر ہو یا کوئی اور ہو	نہ تعظیم کعبے سی اُسکی کرو

فی معراج الدرایۃ لو طاف حول مسجد سوی للکعبۃ الشریفۃ یخشی علیہ الکفر انتہی

لکھا ہے یہ معراج میں صاف صاف	کرے غیر کعبے کا گر تو طواف	تو ڈر کفر کا تجھ پہ ہے بالضرور	سدا ایسے کاموں سے رہ دور دور

قال الملا علی قاری فی شرح عین العلم لا یمس ای لقبر ولا التابوت ولا الجدار فلو دائمی عن مثل ذلک بقبر علیہ السلام فکیف بقبور سائر الانام ولا یقبل فانہ زیادۃ علی المس فہو اولی فالتقبیل مختص بالحجر الاسود وبالید الانبیاء والعلماء والصلحاء انتہے

لکھا ملّا قاری نے ہے دوستو	کہ قبر اور دیوار وتابوت کو	نہ چھونا کہ حب قبر پاک نبی	ہے ممنوع چھونا تو کیا اور کرے
نہیں بوسۂ قبر ہرگز روا	کہ اسمیں بُرائی ہے اس سے سوا	کہ مختص ہے یہ سنگ اسود کے ساتھ	ویا انبیا صالحین کے ہاتھ

وایضا قال فی شرح المناسک لا یطوف ای لا یدور حول البقعۃ الشریفۃ لان الطواف من مختصات الکعبۃ المنیفۃ فیحرم حول قبور الانبیاء والاولیاء ولا عبرۃ بما یفعلہ الجہلۃ ولو کانوا فی صورۃ المشائخ والعلماء انتہے

لکھا ملا قاری نے پھر واشگاف	نہ ہر پاک جگہوں کا کر تو طواف	کہ ہے ساتھ کعبے کے مختص طواف	تو پھر نارہ اکیوں نہو بخلاف

طواف قبور نبی و ولی	جو رسمون سے ہے تو جہال کی	اور افعال جہال کا اعتبار	نہین دین مین مؤمن کا مگار
	اگرچہ بظاہر وہ عالم بنین	ویا آپ کو صوفیون مین گنین	

وقال الشیخ عبد الحق المحدث فی مدارج النبوۃ بوسہ دادن قبر و سجدہ کردن آنرا و کلہ نہادن حرام و ممنوع ست و در بوسہ دادن قبر والدین روایت فقہا نقل میکنند و صحیح آنست کہ لا یجوز ست انتہی

گئے شیخ عبد الحق دہلوی	مدارج مین لکھ دیکھے داتو	کہ گر قبر پر کوئی سجدہ کرے	ویا بوسہ دے گال اُسپر دھرے
حرام اور ممنوع ہے اور اگر	کوئی بوسہ قبر مادر پدر	محبت سے اسکین تے ہین نقل	روایت فقیہون کی لے اہل عقل
	مگر ہے صحیح اب یہی جان لو	کہ جائز نہین یہ بھی تم مان لو	

وقال المناوی فی شرح الجامع الصغیر لا یمس القبر ولا یقبلہ فانہ عادۃ النصاریٰ انتہی

لکھا ہے مناوی نے پاکیزہ خو	کہ بوسہ نہ دے تو نہ چھو قبر کو	کہ رسمون نصاریٰ سے یہ کام ہے	نہ بچے جو کہ پا بند اسلام ہے
	یہی لکھ گیا صاحب اشرفات	یہی سب فقیہان والا صفات	

بیان مسجد ساختن گرد قبور یا خیمہ نصب کردن یا گنبد ساختن بران یا چادر پوشانیدن آنرا

فی شرعۃ الاسلام یکرہ ان یبنی علیہ مسجد یصلی فیہ وان یصلی علیہ متطاولا او قبتہ لیظل القبر فانما یظل الیہ عملہ انتہی

لکھا ہے یہ شرعہ مین لے نامور	نہ مسجد نہ قبہ بنا قبر پر	نہ کر اُسپہ تو شامیانہ کھڑا	عمل کا ہے خود اُسپہ سایہ پڑا

وفی کشف الغطا مکروہ ہست جامہ پوشانیدن و زدن خیمہ و سائبان بروے زیرا چہ سایہ نمی کند میت را مگر عمل وے انتہی

لکھا ہے یہ کشف الغطا مین جو ان	کہ مکروہ ہے قبر پر سائبان	کرے یا کوئی اُسپہ خیمہ کھڑا	ویا جا کے دے کوئی چادر چڑھا
کہ سایہ کسیکا نہ کام آوے ان	وقال احمد بن علی الافندی فی مجالس الابرار فی بیان	مگر خود عمل اُسکا ہو سائبان	

مفاسد زیارۃ القبور ومنہا اتخاذ المساجد والسرج الیہا ومنہا العکوف عندہا وتعلیق الستور علیہا واتخاذ الشبۃ علیہا حتی ان عبادہا یرجحون المجاورۃ عندہا علی المجاورۃ عند المسجد الحرام ویرون سدانتہا افضل من خدمۃ المساجد انتہی

لکھا احمد بن علی نے سنو	مجالس مین پاکیزہ تقریر کو	نہین ہے مسلمان کو یہ روا	جو دے پاس قبرون کے مسجد بنا
چراغون کو یا اُسپہ روشن کرے	ویا معتکف اُسکا ہو کر رہے	ویا اُس پہ پردے کو لٹکا سکے	ویا خادم اُسپر مقرر کرے
ہوئے بعض ایسے پرستش مین گم	کہ اُنکو مجاور جو اُسکے بنین	کہ اُنکو مجاور سے کعبہ کے افضل گنین	
فضیلت یہ دین خدمت قبر کو	مساجد کی خدمت پہ بیباک ہوا	فتاوای رحمانیہ مین بھی	لکھا مفتی دین نے تصریح کی

قال العینی فی شرح صحیح البخاری روایۃ من عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ علی قبر عبد الرحمن بن ابی بکر اخی عائشۃ رضی اللہ عنہا فقال یا غلام ارفع عمہ فانما یظلہ عملہ قال الغلام تضرب بنی مولاتی قال کلا فلن عہ انتہی

ہے شرح بخاری مین دیکھو لکھا	یہ عینی نے کا بن عمر با صفا	گئے قبر ابن ابی بکر پر	مسمّی جو تھے عبد رحمن کر

جو دیکھا کہ اک شامیانہ پڑا | ہوا قبر پر آپکے ہے کھڑا | کہا کھینچ لے تو اسے اے غلام | عمل آپ سے سایہ فگن ہو مدام
کہا سیدہ میری ماں نے مجھے | کہا وہ نہ مارینگی ہرگز تجھے | لیا کھینچ پھر شامیانہ کو بس | کیا کچھ نہ اندیشہ پیش و پس

وایضاً قال فیہ فدل ھذا علی ان نصب الخیام علی القبر مکروہ ولا ینفعہ المیت ذلک ولا ینفعہ الا عملہ الصالح الذی قدم انتھی

لکھا پھر کہ یہ قول ابن عمر | ہوا دال بے شبہ اسبات پر | کہ مکروہ ہے جو کوئی بے خبر | کھڑا شامیانہ کرے قبر پر
کہ کوئی نہ نفع اُسکو پہونچا سکے | مگر کار نیک اُسنے جو جو کئے | یونہی لکھ گئے شیخ ابن ہلال | وہ شارح بخار بھی فرخندہ حال

بحث رجعت قہقری یعنی پس پا رفتن بعد از زیارت قبور قال السمھودی فی وفاء الوفاء منھا ای من آداب زیارۃ قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ینصرف عقب ذلک تلقاء وجھہ ولا یمشی القھقری الی خلفہ انتھی

جو قبر نبی کی زیارت کرے | نہیں چاہئے واسسے اُلٹا پھرے | پھرے بلکہ سیدھا جو معمول ہے | کہ تعظیم ویسی نہ مقبول ہے

وشیخ عبد الحق محدث دہلوی در جذب القلوب فرمودہ و در زیارت آنحضرت صلعم پائے پس رفتن را در وقت وداع در آداب نشمردہ اند بخلاف بیت اللہ کہ سنت در آنجا در وقت وداع پائے پس رفتن ست تا بیرون مسجد و تواند کہ وجہ وے آن باشد کہ ماثور در وداع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ را زاد اللہ تشریفاً وتعظیماً ہمچنین ست وہیچ جا نقل نہ کردہ اند کہ در حضور آنحضرت اصحاب در وقت وداع اینچنین می آمدند واللہ تعالیٰ اعلم

ہے شیخ محدث کی جذب القلوب | اُسی مین یہ تحریر ہے اُنکی خوب | کہ اداب کعبہ سے ہے نیک خو | پس پا پھرے کوئی رخصت جو ہو
کہ معمول پیغمبر نیک نام | یہی تھا کہ ہنگام رخصت مدام | پس پا وہ پھرتے تھے بیشک و شک | بآداب بیرون مسجد تلک
اور ایسا کسی نے نہیں ہے لکھا | جو اصحاب حضرت سے ہو جدا | تو اُسوقت پھرتے تھے وُہ اُلٹے پاؤں | اور اللہ اعلم ہے سب سے بڑا

بحث گرد و پیش مزارات اولیاء اللہ را حرم ساختن و ہمچون کعبہ شریفہ آداب آن کردن و شکار و قطع اشجار روا نداشتن و دران و این روا نبود کہ از مختصات کعبہ شریفہ ست

اگر گرد و پیش مزارات کو | بنا کر حرم مثل کعبے کے جو | شکار اُسمین کرنیکو سمجھے حرام | گنہگار ہو وہ سزائے ملام

قال العینی فی عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری قال الثوری وعبد اللہ بن المبارک وابو حنیفۃ وابو یوسف ومحمد رحمھم اللہ لیس للمدینۃ حرم کحرم مکۃ فلا یمنع احد من اخذ صیدھا وقطع شجرھا انتھی

لکھا ہے یہ عینی نے اے نیکنام | کہ عبد اللہ و بو حنیفہ امام
وہ ثوری وہ بو یوسف ذوالکرام | حرم مثل مکہ مدینہ نہو
محمد ہو حشمت بھون پر مدام | یہ پانچون ہین فرماتے اہل حجاز | کہ مخصوص کعبہ مین یہ بیگمان
پس اب یہ نہ ممنوع ہونے ہیں | کرے جو مدینے مین کوئی شکار | درختون کو یا کاٹ دینا وہان

وفی شرح شرعۃ الاسلام ذھب ابو حنیفۃ رح الی نفی الحرم من المدینۃ وقال لا حرم لھا بل ھو کسائر البلاد انتھی

کہا شرح شرعہ مین ہے یہ بیان | گئے اسطرف بو حنیفہ امام | کہ ہرگز مدینہ حرم ہے نہین | ہے مانند اورونکے یہ بیقین

یہ ہے درمختار میں باکرم | وفی الدر المختار لا حرم للمدینة عندنا انتھی | کہ بیشک مدینہ نہیں ہے حرم

فی الطحاوی اعلم ان لیس للمدینة حرم عندنا فیجوز الاصطیاد و قطع الشجار انتھی

ہے طحاوی میں دیکھ لے تو لکھا | مدینہ حرم ہے نہیں یاد کا | یہ ہے مذہب بوحنیفہ امام | کہ جایز مدینہ میں ہے لاکلام

پرندوں درندوں کو کرنا شکار | ف | درختوں کا بھی کاٹنا ہو شیار

مدینہ حرم جب نہیں زنہار | تو پھر اور جگہوں کا ہو کیا شمار | اور اسکے جو قایل ہیں اے محترم | کہ ہے مثل مکہ مدینہ حرم

یہ لکھتے ہیں سن وہ بھی اے بیخبر | ثبوت اسکا نص سے ہے در حرم | نہوہ جگہ جسمیں فرح شیم

رکھیں قرب غیر خدا آرزو | بحث ما اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ یعنی ذبیحہ برائے تقرب غیر خدا | ثبوت اُسکا نص سے نہوے کبھو

جو غیر خدا کے لئے کوئی بد | کسی جانور کو کرے نامزد | رکھے ایسا اسمیں جو بے ادب | کہ میری بھلائی کا ہو وے سبب

اگرچہ پھر اللہ کے نام پر | کرے ذبح ہو ویگا کافر مگر | وہ مذبوح بیشبہ و شک ہے حرام | مسلمان رہے اس سے بچا دام

فی الفتاوی الغرائب و فی الذبح یندب تجرید التسمیة مع قصد التقرب الی الله تعالی وحده بالذبح فان فات قصد التعظیم لله تعالی فی الذبح بان قصد به التقرب الی الآدمی لا یحل وان ذکر التسمیة فعلی هذا ما یفعله الجهلة من الذبح علی قبور المشائخ والشهداء وغیرهم وعند شراء الدار وعلی البناء الجدید وباب البیوت وعند البیر والحوض وعند دخول الامیر فی البلد و فی اصطبل الخیول والحمیر والبغال وما اشبه ذلک فهذا یوجب الحرمة اذا کان لغیر الله وان ذکروا اسم الله علیه بکفرهم ذلک وهذا غفل عنه الناس خواصهم فکیف عوامهم کذا فی الصواعق الالهیة انتھی

فتاوے غرائب میں تم دیکھ لو | کہ ہے شرط تسمیہ خالی وہ ہو | اور اُسمیں ہو قرب خدا آرزو | نہیں غیر کی اُسمیں ہو جستجو

کسی آدمی کا ہو جیسے کہیں | تقرب طلب کوئی جائز نہیں | اگرچہ وہ لے نام اللہ کا | پس اب کام جہال گمراہ کا

شہیدوں مشائخ کی جا قبر پر | کریں ذبح لے دغدغہ جانور | خریدیں بنائیں یا کوئی مکان | کریں ذبح اُسوقت بھی جیگمان

درون پر گھروں کے وہ یا حیاط پر | و یا حوض پر جا کے شور یدسر | و یا آمد شہ کی یا کر خبہ | و یا جسجگہ استر و اسپ و خر

بندھا کرتے ہوں ذبح کر جانور | بلاریب و شک ہے ہوا یہ حرام | اگرچہ خدا ہی کا لیں اُسپہ نام

کیا جسنے یہ کام کافر ہوا | نہ اسلام و ایمان باقی رہا | بھلا جب خواصوں کا ہو یسا کام | کہو کیا کریں پھر یہ سارے عوام

وفی الاشباه والنظائر لو ذبح لقدوم الامیر او لحصول المقصود یحرم وان ذکر اسم الله تعالی علیه لانه مما اهل به لغیر الله انتھی کما فی الصواعق

لکھا ہے یہ اشباہ میں پر ہنر | کوئی آمد شہ کی یا کر خبہ | و یا بہر تعظیم شیخ کریں | کریں جانور ذبح جائز نہیں

یا گو ہوا سنے خدا ہی کا نام | ہوا جانور مثل مردہ حرام | کہ اُن جانور سے ہے یہ لاکلام

ف | پکارے گئے غیر حق کے جو نام

لکھا ہے یہی در مختار میں | یہ مرقوم ہے نیل الاطار میں

یہی حلکم و فخر رازی امام | یہی سب فقیہان والا مقام | گئے لکھ کتابوں میں دیکھ لے | نہ ایمان کو مفت برباد دے

بحث عرس وگنبد وعمارت ساختن بر قبور بزرگان ومجلس حال وقال بودن آنہا از بدعات سیئہ

کیا کرتے ہر سال ہین عرس حرام	نہ ثابت یہ ہے شرع سے نام حرام	یہ ہے بدعت بد سلف مین نتھا	ہوئی اسکے موجد ہین اہل ہوا

فی المنہج المستقیم فی تمییز الصحیح والسقیم بل ذکر انواع المبتدعین ومنہم من الذی دارت علیہم المشیخۃ اتخذ واعتقد

کتاب ایک ہے منہج مستقیم	قبور مشائخہم موسوقا فی کل عام ویسمونہ یوم العرس انتہی		یہ ہے اس مین مرقوم مردوہیم
کہ اُن بدعتیون ہین ہین ایسے پیر	ہوئے ہین جو مشہور شیخ کبیر	کہ ہر سال قبرون مشائخ کے پاس	بناتے ہین بازار عشرت اساس
خوشی کرتے ہاتم کے دن ہین تمام	قال القاضی ثناء اللہ الفانی فتی فی التفسیر المظہری فلا یجوز		اسی سے وہ عرس سکا رکھتے ہین نام

لاحد ان یقول فی امر افتی علماء الشرع علی حرمتہ او کراہتہ ان مشائخ الصوفیۃ سنوا لکذا لک ونحن متبعو سننہم والصحیح ان الصوفیۃ الکرام ما ضلوا قط علی خلاف مقتضی الشرع وانما الفساد من جہال اتباعہم وایضا لا یجوز ما یفعلہ الجہال بقبور الاولیاء والشہداء من السجود والطواف حولہا واتخاذ السرج والمساجد علیہا ومن الاجتماع بعد الحول کالاعیاد

لکھا قاضی صاحب نے رکھا اسکو بدل	ویسمونہ عرسا انتہی		کہ جائز نہین یہ مبارک نہاد
کہ اُس کام کو کوئی کہدے بھلا	جسے عالمون نے کہا ناروا	کہے کر گئے اسکو صوفی تمام	جسے مولوی سب ہین کہتے حرام
اُسی کا ہین تابع رہونگا مدام	جو ہر شیوہ صوفیان کرام	کہ سن لو کبھی صوفیان عظام	خلاف شریعت نکرتے تھے کام
فساد اُنکے جاہل مرید وذکا ہے	نہین ان کا یہ کشید وزکا ہے	نہین یہ بھی جائز ہے جو قبر پر	بزرگون شہید ونکی رکھتے ہین سر
طواف اُسکا کرتے ہین وہ چند بار	بنا گنبد ومسجد پر بہار	پہونچ وان پہ ہر سال کرتے ہین دھوم	زن ومرد کرتے ہین اُسجا ہجوم
	خوشی عید کی سی ہین کرتے ہان	وہ رکھتے ہین عرس کا نام ایجان	

ونیز در ارشاد الطالبین فرمودہ قبور اولیا را بلند کردن وگنبد بر آن ساختن وعرس وچراغان کردن ہمہ بدعت است لیفعلن ان شاء اللہ

وہی پھر یہ لکھتے ہین اے ہوشمند	کہ قبرون کو پیرونکی کرنا بلند	وہ گنبد بنانا بصد اہتمام	وہ کرنا چراغون کو روشن تمام
	وہ عرس اُسپہ کرانہین بدعت کے کام	کوئی انمین مکروہ وکوئی حرام	

مولوی شاہ نعیم اللہ بہرائچی در معمولات مظہریہ در ذکر وصایاے میرزا مظہر جانجانان رحمۃ اللہ نوشتہ کہ وجد وسماع قدر مشترک نہ آرد وعرس وچراغان منزلتے ندارد انتہی

لکھا ہے کہ اے مؤمن پرہیز	سماع وتواجد نہین معتبر	نہ عرس وچراغان کا ہے اعتبار	کہ خارج ہین یہ شرع سے نابکار

ودر مقامات مظہریہ از وصایاے میرزا مظہر جانجانان رحمہ اللہ مرقوم است کہ بر سمیات عرفی از عرس وغیرہ مقید نباید بود کہ در ارتکاب آن شناعت بسیار است انتہی

وصیت یہ ہے میرزا کی سنو	مسلمان نہین اسکا پابند ہو	کہ ہر سال مین عرس کا اہتمام	کرے کیونکہ جائز نہین ہے یکام

وفرطبی تذکرہ از ابی بکر طوسی نقل کرد اما الرقص والتواجد فاول من احدثہ اصحاب السامری لما اتخذ لہ جسد الہ خوار فاما ما یراہ بعض

حوله وبنواحدن فوق بن الكفار وعبادة العجل الى ان قال فينبغي للسلطان ونوابه ان يمنعهم من الحضور في المساجد وغيرهم ولا يحل لاحد يؤمن بالله واليوم الاخر ان يحضر معهم ولا يعينهم على باطلهم هذا مذهب مالك والشافعي وابي حنيفة رحمهم الله وغيرهم من الائمة المسلمين انتهى هكذا في المقمحة الحمادية

ابو بکر سے قرطبی نے یہ نقل کیا تذکرہ مین ہے اے اہل عقل

کہ وہ سامری نے بنایا جو تھا — پسندیدہ گوسالۂ خوشنما — ہوئے لوگ اُسکے پرستش کنان — لگے ناچنے گرد اُسکے وہان

لگے حال لانے بجوش و خروش — محبت مین اُسکی ہوئے رفتہ ہوش — ہوا دین کفار کا یہ ذکی — عبادت ہوئی بچھڑا گاؤ کی

پس اب چاہئے جو کہ ہو بادشاہ — ویا اُسکا نائب کوئی دین پناہ — وہ ایسون کو مسجد مین آنے نہ دے — اُنہین پاک جگہون مین جانے نہ دے

جو مؤمن ہے اُسکو نہین ہے روا — کہ بیٹھے کبھی اُنکی مجلس مین آ — ویا اُنکو اس مین کبھی دے مدد — کہ یہ کام اُنکے سراسر ہین بد

یہ ہے مذہب مالک شافعی — امام اعظم ابوحنیفہ کا بھی — سوا اُنکے اور ونکا بھی یہی مذہب — مسلمان ہوئے متفق ہین سبھی

بحث سوم وستم وسہ ماہی وغیرہ وقراءۃ قرآن برگور یا جائے دیگر مجتمع شدہ وفاتحہ ونیاز دادن

قال الافندي في رسالته في رد البدع ومن البدع المنكرات في المعرفات في ما سنا احضار الحلاوي في المساجد اي في ليلة من شهر رمضان وتخصيص بعض صيامه باكل مخصوص واكل الحبوب السبعة يوم عاشوراء والاجتماع على المقبرة في اليوم الثالث وتقسيم الورد والطيب والثمار وغيرها منه وكذلك تجمير العود واللبان والاطعام في الايام المخصوصات كالثالث والخامس والتاسع والعاشر والعشرين والاربعين والشهر السادس والسنة انتهى كما في الصواعق

افندی کی پاکیزہ تقریر ہے — رسالہ مین اُنکے یہ تحریر ہے — یہ ہین منکرات قبیحہ سے کام — کسی خاص شب مین ماہ صیام

مساجد مین حلوا کوئی لیکے جائے — ویا خاصکر چیز مخصوص کھائے — محرم مین دسوین کو کھانا حلیم — ویا روز سیوم مین مرد سلیم

جو ہون قبر پر جمع جامد دان — کرین پھول پھل خوشبو تقسیم وان — جلانا وہ اُسپہ عود و لبان — کھلانا وہ دن خاص مین میگیان

وہ تیجا ہو یا پانچوان یا نوان — وہ دسوان و بستم وہ چالیسوان — وہ ششماہی ہو یا وہ سالینہ ہو — حذر مؤمنو اس سے کرتے رہو

وقال الشيخ علي المتقي استاذ استاذ الشيخ عبد الحق الدهلوي في رسالته في رد بدعات التعزية الاول الاجتماع للقراءة بالقرآن على الميت بالتخصيص في المقبرة او المسجد او البيت بدعة مذمومة انتهى

گئے رد بدعت مین لکھا اک کتاب — علی متقی شیخ والا جناب — اُسی مین لکھا یہ بھی ہے نامور — کہ گر جمع ہون قبر پر خاصکر

ویا گھر مین مسجد مین پھر یون جہان — لیے نفع مردہ وہ قرآن خوان — یہ بدعت ہے بدعت ہے کچھ شک نہین ہے کلام — کہ خیر القرون مین نہین اسکا نام

وشیخ عبد الحق محدث دہلوی در مدارج النبوت فرمودہ وعادت نبود کہ برائے میت جمع شوند وقرآن خوانند وختمات خوانند نہ بر سر گور ونہ غیر آن واین مجموع بدعت ست نعم برائے تعزیت اہل میت جمع وتسلیہ وصبر فرمودن ایشان راسنت ومستحب ست اما این اجتماع مخصوص وزسوم واز کتاب تکلفات دیگر وصرف اموال بے وصیت ارث یتامی بدعت ست وحرام انتہی

سنو شیخ عبد الحق دہلوی — مدارج مین لکھتے ہین خود وہ یہی — زمان سلف مین نہ یہ کام تھا — مرے جب کوئی جمع ہون لوگ جا

کسی گھر مین مسجد مین یا قبر پر — کرین ختم و قرآن پڑھین بخطر — کہ یہ کرتے جز اہل بدعت نہین — پسندیدۂ اہل خبرت نہین
سلف مین نشان اسکا ہرگز نہین — کہ ہوتے تھے جمع اہل میت کے پاس — تسلی تشفی کر اُنکی وہان — چلے آتے سنت یہ ہے مہربان
نہین یہ کہ ہون جمع تیجے کے روز — تکلف کا سامان ہو دلفروز — اگر ہین صرف بیوہ مال یتیم — حرام اور بدعت ہے مرد فہیم

وفی الفتاوی البزازیۃ یکرہ اتخاذ الطعام فی الیوم الاول والثالث وبعد الاسبوع ونقل الطعام الی القبر فی المواسم واتخاذ الدعوۃ بقراءۃ القرآن وجمع الصلحاء والفقراء للختم او لقراءۃ سورۃ الانعام والاخلاص اھ

فتاوائے بزازیہ مین لکھا — یہ مفتی نے ہے سن لے مرد خدا — کہ مکروہ تخصیص سے ہین یہ کام — کھلانا ہے وہ پہلے دن مین تمام
دیا تیسرے روز ہفتے کے بعد — ویا خاص موسم مین لے مرد سعد — پکا کھانا تو قبر پر جا رکھے — قراۃ پہ یا اخذ دعوت کرے
ویا جمع ہون صالحین و فقیر — کسی جا کرین ختم رو شنضمیر — پڑھین سورہ انعام اخلاص کی — رعایت رکھین بدعت خاص کی

وشاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح در وصیت نامہ فرمودہ اند دیگر از عادات شنیعۂ ما اسراف ست در ماتہا وسوم وچہلم وششماہی فاتحہ سالینہ وانہمہ را در عرب اول وجود نبود الخ +

ولی اللہ دہلوی نے لکھا — کتاب وصیت مین صدر جا — کہ بدرسمون سے ہین ہمارے کام — جو کرتے ہین ماتم مین مسرف تمام
وہ تیجا وہ چہلم وہ ششماہی ہے — وہ سالینہ ہے فاتحہ نیک پے — وجود اسکا پہلے عرب مین نتھا — کئی سو برس بعد پیدا ہوا

قال الامام ابن القیم فی زاد المعاد ولم یکن من ھدیہ ان یجتمع للعزاء ولقراءۃ القرآن لا عند القبر ولا عند غیرہ وکل ھذا بدعۃ حادثۃ بعدہ مکروھۃ انتھی

امام ابن قیم نے اے مومنین — لکھا یہ طریق پیمبر نہین — کہ ہون جمع سب اک جگہ ہاکر — وہ گھر مین یا مسجد مین یا قبر پر — نہین بدعت سے صلاح تر مین — ہوئے بعد حضرت کے پیدا کلام — پڑھین خوب قرآن وہ ہاکر کرین — نہ ہرگز زمان سلف مین تھا نام

بحث مجلس مولد شریف

جو ہے مجلس مولد اے باکیاز — ہوئے اُسکے موجد بھی جیلد سا — نہین ہے نہین اہل فہم و ذکا
طلب نے سنے حجت جو ہو کے کہین — قرون ثلثہ مین اُسکا پتا — بری اسمین ہرگز نہین کوئی شے
مفصل سن اب مجھ سے تو اہکار حال — دلیل اس سوا کوئی دیتے نہین — رہے گفتگو نیک و بد مین ہم
حقیقت کرون نیک و بد کی رقم — کہ بدعت ہے نیک اسپہ اجماع ہے — جو ظاہر نہین ہووے قرآن سے
حدیثون مین اُسکا نہو گر پتا — تعصب کو خاطر سے اپنے نکال — ہووے متفق اُسمین ہون نیکخو
ویا ہو کسی مجتہد کا قیاس — کہ بدعت وہی نیک ہے جان لے — نشان جسکا نص مین ہو ملتا نہین
مگر اُسپہ کوئی ہو شرعی دلیل — کھلے حال تا تجھپہ فرخ شیم — کتاب و اجماع و سنت قیاس
مگر ہو صحابہ مین پایا گیا — نشان اُسکا یا تابعین مین ہو — وہ شرعی دلیلین ہین جن شناس
اُسے جانتا نیک اہل قیاس — غرض ہو وہ ایسا کوئی امر دین — نہین جسمین حجت ہو شرعی کوئی
وہی نیک بدعت ہے بے قال و قیل — وہ بدعت بلاشک بری ہووے ہی

قال العلامۃ القنادانی فی شرح المقاصد ان البدعۃ المذمومۃ ھی الحادثۃ فی الدین من غیر ان یکون فی عھد الصحابۃ والتابعین

لکھا ہے یہ علامہ نے اجوبان — ولا دل علیہ الدلیل الشرعی انتھی کما فی الصواعق — کہ سن بدعت بدفہمو بیگمان

نہو جو زمانے مین اصحاب کے — پیمبر کے یاران واحباب کے — نہین تابعین مین شمار انکا شان — نہ شرعی دلیل اُسپہ ہو مہربان

نہ ہر اک کا اجماع ہو معتبر — ف — صحابہ کا یا تابعین کا مگر

وہ پھر تابعین کے توابع کا ہے — اماموں کا ہے اور فرخندہ پے — سوا انکے اور وں کا ہرگز کہین — کسی امر دین مین ہے حجت نہین

مسلّم منار اور تفتیح مین — وہ حسامی توضیح تلویح مین — ہین معروف جو جو کتاب اصول — یونہی سب مین مرقوم ہے دو بقول

دلیل اوّل بر عدم انعقاد مجلس مولد

سنو مجلس مولد اے مومنین — حدیث اور قرآن سے ثابت نہین — صحابہ جو تھے عاشقان نبی — اُنہون نے بھی اک سال مجلس کی

نہ کی حضرت فاطمہ نے کبھی — نہ منقول حسنین سے یہ ہوئی — نہین تابعین مین پائی گئی — نہ اُنمین جو تھے تابع تابعی

نہین مالک و بوحنیفہ نے کی — نہ قائل ہوئے احمد و شافعی — غرض جو زمانہ کہ تھا خیر کا — نہ اُنمین کوئی اسکا قائل ہوا

عمل جب کسیکا نہ پایا گیا — بھلا کیونکہ اجماع اسپہ ہوا — کسی مجتہد کی نہین جب رہے — وہ ہو نیک کسطرح مرد خدا ہے

مگر ہر طرح بدیہ بدعت ہوئی — دلیل دوم — نکو مہدیہ اہل خسرت ہوئی

مجالس ہے بیشک اُن اعمال سے — نہین جو پیمبر سے ثابت ہوئے — نہ اُنسے جو تھے تابع تابعین

نہین اُن اماموں سے نیکو نہا — کہ مقبول جنکا ہوا اجتہاد — اور ایسے جو اعمال ہون آشکار — فقیہون مین اُنکا نہین اعتبار

کہ مکروہ ممنوع سب نے لکھا — کتابون مین تصریح سے جا بجا

فی الھدایۃ انہ یکرہ ان یتنفل بعد طلوع الفجر باکثر من رکعتی الفجر لانہ علم لم یرد علیہا مع حرصہ علی الصلوۃ انتھی

لکھا ہے ہدایہ مین تو دیکھ لے — کہ ہرگز کسیکو نہین چاہیئے — بجز سنت فجر وقت سحر — پڑھے نفل وہ حرص مین آنکر

نہ ہرگز نبی نے علیہ السلام — زیادہ پڑھے اس سے باحرص تام — پڑھے جو سوا اور نفرین ہوا — ہوا مرتکب فعل مکروہ کا

فی الھدایۃ والاختیار شرح المختار وایضا فی غیرھما انہ لا یتنفل فی المصلی قبل العید لانہ علیہ السلام لم یفعل مع حرصہ

ہدایہ مین بھی شرح مختار مین — علی الصلوۃ انتھی کما فی الصواعق — وہ فقہی کتاب اور آثار مین

بتفصیل و تصریح ہے یہ لکھا — کہ مکروہ ہے جو مصلے مین جا — دو گانہ کرے اندر حرص آز

نماز دو گانہ نبی نے کبھی — اد اعید کے دون پیش از نماز — نماز اور روزے مین خیر الانام

وفی الفتاوی الھندیۃ یکرہ الدعاء عند ختم القرآن بجماعۃ لان ھذا لم ینقل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انتھی

فتاوے ہندیہ مین ہے لکھا — کہ ہے کار مکروہ و بس ناروا — اور اُسمین پڑھی جائے کوئی دعا

کہ منقول ہرگز نبی سے نہین — فی الھدایۃ ولیس فی الکسوف خطبۃ لانہ لم ینقل انتھی — نہ ثابت ہے اصحاب سے یہ کہین

پڑھے گر کبھی تو نماز کسوف — نہ پڑھ اُسمین خطبہ جو ہے کچھ وقوف — کہ ناقل نہ کوئی نبی سے ہوا — یہ مکروہ ہے کار اہل ہوا

فتاوی عالمگیری ۱۲

دلیل سوم

دلیل اب مری سُنیے تو تیسری — کہ جب یہ مجلس ہے پیدا ہوئی — چلے آئے ہین مختلف نیک نام — مباح اور بدعت مین عالم تمام
بہت اختلاف اسمین ابتک پڑا — مباح اور بدعت مین دائر ہوا — لکھا ہے فقیہون نے تم دیکھ لو — کہ سنون و بدعت مین دائر جو ہو
وہ ہے واجب الترک بیشک مدام — مباح اور بدعت مین پھر کیا کلام — وہ سنت کہ تھا جسکا رتبہ بڑا — اباحت سے ترک اُسکا واجب ہوا
اباحت کہ کم درجہ اُسکا ہوا — نکیون واجب الترک ہووے بھلا

قال الشیخ ابن الھمام فی فتح القدیر ما تردد بین السنة والبدعة فترکه لازم لان ترك البدعة لازم واداء السنة غیر لازم انتھے

کتاب اپنی مین شیخ ابن الہمام — ہے فتح القدیر اُسکا سن مجھ سے تمام — یہ لکھتے ہین کوئی جو ہو ایسا کام — کہ ہون مختلف اُسمین عالم تمام
کہے کوئی مسنون و بدعت کوئی — نہ ابتک تمام اُسپہ حجت ہوئی — وُہ ہے واجب الترک کہا اسکو یا — کہ بدعت سے پرہیز نیکو نہاد
ہے لازم وہ سنت کا کرنا ادا — وقال الامام بین علی افندے فی الطریقة — نہ واجب نہ لازم ہے مردِ خدا

المحمدیة ان الفقہاء قالوا اذا تردد فی شئ بین کونه سنة او بدعة فترکه لازم انتھے

افندی نے بھی دیکھ لو ہی لکھا — کہ ایسا فقیہون نے فرمادیا — جو مسنون و بدعت مین دائر ہو کام — وہ ہے واجب الترک اے نیکنام

دلیل چہارم

دلیل چہارم سنو دوستان — کتابون مین ہے فقہ کے یہ بیان — اصول و عقائد مین بھی ہے لکھا — مباح ایسا کوئی جو جاری ہوا
کہ اُس سے عقیدہ مین بہال کے — فساد آگیا وہ سمجھنے لگے — کہ سنت یا واجب ہی مستحب — خدا کا ہو تارک پہ خشم و غضب
وہ مکروہ ہے ترک لازم ہوا — تجھے گفتگو اب ہے مولد مین کیا — کہ اسکی اباحت ہی مین گفتگو — بہت عالمون کو ہی واقف ہے تو
اور اسنے ہے پایا رواج اسقدر — کہ جہال گرہ ہوے سر بسر — فرائض سے بڑھکر یہ مین جانتے — نہ ہرگز کسیکا کہا مانتے
بہت ایسے مین فاسق ہیجا — نماز اور روزہ مین کرتے قضا — قضا کیا کہ ترک مین سہتے مدام — اور اسپر نہ اُنکو خجالت سے کام
مگر کرتے مجلس مین مولد کی — نہین ترک سے اُسکے راضی کبھی — سمجھتے اُسے ہین یہ بیدین ہوا
مخالف ہے کام اُسکا ایمان کے — نہ ہرگز مسلمان اُسے جانتے — وہ نفرین کنان اُسپہ ہین صبح و شام
جو سنت کرے ترک یا فرض کو — نہین اُسکے ہوتے ہین یہ عیب جو — کرین ترک بدعت پہ طعن و ملام — نہ رکھین روا یہ سلام و کلام
فساد عقیدہ کو تم غور کر — فی الفتاوی العالمگیریة ما یفعل عقیب الصلوٰة — کرو ترک اُس سے رہو دور تر

مکروہ لان الجہال یعتقدونہا سنة او واجبة وکل مباح یؤدی الیه فھو مکروہ کذا فی الزاہدی انتھے

فتاوے ہندی مین تم دیکھ لو — کہ عالم کا وہ کام مکروہ ہو — جو جہال کے سامنے برملا — کرین فعل بعد از فرائض ادا
کہ بیشک یہ جہال نیکو نہاد — کرین ایسی بات کا اعتقاد — کہ یہ کام سنت ہے یا مستحب — ویا ہے واجب ہوا حکم رب
اور ایسا مباح ملے نیکو اعتقاد — کہ جس سے عقیدے مین ہو کچھ فساد — کہ اسکا نہین نیک انجام ہے — کہ اسکا نہین نیک انجام ہے

دلیل پنجم

یہی زاہدی مین بھی مسطور ہے — کتاب فتاوی جو مشہور ہے
دلیل اب مری پانچوین پر تمک — کہ اسمین تشبہ ہے کفار سے — تجھے چاہیے اس سے بچتا رہے
یہ ہے کام نصرانیون کا تمام — کہ جس روز عیسی علیہ السلام — ہوے جلوہ گر بطن مادر سے تھے — سمجھتے ہین یہ عید کا دن اُسے
بڑا دن رکھا نام اُس روز کا — وہ ہر سال اُسمین ہین عشرت نما — ذرا دل سے تم اے مرے دوستان
کنھیا تھا جس روز پیدا ہوا — سمجھتے ہین کفار دن عید کا — رکھا نام اُسکا جنم اشٹمی
لکھا ہے حدیثون مین سن لے اسے — تشبہ کرے جو کہ کفار سے — پس اب چاہیے اس سے بچتے رہے

اخرج اللالکائی فی جامعه عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لیس منا من

یہ ہے جامع ترمذی مین لکھا — تشبہ بغیرنا لا تشبھوا بالیھود والنصاری انتھی — کہ فرماتے اکثر رسول خدا
کہ ہم سے نہو جو تشبہ کرے — کسی رسم مین رسمون کفار سے — تشبہ کسی کام مین مت کرو

وقال الشیخ محمد حیات السندھی المدنی فی رسالته لرد البدعات والتشبه بالکفار منھی عنه وان لم یقصد ما قصدوه لقوله علیه السلام من تشبه بقوم فھو منھم رواه ابوداؤد انتھی

گئے لکھ مین یہ شیخ والاصفات — ہے نام گرامی محمد حیات — نہ جائز تشبہ بکفار ہے — سنو قصد کی قید بیکار ہے
کہ مطلق نبی نے کہا مومنو — تشبہ ہو جسکی اُنہین مین سے ہو

ف

سنو یہ تو بیدین ہین گمرہان — سمجھتے نہین کچھ بھی ناخواندان — یہ دنیا کے بندے ہین ہین سے ہین — نہین جانتے کچھ حلال و حرام
تمہین کیا ہوا جو مسلمان ہو — پھنسے ایسی رسمون مین نادان ہو — نہین سمجھے تم ہائے غفلت شعار — زمانہ ہے سیال اور غیر قرار
کوئی جز قرار اُسکا پاتا نہین — گیا جو گذر وہ پھر آتا نہین — وہ روز ولادت تھا دن عید کا — سواب وہ زمانہ تو جاتا رہا
نہ نعمت نہ وہ روز موجود ہے — خوشی کیسی پھر چاہیے بے بہے — خوشی کا جو دن تھا وہ ہے اب کہان — تعجب ہے پھر عیش کا یہ سمان
شریعت طریقت مین الا تمیز — صحیح جو تھے شاہ عبد العزیز — مفصل ہے تحفہ مین اُن نے لکھا — ملخص یہ ہے اُنکی تحریر کا
تجھے گر یقین ہو نہ عالی ہمم — عبارت ہون تحفہ کی کرتا رقم

قال الشاه عبد العزیز وحال آنکه عقل بالبداهة میداند که زمان امر سیال غیر قارست هرگز جزء او ثبات و قرار ندارد و اعاده معدوم محال و باز بعد سطرے چند میفرمایند از ینجا معلوم شد که روز نزول آیه اکملت لکم دینکم و روز نزول وحی و شب معراج چه اثر شرع عید قرار داده اند و عید الفطر و عید النحر را قرار داده اند روز تولد و وفات هیچ نبی را عید نگردانیدند و چرا صوم یوم عاشورا که سال اول بموافقت یهود آنحضرت صلعم بجا آورده بودند منسوخ شد و انهمه همین سرست که وهم را دخلے نباشد بدون تجدد نعمت حقیقت سرور و فرحت نمودن یا غم و ماتم کردن خلاف عقل خالص از شوائب وهم ست انتهی

که حاکم ہوئی عقل ہے ہوشیار — زمانہ کو ہرگز نہین ہے قرار — کوئی جز تو اُسکا ٹھہرتا نہین — رواں ہے سدا اور مرد گزین

اعادہ نہ ممکن ہے معدوم کا — یہی وجہ ہے ورنہ ہے اور کیا — جو اکملت آیۃ کا روز نزول — شب روز معراج و وحی رسول

نہ شرعاً ہوئے عید میں شمار — مگر عید قربانی و فطر یا رہ — نہ روز ولادت نہ روز وفات — نبی کے ہوئی عید والاصفات

وہ کیوں روزہ دسویں محرم کا یا — رکھا تھا پیمبر نے جو ایکبار — یہود ان کی تالیف کر پہر ہوا — وہ منسوخ اسمیں یہی بھید تھا

کہ ہو وہم دور اور سن مہربان — تجدد نہ نعمت کی ہو وجہان — وہاں غم کری یا کہ ہو شادمان — یہ ہر عقل خالص سے دور ایجوان

وقال الامام الشیخ شمس الدین ابن القیم فی زاد المعاد ولا یخص المکان الذی ابتدی فیہ بالوحی ولا الزمان بشیء ومن خص لا مکنۃ والازمنۃ من عندہ بعبادات لاجل ھذا وامثالہ کان من جنس اھل الکتاب الذین جعلوا زمان احوال المسیح مواسم واعیادا کیوم المیلاد ویوم العید وغیر ذلک من احوالہ وقد رای عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ جماعۃ یاتون مکانا یصلون فیہ فقال ما ھذا فقالوا مکان التعبد صلی فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اترید ون ان تتخذوا آثار انبیائکم مساجد انما ھلک من کان قبلکم بھذا فمن ادرکتہ فیہ الصلوٰۃ فلیصل والا فلیمض

امام ابن قیم وہ عالی مقام — لکھا خود سیوطی نے جسکو امام — علی ملا قاری نے تعریف کی — اور انکی ہے عذبہ میں مدحت لکھی

وہ ابن کثیر اور ابن حجر — کئی اور بزرگان نیکو سیر — بہم متفق ہو سبھوں نے لکھا — کہ بیشک یہ تھے دین کے پیشوا

کتاب ایک ہے انکی زاد المعاد — اسی میں ہیں وہ لکھتے نیکو نہاد — کرو تم نہ خاص اُس مکانکو کبھی — ہوئی وحی نازل ہو جسمیں کوئی

نہیں اُس زمانہ کو اہل صفا — خوشی جسمیں یا غم ہو پیدا ہوا — مبارک جگہ تا اُسے جانکر — عبادت کرو حق کی ان میں شیتر

خوشی کا جو دن آوے شادان رہو — جو روز غم آوے تو ماتم کرو — وگرنہ نصارٰی سے ہو جاوگے — کہ کام ایسے ایسے اُنہوں نے کئے

ہوئے پیدا جس روز عیسٰی نبی — یہ ہر سال کرتے ہیں اُسمیں خوشی — برابر ہیں اُس دن میں کرتے ادا — وہی رسم آپکو خوش خوش سدا

روایت یہ ہے سن لے اے بیخبر — کہ گذرے کسی جا پہ حضرت عمر — یہ دیکھا کہ کثرت سے خاص و عوام — ہوئے جمع ہیں اک مکانمیں تمام

ادا کرتے ہر ایک ہیں وہاں نماز — مناجات خوان ہیں بسوز و گداز — کہا تب یہ حضرت عمر نے کہ ہاں — بتاؤ کہ یہ کام کیا یہاں

کیا یہ جگہ وہ ہے سردار دین — پیمبر ہوئے تھے اقامت گزین — ہوئے خیمہ زن تھے رسول خدا — دعا کے لئے ہے اجابت کی جا

یہ سُن پھر تو حضرت غضب میں بھرے — مخاطب ہوا اُن سے کہنے لگے — ایا چاہتے تم ہوائے منہ — کہ پیغمبروں کے سب آثار کو

بنا مسجد اسمیں عبادت کرو — اور افسوس تمکو خبر یہ نہو — کہ پہلے تمہارے اسی کام سے — خدا کے غضب سے ہیں غارت ہوئے

پس اب چاہئے ہے رکھو یہ دھیان — کوئی اتفاقاً جو تم میں سے یہاں — پہونچ جائے اور ہو وقت نماز — ادا کرلے ہو وہ نہ تاخیر ساز

مگر تبلک جسپہ وقت نماز — نہ پہونچا گذر جائے وہ پاکباز

ف

یہاں سے یہ باتیں ہوئی ثابت — کہ جائے عبادات پیرو ولی — مبارک سمجھ جسکو خاص و عوام

نہیں چاہئے تکو لے مومنان — کرو خاص پھر ہو پرستش کنان — معظم جگہ جانیو ہان وہی

پرستش لگے کرنے ہر صبح و شام — خبر جسکی شارع نے تم کو دی

قال الشیخ احمد السرهندی مجدد مائة الف الثانی فی بعض مکاتیبه الحمد لله الذی هدانا لهذا وما کنا لنهتدی لولا ان هدانا الله لقد جاءت رسل ربنا بالحق علیهم من الصلوٰة اتمها ومن التحیات اکملها صحیفهٔ التفات کردند بے کرم کہ نامزد این حقیر ساختہ بودند بوصول آن بہ بہجت و مسرور گردیدہ حمدا لله سبحانه فهمیدن اندراج یافتہ بود و اگر چنانچہ بسیاری از منع سماع متضمن منع مولود کہ عبارت از حمد و نعت و اشعار غیر لغت خواندن ست نیز بود اخوی اعزی میر محمد نعمان و بعضے یاران اینجا کہ در واقعہ آنحضرت حاضر دیدہ اند کہ ازین معرکہ مولود بسیار راضی اند بنابر ترک شدن مولود بسیے مشکل ست مخدوما اگر واقعہ را اعتبار بود و بر منامات اعتبار باشد مریدان را بہ پیران ہیچ احتیاج نباشد و التزام طریقے از طرق بہ حسب ہوا و ہوس ہر مریدے موافق قواعد خود خواہد کرد و منامات موافق خود خواہد نمود و آن وقائع و منامات موافق طرق پیر باشند یا نباشند و مرضی او بوند یا نبوند بنابرین تقدیر سلسلهٔ پیری و مریدی برہم میخورد و ہر بوالہوسے بر وضع خود مستقل می گردد و مرید صادق ہزار وقائع را باد جود پیر بے نیم جوئی خرد و طالب رشید بہ دولت حضور پیر منامات را اضغاث احلام می شمرد ہیچ التفات بآنہا نمی نماید شیطان لعین دشمنے ست قوی منتہیان از کید او این نسبت واز مکر او لرزان و ترسان انداز مبتدیان و متوسطان چہ گوید غایت مافی الباب منتہیان محفوظ اند واز سلطان شیطان مصون بخلاف مبتدیان و متوسطان پس وقائع ایشان شایان اعتماد نباشد و از مکر دشمن محفوظ نبوند الی ان قال بنظر انصاف بینند کہ فرضًا حضرت ایشان در زمان ما در دنیا زنده می بودند و این مجلس و اجتماع منعقد می شد آیا بایں راضی میشدند و این اجتماع را می پسندیدند یقین فقیر آن ست کہ ہرگز اینمعنی را تجویز نمی فرمودند بلکہ انکار می نمودند مقصود فقیر اعلام بود قبول کنند یا نکنند ہیچ مضائقہ نیست و گنجائش مشاجره نه اگر مخدوم زاده ها و یاران آنجا برہان وضع مستقیم باشند ما فقیران را از صحبت ایشان غیر از حرمان چارہ نیست زیاده چہ تصدیع دہد والسلام اولًا وآخرًا

مولد کا مکتوب ہے اک بڑا	ملخص یہی اسکا ہے تو جا	مرد دین نے انکو لکھا اے جناب	یہاں دیکھا مخدوم زادوں نے خواب
کہ ہے ایک مولد کی مجلس بپا	پیمبر ہیں خود اسمیں رونق فزا	اور اس سے ہیں راضی شہ دین پناہ	اسی سے یہ لوگ شاد و گاہ
نہایت ہیں مشتاق مجلس کے سب	کسیکی نہیں مانتے بات اب	لکھا تب یہ حضرت نے اے باوقار	نہیں خواب کا دین میں اعتبار
رہو تابع شرع نیکو مآل	اگر خواب کی بات کو مت خیال	اگر خواب پر ہووے دین کا مدار	تو بن جائے دیندار ہر فاسکار
ہر ایک خواب سے اپنے ہو کامیاب	مشائخ کی مٹی کرے وہ خراب	کہ بے بغیر سے کام حاصل ہوا	مشائخ سے باقی رہا کام کیا
سمجھنے کی ہے بات اہل صفا	کہ شیطان ہے انسان کا دشمن بڑا	بڑے پختہ کاران ارکان دین	فریبوں سے اسکے ہیں ایمن نہیں
پھر خامکاروں کا کیا ہو شمار	مضل انکا شیطان ہے لیل و نہار	مری بات کو اب اتم سنو	نہ انصاف دو ہاتھ سے دو کفو
جو ہوتے رسول خدا	حضور انکے مجلس میں ہوتی بپا	ایا راضی ہوتے رسول کریم	ویا رنج انکو پہونچتا عظیم
یہ ہیں اسبات کے یقین	کبھی اس سے راضی وہ ہوتے نہیں	نصیحت ہے مقصود والا صفات	مجھے کیا ہے مانو نہ مانو یہ بات

جو مخدوم زادے نہ مانیں اسے	بجز اسکے چارہ نہیں ہے مجھے	کہ صحبت سے انکی گریزاں ہوں	زیادہ سوا اسکے اب کیا لکھوں

فاني الشريعة الالهية واذا علمت معنى البدعة فاعلم ان البدع المذمومة في الامصار والبلاد بمجامع امور النبي صلى الله عليه وسلم وعلى اله واصحابه الانباء دلالة لم يثبت من الادلة الشرعية اما عدم ثبوته من الكتاب والسنة فظاهر واما من القياس فلان المعتبر هو قياس المجتهدين بالشرائط المقررة في الاصول ولم يذهب مجتهد الى تجويزها واما من الاجماع فلان المعتبر هو اجماع المجتهدين ولما لم يثبت ذهاب احد من المجتهدين الى ذلك فكيف يتصور اجماعهم على اباحته واستحسانه على ان الاجماع لا يثبت من سند خلاف الواحد انه له كخلاف الاكثر والسند منتف ههنا وكثير من العلماء قد بالغوا في تقبيحه انتهى

لکھا ہے یہ شرعہ میں اے خوش لقب	کیا تو نے مسلوم بدعت کو جب	تو سن مجلس مولد اے مردِ نیک	ہوئی چند چیزوں سے جاری ہر ایک
کہ اسپر نکوئی ہے شرعی دلیل	جو مقبول ہو پیش رب جلیل	ہے ظاہر کتاب و سنن میں نہیں	نہیں وہ امان دین متین
ہوا معتبر جنکا ہے اجتہاد	گئے اسطرف اے رہ بارک نہاد	اماموں کا اجماع ہے معتبر	اور اُنمیں سے کوئی بھی کہ سکے نہیں
اباحت کا قائل نہیں ہے سنو	تو پھر کیونکہ تجویز اجماع ہو	یہ مانا کہ تجویز اجماع ہو	سند اسکے پہ کیا فرماتے ہو
سند کا نہیں اسمیں نام و نشان	خلاف ایک کا مثل اکثر ہے جان	بہت عالمان سعادت نشان	برائی میں اسکے ہوئے ہمزبان

قال عبد الرحمن المغربي من الحنفية في فتاواه ان عمل المولد بدعة لم يقل به ولم يفعله رسول الله صلعم والخلفاء والائمة انتهى كذا في الشرعة الالهية +

لکھا عبد رحمن نے تحقیق کر	کہ مجلس ہے مولد کی بدعت سیہ	کہ مجلس ہے مولد کی بدعت سیہ	کہ مجلس ہے مولد کی بدعت سیہ
نہ حکم اسکا ہرگز نبی نے دیا	نہ خود آپنے کام فرما کیا	نہ اصحاب کاندین نے کبھی	اماموں نے بھی ایسی مجلس کی

وسئل الامام نصير الدين الاودي من الشافعية عن الاحتفال لذكر مولد النبي لكي يجاب لا يفعل لانه لم ينقل عن السلف الصالح وانما احدث بعد القرون الثلاثة في الزمان الطالح ونحن لا نتبع الخلف فيما لم يفعله السلف لانه يكفي

وہ حضرت نصیر اودی رہنما	ہم الاتباع فاي حاجة الى الابتداع انتهى كذا في الشرعة الالهية		کوئی اگر اُنسے سائل ہوا
کہ ہے کیسی مجلس یہ مولود کی	کہا تو نکر ہے یہ بدعت بری	سلف نہیں اور تھا زمانہ بھلا	نہیں اُنسے کوئی ہی قائل ہوا
گیا جب زمانہ گزر خیر کا	اور آیا سراسر زمانہ بُرا	ہوا کام تب ہی یہ پیدا نیا	اسے ہیں تو ہرگز نہیں مانتا
خلف کا نہ ہو اسمیں پیرو کبھی	سلف کی نہ جسمیں اجازت ہو دی	سلف کی ہے کافی نہیں پیروی	خلف سے نہیں کچھ بھی حاجت ہمیں
کہ اُنکا ضلالت میں پیرو نہ ہوں	وقال احمد بن الحسن في ملفوظه ان هذا العمل لم ينقل		رہ راست کو چھوڑ گمراہ ہوں

عن السلف ولا خير فيما لم ينقل عن السلف انتهى كما في الشرعة الالهية نقلاً عن الصواعق

کہا احمد بن حسن نے سنو	ہے ملفوظ اپنی میں اے مومنو	سلف سے نہ منقول یہ کام ہے	اور اسمیں نہیں نیک انجام ہے

قال الحافظ بن محمد بن محمد المجد المالكي في القول المعتمد ومعهد اتفق علماء المذاهب الاربعة بذم العمل فممن يذمه قال العلامة معز الدين حسن الخلوتي في تاريخه وحكى ان الملك المظفر ابي سعيد الكوكبري كان طاهرا

مسر فایا مر علماء زمانہ ان یعلموا باستنباطہم واجتہادھم وان لا تتبعوا بمذاھب غیرھم حتی مالت الیہ جماعۃ من العلماء وطائفۃ من الفضلاء ویحتفل المولد النبی صلعم فی الربیع الاول وھو اول من احدث من الملوک ھذا العمل

لکھا احمد بن محمد نے ہے	جو تھی مالکی مصری فرخندہ	کہ ہر چار مذہب کے عالم تمام	بہم اتفاق اسپہ لکھتے ہین نام
کہ مولد کی مجلس بُری ہے بری	نہین چاہئے اسمین بیٹھو کوئی	ہے خواز می علامہ نے یہ لکھا	کہ وہ شاہ اربل تھا مصرف بڑا
وہ لہو ولعب مین تھا رہتا سدا	دیا حکم یہ عالمون کو سُنا	کہ تم رائے سے اپنے فتوٰی لکھو	کسی کی نہین پیروی اب کرو
نبو مجتہد تم مقلد نہ ہو	نہ تقلید کا بار گردن پہ لو	یہانتک کہ اکثر نے یونہی کئے	خوشامد سے شہ کی دھگرہ ہوئے
ہے کی پیدا مجلس مولود کی	سلف مین کبھی جو نہ پائی گئی	یہ بدعت بحکم شہ اربلی	ہوئی پیدا اصلا یہ پہلے نہ تھی

وقال ابو القاسم عبد الرحمن بن عبد المجید المالکی المقری فی تکملۃ التفسیر ما یھتم لعمل المولد فی الربیع الاول

ابو القاسم مالکی نے لکھا	فیلیتوان یبکی علی من یتم بہ انتھی ھکذا فی قول المعتمد	جو مولد کی مجلس ہے ہوتی بپا
	نہین خیر ہے چاہئے یہ ضرور	مسلمان رہے کرنیوالو نسے دور

وقال محمد بن ابی بکر المخزومی المالکی صاحب المنھل شرح الوافی فی کتابہ البدع والحوادث ومن المنکرات القبیحۃ والمکروھات الفضیحۃ فی ھذہ الاعصار ما یعمل عمولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض الاعصار وما ھلک اکثر من اھم

محمد تھے بیٹے ابی بکر کے	المسلمین الا بتداع فی الدین انتھی کما فی قول المعتمد		وہ اپنے رسالہ مین ہین لکھ گئے
کہ ہے منکرات قبیحہ سے جان	جو مولود کرتے ہین یہ گمرہان	اور اُمت جو پہلے رسولوں کی تھی	وہ بدعات ہی سے ہے غارت ہوئی
کسیکا نہ نام ونشان ہے رہا	ہوئے وہ گرفتار قہر خدا	ہو خیر الامم تم تو اے مؤمنو	سدا چاہئے اس سے ڈرتے رہو

وقال الفقیہ الاصولی علاء الدین بن اسمٰعیل الشافعی فی شرح البعث والنشور ما یحتفل لمولدہ صلعم

کتاب ایک ہے شرح بعث ونشور	بدعۃ یذم فاعلھا انتھی کذا فی قول المعتمد		یہ مرقوم ہے اُسمین اہل شعور
کہ مجلس جو ہوتی ہے مولود کی	بُری ہے یہ بدعت بُری ہے بُری	کرے جو کوئی ایسی مجلس بپا	وہ بیشک سزاوار نفرین ہوا

وقال شیخ الحنابلۃ شرف الدین اسمٰعیل المعروف بابن قاضی الجبل الذی قال فی حقہ الجزری انتھی العلو باختلاف المذاھب فی التاویلات ان ما یعمل بعض الامراء فی کل سنۃ احتفالا لمولدہ صلعم فمع اشتمالہ علی المکلفات الشنیعۃ بنفسہ بدعۃ احدثہ من یتبع ھواہ ولا یعلم ما امر بہ صاحب الشریعۃ ونھاہ انتھی کذا فی القول المعتمد

سنو ابن قاضی جبل نے لکھا	ثنا گر ہے خود جسکا جزری ہوا	کہ ہر سال مجلس یہ مولود کی	نواہی شرع سے ہے جو بھری
بلا ریب خود بدعت بد ہوئی	کرے کام ایسا نہ عاقل کوئی	ہوئے اسکے موجد مبین اہل ہوا	جو تھے حکم شارع سے غافل سدا

وقال ابو عبد اللہ بن الحاج وھو من شیوخ تقی الدین سبکی فی کتابہ المدخل وفی جملتہ ما احدثوہ من البدع مع اعتقادھم ان ذلک من اکبر العبادات واظہار الشعائر ما یفعلونہ فی شھر الربیع الاول من المولد فقد احتوی ذلک

على بدع ومحرمات الى ان قال وهذه المفاسد مترتبة على فعل المولد اذا عمل بالسماع فان خلا منه وعمل طعاما فقط ونوى به المولد دعا اليه الاخوان وسلم من كل ما تقدم ذكره فهو بدعة بنفس نية فقط لان ذلك زيادة فى الدين ليس من عمل السلف الماضيين واتباع السلف اولى ولم ينقل عن احد منهم انه نوى المولد ونحن نتبع السلف فيسعنا ما وسعهم انتهى

کتاب اپنی مدخل مین شیخ ابن حاج	گئے لکھ ہین وہ اہل دین کے سراج	کہ اب یہ زمانہ بُرا آگیا	ہوئے پیدا کتنے سے اہل ہوا
رواج اسقدر پایا بدعات نے	سمجھتے اسے ہین عبادات سے	شعائر سے اسلام کے جاتے	کسیکی نہین بات مانتے
اُنہی مین سے مجلس ہے مولود کی	حرام اور بدعات سے ہے بھری	غنا ہو جو مجلس مین مولود کی	تو بیشک حرام ایسی مجلس ہوئی
اور اس سے جو خالی ہوا ہے دوستا	تماشائے یا ہو دین مولود خوان	اور اُنکی ہو دعوت کا دان تہام	یہ بدعت بھی ہے نہین کچھ کلام
کہ یہ بات دین مین زیادہ ہوئی	سلف سے نہ ناقل ہے اسکا کوئی	سلف کی ہمین پیروی چاہیے	نہ مجلس یہہ بدعات کی چاہیے

وقال الامام العلامة تاج الدين الفاكهانى فى رسالته لا اعلم لهذا المولد اصلا فى كتاب ولا سنة ولا ينقل عمله عن احد من العلماء الائمة الذين هم القدوة فى الدين المتمسكون بآثار المتقدمين بل هو بدعة احدثها البطالون وشهوة

وہ علامہ فاکہانی نے رد	نفس اعتنى بها الاكالون انتهى كما فى الصواعق الالهية		کیا پھر لکھا ایسی مجلس کو بد
کہ ثابت یہ قرآن سے ہے نہین	نہ سنت مین اسکا نشان ہے کہین	صحابین اسکا نہین ہے پتا	نہ اسپر ائمہ نے فتوی دیا
گیا خیر کا جب زمانہ گذر	ہوئے اسکے موجد متین اہل شر	بھلا اُنکی باتون پہ کیا اعتماد	جو ہین حرص مین دین و داد بباد
سیوطی نے جرأت کر اسمین شتاب	ف		جواب اُنکا لکھا ناصواب
نہ لایا دلیل اسمین شرعی کوئی	فقط مجتہد بنکے رائے اپنی کی	خبر ناصر فاکہانی نے لے	سراسر کلام اُسکے رد کر دیئے
تمہین چاہیئے اہل ہنر	رکھون رسالون کو مدنظر	کھلے حال تاتم پہ مولود کا	کہ اکثر کو ہے اسمین دھوکا ہوا

وقال الحافظ ابو بكر بن عبد الغنى الشهير بابن النقطة البغدادى الحنفى فى فتاواه ان عمل المولد لم ينقل عن السلف ولا خلاف فيما لم يعمله السلف انتهى ما فى القول المعتمد

کہا ابن نقطہ نے مولود کی	سلف سے نہ منقول مجلس ہوئی	
خلف کا نہ وہ کام ہوگا بھلا	سلف مین نہین جو کہ پایا گیا	

وقال جامع مجموعة الفتاوى للقاضى تقى الدين الدملجى بادى سئل القاضى عن المجلس المولد الشريف قال لا ينعقد لانه محدث وكل

وہ پوچھے گئے جبکہ قاضی شہاب	محدث ضلالة وكل ضلالة فى النار انتهى كذا فى غاية الكلام	کہ مجلس ہے مولد کی کیسی جناب
کہا اسکی مجلس نہین ہے روا	کہ دین مین نیا کام پیدا ہوا	جو ہون امر نو ہین ضلالت کے کام
		جہنم مین جائین ضلالت تمام

وقال ضاد ذخيرة السالكين ما نصه قال صاحب نور اليقين لمن طلب الدين چيزيكه نام آن مولد مى نامند بدعت است چه رسول الله صلعم هيچكس را بدين نفرموده و نه خلفاء او و نه ائمه او نه خود اين فعل كرده اند انتهى ✣

مؤلف ذخیرہ کا نقل ہوا	مصنف نے نور الیقین کے لکھا	کہ مولود کہنے جسے ہین عوام	نہین خیر ہے وہ ضلالت کا کام

نہین خود پیمبر نے فرمایا | نہ اسکو صحابہ نے جائز کیا | نہ کوئی امام اسکے قائل ہوئے | نہ وہ پیشوایان دین کر گئے

وقال ابو الحسن علی بن المفضل المقدسی فی کتابہ جامع المسائل ذکر عمل المولد الربیع الاول ہو اول من احدث بعد القرون الثلثۃ فی الزمان المطالح ونحن لا نتبع الخلف فیما احدثوہ مما لیس لسلفہ فیہ متعلق ولا کان علیہ ہو الاتباع فاحذر ایہا المنصف من البدع واتباعہا کما فی قول المعتمد لا احمد

سنو مالکی بو الحسن نے لکھا | کتاب اپنی جامع مین اہل صفا | کہ عمل کا مولد کے نام و نشان | سلف مین نتھا بلکہ بدعت ہے جان
خلف کی نہ اُسمین کرون پیروی | ہمارے سلف نے جو شئے چھوڑدی | نہین پیروی سلف نیکنام | ہے کافی نہین بدعتون سے ہے کام

وقال شیخ الاسلام احمد بن عبد الحلیم تقی الدین ابن تیمیۃ فی الصراط المستقیم وکذلک ما یحدثہ بعض الناس اما مضاہاۃ للنصاری فی میلاد عیسی علیہ السلام واما محبۃ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم وتعظیما لہ واللہ قد یثیبہم علی ہذہ المحبۃ والتعظیم لا جتہادہم فی الاتباع لا علی البدع من اتخاذ مولد النبی صلعم عیدا مع اختلاف الناس فی مولدہ فان ہذا لم یفعلہ السلف مع قیام المقتضی لہ وعدم المانع منہ لو کان خیرا ولو کان ہذا خیرا محضا او راجحا لکان السلف رضی اللہ عنہم احق بہ منا فانہم کانوا اشد محبۃ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتعظیما لہ منا وہم علی الخیر احرص وانما کمال محبۃ وتعظیمہ فی متابعتہ وامتثال امرہ واحیاء سنتہ باطنا وظاہرا ونشر ما بعث بہ والجہاد علی ذلک بالقلب والید واللسان فان ہذہ طریقۃ السابقین الاولین من المہاجرین والانصار والذین اتبعوہم باحسان وہو الذی یحمد حراصا علی امثال ہذہ البدع مع علمہم فیہا من الحسن القصد والاجتہاد الذی یرجی بہ المثوبۃ یحمدہم فی امر الرسول راغبا عما مروا بالنشاط فیہ نما شابہم بمنزلۃ من یحلی المصحف او یقرء فیہ او یقرء فیہ بتبعہ وبمنزلۃ من یزخرف المسجد او یصلی فیہ او یصلی فیہ قلیلا او بمنزلۃ من یتخذ المسابح والسجادات المزخرفۃ وامثال ہذہ الزخارف المظاہر

امام ابن تیمیہ شیخ زمان | القوم تشرع ویحہا مع الریاء والکبر والاشتغال عن المشروع بالمقصد حتی ربما افضی الامر الی ترک السنن واعتقاد البدع من جنس ما وقع فیہ کثیر من المتفقہۃ والمتصوفۃ والمتعبدۃ

وہ شعرانی ہاشم وہ عینی کمال | بو حجاج سب نے لکھا اُنکا حال | کہ بیشک یہ تھے مجتہد کن دین | امامت کی شرطین ہین پائی گئین
لکھا سبکی نے باوجود عناد | ہے حاصل انہین تبہ اجتہاد | یونہی اُن بزرگان دین نے تمام | لکھا اُنکو ہے تذکرہ مین امام
رسالہ مین اپنے ہین لکھتے سنو | کہ مولود بھی بدعتون مین سے ہو | سبب یا محبت پیمبر کی ہے | تشبہ یا اُس قوم اکفر کی ہے
جو مولود عیسے علیہ السلام | بڑے دن مین کرتے ہین با اہتمام | یہ والد شرعی محبت نہین | مگر اجتہاد اُنکا ہے بایقین
محبت جو بدعت کو سمجھے ہین صاف | ہے حالانکہ اسمین بڑا اختلاف | سلف مین یہ کام بیشک ہوا | جو کرتے کوئی اُنکا مانع نہ تھا
محبت سے مجلس جو ہوتی بھلی | سلف اس سے محروم رہتے کبھی | کہ تسے تھے بڑھکر محب نبی | حریص ایسے کامون مین تھے سبھی
کمال محبت یہی ہے یہی | کرے اُنکی ہر امر مین پیروی | اور احیای سنت مین کوشش کرے | نہین طعن سے مشرکون کے ڈرے
مروج ہو اُس کام کا با خوشی | کہ بھیجے گئے جسلئے تھے نبی | زبان و دل و ہاتھ سے پاکزاد | رہے گر مہون ساتھ کرتا جہاد
یہی شیوہ تھا یار و انصار کا | طریقہ یہی صالحون کا رہا | اسی مین تھے ساعی الامان دین | اِسی پر تصدق کی جان حزین
اور اُن بدعتیون سے اکثر ہین وہ | کہ ظاہر مین محو پیمبر مین وہ | مگر حسن قصد و عقیدت کا نام | کہ جس سے وہ پاوین صواب اے ہمام
نہین گو ہے حرص مجالس مدام | اور اعراض ماموربہ سے تمام | مثال اُنکی بیشک یہی راست ہے | کرو غور تم بے کم و کاست ہے

کوئی جیسے قرآن مطلا بنائے — اور اُسمین پڑھے وہ نہین تبکہ پڑھے یا وہ اُسمین نہ لیکن کبھی — کرے اُسکے احکام کی پیروی

دیا ایسی وہ مسجد پُر بہار — بنائے کہ ہون جسمین نقش و نگار — نمازون سے محروم لیکن سدا — کرے یا کبھی اُسمین جا کر ادا

دیا ایسی تسبیح و جائے نماز — منقش کرے از در و عرص و آز — نہین جو ہو مشروع اے باحیا — رکھے اُسمین منظور کر دریا

رہے امر شرعی سے گردانده رو — نہین عذر تیرا یہ جائیگا پیش — پیمبر کی اُلفت سے ہے سینہ تیر — برائی تو اُسمین نہین ہے کوئی

یہ فرط محبت سے محبی ہے کی — ف — خلاف اپنے محبوب کے جو کرے

کہ تیرا سراپا غلط ہے گمان — نہین ہے پسندیدۂ عاشقان — نہ ہرگز محب اُسکو کوئی کہے — پیمبر کی تو پیروی مین رہے

محب اُسکو کہتے ہین اہل وفا — کہ تابع جو محبوب کا ہو سدا — اسی کا ہوا فعل اسی سے — محبت سے ہرگز نبی نے نہ کی

پیمبر کی الفت یہی ہے یہی — کہ بدعات سے ہو ہمیشہ بری — کسیکی ولادت کی مجلس کبھی

صحابہ جو حضرت پہ تھے جان نثار — وفور محبت سے اُن کو نگاہ — اور ازواج و دخت رسول کریم

وہ چاردن اماان دین متین — ہوا جن سے یہ دین رونق گزین — زمانہ تھا خیر اور خود تھے بھلے — نہ نافع تھا اُنکا کوئی خیر سے

بھلا اب کہو کیون اُنہون نے کیا — وفور محبت سے محفل نہ کی — اگر خیر جو اُسکو سمجھا نہین — رہے دور اس سے ارکان دین

تمہین کیا زیادہ محبت ہوئی — صحابہ سے بڑھکر کے اُلفت ہوئی — وہ اطلاع دین زیادہ ہوئے — دیا اُسنے ترویج دین مین بڑھے

جو خیر کے کام باقی رہے — بیان قیام عوض ذکر ولادت آنحضرت صلعم — تمہارے زمانے مین پورے ہوئے

نہ مولود کرنا نہ اُسمین قیام — کریگا تو ہوگا سزائے ملام — نہین بلکہ مشرک ہو تو سگمان — جو سمجھے کہ روح آئی حضرت کی جان

قال القاضی شہاب الدین دولت آبادی فی مجموعۃ الفتاوی فی ما یفعلہ الجہال علی راس کل حول فی شہر الربیع الاول الذی یقع فیہ عند کثیر

مولاہ صلعم و یزعمون ان روحہ صلعم یجئ و حاضر فی محلہم باطل بل ھذا الاعتقاد شرک و قد منع الائمۃ الاربعۃ عن مثل ھذا انتہی

گئے لکھ فتاوی مین قاضی شہاب — کہ ہے کار جہال ایمان خراب — جو ہر سال کرتے ہین مولود کو — کھڑے ہوتے اُسمین ہین خوشنود ہو

سمجھتے ہین دلمین یہی گمرہان — کہ حاضر ہے روح پیمبر یہان — بلا ریب باطل ہے یہ اعتقاد — ہوے مشرکینون مین وہ بدنہاد

وہ چارون اماان دین گزرین — وقال القاضی نصیر الدین الکجراتی فی طریقۃ السلف و — گئے منع کر اس سے ہین یقین

قد حدث بعض جہال المشائخ امورا کثیرۃ لا نجد لہا اثرا و لا اسماء فی کتاب و لا فی سنۃ منہا القیام عند ذکر

یہ لکھتے ہین گجراتی قاضی نصیر — ولادۃ سیدالانام علیہ التحیۃ والسلام — رہے اُسنے راضی خدائے قدیر

کہ جاہل بھی اب تو بنے پیر ہین — کمالی ہین ایسی بہت بدعتین — کہ جنکا کتاب و سنن مین نشان — نہین ہے نہ اصحاب مین ہگمان

اُنہی مین سے ہے ایک بدعت قیام — و قال الشیخ الاجل محمد بن فضل اللہ المجی نفعوادی فی — جو کرتے ہین مولود مین لا کلام

بہجۃ العشاق ما یفعلہ العوام من القیام عند ذکر وضع خیر الانام علیہ التحیۃ والسلام لیس بشیء انتہی

نجفپوری فاضل کہے یہ کلام — ہے مکروہ و بے اصل کار عوام — جو ہنگام میلاد خیر الانام — علیہ الصلوۃ و علیہ السلام

بصد پاس آداب صد احترام | وقال الشیخ محمد الشامی حیث قال فی سیرته جرت عادة | وہ مجلس مین کرتے ہین اٹھکر قیام

کثیر من المجیبین اذا سمعوا بذکر وضعه صلعم ان یقوموا تعظیما له صلعم وهذا القیام بدعة لا اصل له انتهی

محمدؐ نے سیرت مین تحریر کی | کہ ہوا کرتی ہے یہ عادت ہوئی | اگر ہین جبکہ وہ ذکر وضع نبی | کھڑے ہوتے ہین آداب سے ہین سبھی

اور اسکی نہین اصل ہرگز کہین | ذکر نبودن تعامل اہل حرمین از حجة شرعیه | یہ بدعت ہے اسمین نہ شک نہین

جو ہے بعض جہال کا یہ کلام | کہ یہ مجلس ذکر خیر الانام | مدینے مین مکے مین با صد طرب | کیا کرتے ہر سال اہل عرب

مدینہ مین مکہ مین جو کام ہو | بڑا کیونکہ ہو نیک انجام ہو | غلط ہے نہ سمجھا رکھین یہ شعور | بڑا دین و دانش مین انکے قصور

تھے مکہ مدینہ مین بے شبہ و شک | بھلائی قرون ثلثہ تلک | نہین بعد اسکے رہا اعتبار | کہ بدعات پیدا ہوئین بے شمار

نہ مین بلکہ سارے سلف ہین یہی | کہ رائج ہوئین وان بہت بدعتین | یہ بے بنیہ میری تقریر ہے | کلام سلف زیب تحریر ہے

لکھا شارح کنز عینی نے ہان | ہے شرح بخاری مین اے دوستان | وہ لکھتا ہے پہلے حدیث نبی | پھر اقوال داؤدی و قرطبی

ازان بعد خود اسکی تحریر ہے | حدیث | بیان خوب پاکیزہ تقریر ہے

سمٹ یون مدینہ مین سب آگئے | ان الایمان لیأزر الی المدینة کما تأزر الحیة الی جحرها | کہ جسطرح سے سانپ بل مین سمٹے

قال الاقاضی کان هذا فی حیاته صلی الله علیه وسلم والقرن الذی کان فیهم الذین یلونهم والذین یلونهم خاصة لانه کان الامر مستقیما انتهی

سنو قول داؤدی رہنما | یہ لکھتے ہین ہو انسے راضی خدا | کہ مشیک حیات نبی مین رہا | صحابہ مین بھی ہان رہا دائما

رہا تابعین مین بھی یہ مدام | اُن ارکان دین پر ہوا بھر تمام | کہ اُنکے زمانہ تلک امر دین | رہا مستقیم و متین و گزین

وقال القرطبی وفیه تنبیه علی صحة مذهبهم وسلامتهم من البدع وان عملهم حجة کما رواه مالك انتهی

کہا قرطبی نے حدیث نبی | ہے مظہر ہوئی مشیک سہات کی | ہے اہل مدینہ کا مذہب بھلا | ہے بدعات سے بھی یہ بچتا رہا

سنزاوار حجت عمل اُنکا ہے | کہا جیسا مالک نے اے نیک پے

وقال العینی قلت هذا انما کان فی زمن النبی صلی الله علیه وسلم والخلفاء الراشدین الی نقضاء القرون الثلثة و هی لتسعون سنة واما بعدها فقد تغیرت الاحوال وکثرت البدع خصوصا فی ما نناها علی ما لا یخفی انتهی

یہ کہتا ہے خود عینی نامدار | ذرا غور کر مرد تقوی شعار | مین کہتا ہون خیر الی ماشون | رہی ہے زمان پیمبر مین ہان

زمانے مین چارون خلیفون کے بھی | جو تھے چار ارکان دین نبی | یہانتک کہ تینون زمانے گزر | گئے وہ ہین نوے برس یاد کر

ہے بعد انکے یہ بات باقی نہین | کہ بدعات کثرت سے جاری ہوئین | خصوصا زمانہ جو ہے یہ میرا | ہوئے اسمین پیدا ہین اہل ہوا

وقال عثمان بن ابراهیم فی شرح صحیح البخاری المسمی بغایة التوضیح للجامع الصحیح بعد نقل قول القرطبی المذکور انفا وهذا ان سلم اختص بعصر النبی صلی الله علیه وسلم والخلفاء الراشدین واما بعدهم فلما انتشار الصحابة فی البلاد ولا سیما فی اواخر المائة الثانیة

جو ہے اس جگہ قرطبی نے لکھا | وهلم جرا فهو بالمشاهد بخلاف ذلك انتهی | ہے تسلیم بیشک مگر سن ذرا

یہ باتیں زمان پیمبر مین تھین	خلیفو نمین بھی کہ تھے راشدین	مگر بعد پیغمبر نیکنام	ہوئے منتشر جب صحابہ تمام
یونہی دن بدن آ چلا جبتک جو جوان	چلا آیا بڑھتا فساد زمان	نہ اہل مدینے نہ مکے کا یار	رہا دین کے کام مین اعتبار

وقال الشیخ علی القاری فی المرقاة شرح المشکوٰة ولو ادرک الاولون ما انتهی الیه الآخرون کما علیه اهل زماننا الغافلون بل الجاهلون فی الحرمین الشریفین من شیوع الظلم وکثرة الجهل وقلة العلم وظهور المنکرات وفشو البدع والسیئات واکل الحرام والشبهات انتهی

علی القاری نے مرقاة مین	لکھا یعنی ہے شرح مشکوٰة مین	کہ کار خلف یعنی اہل زمان	کبھی دیکھ پاتے جو شیبانیان
کہ مین آ طرح یہ ہوئے بے شعور	بدل اہل بدع و فسق و فجور	یہ غافل حدیث اور قرآن سے ہین	پرے کام سے اہل ایمان کے ہین
و مین حلم رہتے وہ عالی مقام	کہ اب اس زمانہ مین ہے یہ حرام	وطن سے کوئی اپنے ہجرت کرے	مدینے یا مکے مین جا کر رہے
سبب یہ کہ ہے کثرت جہل و ان	اشاعت ہے بدعات کی بیگمان	پھیلے حرص دنیا مین گھائین جو ام	یہ ہے کار اہل عرب اب تمام

وایضا قال فیه فی مقام آخر انکر الطرطوسی الاجتماع فی لیلة الختم فی التراویح ونصب المنابر وبین انه بدعة منکرة قلت رحمه الله ما فعلته وقد ابتلی به اهل الحرمین حیث فی لیالی الختم یحصل اجتماع الرجال والنساء والصغار والعبید مالا یحصل فی الجمعة والکسوف والاستسقاء یترتب علیه الفساد العدید والمنکر الشدید ویستقبلون النار ویستدبرون بیت الملک الجبار یقفون علی الهیئة عبدة النیران فی طیش المطاف حتی یضیق علی الطائفین المکان ویشوشون علیهم وعلی غیرهم من الذاکرین والمصلین وقرأ القرآن فی ذلک الزمان فنسأل الله العفو والعافیة والغفران والله المستعان انتهی

لکھا طاقاری نے جا بے مگر	اسی شرح مشکوٰة مین پُر ہنر	شب ختم کو جو تراویح کی	ہوا کرتی کثرت سے ہے روشنی
اور اُسجا پہ جواز ازدحام کثیر	کیا کرتے ہین سب صغیر و کبیر	وہ ہین منکر و بدعت بدلکھا	اسے خوب طرطوسی نے مرجبا
یہ سچ کہہ گیا مردم دین شعار	نہین اہل مین کو ہی شک نہ شبہا	کہ مکہ مدینہ کی مسجد مین ہان	مرتکب ہین بدعات کے بیگمان
یہانتک کہ جب ختم کی رات ہو	تراویح کی فشو بدعات ہو	کیا کرتے ہین روشنی اسقدر	صفائی سے جسپر نہ ٹھہرے نظر
وہ آرایش خسروانہ تمام	مکان تماشا ہو بیت الحرام	وہ ہوا جتماع رجال و نسا	غلام و صغیر و کبیر و فتا
نہ عید مین ایسا ہوا ازدحام	نہین روز آدینہ مین یکمام	نہین منخسف جبکہ ہوتا ہے آفتاب	نہ جسدم سیہ رو ہے آفتاب
اور اس کثرت و گنجائش کے سبب	نہین روز آدینہ مین یکمام	تماشے سے ہوتے ہین اہل طواف	بہت تنگ ہوتے ہین اہل طواف
کرین موضع سوئے روشنی گمرہان	بہت کرتے گستاخیان بے ادب	عبادت سے رہتے ہین ہر طرح باز	عبادت سے رہتے ہین ہر طرح باز
جگہ انکے جانیکی ملتی نہین	یہ اپشت ہو کعبہ انکے وہان	ہوئے جسقدر ہون وہ سب عفو کر	ہوئے جسقدر ہون وہ سب عفو کر
وہ اہل خطا سے ہوتے ہین تنگ	کرین تا طواف اسجگہ مرد و زن		
	اور انکو نہ گستاخ کا رہے تنگ		
	تو ہی سبکا مالک ہے فریادرس		
	مدد کس سے مانگون سوا تیرے بس		

استبعاد مبتدعین وجواب موحدین

اگر تو کہے مین نہین مانتا | صحابہ نے جب خود یہ فرمایا

قال ابن مسعود رضی اللہ عنہ ما رآہ المسلمون حسنا فھو عند اللہ حسن وما رآہ المسلمون قبیحا فھو عند اللہ قبیح

مسلمان جسے جان لین ہے بھلا | وہی کام بہتر ہے پیش خدا | سمجھتے بُرا جسکو ہون مؤمنین | پسندیدۂ حق وہ ہرگز نہین

اور اسکے ہین قائل یہ پیر و ولی | کہ مشروع مجلس ہے مولود کی | جو اکثر کی رائے اسطرف ہے گئی | بھلا کس طرح بدیہ مجلس ہوئی

جواب اسکا اس مجھ سے نیکو ہوا | کئی طرح سے اور رکھ لمین یاد | عبارت مین المسلمون ہے لکھا | الف لام اُسمین ہے یہ عہد کا

اور اُس سے صحابہ ہین معہود سب | جو تھے تابع حکم و فرمان رب | خدا کو پسند انکا تھا اتفاق | اسیکو ہے مشعر سیاق وسباق

لکھون سمجھ لب مین پورا اثر | تجھے تاکہ معنی سے ہو یہ خبر

ان اللہ تعالی نظر فی قلوب العباد فاختار لہ اصحابا وجعلھم انصار دینہ ووزراء نبیہ فما رآہ المسلمون حسنا فھو عند اللہ حسن وما رآہ المسلمون قبیحا فھو عند اللہ قبیح رواہ احمد والبزار والطبرانی والطیالسی بھذا اللفظ انتھی

کہ روز ازل خالق انس وجان | نظر کر سوئے دل بندگان | جنہین پایا ابرار اور باصفا | پیمبر کا اُنکو صحابہ کیا

بنایا اُنہین یار وانصار دین | وزارت کا بھی تاج بخشا وہین | پس اب نیک سمجھین جسے مؤمنین | خدا کے ہے نزدیک نیک وہین

برا جسکو سمجھین وہ ارکان دین | پسند خدا وہ بھی ہرگز نہین

ف

فراست کو اب لمین ہے اپنے راہ | ذرا فائے تفریع پر کر نگاہ | کہ ہین کون یان مسلمون سے مراد | صحابہ ہین یا غیر والا نژاد

نہ مانے جو معہود کو پاک زاد | تو مطلق سے ہو فرد کامل مراد | ہوئے کاملون سے امامان دین | اور اُنسے یہ مجلس ہے ثابت نہین

نہین مجتہد جو ہوا اُسکا کلام | نہ مقبول ہو جیسے قول عوام | اسے بھی نمانے اگر نیک نام | تو ہے مسلمون یان معرف بلام

جہان جمع ہووے معرف بلام | مراد اُس سے افراد ہو دین تمام | اور ایسا نہ ممکن ہوا ہے ہوشیار | مسلمان ہون سب متفق الکبار

کوئی ہند مین کوئی ایران مین | کوئی سندھ مین کچھ کوئی کاشان مین | کوئی روم مین ہو کوئی شام مین | کوئی زنگ مین کوئی شام مین

عرب مین کوئی ہو کوئی چین مین | حلب مین کوئی کوئی ماچین مین | نہ اسکی خبر اُس تلک جا سکے | نہ اُسکی خبر یہان پا سکے

ہوئی راہ علم و خبر جبکہ بند | کرے کیونکہ پھر کوئی عاقل پسند | کہ یہ اتفاق خواص عوام | بہم اک زمانہ مین ہووے تمام

قال صاحب کشف البزدوی فی شرح الحسامی والعلم باتفاق الکل لا یتاتی الا فی الجمع المحصور کما فی زمان الصحابۃ اما فی سائر الازمنۃ فتستحیل معرفۃ اتفاق المؤمنین علی شئ مع کثرتھم وتفرقھم فی مشارق الارض ومغاربھا انتھی

یہ شارح نے حسامی کے ہے لکھا | کہ ہر اک مسلمان کے اجماع کا | نہین علم ممکن ہے دور از قیاس | مگر خاص معدود کا حق شناس

کہ تھا اک زمانہ مین وہ دور افتاد | بھلا اس زمانہ مین سب خاص عام | بہم متفق کیونکہ ہووین تمام

کوئی مغربی ہے کوئی مشرقی | ف | شمالی کوئی ہے جنوبی کوئی

نہ اجماع وہ معتبر ہو کبھی | کریں کام ملکر جو وہ بدعتی

قال الشیخ عبد القادر الجیلانی علیہ الرحمۃ والغفران فی غنیۃ الطالبین وعلی المؤمن اتباع السنۃ والجماعۃ فالسنۃ ما سنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والجماعۃ ما اتفق علیہ اصحاب رسول اللہ صلعم فی خلافۃ الائمۃ الاربعۃ الخلفاء الراشدین المهدیین انتهی

لکھا غوث اعظم نے اے مؤمنو | کہ تم پیرو سنت جماعت کے ہو | اُسے جاننا سنت اے باصفا | مرو ہوں جسکے رسول خدا

جماعت اُسے سمجھو اہل وفاق | کہ اصحاب کا جسمیں ہوا اتفاق | خلافت میں چاروں کے ہو وے مگر | ابو بکر و عثمان علی و عمر

جماعت نہ ہرگز اُسے جاننا | ف | جو ہو کثرت اہل بدع وہوا

اور اجماع ایسے ہی لوگوں کا ہے | بلاشبہ مولد میں سن نیک ہے | کہ ابن محمد عمر تھا بنام | جو موجد ہے مجلس کا والا مقام

عمر ابن وحیہ مؤید ہوا | رسالہ بھی اثبات میں لکھ گیا | یہ ہدیہ شہ اربلی کو دیا | ہزار اشرفی اُس سے پایا صلا

وہی شاہ اربل مُروّج ہوا | اشاعت ہوئی اسکی پھر جابجا | مگر تھے جو اُس عصر میں اہل دین | ہوئے مبتدع کے موافق نہیں

رسول و خدا سے جو رکھتا ہو کام | قال الشاکی فی سیرتہ وکان اول من فعل ذلک بالموصل الشیخ عمر بن محمد الملا احد الصالحین المشہورین وبہ اقتدی صاحب اربل وغیرہ انتهی | سُنے زید یا عمرو کا کب کلام

ہے شامی نے سیرت میں اپنی لکھا | وفاق الامام السخاوی فی فتاواہ ان عمل المولد الشریف لم ینقل احد من السلف الصالح فی القرون الثلثۃ الفاضلۃ وانما حدث بعدها انتهی | عمر پہلے موصل میں موجد ہوا

شہ اربلی اسکا پیرو ہوا | سوا اسکے بھی اُور اہل ہوا

فتاوے میں اپنے سخاوی نے بھی | سلف میں نہ مجلس یہ مقبول تھی | قرون ثلثہ گذر جب گئے | لکھا ہے کہ مجلس یہ مولود کی

نہیں صالحینوں سے منقول ہے | ہوئے کام پیدا ہیں تب یہ نئے

قال السیوطی وسئل شیخ الاسلام حافظ العصر ابو الفضل ابن حجر عن عمل المولد فاجاب بان اصل المولد بدعۃ لم ینقل عن احد من السلف الصالح فی القرون الثلثۃ انتهی

جو پوچھے گئے شیخ ابن حجر | کہ مجلس سے مولد کے تم دو خبر

کہا یہ بدعت نہیں کچھ کلام | وقال عماد الدین ابن کثیر فی تاریخہ وصنف الشیخ ابو الخطاب | نہ یہ صالحین سلف کا تھا کام

ابن دحیۃ لہ مجلدا فی مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسماہ التنویر فی مولد البشیر والنذیر فجازاہ علی ذلک الف دینارا انتهی

ہے تاریخ اپنی میں ابن کثیر | سنو لکھ گیا مرد روشن ضمیر | کہ اثبات مولد میں اک کتاب | لکھا ابن وحیہ نے اسکو شتاب

کیا مذبیش شہ اربلی | تفصیل حال موجد و مؤید و مروج این بدعت | صلہ میں ہزار اشرفی اُنہوں

مروج مؤید کا موجد کا حال | تفصیل لکھتا ہوں بحوال | کہ موجد سے ایجاد بدعت سوا | نہ کوئی مؤرخ ہے مخبر ہوا

حدیثوں میں اُسکا نہیں انتباہ | فقیہوں میں کیا اُسکا ہو پھر تتبا | مروج کا احوال سُن فنی شعور | کہ تھا سر بسر محو فسق و فجور

قال ابن خلکان فی وفیات الاعیان فی ترجمتہ واما احتفالہ لمولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فان الوصف تقصر عن الاحاطۃ به لکن نذکر طرفا منه وهو ان اهل البلاد کانوا قد سمعوا بحسن اعتقاده فیه فکان فی کل سنۃ یصل من البلاد القریبۃ

من اربل من بغداد والموصل والجزيرة وسنجار ونصيبين وبلاد العجم وتلك النواحي خلق كثير من الفقهاء والصوفية والوعاظ والقراء والشعراء ولا يزالون يتواصلون من المحرم الى اوائل شهر الربيع الاول ويتقدم مظفر الدين بنصب قباب من الخشب كل قبة فيها اربع او خمس طبقات ويعمل مقدار عشرين قبة او اكثر منها قبة له والباقي للامراء واعيان دولته لكل واحد قبة فاذا كان اول الصفر نزعوا تلك القباب بانواع الزينة الفاخرة وقعد في كل طبقة جوق من المغاني وجوق من ارباب الخيال وجوق من اصحاب الملاهي ولم يتركوا طبقة من تلك الطباق في كل قبة حتى زينوا فيها جوقا وتعطل معاش الناس في تلك المدة وما يبقى لهم الا التفرج والدوران عليهم وكانت القباب منصوبة من باب القلعة الى باب الخانقاه المجاورة للميدان فكان مظفر الدين ينزل كل يوم بعد صلوة العصر ويقف الى قبة الى آخره وسمع غناءهم ويتفرج على خيالاتهم وما يفعلونه في القباب وبيت في الخانقاه يعمل السماع ويركب عقيب صلوة الضحى يتصيد ثم يرجع الى القلعة قبل الظهر هكذا يفعل كل يوم الى ليلة المولد وكان يعمله سنة في ثامن الشهر وسنة في الثاني عشر لاجل الاختلاف الذي فيه واذا كان قبل المولد بيومين اخرج من الابل والبقر والغنم شيئا كثيرا زيد عن الوصف وفيها جميع ما عنده من الطبول والمغاني والملاهي حتى يأتيها الى الميدان ثم يسرحون في نحرها ويضعون القدور ويطبخون الالوان المختلفة فاذا كانت ليلة المولد عمل السماعات بعد ان يكون يصلي المغرب في القلعة ثم

وفيات اعيان مين يه لكها ... كه تها شاه اربل سعادت سے دور
وه اس دهوم سے كرتا مجلس سدا ... مگر كچھ بيان اسكا سن ليجئے
تو هر سال ماه محرم سے وان ... كه هو پهنچي خبر جب سوے بالا
مغني و برط سراجوق جوق ... حريره رے فرخ آباد سے
گئے ساتھ اپنے وه طنبور و دف ... فقيهان و قوال سيمين بدن
گئے جمع هوتے تھے كثرت سے آ ... سنواب تو حال شه يحيا
هوا تھا كثرت سے قبوں كو تھا ... وسيع و رفيع و بهت دلكشا
وه شه عصر كے بعد روز آنكر ... وهان هوتا ايك قبه مين جلوه گه
كوئي گاتا اور ناچتا تھا كوئي ... نهين فكر دنيا و دين تھي هي
اسي عيش مين ذكو كرتا تمام ... اسي كام مين اسكو هوتي تھي شام
يهي ناچ گانے كا رهتا سمان ... سحر تك شه و صوفيان وان
سحر هوتے هي اسپ پر هو سوار ... سوے دشت جا تا برائے شكار
شب و روز اسكا يهي كام تھا ... اسي مين تھا مصروف صبح و مسا
وه ميدان مين كرتے آكر قيام ... اور استاده هوتے تھے شاهي خيام
شب و روز و هر گرم فسق و فجور ... تكلف كے پاكيزه فرش و بساط
كه هو پهنچي خبر جب سوے بالا ... وه جلوه كنان اپنے اهل نشاط

بڑا ہی تکلف کا سامان تھا	ہر اک اپنے سلطان کا مہمان تھا	پکاتے تھے باورچیان صبح و شام	ہر اک طرح کے نفز و خوشتر طعام
بڑی عیش و عشرت کی تھی دھوم	تماشا یوں کا عجب ازدحام	اور آتی جو وہ رات بہجت فزا	ہوئے جسمیں پیدا شہ انبیا
تو قلعہ سے مغرب کی پڑھکر نماز	یہاں آتا وہ شاہ باسوز و ساز	اور اسوقت ہوتی تھی محفل بپا	وہ مولود خوان ہوتے نغمہ سرا
غرض ان مہینوں میں تھی جو بہار	بدل مائل عیش شام و سحر	رعایا تھی مہمان سلطان کی	نہ کچھ فکر تھی دین و ایمان کی
نہیں ترجمہ میں لفظی کیا	و قال سبط ابن الجوزی فی تاریخہ مرآۃ الزمان	ملخص مگر اسکا ہے لکھ دیا	

وکان یعمل للصوفیۃ سماعا من الظہر الی الفجر ویرقص بنفسہ انتہی

کہ کرتا تھا آراستہ بزم شاہ	بابا بے پیران نامہ سیاہ	نہایت تکلف سے ہو جلوہ گر	وہاں ظہر سے تا بوقت سحر
وہ سنتا سماع و مزامیر تھا	حال تفصیلی ابن دحیہ	کبھی رقص ہو کر وہ خود ناچتا	

قال ابن خلکان فی وفیات الاعیان فی ترجمۃ ابی سعید مظفر الدین وقد ذکرت فی ترجمۃ الحافظ ابی الخطاب عمر بن دحیۃ فی حرف العین وصولہ الی اربل وتحملہ کتاب التنویر فی مولد السراج المنیر لما رای من اہتمام مظفر الدین بہ وانہ اعطاہ الف دینار وفی مقام اخر وقرأ الکتاب والقصیدۃ

عمر ابن دحیہ کو ہیدہ حال	فی مجموع منسوب الی سعد حماتی المذکور انتہی	گیا شہر اربل میں تھا اکمال	
سنا جبکہ حال شہ اربلی	پسند اسکو مجلس مولود کی	شتابا گرخوشاد سے ہو کر شتاب	لکھی اسنے مولود میں اک کتاب
اور آخر میں اسکے قصیدہ لکھا	شتابا گر ہوا اسمیں وہ شاہ کا	مگر تھا قصیدہ سنو غیر کا	جسے اپنا کہتا تھا وہ بیحیا
کتاب و قصیدہ وسیلہ بنا	وہ دربار شاہی میں داخل ہوا	پڑھی سامنے شہ کے اپنی کتاب	ہزار اشرفی لی ہوا کامیاب
	پر نہیں راست نا راست کہہ کے وہ	مظفر ہوا رو برو شہ کے وہ	

وقال الحافظ ابن الحجر فی لسان المیزان نقلا عن الحافظ ابی الحسن ابن المفضل وکان ظاہری المذہب کثیر الوقیعۃ فی الائمۃ وفی السلف مع العلم بلسانہ حیث للسان احمق شدید اللکنۃ قلیل النظر فی امور الدین تہاونا انتہی

سنو حال و قول بد بد سیر	لسان میں ہے وہ راوی ابن حجر	کہ یہ ظاہری مذہبوں میں سے تھا	سمجھتا تھا اپنے کو عالم بڑا
بہت بیحیا سخت مغرور تھا	یہ جہل مرکب سے مخمور تھا	سدا احمق و کاذب بدزبان	امامون پہ رہتا تھا طعنہ زنان
نہ توقیر و شان انکی پہچانتا	اور اپنے کو اسنے بڑا جانتا	امور احد دین میں نہ تھا سست	وہ کار مرین نیا کے چالاک چست

وقال ابن فضلہ کان موصوفا بالمعرفۃ والفضل الا انہ کان یدعی اشیاء لا حقیقۃ لہا انتہی کذا فی لسان المیزان

سنو ابن فضلہ نے ہے یہ لکھا	عمر ابن دحیہ تھا فاضل بڑا	مگر ایسی کرتا تھا باتیں بیان	کہ جسکا کہیں ہو نہ نام و نشان

وذکر ابو القاسم ابن عبد السلام قال اقام عندنا ابن دحیۃ فکان یقول الحفظ صحیح مسلم والترمذی قال فاخذنا خمسۃ احادیث من الترمذی وخمسۃ من الموضوعات فجعلتہا فی جزء فعرضت حدیثا من الترمذی علیہ فقال ہذا صحیح واخر

ابو القاسم ابن عبد السلام	فقال لا اعرفہ ولم یعرف منہا شیئا انتہی کما فی لسان المیزان	عمر ابن وحیہ ہوسے ہمکلام
کیا ابن وحیہ نے دعوی بیان	کہ میرہ مسلم و ترمذی بر زبان	حدیثین سب انکی رکھون ہی نہین ہان
ابو القاسم مردود ین نے کئی	حدیثین صحیح اور موضوع بھی	سبھی امتحانا اُسے پیش کین
کہ انمین سے اتنی نہین جانتا	حدیثین ہین کیسی نہ پہچانتا	یہ باقی حدیثین نہین ہین صحیح
وہ حالانکہ تھین ترمذی کی جگہ	بُری جسکو سمجھا وہ مردِ خبیث	عمل کرنا اسپر ہے بیشک قبیح

وقال ابن النجار رایت الناس مجمعین علی کذبہ وضعفہ وادعائہ سماع مالم یسمعہ ولقاء مالم یلقہ وکانت امارات ذلک علیہ لائحۃ وممن بعض المصریین قال قال لی الحافظ ابو الحسین المفضل وکان من ائمۃ الدین قال کنا بحضرۃ السلطان فی مجلس عام وہناک ابن دحیۃ فسألنی السلطان عن حدیث فذکرتہ لہ فقال من رواہ فلم یحضرنی اسنادہ فانفصلنا فاجتمع بی ابن دحیۃ فی الطریق فقال لی ما ضرک لما سألک السلطان عن اسناد ذلک الحدیث لو لم تذکر لہ ای اسناد شئت فانہ ومن حضر فی مجلسہ لا یعلمون بل ہو صحیح امرا ولو کنت قد بحث تولک لا اعلم فی عینہ وعین الناقل فعلمت

کہا ابن نجار نے مرحبا	انہ متہاون جریء علی الکذب انتہی ہکذا فی لسان المیزان	کہ تھا ابن وحیہ عجب بیحیا
جو تھے وقت مین اُسکے اہل ہنر	اُسے جانتے کاذب و حیلہ گر	اور اسبات پر متفق تھے سبھی
کہ دعوی اُسکا ملاقات کا	نہین جسکی صورت سے تھا آشنا	نہین اُس سا جھوٹا کوئی مولوی
خبر بعض مصری نے دی مجھے	کہ ابن مفضل ہین راوی ہوئے	سماعت کا تھا اُسکے وہ مدعی
حدیثون مین شبہ مجھ سے سائل ہوا	جواب اُسکا سینے بخوبی دیا	وہان ابن دحیہ بھی موجود تھا
جو دربار سے شہ کے رخصت ہوا	کہا راہ مین ابن دحیہ نے آ	کہا یاد مجھکو نہین ہے شہا
نہ راوی کا تھا گر تجھے یاد نام	کوئی نام کہدیتا اے ذوالکرام	جو راوی کی تو دیتا شہ کو خبر
ترا اس سے بڑھ جاتا جاہ و وقار	بُرا یہ کیا تو نے اے خامکار	نہ مجلس مین عالم تھا میرے سوا
	جب اُس بیحیا نے یہ مجھسے کہا	سمجھ اُسکو طماع مینے لیا

وقال الحافظ ابن عساکر فی الرجال فی ترجمۃ ابن دحیۃ سکن لقاھرۃ فی ایام الکامل فکان لہ عندہ من الجاہ والمحل مالم یصل الیہ غیرہ وکان شاعرا مطبوعا الا انہ کان یتہم فی الروایۃ لانہ کان مکثارا انتہی ما فی لسان المیزان

وہ ابن عساکر ہے ناقل ہوا	عمر ابن وحیہ تھا شاعر بڑا	اور ایسا مقرب تھا وہ شاہ کا
مدحتون مین لیکن نہین عتبا	کہ جھوٹا بڑا تھا یہ نحوت شعار	کہ کوئی نہ تھا غیر اُسکے سوا

وقال ابن النجار حدثنی علی بن الحسن ابو العلاء الاصبہانی وناہیک جلالۃ ونبلا قال لما قدم ابن دحیۃ علینا فی اصبہان نزل علی ابی فضل الخانقاہ فکان یکرمہ ویجلہ فدخل علی والدی یوما ومعہ سجادۃ فقبلہا ووضعہا بین یدیہ و قال صلیت علی ہذہ السجادۃ کذا وکذا الف رکعۃ وختمت علیہا القرآن فی جوف الکعبۃ مرات قال فاخذہا والدی

وقیل ووضعها علی راسه وقبلها منه متبجحا بها فلما کان اخر النهار حضر عندنا اجل من اهل اصبهان فحدث عندنا الی ان
انقوا انه قال الفقیه المغربی الذی عندکم الیوم فی السوق اشتری سجادة حسنة بکذا وکذا فامر والدی باحضار السجادة
فقال الرجل ای والله هذه هی فسکت والدی وسقط ابن دحیة من عینه انتهی هکذا فی لسان المیزان

سنو ابن بجار راوی ہوا — کہ بیٹے حسن کے علی نے کہا — کہ جب ابن دحیہ گم کردہ راہ — مرے یان ہوا نازل خانقاہ
مرے باپ کے پاس جب گیا — تو کی باپ نے میرے خدمت ادا — جگہ اُسکے رہنے کو دی خانقاہ — رکھا اُسکو چندے باعزاز وجاہ
ملاقات کو پھر جو اکدن گیا — مگر ساتھ مین ایک مصلّی بھی تھا — اُسے چوم کر سامنے رکھدیا — مرے باپ کے اور کہنے لگا
پڑھی ہین نماز اسپہ رکعت ہزار — کیا ختم قرآن ہے چند بار — اسی پر نماز اور قرآن پڑھا — کئی بار ہے مین نے کعبہ مین جا
سمجھکر اُسے صوفی باصفا — مرے باپ نے وہ مصلّی لیا — نہایت اُسے خوش ہو بوسہ دیا — بتعظیم وتکریم سر پر رکھا
یہ تھا اول وقت کا ماجرا — سنو آخر وقت پھر کیا ہوا — کہ اُسدن بزرگ اک مرے باپ پاس — ملاقات کو آگئے حق شناس
کیا اُنسے ہر طرح کا تذکرا — وہین فرسہ فرسہ یہ ذکر آگیا — کہ وہ جو فقیہ ایک ہے مغربی — جسے تمنے گھر مین جگہ اپنے دی
خریدا ہے بازار مین اُسنے جا — مصلّی عجب آج اک بے بہا — سُنا جب کہا باپ نے تب مرے — کوئی ہے مصلے کو حاضر کرے
جو آیا مصلی اُسے دیکھ کر — وہین بولا وہ مرد نیکو سیر — قسم ہے مجھے میرے اللہ کی — یہ بیشک مصلی وہی ہے وہی
رہا پھر تو خاموش میرا پدر — اگرا اُسکی آنکھون سے وہ خیرہ سر — نہین ابن دحیہ کا کچھ اعتبار — رہا اُسکے آگے ہو زار وخوار

وقال الحافظ الضیاء لم یعجبنی کان کثیر الوقیعة فی الائمة ثم قال اخبرنی ابراهیم السنهوری ان مشائخ المغرب

یہ حافظ ضیا نے کیا ہے بیان — کہ شیخ مہو وہ تیرہ روان — ہمیشہ امامون پہ تھا طعنہ زن — نہین فسق مین اُسکے جائز سخن — نہ مقبول اسکی روایت ہوئی

کتبوا الیه جرحه وتضعیفه انتهی کما فی لسان المیزان — مشائخ نے مغرب کے تضعیف کی

قال الشیخ جلال الدین السیوطی فی تدریب الراوی شرح تقریب النواوی فی ذکر اقسام واضعی الحدیث صنف یلحقون الی اقامة الدلیل
علی ما افتوا به بارائهم فیضعون وقیل ان ابا الخطاب ابن دحیة کان یفعل ذلك وکانه الذی وضع الحدیث فی قصر المغرب انتهی

سیوطی نے تدریب مین یہ لکھا — ہوئے ایسے اکثر ہمین اہل ہوا — کہ وہ رائے سے دیتے فتوی سدا — نہ تھا دل مین کچھ اُنکے خوف خدا
دلیل اُنکو ملتی جو کوئی نہین — حدیثین بناتے تھے دلسے وہ مین — عمر ابن دحیہ اُنہی مین سے تھا — بزرگون سے معلوم یہ بھی ہوا
کہ قصر اسنے مغرب مین جائز رکھا — حدیث ایک دلسے بنا بیچیا

ف

کہانتک لکھون اُسکا حال زبون — ہمہ تن تھا محو دنیائے دون — جو تفتیش احوال منظور ہو — کتابین تواریخ کی دیکھ لو
کہ ہو سر بسر اُسکا حال خراب — عیان ہے تجھ پہ اے مرد والاحتساب — تعجب بہت تسے ہے سُنو — کرو پیروی اُسکی خوشنود ہو
کہو تم اُسے مقتدائے انام — جو ہو طاعن پیشوا وُ امام — مقلد تو تم ہو حنیفہ کے ہو — غضب ہے کہ پھر طعن اُن پر سنو
یہ کیسی ہے تقلید اے دوستان — عدو پر امامونکے ہو مہربان — مرا سینہ ودل ہے غم سے فگار — کہ طاعن ہے اخیار پر نابکار

صد افسوس تمکو نہین کچھ خیال — ہوئے پیرو گمرہ مدآل — مگر ہے نہ تقلید سے تمکو کام — کہ ہو تابع نفس سرکش مدام

سمجھتے ہو اُس کام کو تم بھلا — جو دل نے تمہارے پذیرا کیا — کہ ہو کہتے مجلس مولود کی — ہے بہتر بُرائی نہ اسمین کوئی

کہ مجلس مین ہے ذکر خیر الانام — ہے دعوت کا مہمان کے اہتمام — جو ہر کام اسمین سے بہتر ہوا — تو مجموعہ پھر کیون نہو وہ بھلا

جواب اسکا سن مجھ سے غفلت شعار — نہین دخل ہے عقل کو زینہار — کہ تو عقل سے اپنے جانے بھلا — کسی کام کو اور کسی کو بُرا

یہ شارع کا ہے کام اے بیخرد — کہ ہو ہر طرح حاکم نیک و بد — نہ ہر ایک مجلس کو ہون مانتا — کہ ہووے وہ مستحسن اے باصفا

مگر شرع مین جو ہے پائی گئی — وہی مجلس خیر و نیکو ہوئی — نہ منقول ہو جسمین شرعی دلیل — بھلائی کی اُسکی نہین ہے سبیل

اور ایسی مجلس حکایات کی — کہین مستقلاً ہے ثابت ہوئی — کہ مجلس کسے منعقد لوا ہو اُس — اور اُسمین قصیہ ہو مقصود بس

مگر مجلس وعظ ہو مؤمنو — وہ تعلیم احکام منظور ہو — اگر اُسمین ضمناً ہو قصہ بیان — تو البتہ پاتا ہون اسکا نشان

نہین یہ کہ منظور قصہ ہو دان — کرو ضمن مین وعظ اُسکے بیان — کیا کرتے جیسا ہین مولود خوان — نہون معترض اُنپہ تا مردمان

خدا سے چھپین کب عیاریان — کہے واقف آشکارو نہان — پسندیدہ مستحسن اصلا نہین

مگر شرع مین جسکا ہووے نشان — اور ایسے ہی ہر دعوت اے مؤمنین — نہ قائل ہوئے وہ امامان دین

نہین جبکہ ہر کام بہتر ہوا — قرون ثلثہ مین ثابت نہین — نہ لازم کہ مجموع ہو نیک تر

تو مجموعہ پھر کیونکہ ہووے بھلا — یہ مانا کہ ہر ایک بہتر ہین پر — کہ بہتر ہے ذکر رسول حمید

کہ جو حکم جز کا ہے کُل کا نہ ہو — اسے جانے حکمت سے ماہر ہو جو — اور اسمین نہین گفتگو اے سعید

فقط گفتگو اسمین ہے جائمن — کہ قائم کرے اسکی تو انجمن — بلاوے وہان یار و اعوان کو — وہ مولود خوان خوش الحان کو

کرے اہتمام اُنکی دعوت کا تو — اور اُسمین کھے پھر ثواب آرزو — سمجھتا ہے تو دل مین مرا جو

کہ مجلس بھی مولود کی نیک ہے — بُرائی کی اسمین نہین کوئی شے — کہ بے عقل کو دین مین دخل کیا

اصول و عقائد سے وقف نہین — صد افسوس یہ بھی نہین جانتا — کہ بے عقل کو دین مین دخل کیا

خلاف اُسکے تعیین تخصیص گر — کرے تو ضلالت ہووے سر بسر — نہ اسباب کا گر یقین ہو تجھے — کہ تعیین شارع سے ہین جو انکو — سند دون مین آثار اصحاب سے

اخرج الطبرانی بسندہ عن قیس بن حازم قال ذکر لابن مسعود قاص یجلس باللیل ویقول للناس قولوا کذا وکذا فقال اذا رأیتمونی فاخبرونی فاخبروہ فجاء عبداللہ بن مسعود متقنعا فقال من عرفنی فقد عرفنی ومن لم یعرفنی فانا عبداللہ بن مسعود وتعلمون انکم لاھدی من اصحاب محمد صلعم او لتعلقون بذنب ضلالۃ وفی روایۃ لقد جئتم ببدعۃ ظلما ولقد فضلتم اصحاب محمد صلعم علما انتھی

کہ قیس ابن حازم سے نازل ہوا — باسناد طبرانے یا جناب — کسی نے کہا ابن مسعود سے — خبر ایک دیتا ہون تجھے

کہ ایک شخص مجلس مین شکوہ ام — سکھاتا ہے لوگون کو ای نیکنام — کہ اے مؤمنو یہ کہو وہ کہو — ہمیشہ یہی کام کرتے رہو

یہ سنکر کہا ابن مسعود نے — جو پھر دیکھے اُنکو خبر دے مجھے — تو بارد گر اُسنے یہ ماجرا — بیان ابن مسعود سے جاکیا

یہ سنکر وہ مجلس مین آئے چلے — سبھونکو سنا کر یہ کہنے لگے — مجھے جنتے جانتا ہے پہچانتا — نہین جانتا جو وہ سن لے خدا

کہ مین ابن مسعود ہون جان لے | مجھے دیکھ لے خوب پہچان لے | سمجھتے ہو تم دلمین اپنے تئین | پیمبر سے بڑھکر ہادی و رہنما
اور اصحاب ابرار و اخیار سے | مگر رہنما تم زیادہ ہوئے | جو دین مین نکالین یہ باتین نئی | سراسر یہ بدعت ضلالت ہوئی

واخرج ابو عبد الرحمن السلمی فی کتابہ المعجم الکبیر کان عمرو بن عتبۃ بن فرقد السلمی و معضد فی ناس من اصحابھما اتیا مسجد ابن مسعود و ھو یسبحون فیہ بین المغرب و العشاء کذا و یھللون کذا و یحمدون کذا فاخبر بذلک عبد اللہ بن مسعود فقال للذی اخبرہ اذا جلسوا فاذانی فلما جلسوا اذنہ فجاء عبد اللہ علیہ برنسہ حتی دخل علیھم و کشف البرنس عن راسہ ثم قال انا ابن ام عبد اللہ لقد جئتم ببدعۃ ظلما او قد فضلتم اصحاب محمد صلعم علما فقال معضد کان رجلا منفورھا و اللہ ما جئنا ببدعۃ ظلما و لا فضلنا اصحاب محمد فقال عبد اللہ لئن اتبعتم القوم لقد سبقوکم سبقا بعیدا و لئن رتوعیتموھا و شمالا لقد ضللتم ضلالا بعیدا انتھی ھکذا فی غایۃ الکلام

معضد کا عمرو ابن عتبہ کا حال | ہے کرتا بیان راوی خوش مقال | کہ مسجد مین مغرب کی پڑھکر نماز | عشا تک یہ دونو بسوز و گداز
اور اصحاب دیار ان بھی اُنکے وان | بنا حلقہ ہوتے تھے تسبیح خوان | وہ تہلیل و تحمید مین تر زبان | برابر عشا تک تھے بیٹھے وہان
خبر ابن مسعود تک جو گئی | کہ مجلس نئی ایک قائم ہوئی | خبر دینے والے سے اُسدم کہا | کہ پھر ایسی مجلس جو ہووے بپا
مجھے جلد تر آکے دے تو خبر | تو مخبر ہوا پھر وہ بار دگر | وہین آپ نکلے غضب مین بھر | اور اوپر سے بارانی اوڑھے ہوئے
چلے آئے مسجد مین وہ پیشوا | وہان سر سے بارانی سرکا دیا | کہا ابن مسعود ہون جان لو | کہ تم ظلم کرلائے بدعت یہ ہو
ایا تم صحابہ سے افضل ہوئے | و یا علم و دانش مین اکمل ہوئے | کہ جو بات اُنکو نہ سوجھی کبھی | تمہارے وہ نزدیک بہتر ہوئی
معضد جو تھا اُنمین منہ پھٹ بڑا | یہ سنکر وہین اُسنے پاسخ دیا | خدا کی قسم میرے سردار دین | کہ ہم ظلم کرلائے بدعت نہین
نہ ہرگز صحابہ سے افضل ہین ہم | کہ علم اور دانش مین اُنسے ہین کم | کہا ابن مسعود نے پھر اُنہین | بھلائی کی باتین بتاؤن تمہین
کرو گے صحابہ کی گر پیروی | تمہارے لیئے ہے مناسب یہی | کہ سابق ہوئے ہین ارکان دین | تمہین جز اطاعت ہے چارہ نہین
پھر دگے اگر تم اُنہین چھوڑ کر | یونہی دائین بائین ادھر اور اُدھر | تو بیشک ضلالت مین پڑجاؤگے | خرابی تم اپنے لیئے لاؤگے

واخرج ابو نعیم البصری فی البحر و غیرہ فی غیرہ عن ابن مسعود انہ سمع قوما اجتمعوا فی مسجد یھللون و یصلون علی النبی جھرا فراح الیھم فقال ما عھدنا ذلک فی عھدہ صلی اللہ علیہ وسلم و ما اراکم الا مبتدعین و ما زال یبالغ کذلک حتی اخرجھم من المسجد انتھی ما فی البحر

سنو بحر الحق مین مذکور ہے | یون کرتے تھے ابن مسعود کو | یہ اکثر کتابون مین مسطور ہے
کہ پہونچی خبر ابن مسعود کو | کہ اک قوم مسجد مین مبتاک ہو | بہم جہر سے مین وہ تہلیل خوان | درود نبی بھی ہے ورد زبان
یہ سُن سوئے مسجد روانہ ہوئے | پہونچکر وہان اُنسے کہنے لگے | کہ زندہ تھے جب سرور انبیا | نہ اُنکے زمانے مین پایا گیا
نہ جانا نہ پہچانا مینے کبھی | بھلا کام کیسا یہ بعد نبی | مگر بدعتی تم سراسر ہوئے | یونہی دیر تک آپ کہتے رہے
زیادہ بڑھا آپ کا جو ملال | و یا اُنکو مسجد سے آخر نکال

واخرج ابن السکن فی المعجم ان رجلا یوم العید اراد ان یصلی قبل صلوۃ العید فنھاہ علی رضی اللہ عنہ فقال الرجل یا امیر المؤمنین

انی علم ان اللہ تعالی لا یعذب علی الصلوٰۃ فقال علی رضی اللہ عنہ وانی علم ان اللہ تعالی لا یثیب علی فعل حتی یفعلہ رسول اللہ صلعم او یحث علیہ فتکون صلوتک عبثا والعبث حرام فلعلہ یعذبک لمخالفتک لرسولہ صلی اللہ علیہ وسلم انتھے

ہے ابن سنانی نے دیکھ لکھا — سلف سے ہے راوی وہ مرد خدا — کہ اک شخص نے یہ ارادہ کیا — کرے عید کے دن دوگانہ ادا
اور اتنک نہ اُسنے نماز عید کی — ادا کی تھی اور یہ تنا ہوئی — اُسے منع حضرت علی نے کیا — دوگانہ ادا وان نکرنے دیا
کہا اُسنے اے سرور مؤمنین — کہ مین جانتا اُسکو ہون بالیقین — خدا کو پسندیدہ ہے جو نماز — عذاب آپہ دیگا نہ وہ بے نیاز
کہا اُسکو حضرت علی نے وہین — کہ سُن مجھکو اسبات کا ہے یقین — نہ جس کام کو ہو نبی نے کیا — وہ یا اُسمین ایما نہین آپکا
کوئی کام ایسا جلاوے بجا — ثواب اُسپہ ہرگز نہ دیگا خدا — ثواب ہوگیا یہ عبث تیرا کام — ہوئے کام بیفائدہ سب حرام
پس اب تجھ پہ ہوگا عذاب خدا — کہ تو نے خلاف نبی ہے کیا

وقال للترمذی فی جامعہ روی عن مجاھد قال دخلت مع عبد اللہ ابن عمر مسجدا وقد اذن فیہ فثوب المؤذن فخرج عبد اللہ

یہ ہے جامع ترمذی مین لکھا — ابن عمر من المسجد قال اخرج بنا من عند ھذا المبتدع انتھے — مجاہد نے ایسا بیان ہے کیا
کہ اک روز ابن عمر اور ہم — ہوئے دونون مسجد مین داخل بہم — اذان وی مؤذن نے پہلے وہان — ہوا دیر کے بعد تثویب خوان
یہ حالت جو دیکھی غضبناک ہو — نکل آئے مسجد سے وہ پاک خو — کہا مجھ سے تو اے مجاہد بھی چل — اور اس مسجد مبتدع سے نکل

فی المحیط قراۃ الکاتزدونی الاخر معہ المجمع مکروھۃ لانھا لم ینقل عن الصحابۃ والتابعین انتھے

محیط ایک ہے فقہ کی جو کتاب — لکھا اُسمین ہے دیکھ لے تو شتاب — کہ مجلس مین گر سورہ کافرون — پڑھی جاوے مکروہ ہے برس بر

وفی الواقعات قراءۃ الفاتحۃ بعد المکتوبۃ لاجل المھمات وغیرھا مکروھۃ لانھا بدعۃ لم تنقل عن الصحابۃ والتابعین انتھے

اگر کوئی بعد از ادائے نماز — پڑھے سورۂ فاتحہ پاک باز — کہ تا اس سے حل ہو کوئی مشکل کوئی — یہ ہی کام مکروہ بدعت ہوئی
کہ منقول اصحاب سے ہے نہین — مجوز نہ اسکے ہوئے تابعین

ف

کہا تک لکھون گو بہت ہے ہوس — یہ اثبات دعویمین کافی ہے بس — مین اب پوچھتا تمسے ہون دوستو — جواب اسکا انصاف سے مجھکو دو
کہ ہے کیا برائی کرو تم بیان — جو ہو کوئی تسبیح و تہلیل خوان — مؤظف درود نبی کا رہے — ویا کوئی تثویب خوانی کرے
دیا کوئی مجلس مین قرآن پڑھی — ادا عید کے دن دوگانہ کرے — کہ تہلیل ہے ذکر اللہ کا — درود اُس رسول حق آگاہ کا
ہے تثویب سُن نام اُس کام کا — جو بعد از اذان نے مؤذن ندا — کہ قائم جماعت ہوئی مؤمنو — نہ جائے کہین ہاتھ سے آملو
وہ پڑھنا بھی قرآن کا ہے تو اب — ہوا جیسا مشروع والا خطاب — دوگانہ بھی البتہ مشروع ہے — غرض اِن مین کوئی نہ ممنوع ہے
تو کیون حضرت ابن مسعود نے — اور ابن عمر صاحب جود نے — امیر علی شیر یزدان نے بھی — سوا اُنکے ارکان دین نے بھی
نہین ایسے کامون کو سمجھا بھلا — اور اورونکو بھی منع فرما دیا — دیا بلکہ مسجد سے اُسکو نکال — لیا جسنے بدعت کا سر پر وبال
مگر وجہ کوئی نہین اس سوا — کہ تھے سب مطیع رسول خدا — پیمبر کی اُلفت سے تھے دل نگار — دل و جان کیا اُن پہ دو نو نثار

طریقہ عمل کا جو حضرت کے تھا	اُسی پر تھے مفتون صبح و مسا	اور اب یہ طریقہ جو دیکھا نیا	زمانہ مین محبوب کے جو نہ تھا
	یہ تعئین و تخصیص بھی دیکھ لی	حدیث اپنے محبوب کی یاد کی	

عن عائشة رضی الله عنها قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من عمل عملا لیس علیه امرنا فهو رد رواه مسلم فی صحیحه انتهے

کہ جو امر دین مین ہے کوئی کام	نکالے نیا ہے سزائے ملام	وہ کام اُسکا بستہ مردود ہو	رہ راست پھر اُس سے مفقود ہو
اِسی سے وہ فرمان بران نبی	ہے بدعت و بدعتی سے بری	اشاعت مین سُنت کے ساعی رہے	طریق ہُدیٰ کے وُہ داعی رہے
سدا بیخ بدعت اُکھاڑا کئے	اسی مین ہے جنتاک وہ جیئے	کرے رحمت بیشمار اُن پہ رب	کہ دین نبی کے تھے ارکان سب
وہ بدعت سے اِسطرح ڈرتے رہے	کہ جیسے کوئی دشمنون سے ڈرے	حدیث ایک لکھتا ہون عبرت پذیر	اُسے دلمین رکھ یا در و شنضمیر

قال البخاری فی صحیحه حدثنا موسی بن اسمعیل عن ابراهیم بن سعد قال حدثنا ابن شهاب عن عبید بن السباق ان زید بن ثابت قال ارسل الی ابوبکر مقتل اهل الیمامة فاذا عمر بن الخطاب عنده قال ابوبکر ان عمر اتانی فقال ان القتل قد استحر یوم الیمامة بقراء القرآن وانی احشی ان استحر القتل بالقراء بالمواطن فیذهب کثیر من القرآن وانی اری ان تامر بجمع القرآن قلت لعمر کیف تفعل شیئا لم یفعله رسول الله صلی الله علیه وسلم قال عمر هذا والله خیر فلم یزل عمر یراجعنی حتی شرح الله صدری لذلک ورایت فی ذلک الذی رای عمر قال زید قال ابوبکر انک رجل شاب عاقل لا نتهمک وقد کنت تکتب الوحی لرسول الله صلی الله علیه وسلم فتتبع القرآن فاجمعه فوالله ای کلفونی نقل جبل من الجبال ما کان اثقل علی مما امرنی به من جمع القرآن قلت کیف تفعلون شیئا لم یفعله رسول الله صلی الله علیه وسلم قال هو والله خیر فلم یزل ابوبکر یراجعنی حتی شرح الله صدری للذی شرح له صدر ابی بکر وعمر فتتبعت القرآن اجمعه الخ

کتاب بخاری مین دیکھو لکھا	وہ جنگ یمامہ جو درپیش تھی	گئے لڑنے حفاظ و قاری تمام	کہ زید ابن ثابت نے ہے یہ کہا
خلافت مین حضرت ابوبکر کے	یہ حضرت عمر کو تب آیا دھیان	کہ قرآن کی ہین سور تین منتشر	بچے اکثرون نے شہادت کی جام
رہے چند قاری جو معدود وان	رہے چند کس اُنکی بھی کیا امید	مبادا جو یہ بھی موئے ہو گا کیا	نوشتہ ہین کم سینہ مین بیشتر
یہ حفاظ قرآن ہوئے سب شہید	سفینے مین سینے سے فرقان ہو	یہ کر فکر حضرت ابوبکر سے	تزلزل بڑا دین مین آئیگا
یہ ہے مصلحت جمع قرآن ہو	محبت مین وہ جان نثار نبی	کہ کیونکر اُسے تمنے سمجھا بھلا	جو تھے دعائے دلی سب کیے
وہین بولے وہ یار غار نبی	کہ واللہ ہے کار نیک و گزین	یقین ہے نہو جمع قرآن اگر	نہین کر گئے جو رسول خدا
یہ سُن بولے حضرت عمر پھر وہین	بڑا دین مین پھر فساد آئیگا	اسے بھی تو حضرت ابوبکر نے	یہ مر جائین حفاظ جب بیشتر
وہین علم قرآن کا اُٹھ جائیگا	ہوا یہ کہ رائے عمر ہے نکو	ابوبکر نے پھر بُلایا مجھے	نہ مانا یہ ہر چند کہتے رہے
یہانتک کہ الہام بوبکر کو	کہین مجھ سے بوبکر نے سر سر	کہا تو جوان مرد ہے ہوشیار	وہان ابن خطاب موجود تھے
ہوئین اُنمین باتین جو تھین ہمدگر	انہین جمع تو کر دے تکلیف کے	کہا مینے تم کیون ہو کرتے وہ کام	رہا کاتب وحی و نیکو شعار
پریشان جو قرآن کی ہین سور	انہین جمع کر گئے جو ہین خیر الانام		نہین کر گئے جو رسول انام

یہ تکلیف دیتے جو تم نامدار
کہ لاتو اُٹھا کوہ ہوتا نہ بار

وہین بولے بوبکر والا مقام
کہ بے شک ہے واللہ بہتر یہ کام

یہانتک کہ الہام مجھکو ہوا
ذرا تم کرو دھیان اے مؤمنو

کہ حضرت ابوبکر سا شخص ہو
کہ بعد از نبی سب کا ہو پیشوا

اور افعال سُنّت پہ مجمول ہون
وہ حال آنکہ پہلے بھی تھا کچھ لکھا

کہ بعد از نبی ہے یہ کسکی مجال
ضرورت دین کو کیا آشکا

پیمبر کے انصار و احباب کے
کرونفکر کیسی تھی محو رسول

نہین سوختے ایسے بھوکے ہو تم
صحابی نہین تابعی تم نہین

نہ ادریس و مالک محمد ہو تم
جو مولو وجائز کیا کر قیاس

کہ نص جسکے بالکل مخالف ہی
کرو باد قول ابن مسعود کو

کرو توبہ پھر بات میری سنو
کہ گر عقل پر دین کے کام ہون

رہو شرم سے ہیچو خر در خلاب
ہزارون سے ناقل ہو نہین چار کا

مؤذن کہے چار سے سات بار
ویا تین کعت سے مغرب مین چار

کہے ساتھ خیر العمل کے بلا
ویا کوئی ہاتھون کو اپنے اُٹھا

بُرائی کا کیا کام اُسنے کیا
کہ تم یاد کرتے خدا کو ہو کم

کہ اللہ کا ذکر بہتر نہین
ہے شارع نے تصریح سے کہا

جواب انکا تو جو کہ دیگا مجھے
وہ میری طرف سے مبارکباد تجھے

مگر جمع کر دینا قرآن کا
وہ ہر چند کہتے رہے بار بار

ف

اور اصحاب مین سب سے افضل ہو وہ
کئے جسنے راہ نبی مین نثار

کرون کیا مدائح کو اُنکے بیان
مگر اب تلک نا نوشتہ تھا کل

کرے جمع قرآن کے سب سُور
اور الہام بھی اُنکو پھر ہوا

کرو فکر کیسی تھی محو رسول
صحابی نہین تابعی تم نہین

جو مولو وجائز کیا کر قیاس
کرو باد قول ابن مسعود کو

کہ گر عقل پر دین کے کام ہون
ہزارون سے ناقل ہو نہین چار کا

ویا تین کعت سے مغرب مین چار
پڑھے قصد سے کوئی اے نامدار

ویا کوئی ہاتھون کو اپنے اُٹھا
دعا مانگے خطبہ مین اے باصفا

کہ تم یاد کرتے خدا کو ہو کم
اور اُسنے بڑھائے ہین تسے قدم

ہے شارع نے تصریح سے کہا
کہ یہ کام ہین سب کے سب ناروا

خدا کی قسم بار ہے یہ بڑا
نہین مینے مانا مگر زینہار

تب اُنکا کہا مین یہ لایا بجا
خلیفون مین حضرت کے اول ہو وہ

زر و مال و جان کو بنا یار غار
کہ ہین وقف اس سے یہ خرد و کلان

گہ دار دنیا سے فخر رسل
کہ مائل نہین تھے پیمبر ادھر

و لے امر دین مین نہ باور کیا
نہ کی غیر کی بات ہرگز قبول

نہ ہرگز ہو تم تابع تابعین
بنے مفتی دین تم بے ہراس

خجالت سے سر در گریبان ہو
ہزارون مخالف سے الزام ہون

کہ مشتے نمونہ ہو خروار کا

خاتمۂ کتاب

کرون شکر پروردگار قوی
تمامی کو پہونچی میری مثنوی

کہان مجھ مین تھی ایسی تاب و توان
کہ کار نمایان ہو مجھ سے عیان

ولے دی خدا نے یہ طاقت مجھے
یہ نطق و تکلم حذاقت مجھے

کہ میری زبان صورتِ تیغ و تیغ
پئے دوست و دشمن بنے بیدریغ

ہوئے دامنِ دوستان پر ز دُر
تنِ دشمنان ہین ہوئے خون سے پُر

مدلل سراپا ہے میرا کلام
اگرچہ یہ دشوار تھا لاکلام

کہ ہے نظم مین التزامِ دلیل
دلیل عدو پر ہے پھر قال و قیل

یہ ہے عرض اب شاعرون سے مری
کہ انسان ہو کب خطا سے بری

بچشمِ عنایت کر اس مین نظر
خطا سے مری وہ کرین در گذر

کہ کچھ شاعری ہے نہ میرا شعار
نہ اِسپر تفاخر مجھے زینہار

مگر چونکہ احباب نے یہ کہا
اور اس امر کا بار اکثر دیا

کہ للّٰہ تو اب تو تکلیف کر
ضروری مسائل کا ہو نظم گر

کہ اطفال پر حفظ آسان ہو
کرین یاد اسکو خوش الحان ہو

پذیرا کیا مینے اُنکا کہا +
ہوا اُس مین مصروف صبح و مسا

یہان تک کہ یہ نظمِ دلکش تمام
ہوئی اب ہو منظورِ خاص و عوام

خدایا مری سعی مشکور ہو
سدا چشمِ حاسد سے یہ دور ہو

جو کی فکرِ تاریخ طبع کتاب
تو ناگاہ تقلیدیون سے شتاب

ندائے حزین یہ ہوئی گوش زد
ہوئی سپر بسر آہ تقلید رد

مناجات بدرگاہِ باری عزّ اسمہٗ

خدایا سر بسر ہون مین عصیان شعار
رہا ہون گناہون مین لیل و نہار

کیا نفس و شیطان نے مجھکو تباہ
رہا گمرہی مین سدا آہ آہ

گئی عمر غفلت مین ساری گذر
رہا فکرِ دنیا مین آٹھون پہر

نہین فکر کچھ آخرت کی رہی
نہ دل مین کبھی یاد آئی تری

فریب آہ شیطان نے ایسا دیا
بھلائی بُرائی کو سمجھا کیا

ہوا آخرِ کار خوار و تباہ
نہ پائی کہین مینے جائے پناہ

ترے در پہ آیا ہون اب یا الٰہ
کہ بندہ ترا کس سے ہو دادخواہ

پہونچ میری فریاد کو یا خدا — نکوئی کی توفیق دے کبریا
نہ میرے گناہون پہ کر تو نظر — نظر اپنے فضل وعنایت پہ کر
سدا شرک وبدعت سے رکھ دور دور — بنا بندۂ خاص ربِّ غفور
نہ رکھ فکرِ دنیا مین خوار و ذلیل — قناعت عنایت ہو ربِّ جلیل
وہی رزق اے رازق بندگان — عطا کر جس سے رہون شادمان
کسیکا نہ محتاج اصلا بنا — فقط رکھ گدا اپنی درگاہ کا
محبت مین تو اپنی سرشار رکھ — تمنائے دنیا سے بیزار رکھ
بچا ہاتھ سے نفس وشیطان کے — جہان سے اُٹھا ساتھ ایمان کے

قطعۂ تاریخ از افکار گہربار مولوی محمد ابراہیم صاحب مونگیری محلہ دلاور پوری

پھر دوبارہ تیغ مُبرّان کی طرح یہ مثنوی — شرک وبدعت کفر ملت سب مٹا دینے کو ہے
دم ہے کیا جو آئین اِسکے سامنے تقلید یان — برقِ نورِ ملت روشن جلا دینے کو ہے
دیکھ تو کیسے مضامین مُدلّل ہین لکھے — فرق حق وباطل اب تمکو سُجھا دینے کو ہے
استون مین احمدِ مرسل کے گر ہو مردہ دل — اب یہی معجزہ نما تمکو جلا دینے کو ہے
پھر تمہین اے تشنگان چشمۂ نظم البیان — شربتِ قندِ مکرّر یہ پلا دینے کو ہے
گوہرِ تابانِ مضمون اِسکا پھر بار دگر — خرمنِ تقلید پر بجلی گرا دینے کو ہے
پیرو احمد کو کافر بیدھڑک کہتے تم — اے میرے احناف یہ تمکو جتا دینے کو ہے
ہو گئے سودائی کیا جو بے سبب یہ گالیان — چشمِ حسرت اسپہ خود آنسو بہا دینے کو ہے
مذہبِ ناحق پہ تکیہ اور حق پر طعنہ زن — کیون نہو شاباش یہ مضمون سنا دینے کو ہے
ربقۂ تقلید کسکے کسکے ہو طوقِ گلو — اسکا دامِ مکر اک عالم پھنسا دینے کو ہے
نسبتِ عالی کی رکھتا ہر کوئی ہے آرزو — احمدی مین کیا بُرائی ہے بتا دینے کو ہے
دور ابراہیم راہِ حق سے ہین تقلید یان — قربِ حق کا راستہ اِنکو دکھا دینے کو ہے
پردۂ غفلت جو از روئے جہالت ہے پڑا — یہ حجاب دل ترے دل سے اُٹھا دینے کو ہے

قطعۂ تاریخ از جناب منشی فصاحت حسین صاحب اثر ساکن مونگیر

بار دوم پھر چھپی وہ مثنوی — جسکا مہرِ فیض عالمگیر ہے

رہنمائے گمرہان یہ مثنوی ✣ یہ رہِ توحید پر تنویر ہے
کیمیائے دین کا نسخہ ہے یہ یہ مسِ ایمان کا اکسیر ہے
جسکے ساحل سے ضلالت دور ہو ہان وہ بحرِ حق بھی تحریر ہے
موجۂ بحرِ فصاحت ہے یہ نظم گوہرِ باآب یہ تقریر ہے
نور سے ظلمت ہوئی کافور اب کیا بیان صاف پر تاثیر ہے
خون کیون تقلیدِ شخصی کا نہ ہو باڑھ پر پھر بھی چڑھی شمشیر ہے
اے اثر مینے لکھی تاریخ جب ✣ بولا ہاتف قابلِ تشہیر ہے
مانعِ تقلید گر سنت نہ ہو کون مرشد پھر کہو رہگیر ہے

قطعۂ تاریخ از طبع نقاد شاعر بذلہ سنج و نکتہ پرور جناب مولوی عبدالبر متخلص بہ پیزار رشید تلامذۂ مؤلف سلمہ اللہ تعالیٰ و عافاہ ساکن شہر مونگیر ادام اللہ فضلہ و برّہٗ

جو مؤمن تو ہے اور بندہ خدا کا تو رہ تابع خدا و مصطفا کا
روش پر احمدِ مرسل کے تو چل ہوا طالب ہے گر حُبِّ خدا کا
اگر تو نے یہ راہِ راست گم کی رہے گم کردہ راہِ دین سدا کا
نہ رکھ مدِّ نظر تقلید ہرگز نیا مذہب ہے یہ اہلِ ہوا کا
طریق و مذہبِ اہلِ ہوا چھوڑ جو ڈر ہے خالقِ ارض و سما کا
ڈر اُس ساعت سے جسکا دن ہے مشکل تجھے کچھ دھیان ہے روزِ جزا کا
ہوا کیا نص کی جو تو پیروی چھوڑ بتا پیرو بھلا اہلِ ہوا کا
مرا مرشد احادیث و قرآن ہے فرشتہ مدح خوان ہے اِس صدا کا
بنون زلّہ ربا احناف کا کیون کہ ہون مہمان خوانِ مصطفا کا
کرون تکیہ مین اُنکی اقوالون پر بھروسا کیا ہے بے قوت عصا کا
چمک اُسکی نہین ہے حنبلی مین ہے جلوہ دہر مین جسکی ضیا کا
نہ کھٹکا دل مین گذرا مالکی کا نہ اُلجھا خار مین دامن ردا کا
مریضِ عشقِ احمد شافعی ہون نہین محتاج مین تیری دوا کا

وہی مسلک ہے میرا تھا جو اُنکا — امام ابدال غوث و اولیا کا
خدا دکھلائے سب کو راہِ توحید — وظیفہ ہے یہی صبح و مسا کا
بلا شک ہو وسیع اے دینی بھائی — بروزِ حشر یہ سایہ لوا کا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ — رہین خوش رہے ہو دشمن خدا کا
نہ مانے پیر کہنا کوئی تیرا — تو پھر کیا روک ہے حکم قضا کا
نکرنا ترک تو ہرگز رہِ حق — ترا ہو ہاتھ اور دامن رضا کا
ہوئی خواہش جو سالِ عیسوی کی — مچا یا شور ہاتف نے ندا کا
یقین اب بوئے ایمان دلمین بسجائے — یہ گل ہے باغ دینِ مصطفا کا ۱۸ عیسوی

ولہ

یہ وہ عبدالعزیز خوش بیان ہے — عدو کا دل بھی جسپر مہربان ہے
کلام نرم سے جو گمرہون کو — لے آیا راہ پر سحر البیان ہے
حلیم و باکرم پندار سے دور — تن اخلاق مین گویا وہ جان ہے
مسیحائے بیان اُسکی کرون کیا — شفا یابوس جسکی ہر زمان ہے
مریضِ شرک و بدعت کو بلاریب — یہ اُسکی مثنوی صحت رسان ہے
صفت اُسکی کوئی پوچھے جو مجھ سے — وہین کہدون وہ یکتائے جہان ہے
حکیم حاذق و بقراطِ دوران — وہ سقراط وارِ سطوے زمان ہے
خجل ہو روحِ جالینوس جس سے — یہ نباضی مین مشہورِ جہان ہے
عجب یہ مثنوی اُسنے لکھی ہے — بہت پاکیزہ مضمون خوش بیان ہے
فصاحت اور سلاست بھی ہے ایسی — کہ ہر ہر سطر پر دریا روان ہے
علوم عقلی و نقلی مین ہے فرد — وہ اِک طبع رسا بحرِ روان ہے
عدو گو رشک کھائے پیر تجھ سے — ترا اُستاد کافی قدردان ہے
جو گذرا دل مین سالِ طبع لکھون — سنِ ہجری مین ہاتف ترزبان ہے

خوشی مین ہے لبِ جاں سے وہ گویا
مسیحا بس یہی نظم البیان ہے ۱۳ ہجری

تمت

عزم طبع نگرین۔ المشتہر محمد تلطف حسین عفا اللہ عنہ۔